اَلرُّبُعُ الثَّانِیْ مِنْ تَرْجُمَۃِ کِتَابِ النَّسَآئِیْ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

كِتَابُ الصِّيَامِ — روزوں کا بیان

بَابُ وُجُوْبِ الصِّيَامِ — روزہ فرض ہونے کے بارے میں باب

۲۰۹۴ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَخْبِرْنِيْ مَاذَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا قَالَ أَخْبِرْنِيْ بِمَا افْتَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ قَالَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا قَالَ أَخْبِرْنِيْ بِمَا افْتَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ وَالَّذِيْ أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ ۔

سیدنا حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ارشاد فرمایئے کہ اللہ جل شانہ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا پانچ نمازیں۔ اور باقی تم جو ادا کرو گے (وہ نوافل ہیں) بعد ازاں اس نے عرض کیا کہ مجھے ارشاد فرمایئے۔ اللہ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ماہ رمضان المبارک کے روزے۔ اور اس کے علاوہ جو ادا کرو گے (وہ نفل ہیں) پھر اس نے عرض کیا کہ مجھے ارشاد فرمایئے کہ اللہ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض کی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے احکام بتلائے اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت بخشی ہے اس سے زیادہ اور کم نہ کروں گا۔ جتنا اللہ نے فرض فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر اس نے سچ کہا تو نجات پائی اور جنت میں داخل ہو گا۔

نوٹ ۱۔ حدیث ہذا سے روزے کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ یعنی جو شخص تم میں سے رمضان المبارک کو پائے تو وہ روزے رکھے۔ روزے کو فرض اختیاری قرار دینا آیات شریفہ احادیث متواترہ کا اور صحابہ و تابعین کرام کے اجماع کا انکار ہے کیونکہ آیات و احادیث روزے کی فرضیت پر دال ہیں۔ یہ حکم کہ لازم روزے رکھے یا فدیہ دے منسوخ

۲۰۹۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نُهِيْنَا فِي الْقُرْآنِ أَنْ نَّسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَّجِيْءَ الرَّجُلُ الْعَاقِلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَيَسْأَلَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتَانَا رَسُوْلُكَ فَأَخْبَرَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ أَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ قَالَ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں قرآن مجید کے حکم کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا ضرورت سوال کرنا منع فرمایا۔

تو اگر کوئی عقلمند شخص دیہات سے آکر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتا تو ہمیں بھلا معلوم ہوتا۔ اتفاقاً ایک دیہات کا رہنے والا شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا پیغام پہنچانے والا ہمارے پاس آیا۔ اور اس نے ہمیں بتایا کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَمَنْ خَلَقَ السَّمَآءَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ
خَلَقَ الْاَرْضَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ نَصَبَ
فِيْهَا الْجِبَالَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ جَعَلَ
فِيْهَا الْمَنَافِعَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَبِالَّذِيْ
خَلَقَ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَنَصَبَ فِيْهَا
الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيْهَا الْمَنَافِعَ آٰللّٰهُ
اَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ
اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ
وَّلَيْلَةٍ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ
اَرْسَلَكَ آٰللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ
قَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا زَكٰوةَ
اَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ
اَرْسَلَكَ آٰللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ
فَقَالَ وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ
شَهْرٍ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ قَالَ صَدَقَ
قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آٰللّٰهُ
اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ
وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ
مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ
صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ
آٰللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ
قَالَ فَوَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
لَا اَزِيْدَنَّ عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَّلَا
اَنْقُصُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ۔

آپؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ نے آپؐ کو بھیجا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اس نے سچ کہا اُس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ آسمان کو کس نے پیدا فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے۔ اس نے عرض کیا زمین کو کس نے پیدا کیا آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہٗ نے پھر اس نے عرض کیا۔ پہاڑوں کو زمین میں کس ہستی نے گاڑا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہٗ نے، بعد ازاں اس نے عرض کیا ان میں طرح طرح کے پھل اور میوے جیسے فوائد کس نے پیدا کیے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہٗ نے۔ پھر اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آسمان اور زمین کی تخلیق فرمائی۔ اور اس میں پہاڑ کھڑے کیے (بعد ازاں) ان میں انسانوں کے لیے طرح طرح کے فوائد رکھے۔ کیا اللہ جل جلالہٗ نے آپؐ کو نبی بنا کر بھیجا ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں۔ پھر اس نے عرض کیا۔ آپؐ کے پیغام پہنچانے والے نے ہمیں حکم دیا کہ ہم پر رات اور دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا اس نے سچ فرمایا۔ اس نے عرض کی اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو رسول بنا کر بھیجا کیا اللہ جل جلالہٗ نے آپ کو ان نمازوں کا حکم فرمایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں پھر اس نے عرض کیا آپؐ کے پیغام پہنچانے والے نے یہ حکم فرمایا کہ ہم پر ہمارے مال میں زکوٰۃ فرض ہے آپ نے فرمایا سچ ہے اس نے کہا اس ہستی کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے آپ نے فرمایا ہاں پھر اس نے عرض کیا کہ آپ کے پیغام رساں نے یہ حکم دیا کہ ہم پر سال میں ایک ماہ کے روزے فرض ہیں آپ نے فرمایا کہ سچ ہے۔ اس نے عرض کیا اس ہستی کی قسم جس نے آپؐ کو رسول بنا کر بھیجا ...... کیا اللہ جل جلالہٗ نے آپؐ کو روزوں کا حکم کیا ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں۔ پھر اس نے عرض کیا۔ آپؐ کے پیغام پہنچانے والے نے ہم سے فرمایا۔ کہ ہم پر استطاعت رکھتے ہوئے بیت اللہ کا حج فرض ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا سچ کہا۔ اُس نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو رسول بنا کر ارسال فرمایا۔ اللہ نے آپؐ کو حج کا حکم فرمایا ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں۔ اُس نے عرض اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو رسول بنا کر بھیجا۔ میں ان احکام کو پورا کروں گا نہ اس سے زیادہ کروں گا نہ کم۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اگر اس شخص نے سچ کہا تو جنت میں داخل ہوگا

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ: دوسری احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ سوال کرنے والے ضمام بن ثعلبہ تھے۔ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جنت کے استحقاق کیلئے اگر سنت ونوافل ادا نہ کیے جائیں تو صرف فرائض ادا کرنا ہی کافی ہے۔

٢٠٩٦ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ فَقَالَ لَهُمْ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ قُلْنَا لَهُ هَذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْنَا لَهُ هَذَا الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي سَائِلُكَ يَا مُحَمَّدُ فَمُشْتَدٌّ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدَنَّ فِي نَفْسِكَ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ أَنْشُدُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللَّهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللَّهَ آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللَّهَ آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللَّهَ آللَّهُ أَمَرَكَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللَّهَ آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک شخص اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اس نے اونٹ کو مسجد میں بٹھایا۔ بعد میں اسے باندھ دیا۔ بعد ازاں اس نے لوگوں سے دریافت کیا کہ تم میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان تکیہ لگائے بیٹھے تھے ہم نے عرض کیا کہ یہ شخص ہیں گورے رنگ کے تکیہ لگائے ہوئے۔ اس شخص نے کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے میں نے تجھے جواب دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا (میں یہاں موجود ہوں) اس شخص نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اور اونچی آواز سے دریافت کروں گا تو آپ اسے برا نہ منائیں آپ نے ارشاد فرمایا جو کچھ تم چاہو پوچھو اس نے عرض کیا میں آپ کو آپ کے اور آپ سے پہلے لوگوں کے پروردگار کی قسم دیتا ہوں کیا آپ کو اللہ نے تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا اور آپ نے ارشاد فرمایا ہاں اے خدا اور اس کہنے پر میں نے خدا کو گواہ کیا پھر اس نے عرض کیا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم آپ کو اللہ نے دیا ہے۔ حضور سرور کونین نے ارشاد فرمایا ہاں اے خدا پھر اس نے عرض کیا کہ اللہ نے ہر سال ماہ رمضان المبارک میں روزے رکھنے کا حکم صادر فرمایا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ یا اللہ ہاں۔ پھر اس نے عرض کیا کہ کیا اللہ نے آپ کو امیروں سے مال لے کر غریبوں میں تقسیم کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا اللہ ہاں۔ تب اس شخص نے عرض کیا میں تو اس دین متین پر یقین کیا جسے آپ لائے۔ اور میں اپنی پیچھے رہ جانے والی قوم کا قاصد ہوں۔ میں ثعلبہ کا بیٹا ضمام اور سعد بن بکر کی قوم میں سے ہوں۔

٢٠٩٧ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَهُوَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا لَهُ هَذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ قَالَ الرَّجُلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي

www.sirat-e-mustaqeem.com

سائلك فمشدد عليك في المسئلة قال سل عما بدا لك قال أنشدك بربك ورب من قبلك آلله أرسلك إلى الناس كلهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم نعم قال فأنشدك الله آلله أمرك أن تصوم هذا الشهر من السنة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم نعم قال فأنشدك الله آلله أمرك أن تأخذ هذه الصدقة من أغنيائنا فتقسمها على فقرائنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم نعم فقال الرجل إني آمنت بما جئت به وأنا رسول من ورائي من قومي وأنا ضمام بن ثعلبة أخو بني سعد بن بكر خالفه عبيد الله بن عمر۔ (ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا)

عن أبي هريرة قال بينما النبي صلى الله عليه وسلم مع أصحابه جاءهم رجل من أهل البادية قال أيكم ابن عبد المطلب قالوا هذا الأمغر المرتفق قال حمزة الأمغر الأبيض مشرب حمرة فقال إني سائلك فمشتد عليك في المسألة قال سل عما بدا لك قال أسألك بربك ورب من قبلك ورب من بعدك آلله أرسلك قال اللهم نعم قال فأنشدك به آلله أمرك أن تصلي خمس صلوات في كل يوم وليلة قال اللهم نعم قال فأنشدك به آلله أمرك أن تأخذ من أموال أغنيائنا فترده على فقرائنا قال اللهم نعم قال فأنشدك به آلله أمرك أن تصوم هذا الشهر من اثني عشر شهرا قال اللهم نعم قال فأنشدك به آلله أمرك أن يحج هذا البيت من استطاع إليه سبيلا قال اللهم نعم قال فإني آمنت وصدقت وأنا ضمام بن ثعلبة۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک دفعہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ اسی دوران گاؤں کا رہنے والا ایک باشندہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا کہ تم میں سے عبدالمطلب کا بیٹا کون ہے لوگوں نے کہا یہ شخص جو گورے رنگ کے تکیوں پر تکیہ لگائے ہوئے تشریف فرما ہیں۔ حمزہ نے کہا امغر کے معنی سفید اور سرخی کے ہیں۔ اس نے عرض کیا میں آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں اور قدرے سختی سے دریافت کروں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو تمہارے جی میں آئے دریافت کیجئے۔ اس نے عرض کیا۔ میں آپ کو آپ کے پروردگار اور آپ سے پہلے اور پچھلے لوگوں کے پروردگار کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اللہ جل جلالہ نے آپ کو ارسال فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے اللہ۔ ہاں۔ پھر اس نے عرض کیا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ کو دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم اللہ نے فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ ہاں۔ بعد ازاں اس نے عرض کیا میں آپ کو اللہ کی ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ کو اللہ نے امیروں سے صدقے لے کر غریبوں میں تقسیم کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں اے اللہ۔ پھر اس نے عرض کیا کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ بارہ مہینوں میں سے اس ماہ کے روزے رکھیں آپ نے فرمایا ہاں۔ اے اللہ پھر اس نے پوچھا کیا آپ کو اللہ نے حکم فرمایا ہے کہ جو استطاعت رکھتا ہو وہ بیت اللہ کا طواف کرے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ ہاں۔ اس شخص نے کہا کہ میں ایمان لایا سچ جانا اور میں ضمام ثعلبہ کا بیٹا ہوں۔

باب الفضل والجود في شهر رمضان

رمضان میں زیادہ سخاوت کرنے کا بیان

٢٠٩٩ عن عبد الله بن عباس كان يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أجود الناس وكان أجود ما يكون في رمضان حين يلقاه جبريل وكان

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ اور تمام اوقات میں سے آپ سب سے زیادہ سخاوت رمضان المبارک

www.sirat-e-mustaqeem.com

جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ۔

میں فرماتے۔ جب جناب جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملتے۔ اور سیدنا حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات کو آپ سے ملاقات فرماتے۔ اور قرآن کا دور کرتے۔ راوی نے کہا کہ آپ مال کی سخاوت باد صرصر سے بھی زیادہ فرماتے۔ یعنی جس طریقہ سے بے روک ہوا۔ تندی اور تیزی سے نکل جاتی ہے۔ اسی طرح آپ کے دست مبارک سے مال نکلتا۔ اور جو کچھ آتا آپ اسے تقسیم فرما دیتے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَعْنَةٍ تُذْكَرُ وَكَانَ إِذَا كَانَ قَرِيبَ عَهْدِهِ بِجِبْرِيلَ يُدَارِسُهُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ۔ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ حَدِيثُ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَأَدْخَلَ هٰذَا حَدِيثًا فِي حَدِيثٍ

(۳) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسی لعنت نہیں فرمائی جو بیان کی جائے۔ اور جب حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ دور کا وقت نزدیک آتا تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم باد صرصر سے بھی زیادہ سخی ہوتے۔ ابو عبدالرحمن نسائی فرماتے ہیں کہ یہ روایت غلط ہے اور صحیح انس بن یزید کی روایت ہے اور اس روایت میں ایک دوسری حدیث ملا دی گئی ہے کہ اوپر گزرنے والی روایت میں ایک اور حدیث ملا دی گئی ہے۔

بَابُ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کی فضیلت کا بیان

۲۱۰۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ماہ رمضان المبارک آتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الِاخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيهِ

حدیث ہذا میں زہری پر اختلاف

۲۱۰۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ ۔

جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۶ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۷ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا رَمَضَانُ قَدْ جَاءَكُمْ تُفَتَّحُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغَلَّقُ فِيْهِ اَبْوَابُ النَّارِ وَتُسَلْسَلُ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ ۔ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيْثُ خَطَاٌ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارے پاس رمضان المبارک کا یہ ماہ مقدس آپہنچا۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں سے جکڑ دیے جاتے ہیں۔ عبدالرحمن نسائی نے کہا یہ روایت غلط ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مَعْمَرٍ فِيْهِ

حدیث ہذا میں معمر پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

۲۱۰۸ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَزِيْمَةٍ وَقَالَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَسُلْسِلَتْ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے مقدس ماہ میں تراویح پڑھنے کی رغبت دلاتے مگر واجب نہ فرماتے۔ اور آپ ارشاد فرماتے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے ہیں۔ اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۹ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا صرف جنت کی جگہ لفظ رحمت ہے۔

۲۱۱۰ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفَتَّحُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغَلَّقُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہارے پاس رمضان المبارک کا ماہ آیا۔ اللہ جل جلالہ نے تم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں اور اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند کر جاتے ہیں اور شریر شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے اس ماہ میں ایک ایسی رات

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ ۔

۲۱۱۱ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ عُدْنَا عُتْبَةَ بْنَ فَرْقَدٍ فَتَذَاكَرْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ مَا تَذْكُرُونَ قُلْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ وَيُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ يَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ ۔ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ

۲۱۱۲ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتٍ فِيهِ عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أُحَدِّثَ بِحَدِيثٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ أَوْلَى بِالْحَدِيثِ فَحَدَّثَ الرَّجُلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي رَمَضَانَ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَيُصَفَّدُ فِيهِ كُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَيُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا طَالِبَ الْخَيْرِ هَلُمَّ وَيَا طَالِبَ الشَّرِّ أَمْسِكْ ۔

اَلرُّخْصَةُ فِي أَنْ يُقَالَ لِشَهْرِ رَمَضَانَ رَمَضَانُ

۲۱۰۹ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ ۔

(ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا صرف جنت کی جگہ لفظ رحمت ہے)

ہے جو ہزار راتوں سے افضل اور بہتر ہے، جو اس کے ثواب سے محروم رہا، پس وہ محروم رہا۔

حضرت عرفجہ فرماتے ہیں۔ کہ ہم عتبہ بن فرقد کی عیادت کو گئے تو وہاں ہم نے رمضان المبارک کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ تم کس چیز کا ذکر کرتے ہو؟ ہم نے بتایا کہ رمضان المبارک کے ماہ مقدس کا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ کہ آپ یہ ارشاد فرماتے تھے۔ رمضان المبارک میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور ایک پکارنے والا ہر رات پکارتا ہے۔ اے بھلائی اور فلاح کے طلبگار اور زیادہ نیکی کر۔ اور اے برائی کے طلب گار، کم کر۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ حدیث ہذا میں غلطی ہوگئی ہے۔

سیدنا حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں ایک ایسے گھر میں تھا جس میں عتبہ بن فرقد موجود تھے۔ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کرنا چاہی۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک ایسا شخص تھا جو حدیث شریف بیان کرنے کا زیادہ مستحق تھا۔ اس نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی آپ نے رمضان المبارک کے ماہِ مقدس کے متعلق فرمایا، کہ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور ہر شیطان سرکش قید کر دیا جاتا ہے۔ اور ایک پکارنے والا ہر رات پکارتا ہے۔ اے نیکی کرنے والے زیادہ کر اور اے بدی کے خواستگار بدی کو کم کر۔

ماہ رمضان المبارک کو فقط "رمضان" کہنے کی اجازت

(نوٹ) محققین علماء کے اس حدیث شریف میں تین اقوال ہیں۔ ایک تو یہ کہ صرف رمضان نہیں کہنا چاہیے بلکہ ماہِ رمضان کہنا چاہیے۔ کیونکہ رمضان اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ امام بخاریؒ کے نزدیک صرف رمضان کہنے میں کوئی قباحت نہیں۔ ایک اور قول کے مطابق جہاں پر قرینہ موجود ہو وہاں پر صرف رمضان المبارک کہنا درست ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ ہم نے رمضان المبارک

www.sirat-e-mustaqeem.com

کے روزے رکھے، اور یہ کہنا کہ رمضان آیا یا گیا غلط ہے۔

۲۱۱۳ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ صُمْتُ رَمَضَانَ وَلَا قُمْتُهٗ کُلَّهٗ وَلَا اَدْرِیْ کَرِهَ التَّزْکِیَةَ اَوْ قَالَ لَابُدَّ مِنْ غَفْلَةٍ وَرَقْدَةٍ اَللَّفْظُ لِعُبَیْدِ اللّٰهِ

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے کہ میں نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اس میں عبادت کی راوی فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہنا کیوں بُرا جانا۔ شاید اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنی تعریف کرنا بُرا جانا تاکہ کچھ نہ کچھ غفلت یا نیند ضرور پائی گئی ہوگی۔ یہ الفاظ عبیداللہ کے ہیں (پھر سارے رمضان میں عبادت کہاں ہوگی۔)

۲۱۱۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِذَا کَانَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِیْ فِیْهِ فَاِنَّ عُمْرَةً فِیْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت سے فرمایا۔ کہ جب رمضان المبارک کا مقدس ماہ آئے تو اس میں عمرہ کیجئے۔ کیونکہ رمضان شریف میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

نوٹ:۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے ان دونوں احادیث شریفہ میں شہر رمضان المبارک کی بجائے صرف رمضان فرمایا۔

اِخْتِلَافُ اَهْلِ الْاٰفَاقِ فِی الرُّؤْیَةِ

اگر مختلف علاقوں کے لوگ چاند دیکھنے میں اختلاف کریں

۲۱۱۵ عَنْ کُرَیْبٍ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بَعَثَتْهُ اِلٰی مُعَاوِیَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَیْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَیَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَیْتُ الْهِلَالَ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ فِیْ اٰخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَکَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتٰی رَاَیْتُمْ فَقُلْتُ رَاَیْنَاهُ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ اَنْتَ رَاَیْتَهٗ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْتُ نَعَمْ وَرَاٰهُ النَّاسُ فَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِیَةُ قَالَ لٰکِنْ رَاَیْنَاهُ لَیْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰی نُکْمِلَ ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا اَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ اَوَلَا نَکْتَفِیْ بِرُؤْیَةِ مُعَاوِیَةَ وَاَصْحَابِهٖ قَالَ لَا هٰکَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

حضرت کریب سے مروی ہے۔ کہ آپ کو حضرت ام الفضلؓ نے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس شام میں بھیجا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں شام میں آیا۔ اور آپؓ کا کام کیا۔ اسی دوران رمضان المبارک کا چاند نظر آیا۔ اور میں شام میں ہی قیام پذیر تھا۔ میں نے جمعۃ المبارک کی رات کو چاند دیکھا۔ پھر میں رمضان المبارک کے آخر میں مدینہ منورہ پہنچا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے دریافت کیا اور چاند کا ذکر کیا۔ اور پوچھا کہ تم نے چاند کب دیکھا میں نے بتایا کہ ہم نے جمعۃ المبارک کی رات کو چاند دیکھا۔ آپؓ نے فرمایا کیا تم نے جمعۃ المبارک کی رات کو چاند دیکھا۔ میں نے عرض کیا۔ ہاں۔ دوسرے لوگوں نے بھی دیکھا اور سب نے روزہ رکھا اور معاویہ نے بھی روزہ رکھا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہم نے تو ہفتے کی رات کو چاند دیکھا اور ہم تیس پورے ہونے تک مسلسل روزے رکھیں گے یا چاند دکھائی دے۔ میں نے کہا آپؓ حضرت معاویہؓ اور آپؓ کے ساتھیوں کے چاند دیکھنے میں خیال نہ کریں گے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ ہمیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے

نوٹ: یعنی ہم چاند دیکھ کر روزے شروع کریں، اور چاند دیکھ کر موقوف کریں۔ اگر چاند دکھلائی نہ دے۔ تو تیس، پورے کرلیں۔ مدینہ منورہ سے شام کا فاصلہ تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر سے زیادہ ہے۔ اور اتنی دوری میں اختلاف ہوسکتا ہے۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ دور دراز کے علاقوں میں اگر چاند دیکھا جائے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں اگر نزدیک ہو تو اعتبار ہوسکتا ہے۔

بَابُ قَبُولِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ عَلَى هِلَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ رمضان المبارک کا چاند دیکھنے میں ایک شخص کی گواہی مقبول

۲۱۱۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَأَيْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ نَعَمْ فَنَادَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَصُومُوا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جنگل کا رہنے والا ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔ کہ میں نے چاند دیکھا۔ آپ نے پوچھا۔ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے عبد اور بھیجے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا ہاں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے رکھنے کی منادی کرا دی۔

۲۱۱۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْصَرْتُ الْهِلَالَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں نے رات کو چاند دیکھا آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور بھیجے ہوئے ہیں۔ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے بلال، لوگوں میں اعلان کر دیجیے کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

۲۱۱۸ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلٌ

۲۱۱۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ مِصِّيصِيٌّ قَالَ أَنْبَأَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى الْمَرْوَزِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلٌ

ترجمہ اوپر گزرا

۲۱۲۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَالَ أَلَا إِنِّي جَالَسْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلْتُهُمْ وَأَنَّهُمْ حَدَّثُونِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مشکوک دن کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ تو فرمایا کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صحبت میں رہا اور ان سے دریافت کیا انہوں نے حدیث شریف بیان کی کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ چاند دیکھ کر روزے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قال صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته وانسكوا لها فإن غم عليكم فأتموا ثلاثين وإن شهد شاهدان فصوموا وأفطروا۔

كمال شعبان ثلاثين إذا كان غيم وذكر اختلاف الناقلين عن أبي هريرة

٢١٢١ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته فإن غم عليكم الشهر فعدوا ثلاثين۔

٢١٢٢ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صوموا لرؤية الهلال وأفطروا لرؤيته فإن غم عليكم فاقدروا ثلاثين۔

٢١٢٣ عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا فإن غم عليكم فصوموا ثلاثين يوما۔

٢١٢٤ عن عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا فإن غم عليكم فاقدروا له۔

٢١٢٥ عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر رمضان فقال لا تصوموا حتى تروا الهلال ولا تفطروا حتى تروه فإن غم عليكم فاقدروا له۔

ذكر الاختلاف على عبيد الله بن عمر في هذا الحديث

رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور حج میں اسی طرح عمل کرو اگر آسمان پر بادل ہو تو تیس دن پورے کرو۔ البتہ اگر دو گواہ چاند دیکھنے کی گواہی دیں (اور آسمان پر بادل ہوں) تو روزہ رکھو اور افطار کرو۔

بادل کی صورت میں شعبان کے تیس دن پورے کرنا اور ابو ہریرہ سے راویوں کے اختلاف کا ذکر

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے افطار کرو اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تیس روزے پورے کرو۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے افطار کرو اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تیس روزے پورے ہوں

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو، پھر جب چاند دیکھو تو روزے ختم کرو۔ اگر بادل چھا جائے تو تیس روزے پورے کرو۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور پھر جب چاند دیکھو تو ختم کر دو، جب بادل آجائے تو تم تیس پورے کرنے کا اندازہ کر لو۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا بیان فرمایا تو ارشاد فرمایا جب تک چاند نہ دیکھو روزے نہ رکھو، اور جب تک چاند نہ دیکھو روزے ختم نہ کرو۔ اگر بادل آجائے تو اندازہ کرلو

حدیث ھذا میں عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر راویوں کا اختلاف

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۱۲۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب تک چاند نہ دیکھو روزے نہ رکھو اور جب تک چاند نہ دیکھو روزے رکھنا ختم نہ کرو۔ اگر مطلع ابر آلود ہو تو اس کا اندازہ کرلو۔

۲۱۲۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهِلَالَ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کا تذکرہ فرمایا تو ارشاد فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب پھر چاند دیکھو تو روزے ختم کر دو اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن پورے کرو۔

ذِكْرُ اخْتِلَافٍ عَلٰى عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حدیث ابن عباس میں عمرو بن دینار پر راویوں کا اختلاف

۲۱۲۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا الْهِلَالَ لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے ختم کرو۔ اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن کی گنتی پوری کرلو۔

۲۱۲۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَجِبْتُ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں اس شخص پر حیران ہوں جو رمضان المبارک کی ابتداء سے پہلے روزے رکھتا ہے۔ حالانکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو۔ اور جب چاند دیکھو تو روزے ختم کرو۔ مطلع ابر آلود ہو تو تم تیس دن کی گنتی پوری کرلو۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مَنْصُوْرٍ فِيْ حَدِيْثِ رِبْعِيٍّ فِيْهِ

ربعی کی روایت میں منصور پر راویوں کا اختلاف

۲۱۳۰ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَهٗ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثُمَّ صُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَبْلَهٗ۔

سیدنا حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب تک چاند نہ دیکھو رمضان المبارک کے روزے نہ رکھو۔ یا شعبان کے تیس دن پورے کرلو۔ پھر روزے رکھو۔ یہاں تک کہ چاند دیکھو یا تیس روزے پورے کرلو آنے والے مہینے سے پہلے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۱۲۱ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ أَوْ تَرَوُا الْهِلَالَ ثُمَّ صُومُوا وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ۔

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ رمضان المبارک سے پہلے روزے نہ رکھو جب تک کہ گنتی پوری نہ کر لو یا چاند دیکھو پھر روزے رکھو اور اس وقت تک افطار نہ کرو جب کہ چاند دیکھ لو یا تیس روزے پورے نہ کر لو۔

۲۱۲۲ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَتِمُّوا شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ إِلَّا أَنْ تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ صُومُوا رَمَضَانَ ثَلَاثِينَ إِلَّا أَنْ تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت ربعیؓ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور پھر جب چاند دیکھو تو روزے ختم کر دو اگر مطلع ابر آلود ہو تو تم شعبان کے تیس روزے پورے کرو۔ مگر جب چاند اس سے قبل دیکھو۔ پھر رمضان کے تیس روزے رکھو مگر یہ کہ چاند اس سے پہلے دیکھو۔

۲۱۲۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابٌ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے ختم کر دو اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل حائل ہو جائے تو تم تیس دن کی گنتی پوری کر لو۔ اور مہینے سے پہلے روزے نہ رکھو۔

۲۱۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَتْ دُونَهُ غَيَابَةٌ فَأَكْمِلُوا ثَلَاثِينَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رمضان المبارک سے پہلے روزے نہ رکھو۔ بلکہ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور جب تم چاند دیکھو تو روزے ختم کرو۔ اگر بادل حائل ہو جائے تو تم تیس دن مکمل کر لو۔

كَمِ الشَّهْرُ وَذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي الْخَبَرِ عَنْ عَائِشَةَ

ایک ماہ کتنے دن کا ہوتا ہے

(اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں زہری پر راویوں کے اختلاف کا بیان)

۲۱۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَقْسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى نِسَائِهِ شَهْرًا فَلَبِثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ أَلَيْسَ قَدْ كُنْتَ آلَيْتَ شَهْرًا فَعَدَدْتُ الْأَيَّامَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کے پاس ایک ماہ تک نہ جانے کی قسم کھائی اس کے بعد آپ انتیس دن ٹھہرے رہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور پر نور

www.sirat-e-mustaqeem.com

تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ۔

۲۱۲۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِيْصًا اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ لَهُمَا اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ فَاعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حِيْنَ اَفْشَتْهُ حَفْصَةُ اِلٰى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَالَ مَا اَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَيْهِنَّ حِيْنَ حَدَّثَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَدِيْثَهُنَّ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَبَدَاَ بِهَا فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ اِنَّكَ قَدْ كُنْتَ اٰلَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَاِنَّا اَصْبَحْنَا مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً نَعُدُّهَا عَدَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً۔

ذِكْرُ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْهِ

۲۱۲۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا آپ نے ایک ماہ تک کیلئے قسم دکھائی تھی۔ اور گنتی کے لحاظ سے ابھی صرف انتیس دن گزرے ہیں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایک ماہ میں انتیس دن ہوسکتے ہیں۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کا انتہائی شوق تھا۔ کہ میں جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ان دو بیویوں کے متعلق دریافت کروں جن کا تذکرہ اللہ جل شانہ نے اس آیت شریفہ میں فرمایا ہے۔ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ الخ اور آخر تک حدیث شریف بیان کی۔ اور فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتیس دن تک اپنی عورتوں کو ایسی بات کی وجہ سے چھوڑ دیا جو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ظاہر فرما دی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نے فرمایا میں ان عورتوں کے پاس پورے ایک ماہ تک نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ انکو ان۔ پر بہت غصہ تھا۔ جب اللہ رب العزت نے ان کا حال آپ کو بتلا دیا جب انتیس راتیں گزریں۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایک ماہ تک نہ آنے کی قسم کھائی تھی۔ اور ابھی انتیسویں رات کی صبح ہوئی ہے۔ ہم گن رہے تھے۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایک ماہ انتیس دنوں کا ہوتا ہے۔

اس بارے میں سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جناب حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com

السَّلَامُ فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا ۔

۲۱۳۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا ۔

۲۱۳۹ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى الْأُخْرَى وَقَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ إِصْبَعًا ۔

۲۱۴۰ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي تِسْعَةً وَعِشْرُونَ ۔

۲۱۴۱ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَصَفَّقَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ بِيَدَيْهِ يَنْعَتُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَبَضَ فِي الثَّالِثَةِ الْإِبْهَامَ فِي الْيُسْرَى ۔

۲۱۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ وَيَكُونُ ثَلَاثِينَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ۔

۲۱۴۳ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ ۔

۲۱۴۴ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ

جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک ماہ انتیس دن کا ہوتا ہے ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک ماہ انتیس دن کا ہوتا ہے ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک دوسرے ہاتھ پر مارا اور ارشاد فرمایا ۔ مہینہ یہ ہے ۔ یہ ہے اور یہ ہے ۔ اور تیسری دفعہ آپ نے ایک انگلی کم کر لی یعنی مہینہ انتیس روز کا ہے ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہینہ اتنے اتنے دن کا ہوتا ہے (آپ نے انگلیوں سے گنا اور تیسری دفعہ ایک انگلی کو نہیں گنا یعنی مہینہ انتیس روز کا ۔

سیدنا حضرت محمد بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہینہ اتنے اتنے دنوں کا ہوتا ہے ۔۔۔ اور یہ ہے ۔ حدیث ہذا کے راوی محمد بن عبید نے تین دفعہ یہ بتلایا اور پھر تیسری دفعہ اپنے بائیں ہاتھ کا انگوٹھا بند کر لیا ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے ۔ تیس روز کا ہوتا ہے ۔ جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھو تو روزے سے ختم کرو اگر بادل آجائے تو گنتی پوری کرو ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ مہینہ انتیس دنوں کا ہوتا ہے ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ ہم ناخواندہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا حَتّٰى ذَكَرَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ۔

٢١٤٥ عَنْ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَحْسِبُ وَلَا نَكْتُبُ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا تَمَامُ الثَّلَاثِيْنَ ۔

٢١٤٦ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَوَصَفَ شُعْبَةُ عَنْ صِفَةِ جَبَلَةَ عَنْ صِفَةِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فِيْمَا حَكٰى مِنْ صَنِيْعِهٖ مَرَّتَيْنِ بِاَصَابِعِ يَدَيْهِ وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا مِنْ اَصَابِعِ يَدَيْهِ ۔

٢١٤٧ عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ ۔

اَلْحَثُّ عَلَى السُّحُوْرِ

٢١٤٨ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً ۔

٢١٤٩ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَسَحَّرُوْا ۔

٢١٥٠ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً ۔

٢١٥١ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

جماعت ہیں، ہم حساب و کتاب نہیں جانتے مہینہ یہ ہے۔ اور اس طرح اتنے دنوں کا ہے، حتیٰ کہ آپ نے انتیس دن کر فرمایا۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم ناخواندہ گروہ ہیں ہم حساب و کتاب نہیں جانتے مہینہ میں اتنے دن ہوتے ہیں۔ اور اس طرح آپ نے اپنے انگوٹھے کو تیسری دفعہ بند کر لیا۔ اور فرمایا۔ مہینہ اتنے دنوں کا ہے۔ اتنے دنوں کا جتنے سے آپ نے پورے تیس گنے (یعنی کبھی انتیس دنوں کا ہوتا ہے۔ اور کبھی تیس روز کا ہوتا ہے۔)

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہینہ یہ ہے۔ اور حضرت شعبہ نے جبلہ بن سحیم سے نقل کیا۔ آپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ مہینہ انتیس دنوں کا ہوتا ہے۔ اس طرح پر کہ انہوں نے دوبارا اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کے اشارہ سے گنا۔ اور تیسری دفعہ ایک انگلی بند کر لی۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ایک ماہ میں انتیس دن ہوتے ہیں۔

سحری کھانے کی فضیلت

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

اسی روایت میں سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آپ نے فرمایا سحری کھایا کرو۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

۲۱۵۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

سیدنا حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

نوٹ:۔ کیونکہ سحری کھانے سے روزہ دار خوش رہتا ہے۔ طاقت پیدا ہوتی ہے۔ نیز سحری کا وقت عبادت اور دعا کے لیے بھی موزوں ہے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں ؎

نہ چھوڑ اے دل فغان صبحگاہی
اماں شاید ملے اللہ ھو میں

۲۱۵۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

سیدنا حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

۲۱۵۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(و) ۲۱۵۵ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

تَاْخِيْرُ السَّحُوْرِ

سحری کھانے میں دیر کرنے کی فضیلت

۲۱۵۶ عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ اَيَّ سَاعَةٍ تَسَحَّرْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ النَّهَارُ اِلَّا اَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ۔

سیدنا حضرت زر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم نے حضرت حذیفہؓ سے دریافت کیا تم نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کی۔ آپؓ نے فرمایا۔ دن ہو گیا تھا۔ مگر سورج نہیں نکلا تھا۔

نوٹ:۔ یعنی فجر قریب ہو گئی تھی۔

۲۱۵۷ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمَسْجِدَ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا اِلَّا هُنَيْهَةٌ۔

سیدنا حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سحری کھائی پھر ہم نماز پڑھنے نکلے جب ہم مسجد میں آئے تو دو رکعتیں پڑھیں اور تھوڑی دیر کے بعد نماز کیلئے تکبیر ہوئی۔

۲۱۵۸ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْنَا۔

سیدنا حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت حذیفہؓ کے ہمراہ سحری کھائی اس کے بعد ہم نماز پڑھنے کیلئے نکلے تو فجر کی سنتیں پڑھیں اتنے میں نماز کی تکبیر ہوئی اور ہم نے نماز پڑھی۔

قَدْرُ مَا بَيْنَ السَّحُوْرِ وَبَيْنَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

نماز فجر اور سحری کے درمیان وقت

www.sirat-e-mustaqeem.com

٢١٥٩ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً۔

سیدنا حضرت زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی بعد ازاں نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا نماز اور سحری میں کتنا فاصلہ ہوتا تھا۔ آپ نے فرمایا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیات کی تلاوت کرے۔

باب۔ ذکر اختلاف ہشام وسعید علی قتادۃ فیہ

قتادہ کی روایت میں ہشام اور سعید کا اختلاف

٢١٦٠ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ زَعَمَ أَنَّ أَنَسًا الْقَائِلُ وَمَا كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کی۔ اس کے بعد ہم نماز پڑھنے کے لیے اٹھے۔ شاید حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ دونوں میں کتنا فاصلہ تھا۔ آپ نے فرمایا اتنا جتنی دیر میں ایک آدمی پچاس آیات پڑھے۔

٢١٦١ عَنْ أَنَسٍ قَالَ تَسَحَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ثُمَّ قَامَا فَدَخَلَا فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الْإِنْسَانُ خَمْسِيْنَ آيَةً۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کی۔ بعد ازاں دونوں کھڑے ہوگئے اور صبح کی نماز پڑھنے لگے۔ حضرت قتادہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نماز اور کھانے سے فراغت حاصل کرنے میں کتنا وقفہ تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اتنی دیر جتنا آدمی پچاس آیات تلاوت کرے۔

٢١٦٢ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فِيْنَا رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السُّحُورَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ السُّحُورَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السُّحُورَ قُلْتُ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

سیدنا حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کہ ہم میں حضور پرنور کے صحابہ کرام میں سے دو آدمی ایسے ہیں۔ ایک شخص تو روزہ جلدی افطار کرتا ہے۔ اور سحری دیر میں کھاتا ہے اور دوسرا افطار دیر میں کرتا ہے۔ اور سحری جلد کھاتا ہے۔ آپ نے پوچھا وہ شخص کون جو افطار جلدی کرتا ہے۔ اور سحری دیر سے کھاتا ہے۔ میں نے عرض کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کرتے تھے۔

٢١٦٣ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فِيْنَا رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ

سیدنا حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَيُؤَخِّرُ السَّحُوْرَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ السَّحُوْرَ قُلْتُ اَيُّهُمَا الَّذِیْ يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السَّحُوْرَ قُلْتُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

کیا۔ کہ ہم میں حضور پرنور کے صحابہ کرام میں سے دو آدمی ایسے ہیں ایک شخص تو روزہ جلدی افطار کرتا ہے اور سحری دیر میں کھاتا ہے اور دوسرا افطار دیر میں کرتا ہے۔ اور سحری جلد کھاتا ہے آپ نے پوچھا وہ شخص کون ہے۔ جو افطار جلدی کرتا ہے۔ اور سحری دیر سے کھاتا ہے۔ میں نے عرض کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کرتے تھے۔

۲۱۶۴ عَنْ اَبِیْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا مَسْرُوْقٌ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُوْا عَنِ الْخَيْرِ اَحَدُهُمَا يُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ وَالْفِطْرَ وَالْآخَرُ يُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْفِطْرَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَيُّهُمَا الَّذِیْ يُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْفِطْرَ قَالَ مَسْرُوْقٌ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ هٰكَذَا كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابوعطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور حضرت مسروق حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضرت مسروق نے فرمایا۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے دو اشخاص ایسے ہیں کہ وہ دونوں نیک کام کرنے میں سستی نہیں کرتے۔ لیکن ایک نماز تاخیر سے پڑھتا ہے۔ اور روزہ بھی دیر سے افطار کرتا ہے۔ اور دوسرا نماز بھی جلدی پڑھتا ہے۔ اور روزہ بھی جلدی افطار کرتا ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا وہ کون شخص ہے (جو نماز بھی جلدی پڑھتا ہے۔ اور روزہ بھی جلدی افطار کرتا ہے) حضرت مسروق نے فرمایا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۲۱۶۵۔ عَنْ اَبِیْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ اَبُوْ مُوْسٰى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

حضرت ابوعطیہ سے روایت ہے میں اور مسروق دونوں حضرت عائشہ کے پاس گئے مسروق نے کہا دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں اور دونوں نیک کام میں کوتاہی نہیں کرتے لیکن ایک نماز بھی دیر سے پڑھتا ہے اور روزہ بھی دیر سے افطار کرتا ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا وہ کون شخص ہے جو نماز بھی جلد پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے۔ اور دوسرا نماز بھی جلدی پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے۔ مسروق نے کہا عبداللہ بن مسعود حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ دوسرے صحابی ابوموسیٰ اشعری تھے۔

فَضْلُ السَّحُوْرِ

سحری کھانے کی فضیلت

۲۱۶۶ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى

(۶۳) حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ إِنَّهَا بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمُ اللهُ إِيَّاهَا فَلَا تَدَعُوهُ۔

اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سحری تناول فرما رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا یہ اللہ کی دی ہوئی برکت ہے۔ تو تم اسے ترک نہ کرو۔

دَعْوَةُ السَّحُوْرِ

سحری کھانے کے لیے بلانا

۲۱۶۷ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُوْ إِلَى السَّحُوْرِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلُمُّوْا إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ۔

سیدنا حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان المبارک کے مبارک مہینے میں سحری کے لیے بلاتے تھے۔ تو آپ ارشاد فرماتے صبح کے مبارک کھانے کی طرف آؤ۔

تَسْمِيَةُ السَّحُوْرِ غَدَاءً

سحری کا نام صبح کا کھانا رکھنا

۲۱۶۸ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِغَدَاءِ السَّحُوْرِ فَإِنَّهُ هُوَ الْغَدَاءُ الْمُبَارَكُ

سیدنا حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ صبح کا کھانا اپنے آپ پر لازم کرو کیونکہ صبح کا کھانا مبارک ہے

۲۱۶۹ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ يَعْنِي السَّحُوْرَ۔

سیدنا حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا۔ صبح کے بابرکت کھانے (یعنی سحری) کیلئے آؤ۔

فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ

ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق

۲۱۷۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحُوْرِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب میں یہ فرق ہے کہ ہم سحری کھاتے ہیں (اور اہل کتاب نہیں کھاتے۔)

السَّحُوْرُ بِالسَّوِيْقِ وَالتَّمْرِ

ستو اور کھجور کھا کر سحری کرنا

۲۱۷۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ عِنْدَ السَّحُوْرِ يَا أَنَسُ إِنِّيْ أُرِيْدُ الصِّيَامَ أَطْعِمْنِيْ شَيْئًا فَأَتَيْتُهُ بِتَمْرٍ وَإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ يَا أَنَسُ انْظُرْ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کے وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے انسؓ میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں۔ اور آپ مجھے کچھ کھلائیے میں نے کھجور اور پانی کا ایک برتن حاضر خدمت کیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَجُلًا يَأْكُلُ مَعِيَ فَدَعَوْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَجَاءَ فَقَالَ إِنِّي قَدْ شَرِبْتُ شَرْبَةَ سَوِيقٍ وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَتَسَحَّرَ مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

تَأْوِيلُ قَوْلِ اللَّهِ كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ

۲۱۶۲ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ أَحَدَهُمْ كَانَ إِذَا نَامَ قَبْلَ أَنْ يَتَعَشَّى لَمْ يَحِلَّ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ شَيْئًا وَلَا يَشْرَبَ لَيْلَتَهُ وَيَوْمَهُ مِنَ الْغَدِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ كُلُوا وَاشْرَبُوا إِلَى الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَقَالَ وَنَزَلَتْ فِي أَبِي قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو أَتَى أَهْلَهُ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ وَلَكِنْ أَخْرُجُ أَلْتَمِسُ لَكَ عَشَاءً فَخَرَجَتْ وَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ فَوَجَدَتْهُ نَائِمًا وَأَيْقَظَتْهُ فَلَمْ يَطْعَمْ شَيْئًا وَبَاتَ وَأَصْبَحَ صَائِمًا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ هَذِهِ الْآيَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ.

سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس وقت اذان دے چکے تھے آپ نے فرمایا اے انس! کسی ایسے شخص کو تلاش کرو جو میرے ساتھ کھانا کھائے۔ میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلا لایا۔ آپ تشریف لے آئے اور انہوں نے فرمایا۔ میں نے ستو کا ایک گھونٹ پی لیا ہے۔ اور میرا ارادہ روزہ رکھنے کا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں بھی روزہ رکھنے کی نیت کر چکا ہوں۔ پھر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے آپ کے ساتھ مل کر سحری کھائی اس کے بعد آپ اٹھے اور دو رکعتیں پڑھیں اس کے بعد آپ نماز کیلئے تشریف لے گئے۔

اللہ جل شانہ کے قول کلوا واشربوا الخ (آیہ شریفہ) کی تفسیر

(۶۹) سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پہلے دستور تھا کہ اگر روزہ دار شام کا کھانا کھانے سے پہلے سو جاتا۔ تو پھر وہ رات بھر اور دوسرے دن سورج غروب ہونے تک کچھ کھا پی نہ سکتا تھا۔ حتیٰ کہ یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر یعنی کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہیں فجر کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے نمایاں دکھائی دے آپ نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت ابو قیس بن عمرو کے متعلق نازل ہوئی۔ حضرت ابو قیس رضی اللہ عنہ روزہ رکھے ہوئے مغرب کے بعد اپنی زوجہ کے پاس آئے۔ اور دریافت کیا۔ کیا کچھ کھانے کو ہے۔ بیوی نے بتایا کہ ہمارے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں۔ لیکن میں آپ کے لیے کچھ کھانا تلاش کر کے لاتی ہوں۔ وہ باہر گئیں اور آپ لیٹ کر سو گئے۔ جب وہ واپس آئیں تو آپ کو دیکھا کہ آپ سو رہے ہیں۔ آپ کی بیوی نے آپ کو جگایا۔ لیکن حضرت ابو قیس بن عمرو نے کچھ بھی تناول نہ فرمایا (کیونکہ سونے کے بعد کھانا پینا جائز نہ تھا) اور رات بھر یوں ہی سو گئے۔ اس کے بعد صبح کو روزہ رکھا۔ جب دوپہر کو

✻ ✻ ✻ ✻ ✻ ✻
✻ ✻ ✻ ✻ ✻ ✻

۲۱۷۳ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ۔

تو آپ بے ہوش ہو گئے۔ اس وقت تک مذکورہ آیت نازل نہ ہوئی تھی۔ تب اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(۷۰) سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ اس آیت میں سفید دھاری اور سیاہ دھاری کیا مراد ہے آپ نے فرمایا۔ سیاہ دھاری سے مراد رات کی سیاہی ہے۔ اور سفید دھاری سے مراد دن کی سفیدی۔

كَيْفَ الْفَجْرُ

فجر کس طرح نکلتی ہے

۲۱۷۴ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ لِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِكَفِّهِ وَلٰكِنَّ الْفَجْرَ أَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَتَيْنِ۔

(۷۱) سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ابھی رات کا بعض حصہ باقی ہوتا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے ہیں۔ اس لیے تاکہ تم میں سے جو شخص سوتا ہے۔ وہ جاگ کر تہجد پڑھے یا سحری کھائے۔ اور جو جاگ رہا ہو وہ لوٹ جائے تھوڑی دیر سونے یا کھانا کھانے یا وتر پڑھنے کے لیے، آپ نے اپنی ہتھیلی سے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ فجر اس طرح ہے۔ اور آپ نے کلمہ کی دونوں انگلیوں سے اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ فجر اس طرح ہے۔

نوٹ:۔ صبح سویرے جو روشنی نمودار ہوتی ہے۔ وہ صبح کاذب ہے۔ اس وقت روزہ دار کو کھانا پینا درست ہے دوسری روشنی آسمان کے کنارے میں پورب کی طرف پھیلی ہوئی نکلتی ہے۔ وہ صبح صادق ہے۔ اس وقت تک روزہ دار کو کھانا پینا درست ہے۔ اور اس کے بعد نہیں۔

۲۱۷۵ عَنْ سَمُرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي مُعْتَرِضًا قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ بَسَطَ يَدَيْهِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا مَادًّا يَدَيْهِ۔

(۷۲) سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سے تمہیں غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے۔ اور نہ ہی اس سفیدی کی سبب تک کہ فجر کی روشنی خوب نہ پھوٹے اس طرح۔ یعنی عرض میں۔ ابو داؤد نے فرمایا کہ شعبہ نے اپنے دونوں ہاتھ دائیں اور بائیں کھینچ کر پھیلائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلتَّقَدُّمُ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ

۲۱۷۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوْا قَبْلَ الشَّهْرِ بِصِیَامٍ اِلَّا رَجُلٌ کَانَ یَصُوْمُ صِیَامًا اَتٰی ذٰلِكَ الْیَوْمُ عَلٰی صِیَامِهٖ۔

۲۱۷۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدٌ الشَّهْرَ بِیَوْمٍ وَّلَا یَوْمَیْنِ اِلَّا اَحَدٌ کَانَ یَصُوْمُ صِیَامًا قَبْلَهٗ فَلْیَصُمْهُ۔

۲۱۷۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوْا الشَّهْرَ بِصِیَامِ یَوْمٍ وَّلَا یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یُّوَافِقَ ذٰلِكَ یَوْمًا کَانَ یَصُوْمُهٗ اَحَدُکُمْ۔ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ

۲۱۷۹ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ اِلَّا اَنَّهٗ کَانَ یَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ۔

۲۱۸۰ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ۔

۲۱۸۱ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ حَتّٰی

رمضان المبارک کا استقبال کرنا

(۷۳) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مہینہ سے پہلے روزے نہ رکھو۔ ہاں مگر وہ شخص روزہ رکھے جس کی نیت استقبال کی نہ ہو اور اس کی عادت تھی کہ وہ ایک مخصوص دن میں روزہ رکھتا تھا۔

(۷۴) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص رمضان المبارک سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے ہاں مگر وہ شخص جو اس سے پہلے روزہ رکھا کرتا تھا وہ رکھے

(۷۵) سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم رمضان المبارک سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔ مگر جب وہ دن آجائے جس میں تمہارا کوئی روزہ رکھا کرتا تھا۔ تو وہ روزہ رکھے۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں خطاء واقع ہوئی ہے۔

(۷۶) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلسل دو ماہ تک روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ مگر آپ شعبان المعظم کے مبارک ماہ میں مسلسل روزے رکھتے کہ وہ رمضان المبارک کے روزہ سے مل جاتا۔

(۷۷) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم کو رمضان المبارک سے ملا دیتے تھے۔

(۷۸) سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ حضور انور صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَكَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اَوْ عَامَّةَ شَعْبَانَ۔

علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپؐ افطار نہ فرمائیں گے۔ اس کے بعد آپؐ افطار کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپؐ روزہ نہ رکھیں گے۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان یا اکثر شعبان المعظم میں روزے رکھتے۔

۲۱۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَتْ اِحْدَانَا تُفْطِرُ فِيْ رَمَضَانَ فَمَا تَقْدِرُ اَنْ تَقْضِيَ حَتّٰى يَدْخُلَ شَعْبَانُ وَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ مَا يَصُوْمُ فِيْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ اِلَّا قَلِيْلًا بَلْ كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجات میں سے رمضان المبارک میں کوئی افطار کرتی (روزے نہ رکھتی) بعد ازاں اسے قضا کرنے کی مہلت نہ ملتی۔ حتیٰ کہ شعبان المعظم کا ماہِ مقدس آتا۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جتنے روزے شعبان المعظم میں رکھتے اتنے کسی ماہ میں نہ رکھتے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر شعبان بلکہ سارے شعبان المعظم میں روزے رکھتے۔

۲۱۸۳ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَخْبِرِيْنِيْ عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَلَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ شَهْرًا اَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت کیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل روزے ہی رکھتے چلے جائیں گے۔ اور آپؐ افطار فرماتے۔ حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم افطار ہی کرتے چلے جائیں گے۔ اور شعبان المعظم سے زیادہ آپؐ کسی ماہ میں روزے نہ رکھتے آپؐ زیادہ تر شعبان المعظم میں یا سارے شعبان میں روزے رکھتے

۲۱۸۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرٍ مِّنَ السَّنَةِ اَكْثَرَ صِيَامًا مِّنْهُ فِيْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال کے کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے۔ آپ شعبان کے سارے مہینے میں روزے رکھتے

۲۱۸۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم میں روزے رکھتے۔

۲۱۸۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا قَطُّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپؓ فرماتی ہیں۔ کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک رات میں قرآن مجید ختم کیا ہو یا کبھی ساری رات عبادت فرمائی ہو۔ یا رمضان المبارک کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ

سوا کسی ماہ مسلسل روزے رکھے ہوں۔

نوٹ :- اوپر والی احادیث شریفہ میں یہ جو مذکور ہوا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان المعظم کو روزے رکھتے اس سے مراد شعبان کے اکثر دن ہیں۔ کہ آپ اکثر دن روزہ رکھتے اور بہت کم ناغہ فرماتے

۲۱۸۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ يَصُمْ شَهْرًا تَامًّا مُنْذُ أَتَى الْمَدِينَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے حتی کہ ہم کہتے کہ آپ مسلسل روزے رکھتے چلے جائیں گے۔ اور آپ افطار فرماتے حتی کہ ہم خیال کرتے کہ حضور مسلسل افطار فرماتے جائیں گے۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مدینہ منورہ تشریف لائے۔ رمضان المبارک کے سوا کسی ماہ کے سارے روزے نہ رکھے۔

۲۱۸۸ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبَةٍ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ لَا مَا عَلِمْتُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضٰى لِسَبِيلِهِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ آپ جس وقت سفر سے واپس تشریف لاتے۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ کے پورے روزے رکھتے انہوں نے فرمایا نہیں ہاں مگر رمضان المبارک کے۔ اور آپ کسی ماہ میں پورا افطار نہ فرماتے۔ یعنی ایک روزہ بھی نہ رکھتے حتی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا۔

۲۱۸۹ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبَةٍ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ صَوْمٌ مَعْلُومٌ سِوٰى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللهِ إِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوٰى رَمَضَانَ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهِ وَلَا أَفْطَرَ حَتّٰى يَصُومَ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا نہیں ہاں مگر جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے۔ میں نے پوچھا کیا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی روزہ رمضان المبارک کے سوا معین اور مقرر تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مقرر اور معین ماہ کے روزے نہ رکھے۔ سوائے رمضان المبارک کے یہاں تک کہ آپ کا وصال شریف ہوا۔ اور کسی ماہ میں آپ نے بالکل افطار ہی نہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فرمایا حتی کہ آپ کا وصال شریف ہوا۔

۲۱۹۰ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَيَتَحَرَّى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔

سیدنا حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روزوں کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان المعظم میں روزے رکھتے اور آپ سوموار اور جمعرات کے روزے کا اہتمام فرماتے۔

۲۱۹۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَيَتَحَرَّى الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم اور رمضان المبارک میں روزے رکھتے اور آپ سوموار اور جمعرات کا بطور خاص اہتمام فرماتے۔

صِيَامُ يَوْمِ الشَّكِّ

شک والے دن روزہ رکھنا۔

۲۱۹۲ عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوا فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ۔

حضرت صلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک بھنی ہوئی بکری حاضر خدمت کی گئی۔ آپ نے فرمایا کھاؤ۔ بعض لوگ یہ کہہ کر ایک طرف ہو گئے کہ ہم روزہ دار ہیں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جس شخص نے شک کے دن روزہ رکھا۔ اس نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی نافرمانی کی۔

۲۱۹۳ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عِكْرِمَةَ فِي يَوْمٍ يَعْنِي قَدْ أُشْكِلَ مِنْ رَمَضَانَ هُوَ أَمْ مِنْ شَعْبَانَ وَهُوَ يَأْكُلُ خُبْزًا وَبَقْلًا وَلَبَنًا فَقَالَ لِي هَلُمَّ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ وَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَتُفْطِرَنَّ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ

سیدنا حضرت سماک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عکرمہ کے پاس ایک دن جس میں اس بات کا شک تھا کہ یہ رمضان المبارک کا دن ہے یا شعبان المعظم کا دن۔ آپ روٹی ترکاری اور دودھ تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ آؤ۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ آپ نے اللہ کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا۔ کہ تم روزہ توڑ دو گے۔ میں نے دو دفعہ کہا۔ سبحان اللہ۔

يَحْلِفُ لَا يَسْتَثْنِي تَقَدَّمْتُ قُلْتُ هَاتِ الْآنَ مَا عِنْدَكَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابَةٌ أَوْ ظُلْمَةٌ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ عِدَّةَ شَعْبَانَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا وَلَا تَصِلُوا رَمَضَانَ بِيَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ۔

اَلتَّسْهِيلُ فِي صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ

٢١٩٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَلَا لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ أَوِ اثْنَيْنِ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صِيَامًا فَلْيَصُمْهُ۔

ثَوَابُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ وَصَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

٢١٩٥ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

٢١٩٦ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ

جب میں نے دیکھا کہ آپ مسلسل قسم کھاتے جا رہے ہیں۔ اور ساتھ ان شاء اللہ بھی ارشاد نہیں فرماتے، تو میں نے عرض کیا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے لائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزہ افطار کرو۔ اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل حائل ہو جائے یا تاریکی چھا جائے تو تم شعبان المعظم کے تیس دن مکمل کرو۔ اور رمضان المبارک سے قبل روزے نہ رکھو۔ اور نہ ہی رمضان کو شعبان المعظم سے ملاؤ۔

شک کے دن روزہ رکھنا کس شخص کیلئے درست ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ کہ رمضان المبارک سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔ مگر وہ شخص روزہ رکھے جو ہمیشہ اس دن روزہ رکھا کرتا تھا۔

جو شخص ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے رمضان کے دنوں میں روزہ اور رات کو عبادت کرے اس کا ثواب

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رمضان المبارک کی رات کو ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے نماز (تراویح) پڑھے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں لوگوں کو عبادت کی ترغیب دیتے لیکن تاکید سے کسی کو ارشاد نہ فرماتے (تاکہ واجب نہ ہو جائے) آپ

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِعَزِيْمَةِ أَمْرٍ فِيْهِ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

ارشاد فرماتے جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو قیام تراویح کرے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۱۹۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ قَالَتْ وَكَانَ يُرَغِّبُهُمْ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّأْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةٍ وَّيَقُوْلُ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھنے کے لیئے باہر نکلے اس کے بعد آپ نے مسجد میں نماز پڑھائی اور حدیث شریف بیان فرمائی حتیٰ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ آپ رمضان المبارک کی راتوں کو قیام التراویح کیلئے کھڑے ہونے کی ترغیب دیتے۔ مگر تاکید سے حکم ارشاد نہ فرماتے تھے اور آپ ارشاد فرماتے جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ بعد ازاں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا۔ اور آپ کا حکم جوں کا توں برقرار رہا۔

نوٹ:۔ یعنی رمضان المبارک کا قیام مستحب اور سنّت رہا۔ اور واجب و ضروری نہ بنا۔

۲۱۹۸ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رَمَضَانَ مَنْ قَامَهٗ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان المبارک کے متعلق ارشاد فرماتے سنا جو شخص اس ماہ مقدس میں ایمان کے ساتھ حصولِ ثواب کی غرض سے کھڑا ہوا اس کے سابقہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

۲۱۹۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُهُمْ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّأْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةِ أَمْرٍ فِيْهِ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو رمضان المبارک میں عبادت کی ترغیب دیتے۔ مگر آپ تاکید سے کوئی حکم ارشاد نہ فرماتے۔ آپ ارشاد فرماتے جو شخص رمضان المبارک میں حالت ایمان کے ساتھ حصولِ ثواب کی غرض سے کھڑا ہوا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۰ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهٗ إِيْمَانًا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان المبارک کے متعلق فرماتے جو شخص اس ماہ مقدس

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ -

میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ -

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رمضان المبارک ایسے مقدس ماہ میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہوا۔ اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرَغِّبُ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّاْمُرَهُمْ بِعَزِیْمَةٍ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ -

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان المبارک میں لوگوں کو کھڑے ہونے کی رغبت دیتے مگر آپ تاکید سے حکم نہ فرماتے آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے کھڑا ہوا اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۳ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ -

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے قیام کرے۔ اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ -

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے

۲۲۰۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ -

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَفِیْ حَدِیْثِ قُتَیْبَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

اور جو شخص قدر کی رات کو ایمان کے ساتھ عبادت کے لیے کھڑا ہوا اُس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۷ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(۱۰۳) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصولِ ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۸ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(۱۰۴) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصولِ ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۹ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(۱۰۵) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصولِ ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۱۰ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(۱۰۶) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، رمضان المبارک میں جو شخص ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔ اور جس شخص نے لیلۃ القدر کو قیام کیا اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

۲۲۱۱ ایضاً

ایضاً

۲۲۱۲ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ اَنَّهٗ لَقِیَ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهٗ حَدِّثْنِیْ بِاَفْضَلِ شَیْءٍ سَمِعْتَهٗ يُذْكَرُ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَفَضَّلَهٗ عَلَى الشُّهُوْرِ وَقَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

(۱۰۷) حضرت نضر بن شیبان راوی ہیں کہ آپ کی ملاقات حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ اور ان سے فرمایا کہ تم مجھے رمضان المبارک کی سب سے عمدہ فضیلت بیان کرو۔ جو تم نے سنی ہو حضرت ابوسلمہ نے فرمایا۔ مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حدیث شریف بیان کی کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے رمضان المبارک کا ذکر فرمایا۔ تو سب مہینوں پر اسے فضیلت دی۔ بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رمضان المبارک میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہو وہ گناہوں سے ایسے

www.sirat-e-mustaqeem.com

هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

٢٢١٣۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ نَحْوَ مِثْلِهِ وَقَالَ مَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

٢٢١٤ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِيكَ سَمِعَهُ أَبُوكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَ أَبِيكَ وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

فَضْلُ الصِّيَامِ

٢٢١٥ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ حِينَ يُفْطِرُ وَحِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ

پاک وصاف ہوگا۔ جیسے وہ اس دن تھا جب اسے اس کی ماں نے جنا۔ وہ اس دن اپنے گناہوں سے پاک وصاف تھا۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ روایت غلط ہے۔ اور صحیح روایت کچھ یوں ہے کہ ابو سلمہؓ نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے۔ لیکن اس میں اس طرح ہے من صامه وقامه ایمانا واحتسابا جو شخص رمضان المبارک میں روزے رکھے اور کھڑا ہو۔ ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے۔

(١٠٨) سیدنا حضرت نضر بن شیبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰنؓ سے دریافت کیا۔ مجھ سے کوئی ایسی حدیث بیان فرمائیے جو آپ نے اپنے والد ماجد سے سماعت فرمائی ہو۔ اور آپ کے والد نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ درمیان میں اور کوئی واسطہ نہ تھا۔ آپ نے فرمایا اچھا۔ مجھے میرے والد گرامی نے حدیث شریف بیان فرمائی۔

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ جل جلالہٗ نے رمضان المبارک کے روزے فرض فرمائے ہیں اور میں نے تمہارے لئے اس کے قیام کو سنت کیا ہے لہٰذا جو شخص دن کو روزہ رکھے اور ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جائے گا۔ جیسے وہ اس روز تھا۔ جب اسے اس کی ماں نے جنا

روزے کی فضیلت کا بیان

(١٠٩) سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ روزہ ایسی عبادت ہے۔ جو صرف میرے لیے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک خوشی جس وقت وہ روزہ کھولتا ہے۔ اور اسے دوسری خوشی اس وقت ہوگی جب وہ اپنے پروردگار سے ملے گا۔ اس ذات کی قسم جس کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ ۔

قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ جل جلالہٗ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۱۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَلصَّوْمُ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ وَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِیْنَ یَلْقٰی رَبَّهٗ وَ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ ۔ ترجمہ حسب سابق۔

۲۲۱۷ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ الصَّوْمُ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ وَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَ اِذَا لَقِیَ اللّٰہَ فَجَزَاهُ فَرِحَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ ۔

(۱۱۰) سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ روزہ ایسی عبادت ہے۔ جو صرف میرے لیے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک خوشی جس وقت وہ روزہ کھولتا ہے۔ اور اسے دوسری خوشی اس وقت ہوگی۔ جب وہ اپنے پروردگار سے ملے گا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ جل جلالہٗ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۱۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّیَامُ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ وَالصَّائِمُ یَفْرَحُ مَرَّتَیْنِ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَ یَوْمَ یَلْقَی اللّٰہَ وَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ ۔

(۱۱۱) سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ روزہ ایسی عبادت ہے۔ جو صرف میرے لیے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک خوشی جس وقت وہ روزہ کھولتا ہے۔ اور اسے دوسری خوشی اس وقت ہوگی۔ جب وہ اپنے پروردگار سے ملے گا۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ جل جلالہٗ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۱۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا ابْنُ اٰدَمَ اِلَّا كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ یَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَ طَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ الصِّیَامُ جُنَّةٌ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَ فَرْحَةٌ عِنْدَ

(۱۱۲) سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نیکی کرتا ہے۔ اس کے لیے دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ مگر اللہ جل جلالہٗ کا ارشاد ہے۔ روزہ خاص میرے لیے ہے۔ میں اس کا بدلہ دوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو میرے لیے ترک کرتا ہے۔ روزہ ڈھال ہے (جیسے ڈھال لڑائی میں زخموں سے بچاتی ہے۔ اسی طرح روزہ شیطان کے حملوں سے بچاتا ہے) روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک تو روزہ افطار کرتے وقت۔ اور دوسری

لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ۔

۲۲۲۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ اِذَا كَانَ يَوْمُ صِيَامِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ شَاتَمَهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ۔

۲۲۲۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ شَاتَمَهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّي امْرُءٌ صَائِمٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ۔

۲۲۲۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ

پروردگار سے ملتے وقت۔ البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ جل جلالہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

(۱۱۳) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آدمی کے سب اعمال اپنے آپ کے لیے ہیں مگر روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کسی شخص کے روزے کا دن ہو تو وہ فضول اور بے ہودہ گفتگو نہ کرے اور نہ ہی چلائے اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو وہ کہہ دے کہ میں روزے دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ البتہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بہتر ہے اور روزہ دار کو دوہری خوشی ہے۔ ایک تو وہ اس وقت خوش ہوتا ہے جب روزہ افطار کرتا ہے۔ اور دوسری خوشی اسے اس وقت ہوگی جب وہ اللہ جل جلالہ سے روزہ دار ہونے کی حیثیت سے ملے گا۔

(۱۱۴) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آدمی کے سب اعمال اپنی ذات کے لیے ہیں مگر روزہ صرف میرے لیے ہے۔ اور میں اس کی جزا دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کسی شخص کے روزے کا دن ہو تو وہ فضول اور بے ہودہ گفتگو نہ کرے۔ اور نہ ہی چلائے۔ اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا اس سے لڑائی کرے۔ تو وہ کہہ دے کہ میں روزے دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ البتہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بہتر ہے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

www.sirat-e-mustaqeem.com

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ۔

کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا اللہ جل جلالہ نے فرمایا، آدمی کا ہر کام اس کے لیے ہے! مگر روزہ وہ میرے لیے خاص ہے! اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ جل جلالہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۲۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا ابْنُ اٰدَمَ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اِلَّا الصِّيَامَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے، آدمی کو ہر نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا مگر روزہ صرف میرے لیے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا!

۲۲۲۴ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مُرْنِيْ بِاَمْرٍ اٰخُذُهٗ عَنْكَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَا مِثْلَ لَهٗ۔

سیدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور عرض کی کہ مجھے کوئی ایسی نیکی کا ارشاد فرمائیے جس کو میں آپ سے حاصل کروں! آپ نے ارشاد فرمایا، تم روزے کا اختیار کرو اس کے مثل کوئی عبادت نہیں۔

۲۲۲۵ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِاَمْرٍ يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهٖ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَا مِثْلَ لَهٗ۔

سیدنا حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے ایسا کام ارشاد فرمائیے جس سے اللہ مجھے نفع دے آپ نے ارشاد فرمایا۔ اپنے اوپر روزہ لازم کرو اس کے برابر کوئی کام نہیں!

۲۲۲۶ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَا عِدْلَ لَهٗ۔

سیدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا، کونسا عمل افضل ہے، آپ نے ارشاد فرمایا روزہ! کوئی دوسرا عمل اس کے برابر نہیں۔

۲۲۲۷ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَا عِدْلَ لَهٗ۔

سیدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے کسی عمل کے کرنے کا حکم فرمائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، روزہ رکھیے اس کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں،

۲۲۲۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ ۔

روزہ ڈھال ہے،

۲۲۳۰ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ ۔

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ روزہ ڈھال ہے؛

۲۳۳۱

۲۲۳۲ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ لِي الْحَكَمُ وَحَدَّثَنِي بِهٖ مَيْمُوْنُ ابْنُ اَبِي شَبِيْبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

شعبہ سے مروی ہے کہ مجھ سے الحکم نے بیان کیا اور مجھ سے بیان کیا میمون بن ابی شبیب بن معاذ بن جبل نے

۲۲۳۲ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، روزہ سپر ہے،

نوٹ،، جنۃ ڈھال سپر جو گناہوں سے باز رکھتا اور شیطان کے حملوں سے بچاتا ہے،

۲۲۳۳ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، روزہ ڈھال ہے!

۲۲۳۴ عَنْ مُطَرِّفٍ رَجُلٍ مِنْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ الْعَاصِ دَعَا لَهٗ بِلَبَنٍ لِيَسْقِيَهٗ فَقَالَ مُطَرِّفٌ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الصِّيَامُ جُنَّةٌ كَجُنَّةِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ ۔

سیدنا حضرت مطرف رضی اللہ عنہ جو حضرت عامر بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں سے مروی ہے کہ عثمان بن العاص نامی ایک شخص نے آپ کو پلانے کے لیے دودھ منگوایا مطرف نے کہا کہ میں روزے سے ہوں! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا روزہ ڈھال ہے! جیسے تم میں سے کسی کے پاس لڑائی اور جنگ کے لیے ڈھال ہوتی ہے،

۲۲۳۵ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ فَدَعَا بِلَبَنٍ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ ۔

سیدنا حضرت مطرف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان بن ابی العاص کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دودھ منگوایا۔ میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا روزہ آگ سے ڈھال ہے جیسے تم میں سے کسی کے پاس لڑائی کے لیے ڈھال ہوتی ہے

۲۲۳۶ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ قَالَ دَخَلَ مُطَرِّفٌ عَلٰى عُثْمَانَ نَحْوَهٗ مُرْسَلٌ ۔

سعید بن ابوہند سے مرسلاً حدیث سابق کی مثل مروی ہے کہ مطرف حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ڈھال ہوا،

۲۲۳۷ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ یَخْرِقْھَا۔

سیدنا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ آپؓ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے، روزہ ڈھال ہے، جب تک کہ اس کو نہ پھاڑ ڈالے (توڑ)، جب تک کہ غیبت نہ کرے یا جھوٹ نہ بولے، کیونکہ اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے جیسے ڈھال پھٹ جاتی ہے،

۲۲۳۸ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّیَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ فَمَنْ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلَا یَجْھَلْ یَوْمَئِذٍ وَاِنِ امْرُؤٌ جَھِلَ عَلَیْہِ فَلَا یَشْتِمْہُ وَلَا یَسُبَّہُ وَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ روزہ آگ سے بچنے کی ڈھال ہے، جو شخص صبح کے وقت روزہ دار تھا اس دن وہ جہالت نہ کرے، اگر کوئی دوسرا شخص اس کے ساتھ بدتمیزی کرے تو وہ اسے گالی نہ دے برا نہ کہے بلکہ یوں کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! البتہ روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے!

۲۲۳۹ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ قَالَ الصِّیَامُ جُنَّةٌ مَا لَمْ یَخْرِقْھَا۔

سیدنا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ روزہ ڈھال ہے، جب تک کہ اس کو نہ پھاڑے!

۲۲۴۰ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلصَّائِمِیْنَ بَابٌ فِی الْجَنَّةِ یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ لَا یَدْخُلُ فِیْہِ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ فَاِذَا دَخَلَ اٰخِرُھُمْ اُغْلِقَ مَنْ دَخَلَ فِیْہِ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ یَظْمَاْ فِیْہِ اَبَدًا۔

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، روزہ داروں کے لیے جنت میں ایک ایسا دروازہ ہے، جسے ریان کہتے ہیں، اس میں روزہ داروں کے سوا کوئی نہ جائے گا، جب اس میں آخری شخص اس کے اندر داخل ہو گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا، جو شخص وہاں داخل ہو گیا، وہ اس کے پانی کو پیئے گا! اور جس نے پانی پی لیا کبھی پیاسا نہ ہو گا!

۲۲۴۱ عَنْ سَھْلٍ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ بَابًا یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ یُقَالُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَیْنَ الصَّائِمُوْنَ ھَلْ لَکُمْ اِلَی الرَّیَّانِ مَنْ دَخَلَہٗ لَمْ یَظْمَاْ اَبَدًا؟

سیدنا حضرت سہل نے فرمایا۔ جنت میں ایک ایسا دروازہ ہے، جسے ریان کہتے ہیں، قیامت کے دن پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ آؤ ریان کی طرف جو شخص اس کے اندر داخل ہو گا وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا! جب

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يَدْخُلْ فِيهِ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ۔

سب اس کے اندر داخل ہو چکیں گے تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا! بعد ازاں اس میں کوئی بھی داخل نہ ہو گا!

۲۲۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ يُدْعَى مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ يُدْعَى مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَلَى أَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَرْجُو

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص اللہ کی راہ میں ایک جوڑا دے اسے جنت میں پکارا جائے گا! اے اللہ کے بندے یہ تیری نیکی ہے تو جو شخص نمازی ہو گا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا! اور جو شخص جہاد کرنے والوں میں سے ہو گا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا! اور جو شخص صدقہ دینے والا ہو گا وہ صدقہ کے راستے سے بلایا جائے گا! اور جو شخص روزہ دار ہو گا وہ روزے کے دروازے سے بلایا جائے گا! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! جو شخص سب دروازوں سے بلایا جائے گا اس پر کیا ہے! کیا کوئی ایسا شخص بھی ہو گا جو سارے دروازوں سے بلایا جائے گا! حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہاں اور مجھے توقع ہے کہ تم ایسے ہی لوگوں میں سے ہو گے!

نوٹ،، اللہ کی راہ میں جوڑا صدقہ کرنے کا مطلب ہے۔ دو اشرفیاں یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیاں یا دو غلام یا دو لونڈیاں۔ خیرات صدقہ یا آزاد کرنا! نیز حدیث ھٰذا سے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت معلوم ہوئی نیز حدیث ھٰذا سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنتی ہیں نیز نماز روزہ، صدقہ اور جہاد میں آپ سب نیکیوں اور خیرات میں صدیق کامل ہیں!

۲۲۴۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے اور ہم نوجوان تھے کسی چیز کی تاب نہ رکھتے تھے! آپؐ نے ارشاد فرمایا، اے نوجوانوں کے گروہ! تم نکاح کرو کیونکہ نکاح کر لینے سے نظر نیچی رہتی ہے (یعنی عورتوں کے گھورنے سے بچاتا ہے!) اور شرمگاہ زنا سے محفوظ رہتی ہے! اور جو شخص نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے۔ روزہ اس کو خصّی کر دے گا یعنی روزہ اس کی شہوت کو کم کر دے گا!

۲۲۴۴ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ لَقِيَ

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے!

www.sirat-e-mustaqeem.com

...عُثْمَانَ بِعَرَفَاتٍ فَخَلَا بِهِ فَحَدَّثَهُ وَأَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ هَلْ لَكَ فِي فَتَاةٍ أُزَوِّجُكَهَا فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ عَلْقَمَةَ فَحَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ۔

کہ عرفات میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور آپ نے علیحدگی میں ان سے بات چیت کی۔ سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کہ کیا میں آپ کا نکاح ایک نوجوان عورت سے کر دوں؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ کو بلا بھیجا اور یہ حدیث شریف بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہو وہ نکاح کرے جو اس کی نگاہ کو نیچا رکھے گا، اور جو شخص نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھے روزہ اس کو خصی کر دے گا یعنی اس کی شہوت کو کم کر دے گا۔

۲۲۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے جو شخص نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے اور جس کو اس کی استطاعت نہ ہو وہ روزہ رکھے روزہ اس کی شہوت کو کم کر دے گا۔

۲۲۲۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَمَعَنَا عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ وَجَمَاعَةٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيْثٍ مَا رَأَيْتُهُ حَدَّثَ بِهِ الْقَوْمَ إِلَّا مِنْ أَجْلِي لِأَنِّي كُنْتُ أَحْدَثَهُمْ سِنًّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمارے ساتھ حضرت علقمہ، حضرت اسود اور کئی دوسرے لوگ تھے۔ آپؓ نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے بیان فرمائی۔ کیونکہ میں ان سب میں سے کم سن تھا۔ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شخص نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح نظر کو نیچا کرتا ہے اور شرمگاہ کے لیے زیادہ حفاظت کرنے والا ہے

۲۲۲۷ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فِتْيَةٍ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اور وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے! سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ۔

نے فرمایا، کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا گزر ہم نوجوانوں کے پاس سے ہوا آپؐ نے فرمایا۔ تم میں سے جو شخص ذی استطاعت ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح نگاہ کو روکتا ہے اور شرم گاہ کو محفوظ رکھتا ہے! اور جس شخص کی اتنی استطاعت نہ ہو وہ روزہ رکھے روزے سے اس کو خصی کر دے گا یعنی اس کی شہوت کم ہو جائے گی۔

نوٹ: امام نسائی رحمہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں سے ایک راوی کا نام زیاد بن کلیب ہے وہ ثقہ ہیں، ابراہیم نخعی کے مصاحب تھے۔ اس سے مغیرہ اور شعبہ نے روایت کیا! ایک اور عشر مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے! ان کا اسم گرامی نجیح ہے، جو ضعیف ہیں اور منکر احادیث ضعف کے ساتھ ملا ہیں! اس کی منکر احادیث میں سے ایک وہ حدیث ہے! جو اس نے محمد بن عمرو سے روایت کی! آپؐ نے ابوسلمہ سے آپؐ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے! اور ایک اور حدیث کچھ اور طرح ہے جو حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کی! انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گوشت کو چھری سے نہ کاٹو لیکن اسے نوچ کر کھاؤ۔

بَابُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ جل جلالہٗ کی رضا کے لیے ایک روزہ رکھنے والے شخص کا ثواب

۲۲۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ زَحْزَحَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ بِذَلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص (جہاد یا حج کے سفر میں) فی سبیل اللہ روزہ رکھے اس روزے کی وجہ سے اللہ جل شانہٗ اسے جہنم سے ستر برس کی راہ سے دور فرما دے گا!

۲۲۴۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ بِذَلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔ ۲۲۵۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔ ۲۲۵۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَعَّدَ اللهُ وَجْهَهُ مِنْ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ عَامًا۔ ۲۲۵۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بَعَّدَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔ ۲۲۵۳ عَنْ عن أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَاعَدَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

٢٢٥٤ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَاعَدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔

٢٢٥٥ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ عَبْدٌ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ تَعَالَى بِذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ النَّارِ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔

٢٢٥٦ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ حَرَّ جَهَنَّمَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔

٢٢٥٧ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ حَرَّ جَهَنَّمَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

٢٢٥٨ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَاعَدَ اللّٰهُ مِنْهُ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ مِائَةِ عَامٍ ۔ **ان تمام احادیث کا ترجمہ مذکورہ بالا حدیث کے مطابق ہے۔ مگر الفاظ میں معمولی اختلاف ہے**

مَا يُكْرَهُ مِنَ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ رکھنا مکروہ ہے،

٢٢٥٩ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

سیدنا حضرت کعب بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے،

نوٹ،، حضرت امام مالک رحمہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اور حضرت امام شافعی کے نزدیک اگر تکلیف نہ ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے! ورنہ افطار افضل ہے! اور حضرت سعید بن المسیب، حضرت امام اوزاعی،، احمد اور اسحاق کے نزدیک روزہ نہ رکھنا بہتر ہے! حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اگر روزہ رکھنے سے نقصان اور ضرر کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھا جائے

٢٢٦٠ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

سیدنا حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے،

(نوٹ) امام نسائی فرماتے ہیں کہ سعید ابن المسیب سے مروی یہ روایت غلط ہے اور درست وہ جبکہ پہلی روایت ہے! ابن کثیر کا ساتھ اس روایت میں کسی نے نہیں دیا،

٢٢٦١ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نَاسًا مُجْتَمِعِينَ عَلَى رَجُلٍ فَسَأَلَ فَقَالُوا رَجُلٌ أَجْهَدَهُ الصَّوْمُ

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر جمع لوگوں کو دیکھا آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا ہے ؟

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

لوگوں نے بتایا یہ شخص روزے کی وجہ سے پریشان ہو گیا ہے! (اور یہ واقعہ سفر میں پیش آیا) آپ نے ارشاد فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے؟

۲۲۶۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ يُرَشُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ قَالَ مَا بَالُ صَاحِبِكُمْ هٰذَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَائِمٌ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ وَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِي رَخَّصَ لَكُمْ فَاقْبَلُوهَا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایسے شخص کے نزدیک سے گزرے جس پر لوگ درخت کے نیچے پانی ڈال رہے تھے، آپ نے پوچھا تمہارے ساتھی کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! روزہ دار ہے، آپ نے ارشاد فرمایا، سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں، اللہ جل شانہ نے تمہیں جو رخصت دی ہے اسے قبول کرو!

۲۲۶۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاقْبَلُوهَا

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں اللہ جل شانہ نے تمہیں جو رخصت دی ہے اسے قبول کرو!

۲۲۶۴ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا نَحْوَهُ۔

۲۲۶۵ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

۲۲۶۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر میں ایک شخص کو دیکھا جس پر سایہ کیا گیا تھا، آپ نے ارشاد فرمایا۔ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

۲۲۶۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ فَصَامَ النَّاسُ فَبَلَغَهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ فَأَفْطَرَ بَعْضُ النَّاسِ وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا فَقَالَ أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ کی طرف ماہ رمضان المبارک میں روانہ ہو گئے حتی کہ آپ وادی کراع الغمیم میں جلوہ افروز ہوئے آپ نے روزہ رکھا اور آپ کے ساتھیوں نے بھی روزے رکھے! حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ روزہ لوگوں پر گراں گزر رہا ہے، آپ نے عصر کے بعد پانی کا ایک پیالہ طلب فرمایا۔ اور پی لیا لوگ دیکھ رہے تھے! اس پر بعض لوگوں نے تو روزہ کھول دیا۔ اور بعض

www.sirat-e-mustaqeem.com

نے روزہ رکھا آپ کو خبر پہنچی کہ کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا، ایسا کرنے والے گنہگار ہیں

نوٹ: یہ اس وجہ سے ہے کہ جب سفر میں روزہ شاق گزرے تو افطار بہتر ہے خصوصاً جہاد کے سفر میں، جہاں روزے سے بے تاب و تواں ہونے کا اندیشہ ہے

نوٹ: کراع الغمیم دو لفظ ہیں، کراع سے مراد ندی اور غمیم ایک وادی کا نام ہے، اور دونوں مل کر ایک موضع کا نام ہیں جو مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے

۲۲۶۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ادْنُوَا فَكُلَا فَقَالَا إِنَّا صَائِمَانِ فَقَالَ ارْحَلُوا لِصَاحِبَيْكُمْ اعْمَلُوا لِصَاحِبَيْكُمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان والی جگہ) مر الظہران کے مقام پر سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کھانا پیش کیا گیا، آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا۔ قریب ہو جائیے! اور کھانا کھائیے! ان دونوں حضرات نے عرض کیا کہ ہم نے روزہ رکھا ہوا ہے! آپ نے حاضرین سے فرمایا کہ ان دونوں حضرات کی سواریاں تیار کرو، اور ان کے حصے کا کام تم خود کرو کیونکہ وہ روزہ دار ہیں

۲۲۶۹ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَدَّى بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ الْغَدَاءَ مُرْسَلٌ۔

ابو سلمہ سے مرسلاً روایت ہے کہ مر الظہران میں حضور علیہ السلام صبح کا کھانا کھا رہے تھے اور صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا: ناشتے میں شرکت کرو۔

۲۲۷۰ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ مُرْسَلٌ۔

ابو سلمہ سے مرسلاً روایت ہے کہ مر الظہران میں آپ صبح کا کھانا کھا رہے تھے اور ابوبکر صدیق و عمر آپ کے ساتھ تھے

ذِكْرُ وَضْعِ الصِّيَامِ عَنِ الْمُسَافِرِ

روزہ مسافر کے لیے معاف ہونا

۲۲۷۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ تَعَالَ أُدْنُ مِنِّي حَتَّى أُخْبِرَكَ عَنِ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ

سیدنا حضرت عمرو ابن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں سفر کر کے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے مجھے صبح کے کھانے کے لیے ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا، ادھر میرے پاس آؤ، میں تمہیں مسافر کے روزہ وغیرہ کے احکام سے مطلع کر دوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

الصَّلٰوۃِ۔ اللہ جل جلالہٗ نے مسافر پر روزہ اور نصف نماز معاف فرما دی۔

۲۲۷۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَنْتَظِرُ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ تَعَالَ أُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى وَضَعَ عَنْهُ يَعْنِي الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ۔

۲۲۷۳ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبْتُ لِأَخْرُجَ قَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ تَعَالَ أُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ۔ دونوں حدیثوں کا ترجمہ حسب سابق ہے البتہ دوسری میں اتنا زیادہ ہے کہ میں سفر سے واپس آیا اور حضور کو سلام عرض کیا اور جب میں واپس جانے لگا تو آپ نے فرمایا کہ کھانے کا انتظار کر

۲۲۷۴ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

۲۲۷۵ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ۔

۲۲۷۶ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ أُخْبِرْكَ عَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ۔

۲۲۷۷ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ نَحْوَهُ۔ ان تمام احادیث کا ترجمہ حسب سابق ہے۔

۲۲۷۸ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ يَعْنِي نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ وَعَنِ الْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بلاشبہ اللہ جل جلالہٗ نے مسافر پر روزہ اور آدھی نماز معاف فرما دی اور حاملہ اور دودھ پلانے والی (سے ان کو نقصان کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھیں اور بعد میں قضا کریں)!

۲۲۷۹ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ قُشَيْرٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنَا ثُمَّ أَلْفَيْنَاهُ فِي إِبِلٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو قِلَابَةَ حَدِّثْهُ فَقَالَ الشَّيْخُ حَدَّثَنِي عَمِّي أَنَّهُ ذَهَبَ فِي إِبِلٍ لَهُ فَانْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ أَوْ قَالَ يَطْعَمُ فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ أَوْ قَالَ ادْنُ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامَ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ۔

سیدنا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپؐ نے قشیر قبیلے کے ایک بوڑھے سے سنا انہوں نے اپنے چچا سے سنا، ایوب نے فرمایا کہ پہلے اس بوڑھے نے ہم سے ایک حدیث شریف بیان کی پھر ازاں اسے ہم نے اس کے اونٹوں میں دیکھا تو حضرت ابوقلابہ نے اسے فرمایا کہ حدیث شریف بیان کیجئے! اس نے بتایا کہ مجھ سے میرے چچا نے حدیث شریف بیان کی وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ گیا تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپؐ کھانا تناول فرما رہے تھے! آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ قریب آئیے اور کھانا کھائیے! میں نے عرض

۲۲۸۰ عَنْ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ قِلَابَةَ هٰذَا الْحَدِیْثَ ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِیْ صَاحِبِ الْحَدِیْثِ فَدَلَّنِیْ عَلَیْهِ فَلَقِیْتُهٗ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ قَرِیْبٌ لِّیْ یُقَالُ لَهٗ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِبِلٍ كَانَتْ لِیْ اُخِذَتْ فَوَافَقْتُهٗ وَهُوَ یَاْكُلُ فَدَعَانِیْ اِلٰى طَعَامِهٖ فَقُلْتُ اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ اُدْنُ اُخْبِرْكَ عَنْ ذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ۔

۲۲۸۱ عَنْ رَجُلٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ فَاِذَا هُوَ یَتَغَدّٰى قَالَ هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ فَقُلْتُ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ هَلُمَّ اُخْبِرْكَ عَنِ الصَّوْمِ اَنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ وَرَخَّصَ لِلْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ۔

۲۲۸۲ عَنْ هَانِئِ بْنِ الشِّخِّیْرِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَلْحَرِیْشٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كُنْتُ مُسَافِرًا فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا صَائِمٌ وَهُوَ یَاْكُلُ قَالَ هَلُمَّ قُلْتُ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ تَعَالَ اَلَمْ تَعْلَمْ مَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قُلْتُ وَمَا وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ

کیسا کہ میں روزہ دار ہوں! آپؐ نے فرمایا۔ اللہ جل جلالہٗ عم نوالہ نے مسافر سے آدھی نماز اور روزہ کو معاف کر دیا ہے اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے (روزہ معاف فرما دیا ہے!)

سیدنا حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت ابوقلابہ نے مجھ سے یہ حدیث شریف بیان کی اور پھر فرمایا، آپؐ اس حدیث شریف بیان کرنے والے سے ملیں گے بعدازاں مجھے اس کی نشانی بتائی، میری ملاقات ان سے ہوئی اور انہوں نے مجھے بتایا کہ مجھے میرے عزیز نے بتایا جنہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہا جاتا ہے انہوں نے کہا حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے اونٹ لے کر گیا، جب میں آپؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپؐ کھانا تناول فرما رہے تھے، آپؐ نے مجھے کھانے کے لیے یاد فرمایا میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں!۔ آپؐ نے مجھے فرمایا کہ قریب آ جا کیونکہ میں تمہیں بیان کروں اللہ جل جلالہٗ نے مسافر کے لیے آدھی نماز اور روزہ معاف فرما دیا ہے۔

ایک صاحب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک ضرورت کیلیے حاضر ہوا اور آپؐ صبح کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپؐ نے حکم فرمایا کہ میں آپؐ کے ساتھ مل کر کھانا کھاؤں۔ میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں! آپؐ نے فرمایا ادھر آؤ میں تمہیں روزہ کا حکم بتاؤں، اللہ جل جلالہٗ نے مسافر کو آدھی نماز اور روزہ معاف فرما دیا ہے! اور اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو رخصت دی ہے،

حضرت ہانی بن شخیر رض سے مروی ہے کہ آپ نے قریش قبیلے سے متعلق شخص سے سنا، جنہوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں مسافر تھا! اور حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا! میں روزہ دار تھا اور آپؐ کھانا تناول فرما رہے تھے! آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ آؤ اور کھانا کھاؤ! میں نے عرض کیا، حضور میں روزہ سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ الصَّوْمَ وَنِصْفَ الصَّلٰوةِ۔

ہوں، آپؐ نے فرمایا آ جیسے (؟) کیا آپؐ کو معلوم نہیں کہ اللہ جل جلالہٗ نے کیا مسافر کو معاف فرما دیا ہے؟ میں نے عرض کیا کیا معاف فرما دیا ہے؟ ——— آپؐ نے فرمایا روزہ اور آدھی نماز

۲۲۸۳ عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيْشٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحَدِّثُكُمْ عَنِ الصِّيَامِ اَنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَ شَطْرَ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت ہانی بن عبداللہ بن شخیر سے مروی ہے، آپؓ نے ایک بلحریشی شخص سے سنا، اس نے اپنے والد گرامی سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ ہم قریں رہا کرتے تھے جب تک اللہ چاہتا۔ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے میں روزے سے رہا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما رہے تھے آپؐ نے ارشاد فرمایا آؤ کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں، آپؐ نے ارشاد فرمایا آؤ تمہیں وہ معلوم نہیں جو اللہ جل جلالہٗ نے مسافر کو معاف فرمایا ہے، میں نے عرض کیا کیا معاف کیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا، روزہ اور آدھی نماز

۲۲۸۴ عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيْشٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحَدِّثُكُمْ عَنِ الصِّيَامِ اَنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَ شَطْرَ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت ہانی بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپؓ نے بلحریش کے ایک شخص سے سنا، انہوں نے اپنے والد سے سنا! فرمایا کہ ہم سفر میں رہتے تھے جب تک کہ اللہ کو منظور ہوتا، تو ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگئے! اور آپؐ کھانا تناول فرما رہے تھے، آپؐ نے ارشاد فرمایا آؤ کھانا کھاؤ، میں نے عرض کیا حضور میں روزہ دار ہوں! آپؐ نے ارشاد فرمایا، میں تمہیں روزے کے متعلق بتاتا ہوں اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ اور نصف نماز معاف فرما دی ہے۔

۲۲۸۵ عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ كُنْتُ مُسَافِرًا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَاْكُلُ وَ اَنَا صَائِمٌ فَقَالَ هَلُمَّ قُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ اَتَدْرِيْ مَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قُلْتُ وَمَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قَالَ الصَّوْمُ وَشَطْرُ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت ہانی بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مسافر تھا لہٰذا میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپؐ کھانا تناول فرما رہے تھے اور میں روزہ دار تھا آپ نے ارشاد فرمایا آؤ کھانا کھاؤ، میں نے عرض کیا حضور میں روزہ دار ہوں! آپ نے ارشاد فرمایا، کیا تمہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کو کیا کیا معاف فرمایا ہے، میں نے عرض کیا مسافر سے کیا کیا معاف فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا روزہ اور نصف نماز معاف فرما دی ہے۔

۲۲۸۶ عَنْ غَيْلَانَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قِلَابَةَ فِي سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا فَقَالَ لِرَجُلٍ اُدْنُ فَاطْعَمْ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ إِنَّ اللهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ فِي السَّفَرِ فَادْنُ فَاطْعَمْ فَدَنَوْتُ فَطَعِمْتُ۔

سیدنا حضرت غیلان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں حضرت ابو قلابہ کے ہمراہ سفر میں نکلا، آپ نے کھانا میرے سامنے رکھا، میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں، ابو قلابہ نے فرمایا، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سفر پر نکلے آپ کی خدمت اقدس میں کھانا پیش کیا گیا، آپ نے ایک شخص سے حکم فرمایا کہ قریب آئیے اور کھانا کھائیے، اس شخص نے عرض کیا کہ میں روزے سے ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہ نے مسافر کے لیے سفر میں آدھی نماز اور روزہ معاف فرما دیا ہے، آئیے اور کھائیے۔ میں نے حاضر خدمت ہو کر کھایا،

فَضْلُ الْإِفْطَارِ فِي السَّفَرِ عَلَى الصَّوْمِ

سفر میں روزہ نہ رکھنے کی فضیلت

۲۲۸۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَاتَّخَذْنَا ظِلَالًا فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے، ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے افطار کیا، ایک دن گرمی سخت تھی ہم نے اتر کر سائے لگائے، روزے دار تھک کر گر پڑے اور بے روزے اٹھے اور اونٹوں کو پانی پلایا، حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، افطار کرنے والے آج کا اجر و ثواب لے گئے

ذِكْرُ قَوْلِهِ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ

سفر میں روزہ رکھنا ایسے ہے جیسے گھر میں بے روزہ ہونا

۲۲۸۸ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ يُقَالُ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن، ابن عوف نے فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ سفر میں روزہ رکھنا ایسے ہے۔ جیسے حضر میں افطار کرنا،

نوٹ:۔ اگر ضرر و نقصان کا اندیشہ ہو تو سفر میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ لیکن اگر کسی قسم کا اندیشہ اور فکر نہ ہو تو روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں،

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۲۸۹ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ يُقَالُ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ كَالْإِفْطَارِ فِي الْحَضَرِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سفر میں روزہ رکھنا ایسے ہی ہے جیسے حضر میں روزہ نہ رکھنا

۲۲۹۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ سفر میں روزہ رکھنے والا حضر میں افطار کرنے والے شخص کی طرح ہے۔

اَلصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ رکھنا

۲۲۹۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى اَتٰى قَدِيْدًا ثُمَّ اُتِيَ بِقَدَحٍ مِّنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ وَ اَفْطَرَ هُوَ وَ اَصْحَابُهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے مقدس ماہ میں سفر پر نکلے تو آپ روزے سے تھے حتیٰ کہ آپ مکہ اور مدینہ منورہ میں واقع مقام قدید پر پہنچے بعد ازاں دودھ کا پیالہ آپ کی خدمت میں پیش ہوا آپ اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے افطار فرمایا۔

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص نے سفر میں روزہ رکھا ہو بعد ازاں اسے تکلیف ہو تو وہ روزہ توڑ سکتا ہے!

۲۲۹۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اَتٰى قَدِيْدًا ثُمَّ اَفْطَرَ حَتّٰى اَتٰى مَكَّةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ جب حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے نکلے تو آپ نے روزہ رکھا حتیٰ کہ آپ مقام قدید میں پہنچے پھر افطار کیا یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہو گئے۔

۲۲۹۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ فِي السَّفَرِ حَتّٰى اَتٰى قَدِيْدًا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ فَاَفْطَرَ هُوَ وَاَصْحَابُهُ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا، یہاں تک کہ قدید میں آئے پھر ایک پیالہ دودھ کا منگوایا آپ نے اور آپ کے اصحاب نے پیا۔

۲۲۹۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى اَتٰى عُسْفَانَ فَدَعَا بِقَدَحٍ فَشَرِبَ قَالَ شُعْبَةُ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ مَنْ شَاءَ صَامَ وَ مَنْ شَاءَ اَفْطَرَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لے گئے تو آپ روزے سے تھے حتیٰ کہ آپ مقام عسفان پہنچے، وہاں پانی کا ایک پیالہ طلب فرمایا، اور رمضان المبارک میں پیا، سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہے رمضان المبارک میں روزے رکھے اور جو چاہے افطار کرے

۲۲۹۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَفَرَ رَسُوْلُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے،

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا يَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ۔

آپ روزے سے تھے حتیٰ کہ آپ مقام عسفان میں پہنچے بعد ازاں آپ نے ایک برتن طلب فرمایا اور دن کو پانی پیا۔ حاضرین دیکھ رہے تھے۔ اس کے بعد روزہ نہیں رکھا۔

۲۲۹۶ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ وَيُفْطِرُ۔

سیدنا حضرت عوام بن حوشب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے حضرت مجاہد سے دریافت کیا سفر میں روزہ رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے مجھے بتایا کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سفر میں روزہ رکھتے اور افطار بھی فرماتے۔

۲۲۹۷ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَفْطَرَ فِي السَّفَرِ۔

حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان المبارک میں روزے رکھے اور بعد ازاں سفر میں افطار فرمایا۔

۲۲۹۸ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ سفر میں روزہ رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا پھر ایسی بات کا ذکر کیا جس کا معنی ہے تو روزہ رکھو اور دل چاہے تو نہ رکھو!

۲۲۹۹ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِثْلَهُ مُرْسَلٌ۔ ۲۳۰۰ عَنْ حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَصُومَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُفْطِرَ فَأَفْطِرْ۔ ۲۳۰۱ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَصُومَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُفْطِرَ فَأَفْطِرْ۔ ۲۳۰۲ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔ ۲۳۰۳ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَصُومَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُفْطِرَ فَأَفْطِرْ۔

ان سب روایات کا مفہوم وہی ہے البتہ الفاظ میں معمولی اختلاف ہے:

۲۳۰۴ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَسْرُدُ الصِّيَامَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَسْرُدُ الصِّيَامَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں مسلسل روزے رکھا کرتا تھا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! کیا میں سفر میں لگاتار روزے رکھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا، تمہارا جی چاہے تو سفر میں روزے رکھو اور جی

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَأَفْطِرْ

چاہے تو افطار کرو!

۲۳۰۵ عَنْ حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصِّيَامَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں مسلسل روزے رکھا کرتا تھا! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! کیا میں سفر میں لگاتار روزے رکھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تمہارا جی چاہے تو سفر میں روزے رکھو اور جی چاہے تو افطار کرو!

۲۳۰۶ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَجُلًا يَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سفر میں روزہ رکھتے آپ نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے (اس کے متعلق) دریافت کیا، تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارا جی چاہے تو روزے رکھو اور جی چاہے تو نہ رکھو!

۲۳۰۷ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِدُ فِيَّ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں دوران سفر روزہ رکھ سکتا ہوں اگر میں روزہ رکھوں تو کیا ایسا کرنا گناہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ اللہ جل شانہ عم نوالہ کی بندہ کو عطا فرمائی ہوئی رخصت ہے! جو شخص اس رخصت کو لے لے تو اچھا ہے اور جو شخص روزہ رکھنا چاہے تو اس کو کوئی گناہ نہیں۔

۲۳۰۸ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا میں سفر میں روزہ رکھوں، آپ نے فرمایا تمہارا جی چاہے تو روزہ رکھو اور جی چاہے تو روزہ نہ رکھو!

۲۳۰۹ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں سفر میں روزہ رکھوں، آپ نے فرمایا تمہارا جی چاہے تو روزہ رکھو اور جی چاہے تو روزہ نہ رکھو!

۲۳۱۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ حَمْزَةَ قَالَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔

سے مروی ہے، کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں سفر میں روزہ رکھوں اور حضرت حمزہ بہت زیادہ روزے رکھتے تھے، آنحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھو اور اگر تمہارا جی چاہے تو روزہ نہ رکھو۔

۲۲۱۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ حَمْزَةَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصُوْمُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔

۲۲۱۲ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ رَجُلًا يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۲۱۳ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ فِيْ رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ لَا يَعِيْبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ہم رمضان المبارک میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا کرتے، ہم میں سے بعض افراد تو روزہ رکھتے اور بعض دوسرے افطار کرتے، اور کوئی دوسرے کو عیب نہ لگاتا۔

۲۲۱۴ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ وَلَا يَعِيْبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا يَعِيْبُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

(ترجمہ وہی جو اوپر گزرا)

۲۲۱۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَامَ بَعْضُنَا وَاَفْطَرَ بَعْضُنَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ہم نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا تو ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے افطار کیا،

۲۲۱۶ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُمَا سَافَرَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصُوْمُ الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ وَلَا يَعِيْبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

سیدنا حضرت ابو سعید اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دونوں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا تو ہم سے کوئی شخص روزہ رکھتا اور کوئی افطار کرتا اور کوئی دوسرے پر عیب نہ لگاتا،

اَلرُّخْصَةُ لِلْمُسَافِرِ اَنْ يَّصُوْمَ بَعْضًا وَّيُفْطِرَ بَعْضًا

مسافر کو رمضان المبارک میں کچھ روزے رکھنے اور بعض دنوں کے افطار کا اختیار ہے

۲۲۱۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ صَائِمًا فِيْ رَمَضَانَ حَتّٰى اِذَا كَانَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز (مدینہ منورہ) سے روزے رکھے ہوئے تشریف لائے اور جب آپؐ

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِالْقَدِيْدِ اَفْطَرَ۔

مقام قدید میں پہنچے تو آپ نے افطار فرمایا،

اَلرُّخْصَةُ فِي الْاِفْطَارِ لِمَنْ حَضَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَصَامَ ثُمَّ سَافَرَ

جو شخص ماہ رمضان میں روزہ رکھے پھر سفر کرے اسے افطار کرنے کی رخصت :۔

۲۲۱۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ اَفْطَرَ حَتّٰى دَخَلَ مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر فرمایا تو آپ نے روزہ رکھا جب آپ مکہ مکرمہ سے دوسری طرف عسفان کے مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا، اور دن کو پانی پیا اس لیے تاکہ لوگ دیکھیں پھر روزہ نہ رکھا اعلاناً آپ رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ پہنچے، سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا اور آپ نے افطار بھی فرمایا تو اب جس شخص کی مرضی ہو وہ روزہ رکھے اور جس شخص کا جی چاہے وہ افطار کرے

وَضْعُ الصِّيَامِ عَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزے معاف ہونا :۔

۲۲۱۹ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ وَعَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ آپ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم دن کا کھانا تناول فرما رہے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا، آؤ اور کھانا کھاؤ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضور میں روزہ دار ہوں! آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے مسافر کو روزہ اور نصف نماز معاف فرما دی ہے! اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ معاف ہے! (جب ضرر کا اندیشہ ہو لیکن پھر قضا کرنا ضروری ہے:)

نوٹ:، جب آدمی ایسا بیمار ہو کہ روزہ رکھنے سے جان جانے یا مرض کے بڑھنے یا دیر پا ہونے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے جب وہ تندرست اور صحت مند ہو جائے تو روزہ کی قضا کرے۔ ایسا بوڑھا کہ روز بروز کمزور ہو گا نہ اب روزہ رکھنے پر

www.sirat-e-mustaqeem.com

قادر اور ترقی بر آئندہ قادر ہو سکے گا، ہر روزے کے بدلے میں فدیہ دے یعنی ایک مسکین کو کھانا کھلائے یہ بوڑھا شخص جو فدیہ دیتا رہا، پھر روزہ پر قادر ہو گیا تو فدیہ نفل ہو گا، محض روزہ کی قضا لازم ہے، جو شخص ایسا مریض یا بوڑھا ہو کہ وہ گرمیوں میں روزہ نہ رکھ سکے تو وہ اب افطار کرے موسم سرما میں رکھے حاملہ عورت یا دودھ پلانے والی عورت جب انہیں اپنی ذات یا بچے کی صحت کا اندیشہ ہو تو انہیں روزہ نہ رکھنا جائز ہے، لیکن قضا بہر حال لازم ہے،

تَاوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ

اللہ جل جلالہ کے قول وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ کی تفسیر

٢٢٢٠. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ كَانَ مَنْ اَرَادَ مِنَّا اَنْ يُّفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتّٰى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا۔

سیدنا حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ جب یہ آیت شریف نازل ہوئی وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ، یعنی جو شخص روزے کی استطاعت رکھتا ہو وہ ایک مسکین کا کھانا دے دے اگر روزہ نہ رکھنا چاہے، تو جو شخص چاہتا روزے رکھتا اور جو شخص چاہتا وہ فدیہ دے دیتا حتی کہ اس کے بعد والی آیت شریفہ نازل ہوئی (فمن شهد منكم الشهر فليصمه) اور سابقہ آیت منسوخ ہو گئی،

نوٹ، لہٰذا ثابت ہوا کہ مسافر اور مریض کے سوا باقی سب کے لیے ضروری ہے کہ وہ روزہ رکھیں البتہ مسافر اور مریض روزہ قضا کریں

بعض علماء کے نزدیک پہلی آیت منسوخ نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ پہلے روزے کی طاقت رکھتے تھے لیکن اب بے طاقت ہو گئے ہیں جیسے بوڑھا انہیں روزہ رکھنے اور فدیہ دینے میں اختیار ہے!

٢٢٢١ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ يُطِيْقُوْنَهٗ يُكَلَّفُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ وَاحِدٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا طَعَامُ مِسْكِيْنٍ اٰخَرَ لَيْسَتْ بِمَنْسُوْخَةٍ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ لَا يُرَخَّصُ فِيْ هٰذَا اِلَّا الَّذِيْ لَا يُطِيْقُ الصِّيَامَ اَوْ مَرِيْضٌ لَا يُشْفٰى۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وعلى الذين يطيقونه کے معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں کو بیماری میں روزہ رکھنے سے تکلیف ہو انہیں چاہیے کہ وہ ایک مسکین کو کھانا دیں اگر کوئی ایک اور مسکین کو دے دے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے، تاہم روزہ رکھنا بہتر ہے یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ اس شخص کے لیے رخصت ہے جو روزے کی طاقت نہیں رکھتا! جیسے کمزور ضعیف، ناتواں جسے نقصان پہنچتا ہے، یا بیماری جس سے وہ تندرستی نہیں پا سکتا!

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ ،، بعض علماء کے نزدیک لا مقدر ہے۔ جیسے اس آیت شریفہ میں یبین اللہ لکم ان تضلوا یعنی ان لا تضلوا اور بعض کے نزدیک یطیقونہ اطاقۃ سے ماخوذ ہے جس کے معانی سلب طاقت کے ہیں تو معنی یہ ہیں کہ جو لوگ روزے کی طاقت نہیں رکھتے وہ فدیہ دیں یا روزہ رکھیں بہرحال اچھے بھلے موٹے تازے طاقت ور شخص کو کسی نے فدیہ کی رخصت نہیں دی

وَضْعُ الصِّيَامِ عَنِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت پر روزے کا معاف ہونا ہے

۲۳۲۲ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ إِذَا طَهُرَتْ قَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ كُنَّا نَحِيضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ۔

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا جب حائضہ عورت حیض سے پاک ہو تو وہ نماز قضا کرے ؟ آپ نے دریافت فرمایا ، کیا تو حروریہ ہے ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حیض آتا اور جب ہم پاک ہو جاتیں تو حضور علیہ السلام ہمیں روزہ قضا کرنے کا حکم فرماتے اور ہم کو رسول اللہ نماز کی قضا کا حکم نہ فرماتے۔

نوٹ ،، حروری نسبت ہے حرور کی طرف اور حرور کوفہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے جہاں خارجی جمع ہوئے تھے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے انہیں وہاں قتل کیا تھا

۲۳۲۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ لَيَكُونُ عَلَيَّ الصِّيَامُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَقْضِيهِ حَتّٰى يَجِيءَ شَعْبَانُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ مجھ پر رمضان المبارک کے روزے ہوتے پھر میں انہیں قضا نہ کرتی حتےٰ کہ شعبان المعظم آجاتا !

إِذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ أَوْ قَدِمَ الْمُسَافِرُ فِي رَمَضَانَ هَلْ يَصُومُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ

عورت جب حیض سے پاک ہو یا مسافر سفر سے رمضان المبارک میں واپس آئے اور دن ہو تو وہ کیا کرے ؟ ؟

۲۳۲۴ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَكَلَ الْيَوْمَ فَقَالُوا مِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ لَمْ يَصُمْ قَالَ

سیدنا حضرت محمد بن صیفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ کیا تم میں سے کسی نے یوم عاشورا کو کچھ کھایا ہے ، لوگوں نے عرض کیا ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا ہے اور بعض نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَأَتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَابْعَثُوا إِلَى أَهْلِ الْعَرُوضِ فَلْيُتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ ۔

نہیں رکھا آپ نے ارشاد فرمایا تو باقی دن پورا ... کرو اور آپ نے شہر کے کنارے سے باہر رہنے والوں کو کہلا بھیجا کہ باقی دن کو پورا کریں۔

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ جب عاشوراء میں امساک کا حکم ہوا تو رمضان المبارک میں بھی امساک کرنا لازمی اور ضروری ہوگا۔

إِذَا لَمْ يُجْمِعْ مِنَ اللَّيْلِ هَلْ يَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ مِنَ التَّطَوُّعِ

اگر رات کو روزے کی نیت نہ کی ہو تو کیا دن کو نفلی روزہ رکھ سکتا ہے؟

۲۳۲۵ عَنْ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ أَذِّنْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یوم عاشوراء کو اعلان کر دو کہ جس شخص نے کچھ کھایا پیا ہے وہ باقی ماندہ دن کو کچھ نہ کھائے پیئے ۔ اور جس شخص نے کچھ نہیں کھایا وہ

اَلنِّيَّةُ فِي الصِّيَامِ

روزہ کی نیت کرنا :۔

۲۳۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ مَرَّ بِي بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَقَدْ أُهْدِيَ إِلَيَّ حَيْسٌ فَخَبَأْتُ لَهُ مِنْهُ وَكَانَ يُحِبُّ الْحَيْسَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَخَبَأْتُ لَكَ مِنْهُ قَالَ أَدْنِيهِ أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَوْمِ التَّطَوُّعِ مَثَلُ الرَّجُلِ يُخْرِجُ مِنْ مَالِهِ الصَّدَقَةَ فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا وَإِنْ شَاءَ حَبَسَهَا ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور آپؐ نے دریافت فرمایا کہ کچھ کھانے کے لیے ہے؟ میں نے کہا نہیں آپ نے ارشاد فرمایا تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہے پھر آپ ایک دن تشریف لائے تو میرے پاس کھجور، پنیر، گھی آٹے کا بنا ہوا حیس نامی کھانا تھا! میں نے آپ کیلئے محفوظ رکھا کیونکہ آپ کو حیس پسند تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس حیس ملا ہے جو میں نے آپ کیلئے چھپا رکھا ہے! آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے روزے کی حالت میں صبح کی تھی پس آپ نے اس میں سے تناول فرمایا اور اس کے بعد ارشاد فرمایا نفلی روزہ اپنے مال سے نفلی صدقہ کرنے کے برابر ہے، اب اس شخص کو اختیار ہے کہ وہ دے یا نہ دے!

۲۳۲۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَارَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوْرَةً قَالَ أَعِنْدَكِ شَيْءٌ قُلْتُ لَيْسَ عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ فَأَنَا صَائِمٌ قَالَتْ ثُمَّ دَارَ عَلَيَّ الثَّانِيَةَ وَقَدْ أُهْدِيَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ۔ کہ ایک دفعہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے! میں نے عرض کیا نہیں، حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَنَا حَيْسٌ فَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلَ فَعَجِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَخَلْتَ عَلَيَّ وَأَنْتَ صَائِمٌ ثُمَّ أَكَلْتَ حَيْسًا قَالَ نَعَمْ يَا عَائِشَةُ إِنَّمَا مَنْزِلَةُ مَنْ صَامَ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ أَوْ غَيْرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ أَوْ فِي التَّطَوُّعِ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ أَخْرَجَ صَدَقَةَ مَالِهِ فَجَادَ مِنْهَا بِمَا شَاءَ فَأَمْضَاهُ وَبَخِلَ مِنْهَا بِمَا بَقِيَ فَأَمْسَكَهُ۔

وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے! آپ دوسری دفعہ میرے پاس تشریف لائے! اور مجھے حیس نامی ایک کھانا پیش کیا گیا تھا، میں اسے لے کر حاضر خدمت ہوئی! آپ نے اسے تناول فرمایا، میں حیران ہوئی اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ پہلی دفعہ تشریف لائے تھے، اور اب آپ نے حیس تناول فرمایا! آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں اے عائشہ! جو شخص روزہ رکھے لیکن وہ روزہ تو رمضان المبارک کے مقدس مہینے کا ہو اور نہ اس کی قضا کا یا نفل کا ہو اس کی مثال اس طرح ہے، جیسے کسی شخص نے اپنے مال سے صدقہ دیا پھر اس میں سے جتنا چاہا، سخاوت کر کے دے دیا؛ اور جتنا چاہا، بخیلی کر کے رکھ لیا،

۲۳۲۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ وَيَقُولُ هَلْ عِنْدَكُمْ غَدَاءٌ فَنَقُولُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ فَأَتَانَا يَوْمًا وَقَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا نَعَمْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ أُرِيدُ الصَّوْمَ فَأَكَلَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر دریافت فرماتے کیا تمہارے پاس کھانا ہے، ہم عرض کرتے نہیں، آپ ارشاد فرماتے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے! بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے ہمارے پاس حیس بطور ہدیہ آیا تھا! آپ نے دریافت فرمایا آپ کے پاس کچھ ہے ہم نے عرض کیا ہاں حیس کا تحفہ آیا ہے! آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں نے صبح کے وقت روزے کی نیت کی تھی اور پھر کھانا کھایا!

۲۳۲۹ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقُلْنَا أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ قَدْ جَعَلْنَا لَكَ مِنْهُ نَصِيبًا فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَأَفْطَرَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے! ہم نے عرض کیا کہ ہمیں حیس کھانا ہدیۃً پیش کیا گیا! اور اس میں سے ہم نے آپ کا حصہ رکھ لیا ہے! آپ نے فرمایا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ توڑ ڈالا،

۲۳۳۰ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ أَصْبَحَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ تُطْعِمِينِيهِ فَنَقُولُ لَا فَيَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھ کر میرے پاس تشریف لاتے! اور دریافت فرماتے کہ کیا کچھ کھانے کو ہے؟ ہم عرض کرتے نہیں، آپ ارشاد فرماتے کہ میں نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ مَا هِيَ قَالَتْ حَيْسٌ قَالَ قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ ۔

روزہ رکھا ہوا ہے! ایک دن حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم پھر پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا ہمارے پاس کچھ حیس آیا ہے آپ نے دریافت فرمایا کیا چیز؟ میں نے عرض کیا حیس آیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں نے تو صبح روزے کی نیت کی تھی اور پھر کھانا کھایا:

۲۳۳۱ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے ہاں کچھ ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں روزے سے ہوں!

۲۳۳۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا آخَرَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ أُهْدِيَ لَنَا هَدِيَّةٌ حَيْسٌ فَدَعَا بِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے! بعد ازاں ایک اور دن حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے! ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، یا رسول اللہ ہمارے پاس حیس کا ہدیہ آیا ہے! اسے طلب کیا گیا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تو صبح کے روزے کی نیت کی تھی! بعد ازاں حضور نے اسے تناول فرمایا،

۲۳۳۳ عَنْ مُجَاهِدٍ وَأُمِّ كُلْثُوْمٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ نَحْوَهُ ۔

حضرت مجاہد اور ام کلثوم نے بھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایسی ہی روایت بیان فرمائی:

۲۳۳۴ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ طَعَامٍ قُلْتُ لَا قَالَ إِذًا أَصُوْمُ قَالَتْ وَدَخَلَ عَلَيَّ مَرَّةً أُخْرٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے دریافت فرمایا آپ کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں روزہ رکھ لیتا ہوں بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پھر تشریف لائے، تو میں نے عرض کیا کہ حضور

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالَ إِذًا أُفْطِرُ الْيَوْمَ وَقَدْ فَرَضْتُ الصَّوْمَ

میں جس کا کچھ حصہ پیش کیا گیا ہے! آپ نے ارشاد فرمایا۔ تو میں آج افطار کرتا ہوں! اور میں روزے کو فرض کر

۲۳۳۵ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا يَصِيَامَ لَهُ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص فجر نکلنے سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہ ہو گا!

نوٹ:، حدیث ھذا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث شریف کے مخالف ہے جو اوپر مذکور ہو چکی مگر شاید یہ فرض روزے میں ہو۔ یا قضا اور کفارے دونوں کے روزے میں اور حضرت امام مالک کے نزدیک ہر طرح کے روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے

۲۳۳۶ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص فجر نکلنے سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہ ہو گا!

۲۳۳۷ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَلَا يَصُوْمُ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ حضور نے طلوع فجر سے پہلے روزہ رکھنے کی نیت نہ کرے وہ روزہ نہ رکھے!

۲۳۳۸ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا صِيَامَ لَهُ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص رات سے روزہ رکھنے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں!

۲۳۳۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ قَبْلَ الْفَجْرِ ۲۳۴۰ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعْ قَبْلَ الْفَجْرِ. ۲۳۴۱ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

۲۳۴۲ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، جو شخص فجر نکلنے سے قبل نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں

۲۳۴۳ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ أَرْسَلَهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ۔

ام المومنین حضرت حفصہ نے کہا جس شخص نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی ہو وہ روزہ نہ رکھے اسے مالک بن انس نے مرسلاً روایت کیا

۲۳۴۴

۲۳۴۵ عَنْ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ مِثْلَهُ لَا يَصُوْمُ إِلَّا مَنْ أَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ دونوں نے فرمایا کوئی شخص روزہ نہ رکھے سوائے اس شخص کے جس نے روزہ کی نیت فجر سے پہلے کی ہو!

۲۳۴۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا لَمْ يُجْمِعِ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت

www.sirat-e-mustaqeem.com

الرَّجُلُ الصَّوْمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَصُمْ۔

ہے کہ جو شخص رات سے روزہ رکھنے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں!

٢٣٤٧ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ اِلَّا مَنْ اَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ حضرت ابن عمر نے بھی ایسا ہی کہا۔

صَوْمُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جناب حضرت داؤد علیہ السّلام کے روزے کا بیان

٢٣٤٨ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّ يُفْطِرُ يَوْمًا وَّ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صَلٰوةُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَ يَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ جل جلالہ کو سب روزوں سے زیادہ حضرت داؤد علیہ السّلام کا روزہ پسند ہے! آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے، اور اللہ جل جلالہ کو سب نمازوں سے حضرت داؤد علیہ الصّلاۃ والسّلام کی نماز پسند ہے، آپ آدھی رات تک سوتے اور تہائی رات تک جاگتے بعد ازاں آپ رات کے چھٹے حصے میں سوتے!

نوٹ، مراد یہ ہے کہ حضور رات کے بارہ گھنٹوں میں سے چھ گھنٹے سوتے بعد ازاں چار گھنٹے جاگتے اور پھر دو ٢ گھنٹے سوتے!

صَوْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ هُوَ وَاُمِّيْ

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں کے روزے کا بیان!

٢٣٤٩ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کی ١٣-١٤-١٥ میں افطار نہیں فرماتے تھے نہ سفر میں اور نہ ہی حضر میں!

٢٣٥٠ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے، حتیٰ کہ ہم کہتے تھے کہ آپ افطار نہ فرمائیں گے،

www.sirat-e-mustaqeem.com

يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا غَيْرَ رَمَضَانَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ ۔

آپ پھر افطار فرماتے یہاں تک کہ ہم کہتے آپ روزے نہ رکھیں گے! اور حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلسل ایک ماہ تک روزے نہ رکھے سوائے رمضان المبارک کے جب سے آپ مدینہ منورہ تشریف لائے!

۲۳۵۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ مَا يُرِيدُ أَنْ يُفْطِرَ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہاں تک ہم کہتے اب افطار نہیں کریں گے!

۲۳۵۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا قَطُّ كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ۔ کہ آپ فرماتی ہیں مجھے معلوم نہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی سارا قرآن مجید ایک رات میں ختم کیا ہو۔ یا رات سے لے کر صبح تک عبادت فرمائی ہو یا آپ نے کسی ماہ کے پورے روزے رکھے ہوں ہاں مگر رمضان المبارک کے روزے آپ نے رکھے!

۲۳۵۳ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق پوچھا گیا، آپ نے بتایا کہ حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے، یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم اب مسلسل روزے ہی رکھیں گے، بعدازاں آپ افطار فرماتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ افطار ہی فرمائیں گے، اور حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک ماہ روزے پورے نہیں رکھے سوائے رمضان المبارک کے جب سے آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے!

۲۳۵۴ عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ أَحَبَّ الشُّهُورِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانَ بَلْ كَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم کو روزہ رکھنے کے لیے سب مہینوں سے شعبان المعظم کا مہینہ زیادہ پسند تھا! بلکہ آپ اسے رمضان المبارک کے ساتھ ملا دیتے تھے!

۲۳۵۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہاں

www.sirat-e-mustaqeem.com

ما يفطر ويفطر حتى نقول ما يصوم وما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في شهر اكثر صياما منه في شعبان۔

٢٣٥٦ عن ام سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان لا يصوم شهرين متتابعين الا شعبان ورمضان۔

٢٣٥٧ عن ام سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه لم يكن يصوم من السنة شهرا تاما الا شعبان و يصل به رمضان۔

٢٣٥٨ عن عائشة قالت لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم لشهر اكثر صياما منه لشعبان كان يصومه او عامته۔

٢٣٥٩ عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم شعبان الا قليلا۔

٢٣٦٠ عن عائشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصوم شعبان كله۔

٢٣٦١ عن اسامة بن زيد قال قلت يا رسول الله لم اراك تصوم شهرا من الشهور ما تصوم من شعبان قال ذالك شهر يغفل الناس عنه بين رجب و رمضان وهو شهر يرفع فيه الاعمال الى رب العالمين فاحب ان يرفع عملي وانا صائم۔

تک کہ ہم کہتے آپ افطار نہ فرمائیں گے اور آپ افطار فرماتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ روزے نہ رکھیں گے اور میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو شعبان المعظم سے زیادہ کسی دوسرے ماہ میں روزے رکھتے نہ دیکھا!

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم اور رمضان المبارک کے سوا دو ماہ مسلسل روزے نہ رکھتے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم کے سوا سال بھر میں مسلسل کسی ماہ کے روزے نہ رکھتے تھے! اور شعبان المعظم کو آپ رمضان المبارک سے ملا دیتے!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کسی ماہ میں شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے تھے، آپ سارے شعبان یا اکثر شعبان المعظم میں روزے رکھتے!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم میں روزے رکھتے مگر کچھ تھوڑے دن نہ رکھتے!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سارے شعبان المعظم میں روزے رکھتے تھے!

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو سب مہینوں سے زیادہ شعبان المعظم کے مہینے میں روزے رکھتے دیکھتا ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ وہ مقدس مہینہ ہے جس سے لوگ غافل اور سست ہیں!

رجب اور رمضان المبارک کے درمیان یہ وہ مہینہ ہے! جس میں آدمی کے اعمال اللہ جل شانہ کے پاس

پیش کیے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ جب میرا عمل اٹھایا جائے تو حالتِ روزہ سے رہوں۔

۲۳۶۲ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ تَصُومُ حَتَّى لَا تَكَادَ تُفْطِرُ وَتُفْطِرُ حَتَّى لَا تَكَادَ أَنْ تَصُومَ إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ دَخَلَا فِي صِيَامِكَ وَإِلَّا صُمْتَهُمَا قَالَ أَيُّ يَوْمَيْنِ قُلْتُ يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ ذَالِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس قدر روزے رکھتے ہیں کہ افطار نہیں فرماتے اور بعد ازاں افطار فرماتے ہیں اس قدر کہ روزے نہیں رکھتے؛ مگر جنب آپ کے روزوں کے درمیان دو دن آجاتے ہیں تو بہتر ورنہ آپ دونوں دنوں میں لازمی روزہ رکھتے ہیں! آپ نے ارشاد فرمایا۔ وہ کون سے دن ہیں؟ میں نے عرض کیا سوموار اور جمعرات! آپ نے ارشاد فرمایا، یہ وہ دو دن ہیں جن میں اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل اس وقت پیش کیا جائے جب میں نے روزہ رکھا ہوا ہو!

۲۳۶۳ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَيُقَالُ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ فَيُقَالُ لَا يَصُومُ۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل روزے رکھتے تھے لوگ کہتے کہ حضور اب افطار نہ فرمائیں گے بعد ازاں آپ افطار فرماتے تو لوگ یہ اندازہ کرتے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اب روزہ نہ رکھیں گے!

۲۳۶۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صِيَامَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کو بطور خاص روزہ رکھتے

۲۳۶۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

۲۳۶۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

۲۳۶۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کو بطور خاص روزہ رکھتے

۲۳۶۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کے روزے کا اہتمام فرماتے!

www.sirat-e-mustaqeem.com

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۳۶۹ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ مِنْ هٰذِهِ الْجُمُعَةِ وَالْإِثْنَيْنِ مِنَ الْمُقْبِلَةِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین روزے رکھتے ایک ہفتے میں دو سوموار اور جمعرات کو اور ایک دوسرے ہفتے سوموار کو آپ روزے رکھتے!

۲۳۷۰ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَيَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَمِنَ الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کو سوموار اور جمعرات کو روزے رکھتے اور پھر دوسرے ہفتے کے سوموار کو روزہ رکھتے!

۲۳۷۱ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ جَعَلَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَكَانَ يَصُوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سوتے تو آپ اپنی دائیں ہتھیلی کو اپنے دائیں گال کے نیچے رکھتے۔ اور آپ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے!

۲۳۷۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ وَقَلَّمَا يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کی ابتداء سے تین روزے رکھتے اور آپ جمعۃ المبارک کے روز کم افطار فرماتے!

۲۳۷۳ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَأَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ظہر کی دو رکعتیں پڑھنے کا حکم صادر فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ جب تک وتر نہ پڑھ لو نہ سو، اور آپ نے ہر ماہ تین دن روزے رکھنے کا حکم فرمایا!

۲۳۷۴ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَتَحَرّٰى فَضْلَهُ عَلَى الْأَيَّامِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَ

سیدنا عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے محرم کی دسویں تاریخ کے متعلق دریافت فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں کہ دوسرے دنوں سے بہتر جان کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہو ہاں مگر یہ ایام!

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ ۔

رمضان المبارک اور عاشوراء کے

۲۲۶۵ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ اِنِّيْ صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ اَنْ يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ ۔

سیدنا حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان سے دسویں محرم کے دن منبر پر سنا، آپ ارشاد فرما رہے تھے اے مدینہ منورہ والو تمہارے علماء کہاں ہیں! میں نے حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ آج کے دن کے متعلق فرماتے، میں نے روزہ رکھا ہے! اور جس شخص کا دل چاہے وہ روزہ رکھے!

۲۲۶۶ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَأَتِهٖ قَالَتْ حَدَّثَتْنِيْ بَعْضُ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَتِسْعًا مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ اَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيْسَيْنِ ۔

سیدنا حضرت ہنیدہ بن خالد نے اپنی زوجہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے بیان کیا کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء اور ذی الحجہ کے نو دن اور ہر ماہ کے تین دنوں میں روزہ رکھتے! ایک پہلے سوموار اور دو ۲ جمعرات کو

۲۲۶۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس نے مسلسل ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزے نہ

نوٹ،، چونکہ وہ ہمیشہ بھوکا رہنے کا عادی ہوگیا۔ اور روزے کی غرض وغایت فوت ہوگئی ہر ایک خواہش توڑنے اور چھوڑنے کا ثواب جب ہی ملتا ہے، جب اس خواہش پر مسلسل عمل کیا جائے! ! ورنہ عمل میں دشواری پیدا نہ ہوگی!!

۲۲۶۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا!

۲۲۶۹ عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ

(ترجمہ وہی جو اوپر گزرا)

۲۲۸۰ عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے نہ روزے رکھے اور نہ افطار کیا!

۲۲۸۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ ۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ عَطَاءٌ لَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ۔

النَّهْيُ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ

۲۳۸۳ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فُلَانًا لَا يُفْطِرُ نَهَارَ الدَّهْرِ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔

۲۳۸۴ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ يَصُومُ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔

۲۳۸۵ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔

۲۳۸۶ عَنْ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللهِ هٰذَا لَا يُفْطِرُ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ

۲۳۸۷ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ فَغَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَسُئِلَ عَمَّنْ صَامَ الدَّهْرَ فَقَالَ لَا صَامَ

ملی کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں! پھر حضرت عطاء نے حدیث شریف بیان فرمائی! مجھے یاد نہیں رہا کہ کس طرح ہمیشہ روزہ رکھنے کے متعلق بیان کیا۔ مگر اتنا یاد ضرور ہے کہ آپ نے یوں ارشاد فرمایا۔ جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزے نہیں رکھے!

ہمیشہ روزے رکھنے کی ممانعت

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص دن کو کبھی افطار نہیں کرتا، آپ نے ارشاد فرمایا اس نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا!

سیدنا حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص کا تذکرہ ہوا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا! آپ نے ارشاد فرمایا اس نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ افطار کیا!

سیدنا حضرت عبداللہ بن شخیر سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ روزہ رکھنے کے متعلق ارشاد فرمایا نہ وہ روزہ ہے اور نہ ہی افطار ہے!

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ہمارا گزر ایک شخص پر ہوا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! یہ شخص اتنی مدت سے افطار نہیں کرتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس شخص نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا!

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ کتنے دن روزہ رکھتے ہیں (اس کے بے موقع و محل سوال سے) آپ ناراض ہو گئے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا غصہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ۔

کم کرنے کے لیے عرض کیا!) ہم اللہ جل جلالہ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں، بعد ازاں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ہمیشہ روزے رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا! جو کوئی ایسا کرے اس نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا!

سَرْدُ الصِّيَامِ

مسلسل روزے رکھنا

٢٣٨٨ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ إِنْ شِئْتَ أَوْ أَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں کیا میں سفر میں بھی روزے رکھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا! تمہارا دل چاہے تو روزے رکھو اگر نہ چاہے تو نہ رکھو!

صَوْمُ ثُلُثَيِ الدَّهْرِ

دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا

٢٣٨٩ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَصُومُ الدَّهْرَ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ قَالُوا فَثُلُثَيْهِ قَالَ أَكْثَرَ قَالُوا فَنِصْفَهُ قَالَ أَكْثَرَ قَالَ فَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ صَوْمُ ثَلَاثَةِ

سیدنا حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک ایسے شخص کا تذکرہ کیا گیا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا! آپ نے ارشاد فرمایا۔ اگر وہ کبھی کچھ نہ کھاتا تو یہ اس کے لیے اچھا تھا۔ (ہمیشہ روزے رکھنے کی صورت میں رات کو کھانے کی کیا ضرورت ہے!) حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، یہ بھی زیادہ ہے! لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے!

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

آپ نے ارشاد فرمایا، یہ بھی زیادہ ہے! بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا! کیا میں تمہیں اتنے روزے نہ بتاؤں جن سے دل کی بیماریاں (حسد، بغض اور شہوت وغیرہ) دور ہوں یعنی ہر ماہ تین روزے رکھنا!

نوٹ: کیونکہ دین اسلام کا مقصد انسان کی صحیح تربیت ہے اور اس کے پاکیزہ اخلاق کی صحیح آبیاری ہے۔ جس طرح رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بعثت لاتمم مکارم الاخلاق مجھے اس لیے مبعوث کیا گیا کہ میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کروں! اسی لیے اسلام میں ان عبادات کو بار بار تاکید کے ساتھ ادا فرمانے کا حکم فرمایا گیا ہے! روزہ سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے، اور انسان کے شب و روز بدل جاتے ہیں، اس کی خلوت اور جلوت بدل جاتی ہے، اس کا قول و عمل بدل جاتا ہے، اور یہ تو یہ ہے کہ دماغ کے سوچنے کا انداز اور دل میں پیدا ہونے والے جذبات میں ایک ہمہ گیر انقلاب پیدا ہو جاتا ہے، وہ کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا کوئی ایسا حرف اپنی زبان پر نہیں لا سکتا جو اسے اپنے رب کریم کے حریم قرب سے دور کرنے کا باعث ہو خود انصاف فرمائیے کہ جس شخص کا تصور حیات یہ ہو کیا اس کی زبان سے کسی کا آبگینہ ٹوٹ سکتا ہے کیا اس کی دست درازی سے کسی کی حق تلفی ہو سکتی ہے یہ شخص تو الفت اور محبت کا ایک شیریں چشمہ ہو گا جس سے بہنے والی ندیاں کشت حیات سیراب کرتی چلی جائیں گی۔! اس کا عمل نسیم صبح کا اثر رکھتا ہو گا: جس سے دلوں کے کملائے ہوئے غنچے کھل اٹھیں گے اور وہ اپنوں اور بیگانوں کے لیے آیۃ رحمت ہو گا!

۲۳۹۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِي رَجُلٍ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ أَنَّهٗ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ شَيْئًا قَالَ فَثُلُثَيْهِ قَالَ أَكْثَرَ قَالَ فَنِصْفَهٗ قَالَ أَكْثَرَ قَالَ أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ

حضرت عمرو بن شرحبیل سے مروی ہے ایک شخص حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ آپ اس شخص کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں جو ہمیشہ روزہ رکھے آپ نے ارشاد فرمایا اگر وہ کبھی بھی کچھ نہ کھاتا تو بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ بھی زیادہ ہے۔ اس نے عرض کیا اگر ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار تو آپ نے فرمایا یہ بھی زیادہ ہے پھر آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے روزے کی خبر دوں جس سے دل کی گرمی دور ہو جاتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

شَهْرٍ۔

۲۳۹۱ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي أُطِيقُ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ هٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ۔

صَوْمُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ

۲۳۹۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

۲۳۹۳ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ يَأْتِيهَا فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَقَالَتْ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ أَتَيْنَاهُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِنِي بِهِ فَأَتَيْتُهُ مَعَهُ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ قُلْتُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ صُمْ مِنْ

لوگوں نے کہا، کیوں نہیں، آپ نے فرمایا ہر ماہ میں تین روزے رکھو!

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ روزے رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، نہ روزہ نہ افطار یا نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار، تو آپ نے فرمایا۔ کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے۔

پھر آپ سے عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے؟ آپ نے ارشاد فرمایا یہ حضرت داؤد پیغمبر علیہ السلام کا روزہ ہے! پھر آپ سے عرض کیا جو شخص ایک روز رکھے اور دو دن افطار کرے آپ نے ارشاد فرمایا، میں چاہتا ہوں کہ اتنی طاقت رکھوں! بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہر تین روزے رکھنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے مساوی ہے!

ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمام روزوں سے بہتر روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے! آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے!

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میرے والد نے میرا نکاح ایک کھاتے پیتے گھرانے کی عورت سے کر دیا آپ اس عورت کے پاس آتے اور اس سے اس کے خاوند (میرا) کا (برتاؤ) سلوک پوچھتے وہ بولی! بہت اچھا آدمی ہے! اس نے آج تک میرے ساتھ ہم بستری نہیں کی اور نہ ہی بیت الخلاء میں گیا! جیسے ہم اس کے پاس آئے ہیں! میرے والد نے اس کا تذکرہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے ارشاد

www.sirat-e-mustaqeem.com

كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَأَفْطِرْ يَوْمًا قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَوْمَ يَوْمٍ وَفِطْرَ يَوْمٍ۔

کہ اسے میرے پاس لے آؤ! میں اپنے والد کے ساتھ حضور کے پاس گیا! آپ نے دریافت فرمایا، تو روزے کس طرح رکھتا ہے میں نے کہا ہر روز آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہر ہفتے میں تین روزے رکھا کر میں نے عرض کیا مجھے ان سے بھی زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا۔ تو دو دن روزے رکھو اور ایک دن افطار کر دیں! نے عرض کی مجھے اس سے زیادہ طاقت حاصل ہے، آپ نے ارشاد فرمایا۔ تمام روزوں سے زیادہ افضل حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے!

نوٹ،، لم یطا لنا فراشا الخ کا لغوی معنی بستر کو روندنا اور پائخانہ کو تلاش کرنے کے ہیں مراد یہ ہے کہ وہ کبھی ہمارے ساتھ سویا بیٹھا نہیں تاکہ حقوق زوجیت ادا کرے۔ اور نہ ہی کبھی اس نے ہمارے ساتھ دل لگا کر کھایا ہے تاکہ بیت الخلاء میں جائے! قرآن میں بھی ورھبانیة ابتدعوھا ما کتبنٰھا علیھم اور انہوں نے ایسی رہبانیت کو اپنے آپ پر لازم کر لیا جسے ہم نے ان پر فرض نہیں فرمایا تھا حدیث شریف میں ہے لا رھبانیة فی الاسلام اسلام میں رہبانیت نہیں، اور ارشاد فرمایا! النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ نکاح میری سنت اور طریقہ ہے جو شخص میری سنت سے روگردانی کرتا ہے وہ مجھ سے نہیں حقوق میں سے بیوی کا حق ادا کرنا انتہائی ضروری ہے!

۲۳۹۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ زَوَّجَنِي أَبِي امْرَأَةً فَجَاءَ يَزُورُهَا فَقَالَ كَيْفَ تَرَيْنَ بَعْلَكِ فَقَالَتْ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَا يَنَامُ اللَّيْلَ وَلَا يُفْطِرُ النَّهَارَ فَوَقَعَ بِي وَقَالَ زَوَّجْتُكَ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَعَضَلْتَهَا قَالَ فَجَعَلْتُ لَا أَلْتَفِتُ إِلَى قَوْلِهِ مِمَّا أَرَى عِنْدِي مِنَ الْقُوَّةِ وَالِاجْتِهَادِ فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكِنِّي أَنَا أَقُومُ وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ فَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَقُلْتُ أَنَا أَقْوَى مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد نے میرا نکاح ایک عورت سے کر دیا۔ اور بعد ازاں آپ اس عورت سے اس کا حال دریافت کرنے تشریف لائے! اور اس عورت سے دریافت کیا کہ تیرا خاوند کیسا ہے؟ اس عورت نے کہا واہ کتنا اچھا آدمی ہے! رات کو سوتا ہی نہیں اور نہ دن کو افطار کرتا ہے! میرے والد مجھ سے ناراض ہو کر فرمانے لگے تو نے ایک مسلمان عورت کو تکلیف اور مصیبت میں ڈال رکھا ہے، میں نے ان کی بات پر دھیان اور توجہ نہ دی کیونکہ میں اپنے آپ میں قوت ہمت اور طاقت پاتا تھا! اس بات کی اطلاع حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا لیکن میں رات کو عبادت بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں! روزہ بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں! تم بھی عبادت کرو اور سو یا کرو اور روزہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

ذَالِكَ قَالَ اِقْرَأِ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ ثُمَّ انْتَهٰى اِلٰى خَمْسَ عَشْرَةَ وَ اَنَا اَقُوْلُ اَنَا اَقْوٰى مِنْ ذَالِكَ ـ

٢٣٩٥ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجْرَتِيْ فَقَالَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا تَفْعَلَنَّ نَمْ وَقُمْ وَصُمْ وَاَفْطِرْ فَاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّ لِصَدِيْقِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّاِنَّهٗ عَسٰى اَنْ يَّطُوْلَ بِكَ عُمُرٌ وَّاِنَّهٗ حَسْبُكَ اَنْ تَصُوْمَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثًا فَذَالِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا قُلْتُ اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ وَقَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قَالَ صُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُلْتُ وَمَا كَانَ صَوْمُ دَاوٗدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ ـ

٢٣٩٦ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَقُوْلُ لَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ وَلَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

رکھو اور افطار کرو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہر ماہ تین روزے رکھو! میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے! آپؐ نے فرمایا کہ تم حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روزہ رکھو ایک دن روزہ اور ایک دن افطار! میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے! آپؐ نے ارشاد فرمایا ایک ماہ میں قرآن مجید ختم کرو! بعدازاں کم کرتے ہوئے پندرہ دن تک پہنچے اور میں یہی عرض کر رہا تھا کہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے!

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا، مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم ساری رات عبادت کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ایسے ہی ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ ایسا! مت کرو بلکہ سو اور عبادت کرو اور روزہ رکھو اور افطار کرو کیونکہ! تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے! (تاکہ وہ سوئیں) اور تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے، (آرام کرنا چاہتا ہے) تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے: تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے تمہارے دوست کا بھی تم پر حق ہے۔ اور عمر شاید بہت زیادہ ہوگی (اور ایسا ہی ہوا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی عمر بہت زیادہ تھی) آپؐ کو ہر ماہ میں تین روزے رکھنا کافی ہے! یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہیں! کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے (تو تین روزے اسطرح تیس کے برابر ہوتے) میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے ہر ہفتے تین روزے رکھو! میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے اور میں نے اپنے اوپر سختی کی اور آپ نے بھی سختی کی: اور فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو! میں نے دریافت کیا وہ کیسا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا نصف زمانہ:

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے ذکر کیا کہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں رات بھر عبادت کروں گا اور دن کو روزہ رکھوں گا! جب تک میں زندہ ہوں! آپؐ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذَالِكَ فَقُلْتُ لَقَدْ قُلْتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَالِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذَالِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَذَالِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَأَنْ أَكُونَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي

مجھ سے یہ دریافت فرمایا، کیا تو یہ کہتا تھا! میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک میں نے یہ کہا! آپ نے فرمایا، تم اتنی طاقت نہیں رکھتے، روزہ رکھو اور افطار کرو اور سوؤ اور عبادت کرو اور ہر ماہ تین روزے رکھا کرو، کیونکہ نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے! اور یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے اس سے بہتر کی طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو میں نے عرض کیا مجھے اس سے بہتر کی طاقت ہے آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور آپ نے فرمایا جناب حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا روزہ ہے جو بہت معتدل ہے! میں نے عرض کیا مجھے اس سے بہتر کی طاقت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس سے بہتر کچھ نہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! اگر میں آپ کی پہلی بات قبول کر لیتا تو مجھے وہ اپنے گھر اور مال و دولت سے بہت پسند ہوتی!

نوٹ :۔ یعنی اس سے پہلے تو نوجوانی اور جوش و خروش کی وجہ سے میں آپ کے حکم کی تعمیل نہ کر سکا اور اپنے نفس پر شدت و سختی کی اور اب اس کی قدر معلوم ہوگی! اور ایک دن روزہ کا ایک دن کا افطار بھی مشکل ہو گیا! اب مجھے افسوس ہوتا ہے کہ میں نے آپ کا پہلا ارشاد گرامی قبول کیوں نہ کر لیا!

۲۳۹۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقُلْتُ أَيْ عَمِّ حَدِّثْنِي عَمَّا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي كُنْتُ قَدْ أَجْمَعْتُ عَلَى أَنْ أَجْتَهِدَ اجْتِهَادًا شَدِيدًا حَتَّى قُلْتُ لَأَصُومَنَّ الدَّهْرَ وَلَأَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَسَمِعَ بِذَالِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ فِي دَارِي فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ لَأَصُومَنَّ الدَّهْرَ وَلَأَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ فَقُلْتُ قَدْ قُلْتُ ذَالِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ فَصُمْ مِنَ الْجُمُعَةِ يَوْمَيْنِ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں گیا اور دریافت کیا اے چچا مجھے وہ بیان فرمایئے جو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ سے بیان فرمایا ہو! آپ نے بتایا کہ اے میرے بھتیجے میں نے کوشش کی کہ میں عبادت میں بہت کوشش کروں! یہاں تک کہ میں نے کہا کہ میں ساری عمر روزے رکھونگا اور ہر رات دن میں ایک قرآن مجید ختم کروں گا! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سنی تو آپ میرے پاس میرے گھر میں تشریف لائے! اور آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارا یہ قول سنا ہے کہ میں ساری عمر روزے رکھوں گا! اور قرآن شریف کی تلاوت کروں گا! میں نے عرض کیا بے شک یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نے ایسے ہی کہا ہے، آپ نے فرمایا - ایسا نہ کرو. بلکہ ہر ماہ کے تین روزے رکھو! میں نے عرض کیا مجھ میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ أَعْدَلُ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمًا صَائِمًا وَيَوْمًا مُفْطِرًا وَأَنَّهُ إِذَا كَانَ وَعَدَ لَمْ يُخْلِفْ وَإِذَا لَاقَى لَمْ يَفِرَّ۔

اس سے زیادہ روزے رکھنے کی استطاعت ہے! تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: تو ہر ہفتہ میں پیر اور جمعرات کے دو روزے رکھ لیا کرو! میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ روزے رکھنے کی استطاعت رکھتا ہوں! آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ پھر تم حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھو! آپؐ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے وہ اللہ کے نزدیک سب روزوں سے زیادہ معتدل ہے۔ اور جب وعدہ کرتے تو اس کے خلاف نہ کرتے اور جب لڑائی شروع کرتے تو میدان سے نہ بھاگتے۔

ذِكْرُ الزِّيَادَةِ فِي الصِّيَامِ وَالنُّقْصَانِ

۲۲۹۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

روزہ کی کمی بیشی کا ذکر

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے آپؐ سے ارشاد فرمایا کہ (دس دن میں سے) ایک دن روزہ رکھو اور تمہیں باقی نو دنوں میں اس کا ثواب ملے گا! آپؐ نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے! تو حضور نے فرمایا کہ دو دن روزہ رکھو اور اس کا ثواب تمہیں باقی ایام میں ملیگا! آپؐ نے عرض کی حضور مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے آپؐ نے فرمایا تین دن روزہ رکھو تو باقی کا ثواب ملیگا پھر عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا چار دن روزہ رکھو باقی دنوں کا ثواب ملے گا میں نے عرض کیا مجھے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا روزہ رکھو اللہ کے نزدیک سب روزوں سے افضل داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ آپ علیہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے!

۲۲۹۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْمَ فَقَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ التِّسْعَةِ فَقُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَالِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے روزوں کا تذکرہ کیا! آپ نے ارشاد فرمایا، ہر دس دنوں میں ایک دن روزہ رکھو اور آپ کو باقی نو دنوں کا ثواب ملے گا! میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے! آپؐ نے فرمایا۔ اچھا تو

www.sirat-e-mustaqeem.com

تِسْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ الثَّمَانِيَةِ قُلْتُ إِنِّيْ أَقْوَى مِنْ ذَالِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ السَّبْعَةِ قُلْتُ إِنِّيْ أَقْوَى مِنْ ذَالِكَ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا۔

دنوں میں ایک دن روزہ رکھو! اور تمہیں باقی آٹھ روزوں کا ثواب ملے گا! میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی استطاعت رکھتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اچھا آٹھ دنوں میں ایک دن روزہ رکھو! اور تمہیں اس کا ثواب باقی سات دنوں میں ملے گا! میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے! بعدازاں آپ اسی طرح فرماتے رہے یہاں! تک کہ فرمایا ایک دن روزہ رکھو! اور ایک دن افطار کرو!

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ عَشَرَةٍ فَقُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ قُلْتُ زِدْنِيْ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةً وَلَكَ أَجْرُ ثَمَانِيَةٍ قَالَ ثَابِتٌ وَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِمُطَرِّفٍ فَقَالَ مَا أُرَاهُ إِلَّا يَزْدَادُ فِي الْعَمَلِ وَيَنْقُصُ مِنَ الْأَجْرِ۔

سیّدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایک دن روزہ رکھو تمہیں دس دنوں کے روزوں کا ثواب ملے گا! میں نے عرض کیا اور زیادہ کیجیے! آپ نے فرمایا۔ دو دن کا روزہ رکھو تمہیں نو دنوں کے روزوں کا ثواب ملے گا! میں نے عرض کی اور زیادہ کیجیے! آپ نے فرمایا! تین دن روزہ رکھو تو تجھے آٹھ دنوں کا ثواب ملے گا! حضرت ثابت نے فرمایا کہ میں نے مطرف سے یہ حدیث شریف بیان کی تو آپ نے فرمایا، مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جتنا عمل بڑھتا جائے گا! اتنا ثواب کم ہوتا چلا جائے گا

نوٹ:، اس سے مقصود یہ ہے، کہ لوگ روزے کم رکھیں اور افطار زیادہ کریں! کیونکہ وہ جب بہت زیادہ روزے رکھیں گے تو نفس بھوک اور پیاس کا عادی ہو جائے گا! اس کے علاوہ اس بات کا بھی خوف ہے، کہ کہیں بہت سے روزوں سے تکلیف دہ ہو جائے اور پھر دوسری عبادتوں خصوصاً کافروں سے جہاد کرنے میں خلل پڑے!

صَوْمُ عَشَرَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

ایک ماہ میں دس دن روزے رکھنا:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا أَرَدْتُ بِذَالِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ لَا صَامَ مَنْ

سیّدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا، میں نے سنا کہ تو رات بھر عبادت کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری تو صرف ثواب کی نیت تھی۔

صَامَ الْاَبَدَ وَلٰكِنْ اَدُلُّكَ عَلٰى صَوْمِ الدَّهْرِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ خَمْسَةَ اَيَّامٍ قُلْتُ اِنِّىْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ فَصُمْ عَشْرًا فَقُلْتُ اِنِّىْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا ۔

(یعنی میں یہ افضل جان کر کرتا ہوں) آپ نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ نہ رکھا! تاہم میں تمہیں ہمیشہ روزے رکھنے کا ثواب بتاتا ہوں!

کہ تم ہر ماہ میں تین دن روزے رکھو! میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے آپ نے ارشاد فرمایا تو ہر ماہ پانچ دن روزے رکھو! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! مجھے اس سے بھی زیادہ کی استطاعت ہے! تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ماہ میں دس دن روزے رکھو میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے آپ نے فرمایا تو تم حضرت داؤد علیہ السّلام کا روزہ رکھو!! آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے

۲۴۰۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت سابقہ روایت کی طرح مروی ہے!

۲۴۰۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِنَّكَ تَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ وَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذَالِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ صَوْمُ الدَّهْرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ اِنِّىْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا! اے عبداللہ آپ ہمیشہ روزہ رکھتے ہیں اور رات بھر عبادت کرتے ہیں!

اگر تم مسلسل ایسے کرتے رہے تو آنکھیں اندر دھنس جائیں گی اور طبیعت تھک جائے گی! جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے گویا روزہ رکھا ہی نہیں ہر ماہ میں تین روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے! میں نے عرض کیا حضور مجھے اس سے زیادہ استطاعت ہے! تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو جیسے حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسّلام کیا کرتے تھے اور جب دشمن کا سامنا ہوتا تو آپ لڑائی سے نہ بھاگتے تھے!

۲۴۰۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِى الشَّهْرِ قُلْتُ اِنِّىْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے: مجھ سے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید کو ایک ماہ میں پڑھو! میں نے

أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَطْلُبُ إِلَيْهِ حَتّٰى قَالَ فِي خَمْسَةِ أَيَّامٍ وَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمْ أَزَلْ أَطْلُبُ إِلَيْهِ قَالَ صُمْ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صَوْمَ دَاوُدَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّ يُفْطِرُ يَوْمًا۔

عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے! بعد ازاں میں آپؐ سے یہی عرض کرتا رہا۔ یہاں تک کہ! حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پانچ! دنوں میں پڑھو! آپؐ نے ارشاد فرمایا ہر ماہ میں تین روزے رکھو! میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ روزے رکھنے کی استطاعت رکھتا ہوں! بعد ازاں میں یہی عرض کرتا رہا، حتیٰ کہ حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل جلالہٗ کو تمام روزوں سے حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روزہ زیادہ پسند ہے! آپؑ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے!

۲۳۴۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَصُوْمُ أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ وَإِمَّا لَقِيَهُ قَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِأَهْلِكَ حَظًّا صُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ صُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ قَالَ إِنِّي أَقْوٰى لِذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذًا قَالَ وَكَيْفَ صِيَامُ دَاوُدَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى قَالَ وَمَنْ لِي بِهٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں! اور رات کو عبادت کرتا ہوں! آپؐ نے مجھے بلا بھیجا یا آپؐ خود میرے پاس تشریف لائے! آپؐ نے پوچھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم! روزے رکھتے ہو اور افطار نہیں کرتے اور ساری رات نماز پڑھتے ہو! تو ایسا نہ کرو! کیونکہ تم پر تمہاری آنکھوں کا بھی حصہ ہے اور تمہارے نفس کا بھی اور تم پر تمہاری بیوی کا بھی حصہ ہے! روزہ رکھو اور افطار کرو نماز پڑھو اور سو بھی لہٰذا ہر دس میں روزہ رکھو اور تمہیں اس طرح باقی نو دنوں کا ثواب بھی ملے گا! میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس سے زیادہ کی بھی استطاعت رکھتا ہوں! آپؐ نے فرمایا کہ تم! حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روزہ رکھا کرو میں نے عرض کیا! یانبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسے تھا؟ آپؐ نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے! اور جب جہاد میں کفار سے مقابلہ ہوتا تو آپؑ پیٹھ نہ پھیرتے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! ایسا کون کرسکتا ہے!

صِيَامُ خَمْسَةِ أَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ

۲۴۰۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةَ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِحْدَى عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَفِطْرُ يَوْمٍ۔

ایک ماہ میں پانچ روزے رکھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں میرے روزوں کا تذکرہ کیا گیا! آپ میرے پاس تشریف لائے! میں نے آپ کے لیے۔ چمڑے کا ایک تکیہ بچھایا جس کے اندر خرما کی چھال بھری تھی۔ آپ زمین پر تشریف فرما ہوگئے اور تکیہ میرے اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں ہر ماہ میں تین روزے کافی نہیں ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا۔ پانچ۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ارشاد فرمایا، سات! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا نو میں نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا گیارہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر آپ نے ارشاد فرمایا، حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے سے بڑھ کر کوئی روزہ افضل نہیں، آپ آدھے زمانہ میں روزے رکھتے اس طرح کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے!

صِيَامُ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ

۲۴۰۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ

ایک ماہ میں چار روزے رکھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا۔ ہر ماہ میں ایک روزہ رکھو! اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا۔ میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا دو دن روزے رکھو اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا۔ میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے۔ فرمایا۔ تین دن روزے رکھو اور تمہیں باقی دنوں کے روزے کا ثواب ملے گا! میں نے عرض کیا مجھے اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

هُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ دَاؤدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا

چار دن روزے رکھو اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا: میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے! تب حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمام روزوں میں سے بہترین روزہ حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روزہ ہے آپ علیہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے!

صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ

ہر ماہ میں تین روزے رکھنا

۲۳۰۸ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةٍ لَا أَدَعُهُنَّ أَوْصَانِي بِصَلٰوةِ الضُّحٰى وَبِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ وَبِصِيَامِ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم (آپ پر اللہ کی رحمت اور سلام ہو) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی! اور میں انہیں نہیں چھوڑتا۔ آپ نے مجھے چاشت کی نماز پڑھنے سونے سے قبل وتر پڑھ لینے اور ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کی وصیت فرمائی!

۲۳۰۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةٍ بِنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کا حکم فرمایا! وتر پڑھ کر سونا۔ جمعۃ المبارک کو غسل کرنا اور ہر ماہ میں تین دن روزے رکھنا!

۲۳۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَأَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے، بغیر وتر پڑھے نہ سونے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنے کا حکم فرمایا!

۲۳۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَصِيَامِ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر پڑھ کر سونے! جمعۃ المبارک کو غسل کرنے اور ہر ماہ تین دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

۲۳۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ شَهْرُ الصَّبْرِ وَثَلٰثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: ماہ رمضان المبارک میں اور ہر ماہ تین دن

صَوْمُ الدَّهْرِ۔

۲۴۱۳ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ فِیْ كِتَابِهٖ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔

روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص ایک ماہ میں تین دن روزے رکھے اس نے گویا ہمیشہ روزے رکھے بعد ازاں ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ جل جلالہ نے اپنی مقدس کتاب میں سچ فرمایا، جو شخص ایک نیکی کرے گا اسے دس گنا زیادہ ثواب ملے گا!

۲۴۱۴ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَامَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَدْ تَمَّ صَوْمُ الشَّهْرِ اَوْ فَلَهٗ صَوْمُ الشَّهْرِ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو شخص ایک ماہ میں تین دن روزے رکھے اسے پورے ایک ماہ کے روزوں کا ثواب ملے گا!

۲۴۱۵ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ صِیَامٌ حَسَنٌ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ

۲۴۱۶ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ قَالَ عُثْمَانُ ابْنُ اَبِی الْعَاصِ نَحْوَهٗ مُرْسَلٌ

سیدنا حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا بہترین روزے ہر ماہ تین دن روزے رکھنا ہیں۔

۲۴۱۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین دن روزہ رکھتے تھے!

كَیْفَ یَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ

ہر ماہ میں تین دن کسطرح روزے رکھے جائیں

۲۴۱۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ مِنْ اَوَّلِ الشَّهْرِ وَالْخَمِیْسِ الَّذِیْ یَلِیْهِ ثُمَّ الْخَمِیْسِ الَّذِیْ یَلِیْهِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین دن روزے رکھتے ایک سوموار کے دن اور دوسرے اس کے بعد کی جمعرات کو تیسرے اس کے بعد کی جمعرات کو

۲۴۱۹ عَنْ هُنَیْدَةَ الْخُزَاعِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ اَوَّلَ اثْنَیْنِ مِنَ الشَّهْرِ ثُمَّ الْخَمِیْسِ ثُمَّ

سیدنا حضرت ہنیدہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، آپ فرماتی تھیں کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین دن روزے رکھتے! ایک پہلے پیر کے روز

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْخَمِيْسِ الَّذِيْ يَلِيْهِ ۔

دوسری جمعرات کو اور تیسرا اس سے متصل جمعرات کو!

۲۴۲۰ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ اَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم چار باتوں کو کبھی نہ چھوڑتے تھے! ایک تو عاشورا کے دن روزہ رکھنا دوسرا ذی الحجہ کے دس روزوں کو تیسرے ہر ماہ کے تین روزوں کو چوتھے فجر سے پہلے دو رکعتوں کو!

۲۴۲۱ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ تِسْعَةً مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ اَثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيْسَيْنِ ۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ میں (پہلی سے نویں تاریخ تک) نو روزے رکھتے، یوم عاشوراء کو روزہ رکھتے اور ماہ میں تین روزے ایک سوموار کو دو جمعرات کو!

۲۴۲۲ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ الْعَشْرَ وَثَلٰثَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَيْنِ ۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجۃ کے دس دنوں میں روزہ رکھتے اور ہر ماہ میں تین دن ایک سوموار کو دو جمعرات کو!

۲۴۲۳ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِصِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اَوَّلَ خَمِيْسٍ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تین دن روزہ رکھنے کا حکم صادر فرماتے، ایک تو ہر ماہ کی پہلی جمعرات کو دوسرے سوموار اور تیسرے سوموار کو!

۲۴۲۴ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ وَاَيَّامُ الْبِيْضِ صُبَيْحَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ۔

سیدنا حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر ماہ میں تین دن روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے، اور ایام بیض تیرھویں، چودھویں، پندرھویں تک کے روزے ہیں۔

نوٹ ،، بیض کا مطلب سفید ہے، تین ایام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان تین دنوں کی راتیں چاندنی سے سفید اور روشن ہوتی ہیں!

۲۴۲۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَمْسَكَ

سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک خرگوش بھون کر لایا۔ اور اسے آپ کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَاْکُلْ وَ اَمَرَ الْقَوْمَ اَنْ یَّاْکُلُوْا وَ اَمْسَكَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَمْنَعُكَ اَنْ تَاْکُلَ قَالَ اِنِّیْ اَصُوْمُ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ مِّنَ الشَّھْرِ قَالَ اِنْ کُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الْغُرَّ۔

۲۴۲۶ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّصُوْمَ مِنَ الشَّھْرِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامِ الْبِیْضِ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ وَخَمْسَ عَشْرَۃَ۔

۲۴۲۷ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّصُوْمَ مِنَ الشَّھْرِ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ مِّنَ الْبِیْضِ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ وَخَمْسَ عَشْرَۃَ۔

۲۴۲۸ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صُمْتَ شَیْئًا مِّنَ الشَّھْرِ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ وَخَمْسَ عَشْرَۃَ۔

۲۴۲۹ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَیْكَ بِصِیَامِ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ وَخَمْسَ عَشْرَۃَ۔

۲۴۳۰ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا بِصِیَامِ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ وَاَرْبَعَ عَشْرَۃَ وَخَمْسَ عَشْرَۃَ۔

۲۴۳۱ عَنِ ابْنِ حَوْتَکِیَّۃَ قَالَ قَالَ اَبِیْ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ اَرْنَبٌ قَدْ شَوَاھَا وَخُبْزٌ فَوَضَعَھَا بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ وَجَدْتُّھَا

خدمت اقدس میں پیش کیا، آپؐ نے اسے تناول نہ فرمایا تاہم لوگوں کو حکم فرمایا، اور لوگوں نے کھالیا اور اس دیہاتی نے بھی نہ کھایا، آپؐ نے پوچھا تو کھاتا کیوں نہیں کھاتا۔ اس نے عرض کیا حضور میں ہر ماہ میں تین دن روزے رکھتا ہوں آپؐ نے فرمایا اگر تو نے روزے رکھنے ہیں تو چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ کی تاریخوں کو رکھو!

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مہینے میں تین دن ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو روزے رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مہینے میں تین دن ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو روزے رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا!

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم مہینے میں روزے رکھو تو ۱۳، ۱۴ اور پندرہ کو رکھو!

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا۔ تو اپنے آپ پر چاند کی ۱۳، ۱۴، اور پندرھویں تاریخ کا روزہ لازم کرے!

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو روزے رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا!

حضرت یزید بن حوتکیہ فرماتے ہیں کہ میرے باپ نے بتایا کہ ایک اعرابی حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک بھونا ہوا خرگوش اور روٹی لے کر حاضر ہوا، اس نے اسے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کردیا، کہا کہ میں نے دیکھا کہ خون بہہ رہا تھا، آپؐ نے اپنے صحابہ کرام سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِأَصْحَابِهِ لَا يَضُرُّ كُلُوا وَقَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ كُلْ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ صَوْمُ مَاذَا قَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَعَلَيْكَ بِالْغُرِّ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

ارشاد فرمایا کوئی حرج نہیں تم اسے کھاؤ اور اعرابی سے بھی فرمایا کہ وہ بھی کھائیں! اس نے عرض کیا میں نے روزہ رکھا ہوا ہے آپ نے دریافت فرمایا کیسے روزے؟ اس نے عرض کیا مہینے کے تین روزے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تو یہ روزے رکھے تو انہیں سفید روشن دنوں ۱۳، ۱۴، اور ۱۵ پندرھویں میں رکھو! امام نسائی فرماتے ہیں کہ درست قول یوں ہے، کہ ابن حوتکیہ نے ابوذرؓ سے سنا لیکن شاید بھول کر ابی ذر کی بجائے ابی لکھ دیا گیا ہو)

نوٹ:- میں نے خون دیکھا، یعنی چونکہ خرگوش کو عورت کے حیض کی طرح خون آتا ہے، لہٰذا شبہ پیدا ہوا کہ اسے کھانا کیسا ہے! جسے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما کر شبہ دفع کر دیا کہ کھاؤ کوئی حرج نہیں!

۲۴۲۲ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ الَّذِي جَاءَ بِهَا إِنِّي رَأَيْتُ بِهَا دَمًا فَكَفَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَأَمَرَ الْقَوْمَ أَنْ يَأْكُلُوا وَكَانَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مُنْتَبِذٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا ثَلَاثَ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

سیدنا حضرت موسےٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں خرگوش پیش کیا آپ نے اپنا دستِ اقدس اسے تناول فرمانے کے لیے بڑھایا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے دیکھا کہ اسے خون آتا تھا! آپ نے اپنا دستِ اقدس روک لیا اور لوگوں کو اس کے کھانے کا حکم فرمایا! ایک شخص دور علیحدہ بیٹھا ہوا تھا! آپ نے اس سے دریافت فرمایا، تجھے کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا میں نے روزہ رکھا ہوا ہے! آپ نے فرمایا تم تیرھویں، چودھویں، اور پندرھویں تاریخ کو روزے کیوں نہیں رکھتے؟

۲۴۲۳ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا رَجُلٌ فَلَمَّا قَدَّمَهَا إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ بِهَا دَمًا فَتَرَكَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَأْكُلْهَا وَقَالَ لِمَنْ عِنْدَهُ كُلُوا فَإِنِّي لَوِ اشْتَهَيْتُهَا أَكَلْتُهَا وَرَجُلٌ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت موسےٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ایک خرگوش پیش کیا گیا، جسے ایک شخص بھون کر لایا تھا! جب آپ کی خدمت اقدس میں پیش کیا تو عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے دیکھا کہ اسے خون آرہا تھا، آپ نے یہ سن کر اسے چھوڑ دیا، اور نہ کھایا اور جو لوگ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان سے ارشاد فرمایا کہ کھاؤ کیونکہ اگر میرا جی چاہتا تو میں بھی کھاتا!

www.sirat-e-mustaqeem.com

أُدْنُ فَكُلْ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ فَهَلَّا صُمْتَ الْبِيضَ قَالَ وَمَا هُنَّ قَالَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

ایک اور شخص پاس بیٹھا ہوا تھا! آپ نے اس سے ارشاد فرمایا، قریب آؤ اور لوگوں کے ساتھ کھانے میں شامل ہو۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، آپ نے دریافت فرمایا تو ایام بیض .... کے روزے کیوں نہیں رکھتا؟ اس شخص نے دریافت کیا بیض کے روزے کیسے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تیرھویں اور چودھویں، اور پندرھویں تاریخ کو!

۲۴۳۴ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِهَذِهِ الْأَيَّامِ الثَّلَاثِ الْبِيضِ وَيَقُولُ هُنَّ صِيَامُ الشَّهْرِ۔

سیدنا حضرت عبدالملک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض میں تین دن روزے رکھنے کا حکم صادر فرماتے! اور آپ ارشاد فرماتے یہ روزے ایک ماہ کے روزوں کے برابر ہیں!

۲۴۳۵ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الْمِنْهَالِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامِ الْبِيضِ قَالَ هِيَ صَوْمُ الشَّهْرِ۔

سیدنا حضرت عبدالملک بن ابو منہال رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ایام بیض کے تین روزوں کا حکم صادر فرمایا کہ ان کا ثواب پورے ایک ماہ روزے رکھنے کے برابر ہے

۲۴۳۶ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قُدَامَةَ بْنِ مِلْحَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ اللَّيَالِي الْغُرِّ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

سیدنا حضرت عبدالملک بن قدامہ بن ملحان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے اپنے والد قدامہ بن ملحان سے سنا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں چاند کی سفید راتوں تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کو روزے رکھنے کا حکم صادر فرماتے!

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَوْمُ يَوْمَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ

۲۳۳۷ عَنْ أَبِي عَقْرَبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زِدْنِي زِدْنِي قَالَ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زِدْنِي زِدْنِي يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ زِدْنِي زِدْنِي إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَقَالَ زِدْنِي زِدْنِي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيَرُدُّنِي قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

ایک ماہ میں دو روزے رکھنا

سیدنا حضرت ابو عقرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا ہر ماہ میں ایک روزہ رکھو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بڑھائیے بڑھائیے آپ نے فرمایا تو کہتا ہے کہ یا رسول اللہ بڑھائیے بڑھائیے ایک ماہ میں دو دن روزہ رکھو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بڑھائیے بڑھائیے میں خود کو زیادہ طاقتور پاتا ہوں تو آپ نے فرمایا بڑھائیے بڑھائیے میں خود کو زیادہ طاقتور پاتا ہوں پھر آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم میری بات کو رد فرما دیں گے لیکن اضافہ نہیں فرمائیں گے آپ نے ارشاد فرمایا ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھو!

۲۳۳۸ عَنْ أَبِي عَقْرَبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثُمَّ اسْتَزَادَهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَزَادَهُ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَمَا كَادَ أَنْ يَزِيدَهُ فَلَمَّا أَلَحَّ عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

سیدنا حضرت ابو عقرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے متعلق دریافت فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا، ہر ماہ میں ایک روزہ رکھو اور ابو عقرب نے زیادہ چاہا عرض کیا، حضور میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں زیادہ روزے رکھنے کی استطاعت رکھتا ہوں تو آپ نے زیادہ کیا اور فرمایا مہینے میں دو روزے رکھو پھر عرض کیا حضور میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں اس سے زیادہ طاقت پاتا ہوں! زیادہ طاقت پاتا ہوں بعد ازاں آپ نے اسے زیادہ نہ فرمایا جب اس نے بہت عاجزی کی تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ماہ میں تین روزے رکھو!

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الزَّكٰوةِ
زکوٰۃ کے متعلق کتاب

بَابُ وُجُوْبِ الزَّكٰوةِ
زکوٰۃ کے وجوب کا بیان

۲۴۳۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ حِيْنَ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰى اَنْ يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَاِنْ هُمْ يَعْنِيْ اَطَاعُوْكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ بِذٰلِكَ فَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف روانہ فرمایا تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا، تمہارا گزر ایک ایسی قوم سے ہوگا جو اہل کتاب ہیں (یہود و نصاریٰ) جب آپ ان کے پاس پہنچیں تو انہیں بلائیے وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اگر وہ آپ کی (بحیثیت امیر) اطاعت کریں تو پھر ان سے فرمایئے کہ ان پر اللہ جل شانہٗ نے ایک دن اور ایک رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں! اگر وہ آپ کا کہنا مان لیں تو پھر ان سے کہیے کہ اللہ جل شانہٗ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے، جو دولت مندوں سے لی جاتی ہے، اور انہی کے ناداروں غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کی جاتی ہے اگر وہ اسے بھی تسلیم کریں تو تم مظلوموں کی بد دعاؤں سے بچو!

نوٹ:۔ صحیحین کی روایت میں ہے کہ اگر وہ صدقہ دینے کو بھی تسلیم کریں تو وہ ان کے عمدہ اور بہترین اموال نہ لے یعنی زکوٰۃ میں۔ درمیانی مال لے نہ عمدہ اور نہ خراب ہے چونکہ مظلوم کی بد دعا سے بچو کیونکہ مظلوم کی بد دعا اور اللہ رب العزت میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ یعنی وہ مسلسل حق تعالیٰ تک پہنچتی ہے، اور کہیں نہیں رک سکتی ایسا نہ ہو کہ تو ان پر ظلم کرے اور زکوٰۃ میں سے اچھا اچھا مال و دولت سمیٹ لے اور وہ تیرے لیے بد دعا کریں

۲۴۴۰ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ
سیدنا حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی

عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتّٰى حَلَفْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِهِنَّ لِأَصَابِعِ يَدَيْهِ أَنْ لَا آتِيَكَ وَلَا آتِيَ دِيْنَكَ وَإِنِّيْ كُنْتُ امْرَأً لَا أَعْقِلُ شَيْئًا إِلَّا مَا عَلَّمَنِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ وَإِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِوَحْيِ اللّٰهِ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ إِلَيْنَا قَالَ بِالْإِسْلَامِ قُلْتُ وَمَا آيَاتُ الْإِسْلَامِ قَالَ أَنْ تَقُوْلَ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَى اللّٰهِ وَتَخَلَّيْتُ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ۔

ہے، آپؓ نے اپنے والدگرامی سے سنا ہے، انہوں نے اس کے دادا سے سنا ہے آپؓ نے فرمایا کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم! کی خدمتِ اقدس میں حاضر نہیں ہو رہا تھا یہاں تک کہ میں نے اپنی انگلیوں سے زیادہ قسمیں کھائیں اور کبھی آپ کا دین قبول نہ کروں گا اور مجھے کسی چیز کی سمجھ نہ تھی مگر سوائے اس چیز کے جو اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھلائی اور میں آپ کو اللہ کی وحی کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ آپ کو اللہ جل شانہٗ نے کس چیز کے ساتھ ہماری طرف ارسال فرمایا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اسلام کے ساتھ! میں نے پوچھا کہ اسلام کی نشانیاں کیا ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم کہو کہ میں نے اپنا منہ اللہ جل شانہٗ کی طرف پھیر لیا یعنی اللہ کا حکم بجا لاؤں گا! اور نماز کو ادا کرو اور زکوٰۃ دو!

۲۴۴۱ عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ شَطْرُ الْإِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَالتَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ تَمْلَأَانِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالزَّكٰوةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ۔

سیدنا حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مکمل طور پر وضو کرنا نصف ایمان ہے، اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اللہ اکبر کہنے سے زمین اور آسمان بھر جاتے ہیں! نماز نور ہے، زکوٰۃ دلیل ہے! صبر روشنی ہے، قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف دلیل ہے

نوٹ: ، زمین و آسمان ثواب سے بھر جائیں گے! نماز قیامت میں نور ہے، زکوٰۃ دلیل ہے، کہ طلب ہے، اللہ جل شانہٗ کے ہاں خلوص اور نجات کی صبر روشنی ہے، عقل کی یعنی جس کی عقل ہے وہ صبر کرتا ہے! اگر انسان حق پر ہو تو قرآن دلیل ہے اگر باطل پہ ہے تو قرآن اس کے برعکس دلیل ہے!

۲۴۴۲ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ يَقُوْلَانِ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَكَبَّ فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِيْ لَا نَدْرِيْ مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فِيْ وَجْهِهِ الْبُشْرٰى

سیدنا حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تین دفعہ، اس کے بعد آپ جھک گئے اور ہم میں سے ہر شخص جھک کر رونے لگا: لیکن ہمیں معلوم نہیں کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے کونسی قسم

www.sirat-e-mustaqeem.com

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَكَانَتْ اَحَبَّ اِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَ يَصُوْمُ رَمَضَانَ وَ يُخْرِجُ الزَّكٰوةَ وَ يَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَقِيْلَ لَهُ ادْخُلْ بِسَلَامٍ۔

کھائی! بعدازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا، اور آپ کے چہرہ انور پر مسرت تھی، آپ کی یہ خوشی ہمیں سرخ اونٹ اور انتہائی قیمتی دولت سے زیادہ اچھی معلوم ہوئی! بعدازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص پانچ نمازیں صحیح ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، زکوٰۃ نکالے اور سات بڑے گناہوں سے بچے اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے! اور ارشاد فرمایا جائے گا سلامتی کے ساتھ داخل ہو جائیے!

نوٹ، حدیث ھذا میں سات بڑے گناہوں سے مراد شرک، جادو، خون ناحق، سود خواری، یتیم کا مال کھا جانا، جہاد سے بھاگنا اور پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا ہے

۲۴۴۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ وَّلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هَلْ عَلٰى مَنْ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى مِنْهَا كُلِّهَا اَحَدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَاِنِّيْ اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے: اُسے جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا! اے اللہ کے بندے یہ دروازہ بہتر ہے، اور جنت کے مختلف دروازے ہیں جو نمازی ہوگا اُسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا! اور جو اہل جہاد میں سے ہوگا اسے باب جہاد سے پکارا جائے گا۔ جو صدقہ دینے والا ہوگا، وہ صدقے کے دروازے سے بلایا جائے گا! جو روزہ دار ہوگا، وہ باب الریان سے بلایا جائے گا، سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جس شخص کو ان دروازوں سے بلایا گیا! اسے کوئی فکر نہیں کوئی ایسا بھی ہوگا جسے ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا آپ نے ارشاد فرمایا، ہاں اور مجھے امید ہے کہ آپ انہی میں

حدیث ھذا سے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی جس کے متعلق قرآن مجید اور حدیث سے ہم اس سے قبل دلائل عرض کر چکے! تاہم یہ امر ذہن نشین رہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابی تھے اور ایسے صحابی کہ حضور نے آپ کو ثانی اثنین صاحبی فی الغار و صاحبی فی الحوض فرما کر آپ کی صحابیت کو فروغ بخشا۔ صحابہ کرام میں بعض خود تو صحابی ہیں لیکن باپ صحابی نہیں، بعض کے باپ صحابی ہیں، مگر بیٹے صحابی نہیں، بعض کے باپ اور بیٹے صحابی ہیں مگر پوتا صحابی نہیں مگر

www.sirat-e-mustaqeem.com

شجاع اور بہادر تھے اور ایسے شجاع کہ سفر ہجرت میں اپنی حفاظت کے لیے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں منتخب فرمایا نصرت اسلام کے لیے سب سے پہلے داد شجاعت دی! اور مانعین زکوٰۃ کے خلاف تلوار اٹھائی، نبوت کے! جھوٹے دعویداروں کا استیصال کیا مرتدین اور باغیوں کا سر کچلا اور جناب ابوبکر صدیق کی ولولہ انگیز قیادت میں اسلامی فتوحات کا دھارا تیزی سے بہتا رہا۔ بعض مواقع پر مصلحت کی خاطر بڑے بڑے جری اور بے جگر لوگ بھی نرم پڑ گئے!! لیکن بڑی سے بڑی مصلحت بھی عزم و استقلال کے اس کوہ گراں کو اپنے موقف سے نہ ہٹا سکی:

حضرت ابوبکرؓ فیاض ہیں اور ایسے فیاض کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر مال و دولت پیش کرنے کا وقت آیا تو آپؓ نے فیاضی کی مثال قائم فرمادی:

ابوبکرؓ خادم رسول ہیں اور ایسے خادم کہ جب مال سے خدمت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔

نفعني مال احد قط ما نفعني مال ابي بكر۔

(ترجمہ) مجھے کسی شخص کے مال سے وہ فائدہ نہیں پہنچا جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال سے پہنچا ہے؟ اور جب جان سے خدمت کی تو حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "کسی شخص نے ہم پر احسان نہیں کیا مگر ہم نے اس کا بدلہ اتار دیا ہے۔ اسوا ابوبکرؓ کے ان کے احسان کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ خود اتارے گا"!!
(ترمذی ۵۲۸)

حضرت ابوبکرؓ عالم اور فقیہ ہیں اور ایسے عالم کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرے بعد سوال!! پوچھنا ہو تو ابوبکرؓ سے پوچھو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کہ جب آپ سے پوچھا جائے کہ آپ کو مردوں میں سے سب سے زیادہ کون عزیز ہے تو فرمائیں ابوبکر رضی اللہ عنہ (صحیح بخاری جلد اول ص۵۱۸)

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي حَبْسِ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ نہ دینے سے سخت عذاب

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِيْ مُقْبِلًا قَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ مَالِيْ لَعَلِّيْ اُنْزِلَ فِيَّ شَيْءٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ قَالَ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا حَتّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَمُوْتُ رَجُلٌ فَيَدَعُ

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے زیر سایہ تشریف فرما تھے، جب آپ نے مجھے سامنے سے آتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا۔ "رب کعبہ کی قسم! وہی لوگ نقصان میں ہیں، . . . .! میں نے خیال کیا کہ شاید میرے متعلق کچھ نازل ہوا، میں نے دریافت کیا حضور وہ کون لوگ ہیں؟ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، آپؐ نے ارشاد فرمایا جن کے پاس بہت سا مال و دولت ہے: مگر جو ایسے ہیں۔ اور آپؐ نے ایسے ایسے اشارہ فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِبِلاً وَبَقَرًا لَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا إِلاَّ جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ أُولاَهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ۔

یہاں تک کر سامنے، دائیں، بائیں (محتاجوں کی خبر لیتے ہیں) بعد ازاں حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جو شخص ایسے اونٹ اور بیل چھوڑ کر فوت ہوا اور ان کی زکوٰۃ نہ دی گئی ہو تو وہ اونٹ اور بیل قیامت کے روز بڑے اور موٹے ہو کر آئیں گے اسے اپنے کھروں سے روند دیں گے اور سینگوں سے ماریں گے، جب اس کا آخری جانور اس طرح کرے گا تو پھر سرے سے لائیں گے، یہی ہوتا رہے گا؛ یہاں تک کہ آدمیوں کے جنتی اور دوزخی ہونے کا فیصلہ ہو جائے گا۔

۲۳۲۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَهُ مَالٌ لاَ يُؤَدِّي حَقَّ مَالِهِ إِلاَّ جُعِلَ لَهُ طَوْقًا فِي عُنُقِهِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ وَهُوَ يَتْبَعُهُ ثُمَّ قَرَأَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مالدار ہو اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ مال ایک گنجا سانپ بن کر اس کی گردن کا طوق ہو گا! وہ اس سے بھاگے گا اور یہ اس کے ساتھ ساتھ ہو گا! بعد ازاں آپؐ نے اس کی تصدیق کے لیے کلام اللہ شریف کی یہ آیت تلاوت کی ان لوگوں کو جو اللہ نے اپنے فضل و کرم سے مال عنایت فرمایا ہے، اس پر ان کی بخیلی کو ان کیلئے بہتر نہ سمجھو بلکہ یہ مال ان کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے، جس کے ساتھ وہ بخیلی کرتے رہیں، قیامت کے دن وہ مال ان کا طوق بنایا جائے گا!

۲۳۲۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ إِبِلٌ لاَ يُعْطِي حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَجْدَتُهَا وَرِسْلُهَا قَالَ فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا فَإِنَّهَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغَذِّ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنِهِ وَآشَرِهِ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ تنگی اور کشادگی میں ان کی زکوٰۃ نہ دے!

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تنگی اور کشادگی سے کیا مراد ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ دشواری اور آسانی کے زمانہ میں تو اونٹ قیامت کے روز خوب تیز موٹے اور چالاک بن کر آئیں گے، اور ان کا مالک ان اونٹوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَطَأُهُ بِأَخْفَافِهَا إِذَا جَاءَتْ
أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا
يَوْمٌ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ
سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرَى
سَبِيلَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ بَقَرٌ لَا
يُعْطِي حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا فَإِنَّهَا
تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَغَذَّ مَا كَانَتْ
وَأَسْمَنَهُ وَأَشَرَهُ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ
قَرْقَرٍ فَتَنْطَحُهُ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا
وَتَطَأُهُ كُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا
إِذَا جَاوَزَتْهُ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ
أُولَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ
أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ
فَيَرَى سَبِيلَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ
لَهُ غَنَمٌ لَا يُعْطِي حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا
وَرِسْلِهَا فَإِنَّهَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
كَأَغَذِّ مَا كَانَتْ وَأَكْثَرِهِ أَسْمَنَهُ
وَأَشَرِهِ ثُمَّ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ
فَتَطَأُهُ كُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا وَ
تَنْطَحُهُ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا
لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ
إِذَا جَاوَزَتْهُ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ
عَلَيْهِ أُولَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ
مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ
حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرَى
سَبِيلَهُ۔

کے سامنے ایک صاف اور ہموار میدان میں منہ کے بل اوندھا لٹایا جائے گا وہ اونٹ اسے اپنے کھروں سے روندیں گے جب آخری اونٹ روند چکے گا! تو پھر سرے سے پہلے اونٹ کو لائیں گے سارے دن میں جو پچاس ہزار! سالوں کے برابر ہوگا اسی طرح ہوتا رہے گا! حتیٰ کہ لوگوں کا فیصلہ ہوگا اور وہ اپنی اپنی راہ دیکھ لیں گے (کہ جنت کی طرف ہے، یا دوزخ کی طرف!)

اور جس شخص کے پاس بیل ہوں اور وہ تنگی اور آسانی کے زمانے میں ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو وہ بیل تیز، موٹے اور چالاک بن کر آئیں گے، اور ان کے مالک کو ایک صاف اور چٹیل میدان میں اوندھا، لٹایا جائے گا! بعد ازاں ہر ایک سینگوں والا بیل اسے سینگوں سے اور کھر والا اپنے کھر سے مارے اور روندے گا! جب آخری بیل گزر چکا ہوگا تو پھر سرے سے پہلے بیل لائیں گے، دن بھر اسی طرح ہوتا رہیگا اور دن پچاس ہزار برس کے مساوی ہوگا! حتیٰ کہ لوگوں کا فیصلہ ہوگا اور وہ اپنی اپنی راہ دیکھ لیں گے!

اور جس شخص کے پاس بکریاں ہوں وہ تنگی اور فراخی کے ایام میں ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے روز وہ! بکریاں تیز، موٹی اور چالاک بن کر آئیں گی! بعد ازاں اس کے مالک کو ایک ہموار اور کھلے میدان میں لٹایا جائے گا اور ہر ایک کھر والی بکری اسے اپنے کھروں سے روندے گی اور سینگوں والی اسے اپنے سینگوں سے مارے گی اور ان میں سے کوئی بھی مڑے یا ٹوٹے ہوئے سینگوں والی نہ ہوگی! (بلکہ سب کے سینگ سالم مضبوط اور سیدھے ہوں گے تا کہ مالک کو تکلیف پہنچائیں) جب آخری بکری نکل جائے گی تو پھر آخری سرے سے پہلی بکری کو لایا جائے گا دن بھر جو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا! یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہوگا اور وہ جنت جا اپنی راہ دیکھ لیں گے؟

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ مَانِعِ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ نہ دینے والے شخص کا بیان

۲۴۴۷ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ. قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا تو جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہو گئے اور عربوں میں سے بعض لوگ کافر ہو گئے، تو جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔ آپ زکوٰۃ نہ دینے والوں سے کیسے جہاد فرمائیں گے؟ حالانکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے، حتی کہ وہ کہیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ تو جس شخص نے یہ کہا اس نے اپنا مال اور اپنی جان میری حفاظت میں دے دی! مگر کسی شخص کے حق کے بدلے میں! اور اس کا حساب اللہ جل جلالہٗ پر ہے صدیق اکبر نے کہا کہ جو نماز و زکوٰۃ میں فرق کرے گا میں اس سے لڑوں گا کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر بکری کا ایک بچہ جو لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اقدس میں دیا کرتے تھے اور مجھ کو نہ دیں گے تو میں ان سے اس کے نہ دینے پر جہاد کروں گا! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ کی قسم کچھ نہ تھا مگر مجھے معلوم ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے کھول دیا۔ اور میں جانتا ہوں کہ یہی حق ہے:۔

نوٹ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مقرب شخص وہ ہے، جو نیکی میں پہل کرنے والا ہو، اور امت محمدیہ میں جتنے لوگ خیرات و حسنات کو حاصل کرنے والے ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان سب میں سے پہلے ہیں آپ ایمان سب سے پہلے لائے! تبلیغ میں سب سے پہلے دین کی نصرت اور مدد میں سب پر سبقت کی! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اور بعد از وصال مسلمانوں کی امامت اور تیارت کرنے والوں میں سب پر مقدم ہیں، روضۂ رسول میں حضور

www.sirat-e-mustaqeem.com

کا قرب حاصل کرنے میں سابق۔ حشر میں دخولِ جنت میں سب پر مقدم الغرض دنیا ہو یا برزخ، میدان حشر ہو یا جنت ابوبکر ہر جگہ امت میں سب سے آگے نظر آتے ہیں!

جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آسمان کے ستاروں کو دیکھ کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کسی شخص کی اس قدر بھی نیکیاں ہیں : فرمایا، عمر کی، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیاں؟ فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تو ایک نیکی حضرت عمر کی ان ساری نیکیوں سے بڑھ کر ہے

ایک اور موقع پر فرمایا!

لو اتزن ایمان ابی بکر مع ایمان امتی لرجح۔

اگر میری تمام امت کے ایمان کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان کے ساتھ تولا جائے تو حضرت ابوبکرؓ کا ایمان بھاری ہوگا!!

غرضیکہ ایمان کا باب ہو یا اعمال کا خیرات و حسنات کا مقابلہ ہو یا تصدیق و تسلیم کا جو بھلائی میں سب سے آگے ہے وہ جناب حضرت ابوبکر صدیق ہیں رضی اللہ عنہ

بَابُ عُقُوبَةِ مَانِعِ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ نہ دینے والے شخص کی سزا

۲۳۲۸ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ لَا يُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ أَبَى فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ إِبِلِهِ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَيْءٌ۔

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؓ نے اپنے والد گرامی سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں چالیس اونٹ پر جو جنگل میں چراے جاتے ہوں ایک دو برس کی اونٹنی زکوٰۃ ہے، زکوٰۃ سے بچنے کے لیے حساب سے اونٹ جدا نہ کیے جائیں! جو شخص ثواب کے لیے زکوٰۃ دے گا اسے ثواب ملے گا! اور جو شخص انکار کرے گا ہم زکوٰۃ بھی لیں گے اور اس کے نصف اونٹ بھی لے لیں گے! ہمارے پروردگار کی سزاؤں میں سے یہ ایک سزا ہے اور اس مال میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لیے کچھ نہیں!

بَابُ زَکٰوةِ الْاِبِلِ

اونٹوں کی زکواۃ کا بیان

۲۲۴۹ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زمین سے پیدا ہونے والے غلّے میں پانچ وسق سے کم میں زکواۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکواۃ نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکواۃ نہیں!

نوٹ:۔ وسق میں ساٹھ صاع ہوتے ہیں اور ایک صاع میں آٹھ رطل ہوتے ہیں۔ تو گویا وسق میں ۲۴۰ سیر ہوتے یا ۲۲۵ کلو (دو من چھپن کلو) ایک اوقیہ میں چالیس درہم ہوتے ہیں اور درہم تین ماشے ایک رتی اور ایک رتی کے پانچویں حصے کے برابر ہوتا ہے۔ اگر تو روپے بارہ ماشوں کا ہو تو دو سو درہم میں ساڑھے باون تولے چاندی ہوتی ہے! اور اگر کم و بیش ہو تو اسی حساب سے قیمت لگانی چاہیے!

۲۲۵۰ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ اونٹوں سے کم میں زکواۃ نہیں، اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکواۃ نہیں، اور پانچ وسق غلّے سے کم میں زکواۃ نہیں

۲۲۵۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُمْ اَنَّ هٰذِهٖ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِیْنَ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْیُعْطِ وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَ ذٰلِكَ فَلَا یُعْطِ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسٍ وَعِشْرِیْنَ مِنَ الْاِبِلِ فِیْ كُلِّ خَمْسٍ ذَوْدٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِیْنَ فَفِیْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰى خَمْسٍ وَثَلَاثِیْنَ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِیْنَ فَفِیْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰى خَمْسٍ وَاَرْبَعِیْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَاَرْبَعِیْنَ فَفِیْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْفَحْلِ اِلٰى سِتِّیْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَسِتِّیْنَ فَفِیْهَا جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسَةٍ وَسَبْعِیْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَسَبْعِیْنَ فَفِیْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِیْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِیْنَ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو لکھا کہ یہ زکواۃ کے فرائض ہیں جو اللہ جل جلالہ نے مسلمانوں پر فرض کیے ہیں، جن کا اللہ جل شانہٗ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا جس مسلمان سے اِن کے مطابق طلب کیا جائے وہ ادا کر دے، اور جس سے اِن سے زیادہ مانگا جائے وہ نہ دے پچیس اونٹوں میں سے کم اونٹوں میں ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری زکواۃ ہے جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو اس میں سے ایک برس کی اونٹنی ہے پینتیس تک! اگر ایک سال کی اونٹنی نہ ہو تو دو برس تک کا اونٹ! جب چھتیس اونٹ ہوں تو ان میں دو برس کی اونٹنی ہے پینتالیس اونٹوں تک! جب چھیالیس اونٹ ہوں تو ان میں تین برس کی ایک اونٹنی ہے (جو جوان ہو گئی ہو) ساٹھ اونٹوں تک جب اکسٹھ ہو جائیں تو ان میں چار سالوں کی اونٹنی ہے، جو پانچویں برس لگی ہو۔ پچھتر تک! جب چھہتر اونٹ ہوں

وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ
فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ
خَمْسِينَ حِقَّةٌ فَإِذَا تَبَايَنَ أَسْنَانُ الإِبِلِ
فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ
صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ
وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ
وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ
أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ
الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلاَّ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا
تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ
دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ وَمَنْ بَلَغَتْ
عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ
بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ
مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ
عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ
صَدَقَةُ بِنْتِ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ
إِلاَّ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ
الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ
وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ
لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِبْنَةُ لَبُونٍ
وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ
وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا
لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ
عِنْدَهُ صَدَقَةُ إِبْنَةِ مَخَاضٍ وَلَيْسَ
عِنْدَهُ إِلاَّ ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ
مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ
يَكُنْ عِنْدَهُ إِلاَّ أَرْبَعٌ مِنَ الإِبِلِ فَلَيْسَ
فِيهَا شَيْءٌ إِلاَّ أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي صَدَقَةِ
الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ
فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا
زَادَتْ يَعْنِي وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ

ہیں، جب اکانوے اونٹ ہوں تو ان میں تین تین برس کی
دو اونٹنیاں ہیں، (جو پر نر کود سکے) ایک سو بیس اونٹ
تک، جب ایک سو بیس سے اونٹ زیادہ ہو جائیں
تو ہر چالیس اونٹوں پر دو برس کی ایک اونٹنی ہے، اور
ہر پچاس اونٹوں پر تین سال کی اونٹنی زکوٰۃ دینی فرض ہے
اگر اونٹوں کے دانتوں میں فرق ہو یعنی زکوٰۃ دینے کے
قابل نہ ہوں اس سے بڑا اور چھوٹا ہو مثلاً جس شخص پر
چار سال کی اونٹنی لازم آئے اور اس کے پاس نہ ہو لیکن
تین سال کی اونٹنی ہو اور وہ اس کو دے دے اور دو
بکریاں دے، اگر وہ انہیں دے سکے وگرنہ بیس درہم
دے اور جس شخص پر تین سال کی اونٹنی زکوٰۃ دینا فرض
ہو اور اس کے پاس موجود چار سال کی اونٹنی ہو تو زکوٰۃ وصول
کرنے والا اسے بیس درہم واپس کر دے گا! یا اسے دو!
بکریاں دینی چاہئیں، اور جس شخص پر فرض ہو کہ وہ تین سال کی
اونٹنی زکوٰۃ دے اور اس کے پاس نہ ہو تو وہ دو سال کی اونٹنی
اور دو بکریاں زکوٰۃ دے، یا بیس درہم دے! اور جس شخص کو
دو سال کی اونٹنی زکوٰۃ دینی ہو اور اس کے پاس تین سال کی
اونٹنی ہو تو وہی لیں گے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بیس
درہم یا دو بکریاں دے دے گا! اور جس شخص کو دو سال کی
اونٹنی صدقہ دینی ہو اور اس کے پاس نہ ہو لیکن ایک سال کی
اونٹنی ہو تو لے لیں گے اور دو بکریاں لیں گے! اگر وہ دے
سکا وگرنہ بیس درہم لیں گے! اور جس شخص پر ایک برس
کی اونٹنی زکوٰۃ فرض ہو لیکن اس کے پاس دو سالوں کا اونٹ
ہو تو لے لیں گے! اور نہ کچھ لیں گے نہ کچھ دیں گے! کیونکہ
اونٹ کی قیمت مادہ سے کم اور نصف ہے، اور جس شخص
کے پاس صرف چار اونٹ ہوں اس میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے
مگر جب مالک اپنی مرضی سے کچھ دینا چاہے، اور وہ بکریاں
جو جنگل میں چراگاہ جاتی ہیں جب چالیس ہوں تو ان میں ایک
بکری ہے ایک سو بیس تک جب اس سے ایک زیادہ ہو تو دو سو تک دو بکریاں زکوٰۃ
ہیں۔ جب دو سو [illegible] پر ایک بکری بھی بڑھ جائے تو تعداد تین سو
ہونے تک تین بکریاں زکوٰۃ میں دی جائیں گی، بعد ازاں

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ (۱) فَإِذَا زَادَتْ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ (۲) إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا (۳) وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةَ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔

ہر ایک سو پر ایک بکری کی زکواۃ ہے، تاہم زکواۃ کے مال میں بوڑھے، کانے اور عیب دار نہ لیے جائیں گے اور نر بھی جب عامل لینا چاہے! اور زکواۃ سے بچنے کے لیے دو الگ الگ جانوروں کو ایک جگہ جمع نہ کیا جائے! اور ملے ہوئے مال کو جدا اور الگ نہ کیا جائے، مثلاً کسی شخص کے پاس چالیس بکریاں ہوں اور وہ بیس بیس الگ کر دے تاکہ زکواۃ وصول کرنے والا نصاب سے الگ سمجھے اور دو شخصوں کا علیحدہ علیحدہ مال سمجھ کر زکواۃ نہ لے اور جب مال دو شریکوں کا ہو تو وہ ایک دوسرے سے حساب برابر کریں! اور جب بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں کوئی زکواۃ نہیں ہاں اگر ان کا مالک بخوشی دینا چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکواۃ ہے، اگر ایک سو نوے درہم ہوں تو ان میں کچھ نہیں ہاں اگر مالک بخوشی کچھ دینا چاہے۔

نوٹ،، حدیث ھذا میں ارشاد فرمایا زکواۃ میں بوڑھے، کانے اور عیب دار نہ لیے جائیں گے اور نر ہی نر ہاں مگر جب مصدق لینا چاہے۔ اور وہ بھی کسی مصلحت سے مثلاً اس کے پاس سب عیب دار یا بوڑھے جانور ہوں یا سب نر ہوں یا حکومتِ اسلامی کو نر جانوروں کی ضرورت ہو۔!! مزید ارشاد ہوا

(۲) زکواۃ کے خدشہ سے دو جدا جنس کے مالوں کو ایک جگہ نہ کریں مثلاً دو افراد میں سے ہر ایک فرد کے پاس بیس بیس گائیں ہیں اور ان دونوں پر سال گزرنے کے بعد ایک عدد گائے زکواۃ ہے۔ تو وہ دونوں ملا دیں تاکہ ایک ہی گائے دینی پڑے۔ یہ غلط ہے،

ملے ہوئے مال کو الگ نہ کریں مثلاً اگر کسی شخص کے پاس چالیس بکریاں ہوں وہ بیس بیس الگ کر دے تاکہ مصدق انہیں نصاب کم سمجھے اور دو شخصوں کا مال سمجھ کر زکواۃ نہ لے

اس کے برعکس بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ نہی مصدق کے لیے ہے کہ وہ وصول زکواۃ میں ظلم نہ کرے! اور زکواۃ وصول کرنے کے لیے وہ متفرق مالوں کو ایک جگہ نہ کرے! اگر مال دو شریکوں کا ہو تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے حساب برابر کریں! مثلاً دو سو بکریاں دو شخصوں کی ہوں اور ایک ایک چوتھائی کا شریک ہو اور دوسرا تین چوتھائی کا تو مصدق دو بکریاں لے لے پھر چوتھائی والا آدھی بکری کے دام دوسرے شریک سے لے

(۳) بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ چاندی میں چالیسواں حصہ زکواۃ ہے۔ جب کہ وہ دو سو درہم کے برابر ہو۔

بَابُ مَانِعِ زَكٰوةِ الْإِبِلِ

اونٹوں پر زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي الْإِبِلُ عَلَى رَبِّهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا هِيَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَأُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلَى رَبِّهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا هِيَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَأُهُ بِأَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ أَلَا لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ أَلَا لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ قَالَ وَيَكُونُ كَنْزُ أَحَدِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَيَطْلُبُهُ أَنَا كَنْزُكَ فَلَا يَزَالُ حَتَّى يُلْقِمَهُ إِصْبَعَهُ۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اونٹ موٹے تازے ہونے کی حالت میں اپنے مالک کے پاس آئیں گے جب کہ اس نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا (زکوٰۃ نہ دی ہوگی) وہ اسے اپنے پاؤں سے تاڑیں گے اسی طرح بکریاں اپنے مالک کے پاس آئیں گے، اچھے حال میں جب کہ اس نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا! اور وہ اپنے مالک کو کھروں سے روندیں گی! اپنے سینگوں سے ماریں گی ان کا حق یہ ہے، کہ جب وہ پانی پینے آئیں تو ان کا دودھ دوہا جائے!

خبردار تم میں سے کوئی شخص قیامت کے روز اپنے اونٹ کو گردن پر سوار کر کے نہ آئے وہ آواز دے گا بعد ازاں وہ پکارے گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جواب دوں گا، کہ میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا! میں تمہیں بتا چکا تھا اور قیامت کے دن تم میں سے ایک شخص کا خزانہ ایک گنجا اژدھا بن کر آئے گا! اور مالک اسے دیکھ کر بھاگے گا! اور وہ اس کے پیچھے ہوگا! اور کہے گا کہ میں تیرا خزانہ ہوں! یہاں تک کہ مالک اپنی انگلی اس کے منہ میں دے دے گا!

نوٹ،، زکوٰۃ کے سوا جانور کا حق یہ ہے۔ کہ جب وہ پانی پینے آئے تو دودھ دوہ کر لوگوں کو پلایا جائے! اگرچہ یہ مستحب ہے اور زکوٰۃ فرض مگر مرتبہ اور احسان کے لحاظ سے اسے بھی حق قرار دیا گیا!

بَابُ سُقُوطِ الزَّكٰوةِ عَنِ الْإِبِلِ إِذَا كَانَتْ رُسُلًا لِأَهْلِهَا وَلِحَمُولَتِهِمْ

کام کاج کے لیے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں

٢٢٥٢ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ لَا يُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا لَهُ أَجْرُهَا وَ

سیدحضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے اپنے والد گرامی سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے دادا سے سنا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب جنگل میں چرنے والے اونٹ ہوں تو ہر چالیس اونٹوں میں دو برس کی اونٹنی کی زکوٰۃ ہے اونٹ اپنے حساب سے جدا نہیں جائیں گے! جو شخص ثواب کے لیے زکوٰۃ دے گا!

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِبِلِهِ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَيْءٌ۔

زبردستی وصول کریں گے! اور سزا کے بطور نصف اونٹ اور لیں گے یہ ہمارے پروردگار کے احکام میں سے ایک حکم ہے، محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل پر اس سے کچھ نہیں؛

بَابُ زَكٰوةِ الْبَقَرَةِ

گائے بیل کی زکواۃ کا بیان

۲۴۵۴ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ وَمِنَ الْبَقَرِ مِنْ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا أَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً۔

سیدنا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یمن کی طرف ارسال فرمایا۔ اور حکم فرمایا کہ ہر بالغ شخص سے جزیئے میں ایک دینار لیا جائے یا اتنی قیمت کا کپڑا اور ہر تیس گائے بیلوں سے ایک برس کا بچھڑا یا بچھڑی اور ہر چالیس گائے بیلوں سے دو برس کی ایک گائے!

۲۴۵۵ عَنْ مُعَاذٍ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَنِيْ أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بَقَرَةً ثَنِيَّةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ۔

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف ارسال فرمایا۔ اور حکم فرمایا کہ میں ہر چالیس بیلوں میں سے دو برس کی ایک گائے زکواۃ لوں! اور ہر تیس میں سے ایک برس کی گائے لوں اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑا لوں!

۲۴۵۶ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعًا أَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ۔

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف ارسال فرمایا۔ اور حکم فرمایا کہ میں ہر چالیس بیلوں میں سے دو برس کی ایک گائے زکواۃ لوں! اور ہر تیس میں سے ایک برس کی گائے لوں اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑا لوں!

۲۴۵۷ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَعَثَنِيْ إِلَى الْيَمَنِ أَنْ لَا آخُذَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْئًا حَتّٰى تَبْلُغَ ثَلَاثِيْنَ فَإِذَا بَلَغَتْ ثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا عِجْلٌ تَابِعٌ جَذَعٌ أَوْ جَذَعَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ أَرْبَعِيْنَ فَإِذَا

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف ارسال فرمایا۔ تو آپ نے حکم فرمایا کہ میں گائے بیلوں سے کچھ زکواۃ نہ لوں، مگر جب ان کی تعداد تیس کو پہنچے تو ان میں سے ایک گائے کا بچہ صدقہ لیا جائے گا۔ ایک سال کا نر یا مادہ چالیس تک! اگر چالیس ہوں تو ان میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ مَانِعِ زَكٰوةِ الْبَقَرِ

گائے بیل کی زکوٰۃ نہ دینے والے کی سزا

۲۴۵۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا وُقِفَ لَهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهُ ذَاتُ الْاَظْلَافِ بِاَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقُرُوْنِ بِقُرُوْنِهَا لَيْسَ فِيْهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَاذَا حَقُّهَا قَالَ اِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَلَا صَاحِبُ مَالٍ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهُ اِلَّا يُخَيَّلُ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعٌ اَقْرَعُ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يَتْبَعُهُ يَقُوْلُ لَهُ هٰذَا كَنْزُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تَبْخَلُ بِهِ فَاِذَا رَاٰى اَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ اَدْخَلَ يَدَهُ فِيْ فِيْهِ فَجَعَلَ يَقْضِمُهَا كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اونٹ یا بیل یا بکریاں رکھتا ہو اور ان کا حق نہ دے تو قیامت کے دن اسے ایک صاف اور ہموار میدان میں کھڑا کیا جائے گا، کھروں والے جانور اپنے کھروں سے اسے روندیں گے! اور سینگوں والے اپنے سینگوں سے اسے ماریں گے ان جانوروں میں سے کوئی لنگڑی اور سینگ ٹوٹی نہ ہوگی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا حق کیا ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا نر کو جفتی کے لیے بغیر حق کے دینا! اور مانگنے والوں کو پانی پلانے کا ڈول دینا، خدا کی راہ میں (جہاد فی سبیل اللہ) سواری اور بوجھ لادنے کے لیے دینا اور جو مال والا ان کا حق ادا نہ کرے گا قیامت کے دن اس کا یہ مال اس کے لیے گنجا سانپ بن آئے گا! اور مالک اسے دیکھ کر بھاگے گا! وہ ساتھ ہوگا اور کہے گا یہ تیرا خزانہ ہے جس پر تو بخل کرتا تھا! جب وہ دیکھے گا کہ بھاگنے سے کوئی علاج نہیں ہو سکتا تو مجبور ہو کر اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈال دے گا! اور وہ اسے اونٹ کی طرح چبا کر رکھ دے گا!

بَابُ زَكٰوةِ الْغَنَمِ

بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان

۲۴۵۹ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ اَنَّ هٰذِهِ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ اَمَرَ اللهُ بِهَا رَسُوْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَدِيْثَ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا یہ زکوٰۃ کے فرض ہیں۔ جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیے ہیں، اللہ جل شانہ نے ان کا حکم اپنے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے! (آخر حدیث شریف تک)

نوٹ: حدیث ۲۴۵۰ کے مطابق پیچھے گزر چکی جس میں اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان ہے!

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ مَانِعِ زَكٰوةِ الْغَنَمِ

۲۲۶۰ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَّلَا بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَا یُؤَدِّیْ زَكٰوتَهَا اِلَّا جَاءَتْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهُ وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَاؤُهٗ بِاَخْفَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرٰهَا اُعِیْدَتْ عَلَیْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ ۔

بکریوں کی زکوٰۃ نہ دینے والے کا بیان

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اونٹ گائے اور بکریاں رکھتا ہو اور ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ جانور خوب بڑے اور موٹے ہو کر آئیں گے سینگوں سے ماریں گے اور کھروں سے روندیں گے! جب آخری جانور نکل جائے گا تو پہلا آئے گا! اسی طرح لوگوں کا فیصلہ ہونے تک یہ سلسلہ جاری رہے گا!

بَابُ الْجَمْعِ بَیْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَالتَّفْرِیْقِ بَیْنَ الْمُجْتَمِعِ

۲۲۶۱ عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ اَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُهٗ فَجَلَسْتُ اِلَیْهِ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِنَّ فِیْ عَهْدِیْ اَنْ لَّا نَاْخُذَ رَاضِعَ لَبَنٍ وَّلَا نَجْمَعَ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا نُفَرِّقَ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ فَاَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ فَقَالَ خُذْهَا فَاَبٰی ۔

متفرق مال و دولت کو ملانا اور ملے ہوئے مال کو جدا کرنا منع

سیدنا حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا زکوٰۃ وصول کرنے والا ہمارے پاس آیا۔ میں ان کے قریب جا کر بیٹھ گیا اور سنا وہ کہتے تھے ہم سے وعدہ لیا گیا ہے کہ ہم دودھ والے جانور کو نہ لیں گے اور الگ الگ مال کو ایک جگہ نہ کریں گے! اور ملے ہوئے مال کو الگ الگ نہ کریں گے! زکوٰۃ بڑھانے کے لیے!

ان میں سے ایک شخص ان کی خدمت اقدس میں اونچی کوہان کی اونٹنی　　لے کر آیا، اور عرض کی کہ لے لیجئے انہوں نے انکار فرمایا۔

نوٹ۔ ملانے کا مطلب یہ ہے کہ دو اونٹ کسی اور شخص کے تھے! اور تین کسی دوسرے شخص کے اور ان میں سے کسی ایک پر زکوٰۃ نہ تھی دونوں کو ملایا اور بکری زکوٰۃ کی لے لی یا دو شخصوں کی اسی بکریاں مل ہوئی تھیں ان میں ایک بکری تھی، اب چالیس چالیس الگ کر کے دو بکریاں بنیں۔

---

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۴۶۲ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَاعِيًا فَأَتَى رَجُلًا فَآتَاهُ فَصِيلًا مَخْلُولًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثْنَا مُصَدِّقَ اللهِ وَرَسُولِهِ وَإِنَّ فُلَانًا أَعْطَاهُ فَصِيلًا مَخْلُولًا اللَّهُمَّ لَا تُبَارِكْ فِيهِ وَلَا فِي إِبِلِهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَجَاءَ بِنَاقَةٍ حَسْنَاءَ فَقَالَ أَتُوبُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَفِي إِبِلِهِ.

بَابُ صَلٰوةِ الْإِمَامِ عَلٰى صَاحِبِ الصَّدَقَةِ

۲۴۶۳ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِي أَوْفٰى.

بَابُ إِذَا جَاوَزَ فِي الصَّدَقَةِ

۲۴۶۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ جَرِيرٌ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ يَأْتِينَا نَاسٌ مِنْ مُصَدِّقِيكَ يَظْلِمُونَ قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالُوا وَإِنْ ظَلَمَ قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالَ ثُمَّ قَالُوا وَإِنْ ظَلَمَ قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالَ جَرِيرٌ فَمَا صَدَرَ

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ وہ ایک شخص کے پاس گیا جس نے اسے ایک کمزور اونٹ کا بچہ دیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہم نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل کو بھیجا فلاں فلاں شخص نے اسے اونٹ کا ایک دبلا پتلا بچہ دیا۔ اے اللہ اس میں اور اس کے اونٹوں میں برکت نہ دے اسے یہ خبر پہنچی اور وہ ایک اچھی اونٹنی لے کر آیا۔ اور کہنے لگا کہ میں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توبہ کی آپ نے دعا فرمائی یا اللہ اس میں اور اس کے اونٹوں میں برکت دے۔

زکوٰۃ دینے والے کے لیے دعا کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی قوم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں زکوٰۃ لے آتی تو آپ ارشاد فرمایا۔ اے اللہ! فلاں فلاں شخص کی آل پر رحمت بھیج میرا والد زکوٰۃ لے کر حاضر خدمت ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ ابن ابی اوفیٰ کی آل پر رحمت بھیج۔

جب عامل صدقہ لینے میں زیادتی کرے

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ہلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ جریر نے کہا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرب کے چند لوگ آئے! اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے بھیجے ہوئے عامل ہمارے ہاں آتے ہیں۔ اور ہم پر ظلم کرتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا اپنے عاملوں کو راضی اور خوش کرو، لوگوں نے عرض کیا خواہ وہ ظلم کرے' آپ نے ارشاد فرمایا اپنے مصدقوں کو راضی کرو پھر لوگوں! نے کہا اگرچہ ظلم کرے آپ نے ارشاد فرمایا۔ اپنے مصدقوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنِّيْ مُصَدِّقٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَ هُوَ رَاضٍ۔

۲۳۶۵ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ

بَابُ اِعْطَاءِ السَّيِّدِ الْمَالَ بِغَيْرِ اخْتِيَارِ الْمُصَدِّقِ

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ ثَفِنَةَ قَالَ اسْتَعْمَلَ ابْنُ عَلْقَمَةَ اَبِيْ عَلٰى عِرَافَةِ قَوْمِهٖ وَاَمَرَهٗ اَنْ يُصَدِّقَهُمْ فَبَعَثَنِيْ اَبِيْ اِلٰى طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ لِاٰتِيَهٗ بِصَدَقَتِهِمْ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ يُقَالُ لَهٗ سِعْرٌ فَقُلْتُ اِنَّ اَبِيْ بَعَثَنِيْ اِلَيْكَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ قَالَ ابْنَ اَخِيْ وَاَيَّ نَحْوٍ تَاْخُذُوْنَ قُلْتُ نَخْتَارُ حَتّٰى اِنَّا لَنَتَبَيَّنُ ضُرُوْعَ الْغَنَمِ قَالَ ابْنَ اَخِيْ فَاِنِّيْ اُحَدِّثُكَ اَنِّيْ كُنْتُ فِيْ شِعْبٍ مِّنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَنَمٍ لِّيْ فَجَاءَنِيْ رَجُلَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ فَقَالَا اِنَّا رَسُوْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ قَالَ قُلْتُ وَمَا عَلَيَّ فِيْهَا قَالَا شَاةٌ فَاَعْمِدُ اِلٰى شَاةٍ قَدْ عَرَفْتُ مَكَانَهَا مُمْتَلِئَةٍ مَحْضًا وَّشَحْمًا فَاَخْرَجْتُهَا اِلَيْهِمَا فَقَالَا هٰذِهِ الشَّافِعُ وَالشَّافِعُ الْحَائِلُ فَقَدْ نَهَانَا

کو راضی کر دو۔ جریر نے فرمایا کہ اس دن سے آج تک کوئی عامل نہیں گیا مگر وہ مجھ سے راضی خوشی تھا! جب سے میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے،

شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس ..... صدقہ وصول کرنے والا آئے تو چاہیے کہ جب وہ واپس جائے تو تم سے راضی ہو۔

اگر عامل زکوٰۃ نہ نکالے تو مالک مال کی زکوٰۃ خود دے سکتا ہے

سیدنا حضرت مسلم بن ثفنہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن علقمہ رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو اپنی قوم کی عرافت پر مامور کیا اور انہیں صدقہ وصول کرنے کا حکم فرمایا! میرے والد نے مجھے ایک گروہ کی طرف ان سے زکوٰۃ لانے کے لیے بھیجا۔ میں نکلا اور ایک بوڑھے شخص کے پاس گیا جس کو سعر کہتے ہیں۔ میں نے کہا مجھے میرے باپ نے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم اپنی بکریوں کا صدقہ ادا کرو۔ وہ بولا اے بھتیجے تم کس طرح صدقہ لیتے ہو! میں نے عرض کیا کہ ہم! بکریوں کے تھنوں کو ٹٹولتے ہیں (عمدہ مال ڈھونڈ کر لیتے ہیں) اس نے کہا اے میرے بھتیجے میں تمہیں حدیث شریف بیان کرتا ہوں ایک دفعہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں میں انہی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں اپنی بکریاں لیے کر رہتا تھا اتنے میں دو شخص ایک اونٹ پر سوار ہو کر آ گئے! اور کہنے لگے کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔ اس لیے کہ آپ اپنی بکریوں کی زکوٰۃ ادا کریں! میں نے پوچھا مجھ پر میری ان بکریوں کی کتنی زکوٰۃ ہے؟ انہوں نے کہا ایک بکری میں نے ایک بکری کا ارادہ کیا جس کی قدر و قیمت سے میں خوب واقف تھا وہ بہت زیادہ دودھ دیتی تھی

فَاَعْمِدُ اِلٰی عَنَاقٍ مُعْتَاطٍ وَالْمُعْتَاطُ الَّتِیْ لَمْ تَلِدْ وَلَدًا وَقَدْ حَانَ وِلَادُهَا فَاَخْرَجْتُهَا اِلَیْهِمَا فَقَالَا نَاوِلْنَاهَا فَرَفَعْتُهَا اِلَیْهِمَا فَجَعَلَاهَا مَعَهُمَا عَلٰی بَعِیْرِهِمَا ثُمَّ انْطَلَقَا۔

لایا انہوں نے فرمایا یہ بچے والی ہے! اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بچے … والی بکری کے لینے سے منع فرمایا ہے۔ بعد ازاں میں نے ایک اور بکری لینے کا ارادہ کیا جس کی عمر ایک سال تھی اور گابھن تھی اس نے کبھی بچہ نہ جنا تھا لیکن بچہ جننے والی تھی! میں اسے نکال کر لایا۔ انہوں نے کہا ہمیں دے دو! میں نے اٹھا کر انہیں دی تو انہوں نے اپنے اونٹ پر رکھی اور چلے گئے!

نوٹ۔ عرافت ایک ایسا عہدہ اور خدمت ہے جو ہر قوم کے ایسے شخص کے ذمہ کی جاتی ہے جو ان کے اچھے برے کی تفریق اور معلومات رکھتا ہے! اور حاکم کو ہر حال میں اس کے متعلق مطلع کرتا ہے۔ یہاں اسے اخباری پرچہ نویس کہہ سکتے ہیں، موجودہ دور میں اسلامی حکومت کے استحکام اور مضبوطی کے لیے جتنے بھی جاسوسی کے محکمے ہیں انہیں عرافت کہہ سکتے ہیں۔ اور اس سے اس محکمے کو معرض وجود میں لانے کا جواز ثابت ہوا!

۲۳۶۷ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ ثَفِنَةَ اَنَّ ابْنَ عَلْقَمَةَ اسْتَعْمَلَ اَبَاهُ عَلٰی صَدَقَةِ قَوْمِهٖ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ۔

سیدنا حضرت مسلم بن ثفنہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن علقمہ رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو اپنی قوم سے صدقہ وصول کرنے پر مامور فرمایا اور پھر آخر تک حدیث بیان کی

۲۳۶۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَقِیْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِیْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِیْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتَادَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهِیَ عَلَیْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم فرمایا۔ آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا تین آدمی ابن جمیل، خالد بن الولید اور عباس بن عبد المطلب زکوٰۃ نہیں دیتے! حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ابن جمیل ناشکری کرتا ہے۔ وہ پہلے غریب تھا بعد ازاں اللہ جل شانہ نے اسے مالدار کر دیا اور تم حضرت خالد بن ولید پر زیادتی کرتے ہو، کیونکہ اس نے اپنی زرہیں اور ساز و سامان اللہ کی راہ میں وقف کر دیا۔ پھر ان میں زکوٰۃ کہاں ہے، اور حضرت عباس بن عبد المطلب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی زکوٰۃ اور اتنی ہی مقدار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہے!

نوٹ،، ۱ ابن جمیل کو اللہ نے غنی کر دیا تو وہ زکوٰۃ دینے لگے! ۲ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنے جنگ

www.sirat-e-mustaqeem.com

ل اسباب چونکہ اللہ جل شانہٗ کی راہ میں وقف کر دے لہٰذا ان میں زکوٰۃ نہیں ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زکواۃ حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم کے ذمے ہے کیونکہ آپ اِن سے پہلے زکوٰۃ لے چکے تھے

۲۴۶۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ مِثْلَهٗ سَوَاءٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی مروی ہے۔

۲۴۷۰ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِلَالِ الثَّقَفِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِدْتُ اُقْتَلُ بَعْدَكَ فِیْ عَنَاقٍ اَوْ شَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّهَا تُعْطٰى فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِیْنَ مَا اَخَذْتُهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن ہلال ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ؛ قریب تھا کہ میں مارا جاتا آپ کے بعد ایک بکری کے بچے یا ایک بکری میں زکوٰۃ میں سے ۔ حضور علیہ السّلام نے فرمایا اگر زکواۃ مہاجرین کے فقراء کو نہ دی جاتی تو میں نہ لیتا۔ یعنی میں اپنے لیے زکوٰۃ نہیں لیتا بلکہ انہی کے فقیروں کو دیتا ہوں لہٰذا خوشی سے دینی چاہیئے

بَابُ زَكٰوةِ الْخَيْلِ

گھوڑوں کی زکوٰۃ کے بارے میں باب

۲۴۷۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فِیْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے!

۲۴۷۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا زَكٰوةَ عَلَى الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے!

۲۴۷۳ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے!

۲۴۷۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَى الْمَرْءِ فِیْ فَرَسِهٖ وَلَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسلمان پر اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَمْلُوْكِهٖ صَدَقَةٌ۔

کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے

بَابُ زَكٰوةِ الرَّقِيْقِ

غلاموں کی زکوٰۃ کے بارے میں باب

۲۲۷۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے!

نوٹ، ان احادیث شریفہ کا مطلب یہ ہے کہ گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں۔ یہ تب ہے جب کہ یہ خدمت کے لیے ہوں اور اگر تجارت کے لیے ہوں تو ان میں زکوٰۃ فرض ہے مگر بعض لوگوں کے نزدیک اونٹ، گائے، بکری، چاندی، سونے کے مال کے سوا کسی مال میں زکوٰۃ نہیں۔ اگرچہ تجارت کے لیے ہو اور یہ قول شاذ ہے؟

۲۲۷۶ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِیْ غُلَامِهٖ وَلَا فِیْ فَرَسِهٖ ۔ ترجمہ اوپر گزر گیا

بَابُ زَكٰوةِ الْوَرِقِ

چاندی کی زکوٰۃ کا بیان

۲۲۷۷ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ فرض نہیں۔ اور پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے!

نوٹ: اوقیہ اور وسق کی مقدار و تعریف ہم پہلے لکھ چکے!

۲۲۷۸ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ آپؓ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے! پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں! اور پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں

۲۲۷۹ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَدَقَةَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپؓ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے! پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں!

۲۲۸۰ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِّنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں!

۲۲۸۱ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَأَدُّوْا زَكٰوةَ أَمْوَالِكُمْ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کردی، تو تم مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو (چالیسواں حصہ) دو سو پہ پانچ

۲۲۸۲ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ مِائَتَيْنِ زَكٰوةٌ۔

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کردی! اور دو سو درہم سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے:

بَابُ زَكٰوةِ الْحُلِيِّ

زیور کی زکوٰۃ کا بیان

۲۲۸۳ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتٌ لَّهَا فِيْ يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيْظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَتُؤَدِّيْنَ زَكٰوةَ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالَ أَيَسُرُّكِ أَنْ يُّسَوِّرَكِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَّارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَأَلْقَتْهُمَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے کہ یمن میں رہنے والی عورت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی! اس کے ہاتھوں میں سونے کے موٹے موٹے کنگن تھے! آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم ان دونوں کی زکوٰۃ دیتی ہو، اس نے کہا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ جل شانہ قیامت کے دن تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے گا؟ اس عورت نے یہ سن کر کنگن اتار دیئے اور انہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں رکھ دیا، اور عرض کیا کہ یہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ ہے:

۲۲۸۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا بِنْتٌ لَّهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یمن میں رہنے والی ایک عورت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی! اس کے ہاتھوں میں سونے کے موٹے موٹے

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَحْوَهُ مُرْسَلٌ۔

ڈگمگاتے تھے یہ حدیث مرسل ہے۔

بَابُ مَانِعِ زَكٰوةِ مَالِهٖ

جو شخص اپنے مال کی زکواۃ نہ دے

۲۴۸۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ قَالَ فَيَلْتَزِمُهٗ اَوْ يُطَوِّقُهٗ قَالَ يَقُوْلُ اَنَا كَنْزُكَ اَنَا كَنْزُكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی زکواۃ نہ دے قیامت کے روز اس کا مال ایک گنجا سانپ بن کر آئے گا اس کی آنکھوں پر دو سیاہ حلقے ہوں گے (اس قسم کا سانپ بہت زہریلا ہوتا ہے وہ اس سے چمٹ جائے گا اور اسے لپیٹ لے گا) اور اس سے کہے گا کہ میں تیرا خزانہ ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

۲۴۸۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اٰتَاهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ۔ الْاٰيَةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ جس شخص کو مال عنایت فرمائے اور پھر وہ اس کی زکواۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کا مال ایک گنجے سانپ کی صورت میں آئے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ حلقے ہوں گے اور وہ اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں! بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الْاٰيَةَ بخیل یہ نہ سمجھیں کہ اللہ کے دیئے گئے مال میں بخیل ان کے لیے بہتر ہے بلکہ یہ ان کے لیے بہت بری ہے قیامت کے روز جس مال سے وہ بخیلی کرتے تھے وہ ان کے لیے طوق ہو گا!

بَابُ زَكٰوةِ التَّمْرِ

۲۳۸۷ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ مِنْ حَبٍّ اَوْ تَمْرٍ صَدَقَةٌ۔

کھجوروں کی زکوٰۃ کا بیان

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ نہیں۔ یا پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں:

بَابُ زَكٰوةِ الْحِنْطَةِ

۲۳۸۸ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ فِی الْبُرِّ وَالتَّمْرِ زَكٰوةٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسَاقٍ وَلَا یَحِلُّ فِی الْوَرِقِ زَكٰوةٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوَاقٍ وَلَا تَحِلُّ فِیْ اِبِلٍ زَكٰوةٌ حَتّٰی تَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ۔

گیہوں کی زکوٰۃ کا بیان

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گیہوں اور کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہوتی! جب تک کہ یہ پانچ وسق نہ ہوں! اور چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہوتی جب تک کہ یہ پانچ اوقیے نہ ہوں! اور اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہوتی جب تک کہ پانچ اونٹ نہ ہوں

بَابُ زَكٰوةِ الْحُبُوْبِ

۲۳۸۹ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

غلّوں کی زکوٰۃ کا بیان

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی دانے اور کھجور میں زکوٰۃ نہیں جب تک کہ وہ پانچ وسق نہ ہوں! اور پانچ اونٹوں سے کم میں —————— اور پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں:

اَلْقَدْرُ الَّذِیْ یَجِبُ فِیْهِ الصَّدَقَةُ

۲۳۹۰ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

کتنے مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے!

۲۳۹۱ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ چاندی کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

کے پانچ اوقیے سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ اور پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ نہیں۔

بَابُ مَا يُوجِبُ الْعُشْرَ وَمَا يُوجِبُ نِصْفَ الْعُشْرِ

دسواں حصہ کس میں ہے اور بیسواں حصہ کس میں

۲۴۹۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْاَنْهَارُ وَالْعُيُونُ اَوْ كَانَ بَعْلًا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي وَالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں: کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غلہ بارش نہروں اور چشموں کے پانی سے پیدا ہو یا زمین کی تری سے پیداوار ہو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے گا اور جس کی مصنوعی آبپاشی (اونٹ، بیل، چرخی اور ڈول وغیرہ سے) پانی نکال کر سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ لیا جائے گا؟

۲۴۹۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْاَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو پیداوار آسمان یا نہر یا چشموں کے پانی سے ہو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے۔ اور جو پیداوار جانوروں کے لائے ہوئے پانی سے ہو اس میں بیسواں حصہ ہے۔

۲۴۹۴ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَنِي اَنْ آخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرَ وَفِيمَا سُقِيَ بِالدَّوَالِي نِصْفَ الْعُشْرِ۔

سیدنا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ مجھے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور حکم فرمایا۔ جو چیز بارش کے پانی سے پیدا ہو اس میں دسواں حصہ لے اور جو چیز ڈولوں کے پانی سے پیدا ہو اس میں لینے کا بیسواں حصہ ہے؟

كَمْ يَتْرُكُ الْخَارِصُ

اندازہ کرنے والا کتنا چھوڑ دے

۲۴۹۵ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا

سیدنا حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَأْخُذُوْا أَوْتَدَعُوا الثُّلُثَ شَكَّ شُعْبَةُ فَدَعُوا الرُّبُعَ۔

جب تم پھلوں کا اندازہ درختوں کے اوپر ہی کرو تو تیسرا حصّہ چھوڑ دو اور اگر تیسرا حصہ نہ لو یا نہ چھوڑو۔ شعبہ کو شک ہے تو چوتھا حصہ چھوڑ دو۔

نوٹ: عام طور پر جب پھل درختوں پر ہوتے ہیں تو ان کا اندازہ کر لیتے ہیں اور اترنے کے بعد اس کا دسواں حصّہ مالک سے لیتے ہیں یا جو حصّہ مقرر ہیں۔ نیز پھلوں کا تیسرا یا چوتھا حصّہ چھوڑنے کا مطلب یہ ہے! تاکہ مالکوں کو ہمسایوں اور دوستوں کو! کھلانے کی گنجائش رہے:

بَابُ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ

۲۴۹۶ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فِي الْآيَةِ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ قَالَ هُوَ الْجُعْرُوْرُ وَلَوْنُ حُبَيْقٍ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْخَذَ فِي الصَّدَقَةِ الرُّذَالَةُ۔

سیدنا حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے اس آیۃ شریفہ کی تفسیر میں مروی ہے!

ولا تیمموا الخبیث منه تنفقون

یعنی بُرے مال کے دینے کا قصد نہ کرو اس کو خرچ کرتے ہو اور لیتے نہیں!

آپؐ نے فرمایا۔ کہ خبیث سے مراد جعرور اور لون حبیق! ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکواۃ میں ناقص اور بُرے مال کے لینے سے منع فرمایا!

نوٹ۔ جعرور اور لون حبیق کھجور کی اقسام ہیں!

۲۴۹۷ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهٖ عَصًا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ قِنْوَ حَشَفٍ فَجَعَلَ يَطْعَنُ فِيْ ذٰلِكَ الْقِنْوِ فَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْ هٰذَا إِنَّ رَبَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ حَشَفًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

سیدنا حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ کے! دست مبارک میں چھڑی تھی ایک شخص نے سوکھی بُری کھجور لٹکا کر گیا تھا۔ آپ کھجور کے خوشہ میں لکڑی مارتے اور ارشاد فرماتے۔ اگر اس کا مالک چاہتا تو وہ اچھی کھجور دے سکتا تھا! بے شک اس کا مالک قیامت کے روز ایسی خراب کھجور کھائے گا:

نوٹ: اس وقت دستور یہ تھا! کہ مسجد کے صحن میں صدقے کی کھجور لٹکا دیتے۔ اور مسکین کو ضرورت ہوتی تو وہ اس! کو کھا لیتا:

بَابُ الْمَعْدَنِ

کان کا بیان

۲۴۹۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ فِي طَرِيقٍ مَأْتِيٍّ أَوْ فِي قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَلَكَ وَمَا لَمْ يَكُنْ فِي طَرِيقٍ مَأْتِيٍّ وَلَا فِي قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَفِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا! آپؐ نے ارشاد فرمایا: جو چیز آمد و رفت کے راہ میں یا آباد گاؤں میں ملے تو تو اسے اس کا اعلان ایک سال تک کر، اگر اس کا مالک آئے تو دیدے اگر نہ آئے تو وہ تیری ہے: اور جو راستہ آباد نہ ہو یا گاؤں آباد نہ ہو تو اس میں سے اور کان میں سے پانچواں حصہ لیا جائے گا (باقی سب پانے والے کا ہے)

۲۴۹۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کے زخم کا بدلہ نہیں اور اگر کنواں کھودتے وقت مزدور فوت ہو جائے تو بدلہ نہیں اور کافر کے پوشیدہ خزانے یا کان میں پانچواں حصہ زکوٰۃ (بیت المال کے لیے) ہے

نوٹ: مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کا جانور مالک کی تعدی کے بغیر کسی کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اس کے مالک پر جرمانہ نہیں اور اگر مزدور کنواں کھودتے یا کان کھودنے میں کنواں یا کان پھٹ پڑے یا گر پڑے اور مزدور دب کر مر جائے یا گر کر فوت ہو جائے تو کھدوانے والے پر کوئی جرمانہ نہیں۔

۲۵۰۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے

۲۵۰۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جُرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کے زخم کا بدلہ نہیں اور اگر کنواں کھودتے وقت مزدور فوت ہو جائے تو بدلہ نہیں اور کافر کے پوشیدہ خزانے یا کان میں پانچواں حصہ زکوٰۃ (بیت المال کے لیے) ہے

۲۵۰۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کے زخم کا بدلہ نہیں اور کنوئیں میں گرنے کا بدلہ نہیں اور کان کھودتے وقت مزدور فوت ہو جائے تو بدلہ نہیں اور کافر کے پوشیدہ خزانے یا کان میں پانچواں حصہ زکوٰۃ ہے (بیت المال کے لیے) ہے:

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ زَكٰوةِ النَّحْلِ

۲۵۰۳ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ هِلَالٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُشُورِ نَحْلٍ لَهُ وَسَأَلَهُ أَنْ يَحْمِيَ لَهُ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ سَلَبَةُ فَحَمَى لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَادِيَ فَلَمَّا وَلِيَ ابْنُ الْخَطَّابِ كَتَبَ سُفْيَانُ بْنُ وَهْبٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَسْأَلُهُ فَكَتَبَ عُمَرُ إِنْ أَدَّى إِلَيْكَ مَا كَانَ يُؤَدِّي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُشْرِ نَحْلِهِ فَاحْمِ لَهُ سَلَبَةَ ذٰلِكَ وَإِلَّا فَإِنَّمَا ذُبَابُ غَيْثٍ يَأْكُلُهُ مَنْ شَاءَ۔

شہد کے چھتوں کی زکواۃ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ہلال حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دسواں حصہ شہد کا لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے لیے ایک جنگل مقرر کر دیا جائے جس کا نام سلبہ ہوا تھا: حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جنگل اس کے لیے مقرر فرما دیا۔ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے سفیان بن وھب نے آپ کو لکھا جس میں پوچھا گیا تھا کہ وہ جنگل اس میں مقرر رہے یا نہ رہے؟ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا اگر وہ تمہیں شہد کا دسواں حصہ دیتا رہے؛ جو وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا تھا تو آپ وہ جنگل اس کے پاس رہنے دیں؛ وگرنہ بارش کی مکھیاں شہد دیتی ہیں جس کا جی چاہے کھائے!

بَابُ فَرْضِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ

۲۵۰۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ رَمَضَانَ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ۔

رمضان المبارک کے صدقہ فطر کا بیان

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد غلام، اور مرد اور عورت پر رمضان المبارک کی زکواۃ کھجور یا جو کا ایک صاع فرض فرمایا۔ بعد ازاں لوگوں نے آدھا صاع گندم کا مقرر کر لیا!

نوٹ: گندم کا آدھا صاع جو کے پورے صاع کے برابر ہوتا ہے! اور سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مذہب ہے: اور ایک ضعیف روایت میں گندم کا آدھا صاع بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے لہٰذا صحابہ کرام اسے متعین کرنے میں حق بجانب ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ فَرْضِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ عَلَى الْمَمْلُوْكِ

رمضان المبارک کی زکواۃ غلام اور لونڈی پر فرض ہے

۲۵۰۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ اِلٰى نِصْفِ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد غلام، مرد یا عورت پر رمضان المبارک کی زکواۃ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض فرمایا! بعد ازاں لوگوں نے آدھا صاع گندم کا مقرر کر لیا!

فَرْضُ زَكٰوةِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّغِيْرِ

چھوٹے نابالغ پر رمضان المبارک کی زکواۃ

۲۵۰۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ وَذَكَرٍ وَاُنْثٰى صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا فطرانہ ہر چھوٹے، بڑے آزاد، غلام مرد اور عورت پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو کا فرض فرمایا!

نوٹ :- لونڈی اور غلام کی طرف سے فطرانہ وغیرہ ان کا مالک دے۔ اگر نابالغ شخص مالدار ہو تو اس کے مال میں سے ادا کیا جائے۔ اگر وہ مفلس اور غریب ہو تو اس کا ولی دے

فَرْضُ زَكٰوةِ رَمَضَانَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ دُوْنَ الْمُعَاهِدِيْنَ

رمضان المبارک کا فطرانہ مسلمانوں پر فرض ہے ذمیوں کافروں پر نہیں

۲۵۰۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر صدقہ فطرانہ کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع فرض فرمایا۔ اور یہ مسلمانوں میں سے ہر آزاد، غلام مرد اور عورت پر فرض ہے!

نوٹ :- احناف کے نزدیک اگر مشرک اور غلام کافر ہوں تو ان کی طرف سے صدقہ دینا ضروری ہے

۲۵۰۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانے کی زکواۃ کھجور کا!

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

ایک صاع یا جو کا ایک صاع آزاد غلام مرد عورت چھوٹے اور بڑے پر مسلمانوں میں سے فرض فرمایا: اور اسے آپ نے عید کی نماز پر جانے سے پہلے ادا کرنے کا حکم فرمایا!

۲۵۱۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانے کی زکواۃ کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع آزاد غلام مرد عورت چھوٹے اور بڑے پر فرض کیا

فَرْضُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ نُزُولِ الزَّكٰوةِ

زکواۃ فرض ہونے سے قبل صدقہ فطر فرض تھا

۲۵۱۱ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كُنَّا نَصُومُ عَاشُورَاءَ وَنُؤَدِّي صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ وَنَزَلَتِ الزَّكٰوةُ لَمْ نُؤْمَرْ بِهِ وَلَمْ نُنْهَ عَنْهُ وَكُنَّا نَفْعَلُهُ۔

سیدنا حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم عاشوراء کا روزہ رکھتے اور عید الفطر کا صدقہ ادا کرتے! یہاں تک کہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہو گئے اور زکواۃ فرض ہوئی اس دن سے نہ ہی تو عاشوراء کے روزے اور صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم ہوا! اور نہ ہی ممانعت ہوئی!

"نوٹ"، دونوں چیزیں سنت ہو گئیں جیسے بعض علماء کا مذہب ہے، لیکن بعض علماء کے نزدیک صدقہ فطر کی فرضیت تا حال باقی ہے: اور سیدنا حضرت ابو حنیفہ رح کے نزدیک واجب ہے

۲۵۱۱ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الزَّكٰوةُ فَلَمَّا نَزَلَتِ الزَّكٰوةُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ۔

سیدنا حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے زکواۃ فرض ہونے سے قبل ہمیں فطرانہ کا حکم کیا بعد ازاں جب زکواۃ فرض ہوئی تو! نہ ہمیں حکم فرمایا اور نہ منع کیا اور ہم اسے ادا کرتے رہے

مَكِيلَةُ زَكٰوةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر میں کتنا اناج دیا جائے

۲۵۱۲ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ فِي آخِرِ الشَّهْرِ أَخْرِجُوا زَكٰوةَ صَوْمِكُمْ فَنَظَرَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُومُوا فَعَلِّمُوا إِخْوَانَكُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ هٰذَا الزَّكٰوةَ

سیدنا حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بصرہ کے امیر تھے تو آپ نے رمضان المبارک کے آخر میں کہا اپنے روزوں کی زکواۃ دو لوگوں نے باہم ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کیا انہوں نے ایک دوسرے سے پوچھا کہ یہاں مدینہ منورہ والوں میں سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَرَضَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ ذَكَرٍ وَأُنْثٰى حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ فَقَامُوا۔

کون ہے؟ اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھا دو۔ زکواۃ جو وہ نہیں جانتے۔ اس زکواۃ کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آزاد، مرد و عورت غلام پر فرض کیا ہے۔ ایک صاع کھجور یا جو سے یا آدھا صاع گیہوں! بعد ازاں وہ سب لوگوں کو سمجھانے کے لیے اٹھے۔

۲۵۱۳ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَكَرَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَالَ صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ سُلْتٍ۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی! ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صدقۂ فطر کے بارے میں ایک صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو کا بیان فرمایا اور ایک صاع سلت کا!

نوٹ،، سلت جو کی ایک قسم ہے

۲۵۱۴ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَخْطُبُ عَلٰى مِنْبَرِكُمْ يَعْنِي مِنْبَرَ الْبَصْرَةِ يَقُولُ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ۔

سیدنا حضرت ابو رجاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا آپؓ بصرے کے منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے! صدقۂ فطر غلے کا ایک صاع ہے!

بَابُ التَّمْرِ فِي زَكٰوةِ الْفِطْرِ

صدقۂ فطر میں کھجور دینا

۲۵۱۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے صدقۂ فطر فرض فرمایا!

اَلزَّبِيبُ

صدقہ میں انگور دینا

۲۵۱۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ إِذَا كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے تو ہم صدقۂ فطر! ایک صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع انگور یا ایک صاع پنیر کا ادا کرتے

نوٹ　اہل حجاز عرف میں طعام گیہوں کو کہتے ہیں اور جمہور علماء کرام کے نزدیک یہی قول معتبر ہے! لہٰذا طعام کا درست اور صحیح ترجمہ گیہوں ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک گیہوں اور انگور میں نصف صاع اور باقی اشیاء میں ایک صاع صدقۂ فطر ہے!

۲۵۱۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ إِذَا كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں زکواۃ ! ایک صاع

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ فَكَانَ فِيْمَا عَلَّمَ النَّاسَ اَنَّهٗ قَالَ مَا اَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ اِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ هٰذَا قَالَ فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ۔

اَلدَّقِيْقُ

۲۵۱۸ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمْ نُخْرِجْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ دَقِيْقٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ سُلْتٍ۔

اَلْحِنْطَةُ

۲۵۱۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ اَدُّوْا زَكٰوةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُوْمُوْا اِلٰى اِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ فَقَالَ الْحَسَنُ فَقَالَ عَلِيٌّ اَمَّا اِذَا اَوْسَعَ اللّٰهُ فَاَوْسِعُوْا اَعْطُوْا صَاعًا مِّنْ بُرٍّ اَوْ غَيْرِهٖ۔

گیہوں یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع پنیر سے ادا کرتے بعد ازاں ہم ہمیشہ ایسے ہی کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام میں تشریف لائے۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جو کچھ سکھایا تھا اس میں سے ایک یہ بھی تھا کہ شام کے گیہوں کے دو مد (آدھا صاع) (چونکہ صاع کے چار مد ہوتے ہیں) ایک صاع کے برابر ہیں۔ اس دن لوگوں نے اس پر عمل در آمد شروع کیا اور وہ گیہوں کا آدھا صاع دینے لگے۔

صدقہ فطر میں آٹا دینا

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع خشک انگور یا ایک صاع آٹا یا ایک صاع سلت دیتے۔

گندم صدقہ فطر میں دینا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے بصرہ میں خطبہ پڑھا تو فرمایا اپنے روزوں کی زکوٰۃ ادا کرو لوگ (حیران ہو کر) ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے (کہ روزوں کی زکوٰۃ کیسی) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا یہاں مدینہ منورہ والوں میں سے کون کون شخص ہیں؟ اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھلاؤ! وہ نہیں جانتے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے بڑے آزاد غلام مرد عورت پر آدھا صاع گندم فرض فرمایا ہے یا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا۔ حسن نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جب اللہ جل شانہ نے تمہیں گنجائش دی تو تم بھی گنجائش کرو گندم کا ایک صاع دو یا دوسری چیزوں کا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلسُّلْتُ

۲۵۲۰ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُوْنَ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ سُلْتٍ أَوْ زَبِيْبٍ۔

بغیر چھلکے کے سفید رنگ کا جو صدقۂ فطر میں دینا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں لوگ ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع ست (بغیر چھلکے والا جو) یا انگور کو صدقہ میں دیتے تھے:

اَلشَّعِيْرُ

۲۵۲۱ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ زَبِيْبٍ أَوْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ فِيْ عَهْدِ مُعَاوِيَةَ قَالَ مَا أَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ إِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ۔

جو صدقۂ فطر میں دینا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں ایک صاع جو یا کھجور یا انگور یا پنیر کا صدقہ کرتے۔ بعد ازاں ہم ایسا ہی کرتے رہے: یہاں تک حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دورِ اقدس آیا! آپ نے فرمایا: میرے نزدیک شام کے گیہوں کے دو مد (نصف صاع) جو کے ایک صاع کے برابر ہیں۔

اَلْأَقِطُ

۲۵۲۲ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ لَا نُخْرِجُ غَيْرَهُ۔

پنیر صدقۂ فطر میں دینا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع صدقۂ فطر میں دیتے تھے: ان کے سوا دوسری چیزیں نہ دیتے تھے!

كَمِ الصَّاعُ

۲۵۲۳ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ الصَّاعُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيْدَ فِيْهِ۔

صاع کی مقدار

سیدنا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں صاع تمہارے ایک مد اور تہائی مد کے برابر تھا! اور اب مد زیادہ ہو گیا ہے

نوٹ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ صاع نبوی ایک مد اور تہائی مد کا ہوتا ہے! صاع دو ہیں حجازی اور عراقی

www.sirat-e-mustaqeem.com

الا ہر ایک میں چار چار مُد ہوتے ہیں! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک عراقی مُد معتبر ہے! اور دوسرے علماء کے نزدیک وہی مُد معتبر ہے جو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں تھا! آپؐ کے دورِ اقدس میں مُد ایک رطل اور تہائی رطل کا تھا! اندازاً یہ ۵۸ ½ تولہ کا ہوتا ہے! اس حساب سے صاع دو سو چونتیس تولے کا ہوا! یعنی اسی تولے کے سیر سے چھ تولے کم تین سیر اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک مُد دو رطل کا ہے تو صاع میں آٹھ رطل یعنی چار سیر ہو گئے!

۲۵۲۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْوَزْنُ وَزْنُ أَهْلِ مَكَّةَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ماپ: مدینہ منورہ والوں کی بہتر ہے! اور تول مکہ مکرمہ!! والوں کی!

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ أَنْ تُؤَدَّى صَدَقَةُ الْفِطْرِ فِيهِ

صدقۂ فطر کون سے وقت ادا کرنا بہتر ہے

۲۵۲۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عید ادا کرنے سے پہلے صدقہ ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا!

إِخْرَاجُ الزَّكٰوةِ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ

ایک شہر کی زکواۃ دوسرے شہر میں بھیجنا

۲۵۲۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُوضَعُ فِي فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور ارشاد فرمایا! آپ ایک ایسی قوم کے پاس جا رہے ہیں جو اہل کتاب ہے! تو انہیں اس بات کی دعوت دیجیے کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ جل شانہٗ عم نوالہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! اور میں اللہ جل شانہٗ کا رسول ہوں! اگر وہ آپ کا کہنا مان لیں تو پھر انہیں بتلائیے کہ! اللہ جل شانہٗ نے ان پر ہر دن اور رات میں پانچ نماز فرض فرمائی ہیں اگر وہ! طاعت کریں تو پھر انہیں بتلا دیجیے کہ اللہ جل شانہٗ نے ان پر ان کے اموال میں سے صدقہ فرض فرمایا ہے جو ان کے امیر لوگوں سے وصول کیا جائے گا اور ان کے غرباء میں تقسیم کیا جائے گا! اگر وہ تسلیم کر لیں تو ان کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَيْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حِجَابٌ۔

عمدہ اموال سے بچئے اور مظلوم کی بددعا سے بچیں کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ جل شانہٗ کے درمیان کوئی آڑ نہیں ہے!

نوٹ۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہر ملک اور ہر شہر کی زکوٰۃ اسی ملک اور شہر کے غرباء و مساکین، بیواؤں، یتیموں کو دینا افضل اور بہتر ہے البتہ اگر دوسرے کسی شہر کے نادار اور غریب زیادہ استحقاق و احتیاج رکھتے ہوں تو دوسرے علاقہ میں بھی مال زکوٰۃ صرف کیا جا سکتا ہے

بَابُ إِذَا أَعْطَاهَا غَنِيًّا وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

جب زکوٰۃ دولت مند کو دے دی جائے اور پتا نہ ہو کہ وہ امیر ہے۔

۲۵۲۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى السَّارِقِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى سَارِقٍ وَعَلَى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَاتُكَ فَقَدْ تُقُبِّلَتْ أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ بِهِ مِنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ السَّارِقَ أَنْ يَسْتَعِفَّ بِهِ عَنْ سَرِقَتِهِ وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ أَنْ يَعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے کہا کہ میں صدقہ دوں گا بعد ازاں وہ صدقہ لے کر نکلا اور اسے ایک چور کے ہاتھ کو دے گیا، فجر کے وقت لوگ کہنے لگے چور کو صدقہ ملا! اس شخص نے کہا: یا اللہ اگرچہ چور کو دیا گیا: تاہم چور کو صدقہ دیے جانے پر تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے! میں اور صدقہ دوں گا! بعد ازاں وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک بدکار عورت کے ہاتھ رکھ گیا: صبح ہوئی تو لوگوں نے کہا رات کو ایک بدکار عورت کو صدقہ دیا گیا! وہ شخص بولا: یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے بدکار عورت کے صدقہ پر! میں ایک اور صدقہ دوں گا پھر وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک مالدار کو دے کر آ گیا! صبح کے وقت لوگوں نے کہا ایک مالدار کو صدقہ ملا اس شخص نے کہا یا اللہ! بدکار، چور اور مالدار کی خیرات پر تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے! بعد ازاں خواب میں اسے کہا گیا کہ تیرا صدقہ قبول و منظور ہو گیا! بدکار کا اس لیے کہ شاید وہ بدکاری سے بچے اور چور کا اس لیے کہ شاید وہ چوری سے بچے اور مالدار کا اس لیے کہ شاید وہ سوچے اور شرمائے! اور اس مال و دولت سے خرچ کرے جو اللہ جل شانہٗ نے اُسے دیا ہے

نوٹ: معلوم ہوا کہ خیرات و زکوٰۃ کا ثواب کسی طرح ضائع نہیں ہوتا، اگر لاعلمی اور ناواقفی سے غیر مستحق کو بھی دے دیا جائے! بشرطیکہ نیت خالص ہو اور چور اس چوری کے مال و دولت کی فراوانی کی وجہ سے بچے گا! امیر آدمی اس سے نصیحت حاصل کرے گا! اور جو مال اللہ جل شانہٗ نے اسے دیا ہے اس سے وہ خرچ کرے گا!

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ الصَّدَقَةِ مِنَ الْغُلُولِ

۲۵۲۸ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ۔

۲۵۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ۔

جُهْدُ الْمُقِلِّ

۲۵۳۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ قِيلَ فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيلَ فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ أُهْرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ۔

چوری کے مال سے صدقہ دینا

سیدنا حضرت ابوملیح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے اپنے والد سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نماز کو طہارت اور پاکیزگی کے بغیر اور صدقہ کو چوری کے مال میں سے قبول نہیں فرماتا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حلال مال سے صدقہ دے اور اللہ جل شانہٗ صرف حلال مال کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ جل شانہٗ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے: خواہ وہ ایک ہی کھجور ہو، بعدازاں وہ اس کی ہتھیلی پر بڑھتا ہے: یہاں تک کہ وہ پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے: جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے کو پالتا ہے:

کم مال والا کوشش کر کے صدقہ دے تو اس کا ثواب

حضرت عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کونسا عمل افضل ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: ایمان جس میں کسی طرح کا شک وشبہ نہ ہو اور جہاد جس میں مالِ غنیمت کی چوری نہ ہو اور حج مبرور جس میں گناہ نہ ہو: بعدازاں دریافت کیا گیا کونسی نماز افضل ہے! آپ نے ارشاد فرمایا جس میں قیام دیر تک ہو: بعدازاں پوچھا گیا کونسا صدقہ افضل ہے: فرمایا جو کم مال والا محنت ومشقت برداشت کر کے دے: بعدازاں پھر پوچھا گیا کونسی ہجرت افضل ہے! آپ نے ارشاد فرمایا جو ان کاموں کو چھوڑ دے جو اللہ عزوجل نے حرام کیے ہیں! بعدازاں دریافت کیا گیا کونسا جہاد افضل ہے: فرمایا جو شخص اپنے مال اور اپنی جان کو صرف کر کے مشرکوں سے جہاد کرے! پھر پوچھا گیا کونسی شہادت اچھی ہے، آپ نے فرمایا جس شخص کا خون بہایا گیا ہو اور اس کا گھوڑا مارا گیا ہو!

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۵۲۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ قَالُوا كَيْفَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ دِرْهَمَانِ تَصَدَّقَ بِأَحَدِهِمَا وَانْطَلَقَ رَجُلٌ إِلَى عُرْضِ مَالِهِ فَأَخَذَ مِنْهُ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم لاکھ درہموں سے کہیں بڑھ کر ہے. لوگوں نے عرض کیا کیسے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص کے دو درہم ہوں اور وہ ایک درہم صدقہ دے (تو یہ ایک درہم بہتر ہے) اور ایک شخص اپنے مال کے ایک طرف جائے اور لاکھ درہم صدقہ نکالے (یعنی مالدار شخص کے لاکھ درہم کے مقابلے میں محتاج کا ایک درہم ہے)

۲۵۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ قَالَ رَجُلٌ لَهُ دِرْهَمَانِ فَأَخَذَ أَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهِ وَرَجُلٌ لَهُ مَالٌ كَثِيرٌ فَأَخَذَ مِنْ عُرْضِ مَالِهِ مِائَةَ أَلْفٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم لاکھ درہموں سے بڑھ گیا. لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص کے پاس دو درہم تھے، اس نے ایک درہم لے کر صدقہ کیا اور ایک شخص کے پاس بہت سا مال تھا اس نے اپنے مال کے ایک حصہ میں سے لاکھ درہم لیے اور صدقہ دیئے (تو اس کے لاکھوں دراہم سے غریب کا ایک درہم بہتر ہے)

۲۵۲۳ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالصَّدَقَةِ فَمَا يَجِدُ أَحَدُنَا شَيْئًا يَتَصَدَّقُ بِهِ حَتَّى يَنْطَلِقَ إِلَى السُّوقِ فَيَحْمِلَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَجِيءَ بِالْمُدِّ فَيُعْطِيَهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ الْيَوْمَ رَجُلًا لَهُ مِائَةُ أَلْفٍ مَا كَانَ لَهُ يَوْمَئِذٍ دِرْهَمٌ

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو صدقہ کا حکم کرتے اور ہمارے پاس کچھ نہ ہوتا جو صدقہ دیں تو ہم میں سے کوئی بازار میں جاتا اور بوجھ اٹھاتا پھر ایک مد کھانا لاتا (مزدوری کرکے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا. ابومسعود نے کہا میں ایک شخص کو جانتا ہوں جس کے پاس اب ایک لاکھ درہم ہیں اور اس وقت ایک درہم نہ تھا

۲۵۲۴ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَتَصَدَّقَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِشَيْءٍ أَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا وَمَا فَعَلَ هٰذَا الْآخَرُ إِلَّا رِيَاءً فَنَزَلَتْ اَلَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ

سیدنا حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صدقے کا حکم فرماتے تو حضرت ابوعقیل نصف صاع لے کر حاضرِ خدمت ہوئے اور ایک شخص اس سے زیادہ لے کر آیا. منافقین نے بزعم خویش کہا کہ ابوعقیل کے صدقے سے تو اللہ جل شانہ بے نیاز ہے یعنی تھوڑے صدقے کی اللہ جل شانہ کو پرواہ نہیں اور دوسرے نے لوگوں دکھانے کے لیے صدقہ دیا ہے. اب یہ آیت نازل ہوئی۔

اَلَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ

یعنی جو لوگ دل کھول کر صدقات دینے والوں پر

www.sirat-e-mustaqeem.com

هُمُ الْآيَةَ -

طعن و تشنیع کرتے ہیں! اور ان پر جو اپنی محنت و مزدوری کے سوا کچھ نہیں رکھتے! بعد ازاں ان کے مذاق اڑاتے ہیں! اللہ جل شانہ نے ان کا مذاق کیا اور ان پر تکلیف دہ دکھ کی مار دی!

نوٹ، دوسری احادیث شریفہ کے مطابق وہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے۔ جو چار ہزار درہم لے کر حاضر ہوئے تھے کافروں نے کہا کہ انہوں نے ریاکاری کے لیے صدقہ دیا ہے۔

اَلْيَدُ الْعُلْيَا

٢٥٣٥ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقُوْلُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى -

دینے والا ہاتھ کیسا ہے

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے مانگا اور آپ نے مجھے بہت زیادہ عنایت فرمایا! پھر مانگا اور آپ نے بہت زیادہ عنایت فرمایا! پھر مانگا اور آپ نے بہت زیادہ عنایت فرمایا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا! مال سرسبز شیریں ہے جو شخص اسے خوشی سے لے گا اس کو اس میں برکت ہوگی! اور جو شخص حرص سے لے گا (اسے انتظار اور طمع سے لے گا) اس کو اس میں برکت نہ ہوگی وہ اس طرح ہوگا جو کھاتا ہے! لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر والا دینے والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ لینے والے سے بہتر ہے

نوٹ، بخاری شریف میں اسی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث شریف بیان فرمائی تو میں نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو پیغمبر بنا کر مبعوث فرمایا! میں زندگی بھر کسی شخص سے کچھ نہ مانگوں گا! چنانچہ حضرت حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی وصول نہ کیا! سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنے اپنے دور خلافت میں حصہ لینے کو بلاتے اور وہ کچھ نہ لیتے۔

بَابُ أَيَّتُهُمَا الْيَدُ الْعُلْيَا

٢٥٣٦ عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَإِذَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ مُخْتَصَرٌ -

اوپر والا ہاتھ کونسا ہے

سیدنا حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ خطبہ میں ارشاد فرما رہے تھے! کہ دینے والے کا ہاتھ اوپر کا ہے! اور ان لوگوں سے صدقہ شروع کیجئے جن کا نان و نفقہ تم پر ہے! ماں، باپ بہن، اور بھائی کی طرح اور پھر اسی طرح نزدیکی رشتہ داروں کو "یہ حدیث شریف سے مختصر ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْيَدُ السُّفْلٰى

۲۵۳۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْاَلَةِ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلٰى السَّائِلَةُ۔

نیچے والا ہاتھ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم صدقے اور سوال سے بچنے کا ذکر فرماتے تو ارشاد فرماتے: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے: اور اوپر والا ہاتھ وہ ہے: جو خرچ کرے اور نیچے والا ہاتھ وہ ہے: جو مانگے طلب کرے!

اَلصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى

۲۵۳۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

ایسا صدقہ دینا کہ آدمی مالدار رہے بہتر ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے: جس کے دینے کے بعد آدمی مالدار رہے (یعنی سب مال نہ دے بلکہ اپنی ضرورت کے مطابق رکھ لے تاکہ اسے خود بھیک نہ مانگنی پڑے) اور بلند ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور شروع کیجئے اس سے جس کی پرورش تجھ پر ہے!

تَفْسِيْرُ ذٰلِكَ

۲۵۳۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ دِيْنَارٌ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى زَوْجَتِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَبْصَرُ۔

اسی حدیث شریف کی تشریح

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ دو: ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک اشرفی ہے: آپ نے ارشاد فرمایا اسے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے خرچ کرو! اس نے عرض کیا میرے پاس ایک اشرفی ہے آپ نے ارشاد فرمایا: اسے اپنی بیوی پر صدقہ کرو اس نے کہا میرے پاس ایک اور اشرفی ہے آپ نے ارشاد فرمایا اسے اپنے بیٹے پر صدقہ کرو: وہ بولا ایک اور ہے! آپ نے ارشاد فرمایا اسے اپنے نوکر پر خرچ کرو وہ بولا ایک اور ہے: تو آپ نے ارشاد فرمایا آپ تو خود سمجھ لے: (یعنی جو مستحق ہو اسے دے)

---

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ إِلَيْهِ هَلْ يُرَدُّ عَلَيْهِ

٢٥٤٠ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْجُمُعَةَ الثَّانِيَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْجُمُعَةَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقُوا فَتَصَدَّقُوا فَأَعْطَاهُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقُوا فَطَرَحَ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى هَذَا أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَرَجَوْتُ أَنْ تَفْطِنُوا لَهُ فَتَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَلَمْ تَفْعَلُوا فَقُلْتُ تَصَدَّقُوا فَتَصَدَّقْتُمْ فَأَعْطَيْتُهُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ تَصَدَّقُوا فَطَرَحَ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ خُذْ ثَوْبَكَ وَانْتَهَرَهُ

اگر کوئی شخص صدقہ دے اور خود محتاج ہو تو کیا اسے صدقہ لوٹا دیا جائے

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ایک شخص جمعۃ المبارک کے دن مسجد میں آیا! اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے! آپ نے اسے ارشاد فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھو! پھر دوسرے جمعۃ المبارک کے دن آیا! اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے! آپ نے ارشاد فرمایا: دو رکعتیں پڑھو! بعد ازاں تیسرے جمعۃ المبارک کو آیا! آپ نے ارشاد فرمایا! دو رکعتیں پڑھو! پھر فرمایا! صدقہ دو لوگوں نے صدقہ دیا! آپ نے اس شخص کو دو کپڑے عنایت کیے بعد ازاں آپ نے لوگوں سے فرمایا! صدقہ دو! اس شخص نے ایک کپڑا نکال کر ڈال دیا! ان دو کپڑوں میں سے جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیئے تھے! حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تم اس شخص کو نہیں دیکھتے یہ مسجد میں پھٹے پرانے حال میں آیا! تو میں نے خیال کیا کہ تم اس کی حالت دیکھ کر پہچان لو گے! اور اسے صدقہ دو گے! لیکن تم نے نہیں دیا! تو میں نے ہی کہا صدقہ دو! جب تم نے صدقہ دیا تو میں نے اسے پہننے کے لیے دو کپڑے دیئے! پھر میں نے کہا کہ صدقہ دو تو اس نے اپنا ایک کپڑا نکال کر پھینک دیا! اور آپ نے اسے جھڑک دیا!

نوٹ: رد کرنا اس وجہ سے تھا کہ وہ شخص خود محتاج تھا! اس کے پاس کپڑے نہ تھے اور پھر اسے صدقہ دینا بے جا تھا کیونکہ پہلے اپنی ضروریات پوری کرنا لازمی ہے۔

صَدَقَةُ الْعَبْدِ

٢٥٤١ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَ مِسْكِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذَلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي

غلام صدقہ دے

سیدنا حضرت عمیر رضی اللہ عنہ (جو آبی اللحم کے غلام تھے) سے مروی ہے کہ مجھ کو میرے مالک نے گوشت بھوننے کا حکم دیا! اس دوران ایک غریب آیا! اور میں نے اسے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعاه فقال لم ضربته قال يطعم طعامي بغير أن آمره وقال مرة أخرى بغير أمري قال الأجر بينكما۔

تو تھوڑا گوشت کھلایا جب میرے مالک کو خبر ہوئی تو اس نے مجھے مارا میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا! آپ نے میرے مالک کو بلا بھیجا اور دریافت کیا کہ تو نے اس کو کیوں مارا؟! اس نے کہا کہ یہ میرا کھانا لوگوں کو کھلا دیتا ہے بغیر اس کے کہ میں اسے حکم دوں! ایک دوسری بار کہا کہ میرے حکم کے بغیر تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا ثواب تم دونوں کو ملے گا۔

نوٹ، جب بیوی خاوند کے مال سے یا غلام اپنے آقا کے مال سے صدقہ وخیرات کرے تو اس کا ثواب غلام، مالک اور خاوند بیوی دونوں کو ملے گا!

۲۵۴۲ عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال على كل مسلم صدقة قيل أرأيت إن لم يجدها قال يعتمل بيديه فينفع نفسه فيتصدق قيل أرأيت إن لم يفعل قال يعين ذا الحاجة الملهوف قيل فإن لم يفعل قال يأمر بالخير قيل أرأيت إن لم يفعل قال يمسك عن الشر فإنها صدقة۔

سیدنا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہر مسلمان پر صدقہ ہے: لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص نہ پائے (مقدور نہ ہو) آپ نے ارشاد فرمایا! اپنے ہاتھوں سے محنت کرے اور پھر اس طرح اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے یہ بھی اپنی جان پر فرض ہے: لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو آپ نے ارشاد فرمایا وہ شخص محتاج اور پریشان حال کی امداد کرے! لوگوں نے عرض کیا اگر ایسا نہ کر سکے تو آپ نے ارشاد فرمایا: نیک باتوں کا حکم دے لوگوں نے عرض کیا اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! یہ شخص برائیوں سے بچا رہے یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے:

صدقة المرأة من بيت زوجها

عورت کا اپنے خاوند کے مال سے صدقہ دینا

۲۵۴۳ عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا تصدقت المرأة من بيت زوجها كان لها أجر وللزوج مثل ذلك وللخازن مثل ذلك ولا ينقص كل واحد منهما من أجر صاحبه شيئا للزوج بما كسب ولها

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بیوی خاوند کے مال میں سے صدقہ دے تو اسے ثواب ملے گا. اور اتنا ہی ثواب اس کے خاوند کو ملے گا اور اتنا ہی ثواب اس کے تحویلدار کو ملے گا! اور ان میں سے کوئی ایک دوسرے کا ثواب کم نہ کرے گا: خاوند کو کمانے کی وجہ سے اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

عورت کو اللہ کی راہ میں دینے کا ثواب ملے گا۔

بَابُ عَطِيَّةِ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا

عورت خاوند کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ دے

۲۵۴۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ كَانَ خَطِيْبًا فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ لَا يَجُوْزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا مُخْتَصِرًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح فرمایا! تو آپ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: عورت کو صدقہ دینا جائز ہے! مگر تب جب کہ وہ اپنے خاوند کی اجازت سے دے! اختصار سے بیان کیا گیا۔

فَضْلُ الصَّدَقَةِ

صدقے کی فضیلت

۲۵۴۵ عَنْ عَائِشَةَ رضی قَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعْنَ عِنْدَهُ فَقُلْنَ أَيَّتُنَا بِكَ أَسْرَعُ لُحُوْقًا فَقَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذْنَ قَصَبَةً فَجَعَلْنَ يَذْرَعْنَهَا وَكَانَتْ سَوْدَةُ أَسْرَعَهُنَّ لُحُوْقًا فَكَانَتْ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ كَثْرَةِ الصَّدَقَةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھی ہوگئیں! ہم نے دریافت کیا آپ کو کونسی بیوی پہلے ملے گی! آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو لمبے اور طویل ہاتھ والی ہے! یعنی بہت سخی ہے! انہوں نے ایک لکڑی لی اور ہاتھ کی پیمائش کرنے لگیں! (یہ سمجھ کر دیکھیں کس کا ہاتھ لمبا ہے) تو حضور کی ازواج میں سے سب سے پہلے حضرت سودہ ام آپ سے ملیں! ان کا وصال پہلے ہوا! آپ سب سے زیادہ طویل ہاتھ والی تھیں صدقہ بہت زیادہ دیتی تھیں! لیکن دوسری روایات کے مطابق سب بیویوں سے پہلے حضور سرکونین صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت زینب کا انتقال شریف ہوا اور آپ ہی سب سے زیادہ سخی تھیں اور یہی درست ہے)

بَابُ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ

کونسا صدقہ افضل ہے

۲۵۴۶ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَأْمُلُ الْعَيْشَ وَتَخْشَى

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ ایک شخص نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا صدقہ بہتر ہے! آپ نے ارشاد فرمایا! بہتر اس وقت صدقہ دینا جب تو تندرست ہو۔ مال و دولت کا لالچ رکھتا ہو! عیش کی آرزو

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْفَقْرَ۔

رکھتا ہو اور محتاجی و فقر سے ڈرتا ہو

نوٹ، وگرنہ بیماری میں یا مرتے وقت جب انسان کی سب آرزوئیں پوری ہو جاتی ہیں تو سبھی صدقہ دیتے ہیں

٢٥٤٧ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جس کے بعد انسان مالدار رہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور صدقہ ان لوگوں سے شروع کیجیے جن کی کفالت تمہارے ذمے ہے

٢٥٤٨ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً۔

سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب مرد اپنی بیوی پر ثواب حاصل کرنے کے لیے خرچ کرے اور خدا کا حکم بجالانے کے لیے خرچ کرے تو اسے صدقے کا ثواب حاصل ہو گا!

٢٥٤٩ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بہترین صدقہ وہ ہے جس کے دینے کے بعد آدمی مالدار اور امیر رہے اور اس شخص سے صدقے کی ابتدا کرو جس کی کفالت تمہارے ذمے ہے:

٢٥٥٠ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عُذْرَةَ عَبْدًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَكَ مَالٌ غَيْرُهٗ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَقُوْلُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی عذرہ میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو اپنی وفات کے بعد آزاد کیا اس بات کی اطلاع حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی! آپ نے پوچھا کیا تیرے پاس کچھ اور مال اس غلام کے سوا ہے! اس نے عرض کیا نہیں! آپ نے پوچھا اس غلام کو کون مجھ سے خریدتا ہے؟ حضرت نعیم بن عبداللہ نے آٹھ سو درہم میں مجھ سے اس غلام کو خرید لیا! آپ ان دراہم کو اس شخص کے پاس اسے دینے کو لائے! جس کا وہ غلام تھا! بعد ازاں ارشاد فرمایا! اپنی ذات سے شروع کر پہلے اس پر صدقہ کر (یعنی اپنے نفس کو آرام دے) اگر اس سے کچھ بچے تو اپنی بیوی کو دے اگر اس سے کچھ بچے تو اپنے رشتہ داروں کو دے! پھر اگر تمہارے رشتہ داروں سے کچھ بچے تو اسی طرح دائیں اور بائیں جانب شمال اور جنوب

www.sirat-e-mustaqeem.com

عن يمينك وعن شمالك.

کے فقراء میں تقسیم کرو

صدقة البخيل

بخیل کے صدقے کا بیان

۲۵۵۱ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن مثل المنفق المتصدق والبخيل كمثل رجلين عليهما جبتان أو جنتان من حديد من لدن ثديهما إلى تراقيهما فإذا أراد المنفق أن ينفق اتسعت عليه الدرع أو مرت حتى تجن بنانه وتعفو أثره فإذا أراد البخيل أن ينفق قلصت ولزمت كل حلقة موضعها حتى أخذته بترقوته أو برقبته يقول أبو هريرة أشهد أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوسعها فلا تتسع قال طاوس سمعت أبا هريرة يشير بيده وهو يوسعها ولا تتوسع.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں دینے والے اور بخیل کی مثال ایسے ہے! جیسے دو مردوں کی جن پر دو کرتے ہوں یا دو زرہیں لوہے کی چھاتی سے لے کر ہنسلی تک! اب خرچ کرنے والا سخی جس وقت خرچ کرنا چاہتا ہے تو اس کی زرہ کھل جاتی ہے! اور چلی جاتی ہے! یہاں تک کہ اس کے پوروں کو ڈھانپ لیتی ہے! اور بعد میں اس کے چلنے کا نشان اس کے ڈھیلے ہونے کی وجہ سے مٹ جاتا ہے (یعنی زمین پر چلنے کا نشان نہیں دیتی) اور بخیل جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے، تو وہ زرہ سمٹ جاتی ہے اور ہر ایک چھلا اس کے دوسرے چھلے کو پکڑ لیتا ہے! یہاں تک کہ اس کی ہنسلی یا گردن پکڑ لیتی ہے! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں گواہ ہوں کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا! آپ اس کو کھلا کرتے اور وہ کھلی نہ ہوتی تھی! طاؤس نے کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا! آپ دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرماتے کشادہ کرنے کے لیے اور وہ کشادہ نہ ہوتی تھی!

نوٹ: حدیث ھذا کا مفہوم یہ ہے کہ سخی خرچ کرنے میں خوش رہتا ہے اور اس کا دل کشادہ ہوتا ہے اور نشان مٹنے سے یہ مراد ہے کہ مال صدقے سے مٹ جاتا ہے اور وہ مال بڑھ کر ویسا ہی ہے یا اس سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے! اس کے برعکس بخیل شخص خرچ کرنے میں تنگ دل ہوتا ہے بقول بعض چمڑی جائے پر دمڑی نہ جائے!

۲۵۵۲ عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مثل البخيل والمتصدق مثل رجلين عليهما جبتان من حديد قد اضطرت أيديهما إلى تراقيهما فكلما هم المتصدق بصدقة واتسعت عليه حتى تعفي أثره وكلما هم البخيل

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بخیل اور صدقہ دینے والے شخص کی مثال ان دونوں شخصوں کی سی ہے جو لوہے کے دو جبے پہنے ہوئے ہوں! اور ان کے ہاتھ ہنسلی سے چمٹا دیے گئے ہوں! جب صدقہ دینے والا صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے! تو وہ جبہ کشادہ ہو جاتا ہے:

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِصَدَقَةٍ تَقَبَّضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْقَبَضَتْ يَدَاهُ إِلَى تَرَاقِيهِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَيَجْتَهِدُ أَنْ يُوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ۔

تنگ ہو کر اس کے پاؤں کا نشان مٹ جاتا ہے: (کھلے ہونے اور زمین پر لٹکے رہنے کی وجہ سے) اور جب بخیل شخص صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے: تو اس کا ایک حلقہ دوسرے حلقے سے پیوست ہو جاتا ہے! اور جبہ سمٹ جاتا ہے اور دونوں ہاتھوں کو ہنسلی پر جوڑ دیتا ہے! میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سُنا! آپ فرماتے تھے: وہ شخص کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن کشادہ نہیں ہوتا!

۲۵۵۳ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنَّا يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسًا وَنَفَرٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى عَائِشَةَ لِيَسْتَأْذِنَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ سَائِلٌ مَرَّةً وَعِنْدِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرْتُ لَهُ بِشَيْءٍ ثُمَّ دَعَوْتُ بِهِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُرِيدِينَ أَنْ لَا يَدْخُلَ بَيْتَكِ شَيْءٌ وَلَا يَخْرُجَ إِلَّا بِعِلْمِكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكِ۔

سیدنا حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ ہم ایک دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور دوسرے کئی مہاجرین وانصار بھی بیٹھے ہوئے تھے: ہم نے ایک شخص کو اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں اجازت لینے کے لیے بھیجا پھر ہم ان کی خدمت میں حاضر ہو گئے! انہوں نے فرمایا: کہ ایک دفعہ ایک فقیر میرے پاس آیا! اور حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے! میں نے انہیں کچھ دینے کا حکم کیا اور بعد ازاں میں نے منگوا کر اسے دیکھا حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیا تو چاہتی ہے کہ تیرے گھر میں جو کچھ آئے اور جو کچھ جائے تجھ کو اس کے سب کا علم ہو! میں نے عرض کیا ہاں! بعد ازاں حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے عائشہ! گن کر نہ دیا کرو ورنہ تمہیں بعد ازاں اللہ جل شانہ بھی! گن گن کر دے گا:

(یعنی بے حساب آمدنی کم ہو جائے گی)

۲۵۵۴ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا! گن مت ورنہ اللہ جل شانہ بھی تمہیں گن کر دے گا!

۲۵۵۵ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ لِي شَيْءٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فِي أَنْ أَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ فَقَالَ ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ وَلَا تُوكِي

حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس میرے خاوند (زبیر رضی اللہ عنہ) کے دیئے ہوئے کے سوا کچھ نہیں! کھانے کو یا خرچ کرنے کو اگر میں اس سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَيُوكِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْكَ۔

کچھ خرچ کروں (فقیروں اور محتاجوں کو) تو کیا اس سے مجھے گناہ ہوگا! آپ نے ارشاد فرمایا! جہاں تک تم سے ہو سکے تو تم صدقہ دیا کرو اور جمع کر کے مت رکھو ورنہ اللہ جل شانہٗ بھی تم سے روک لے گا!

اَلْقَلِيْلُ فِي الصَّدَقَةِ

تھوڑے صدقے کا بیان

٢٥٥٦ عَنْ عَدِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تم صدقہ دے کر جہنم سے بچو خواہ وہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو!

٢٥٥٧ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ وَتَعَوَّذَ مِنْهَا ذَكَرَ شُعْبَةُ أَنَّهُ فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ التَّمْرَةِ فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا تذکرہ فرمایا! تو آپ نے اپنا چہرہ انور پھیر لیا! اور جہنم سے پناہ مانگی شعبہ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ ایسا ہی کیا بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ تم آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر کیوں نہ بچ سکو! اگر تم (مال) صدقہ خیرات نہ کر سکو تو اچھی بات کہہ کر صدقہ کرو!

نوٹ، سائل جب سوال کرے اگر کچھ میسر ہو تو دے دے تھوڑا ہو یا بہت، اگر کچھ بھی نہ ہو سکے تو جواب دے دے! مگر نرمی سے جواب دے اس طرح کہ سائل کا دل بھی خوش رہے اور اس میں بھی صدقے کا ثواب ہے

بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلَى الصَّدَقَةِ

صدقے کی فضیلت

٢٥٥٨ عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ فَجَاءَ قَوْمٌ عُرَاةٌ حُفَاةٌ مُتَقَلِّدِيْ السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ

سیدنا حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے ابھی دن شروع تھا! اسی دوران بعض لوگ ننگے بدن، ننگے پاؤں اور تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے! اور ان میں اکثر قبیلہ مضر سے تعلق رکھتے! بلکہ سب مضری تھے! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ان کی مفلسی اور ضرورت ملاحظہ فرمائی تو آپ کا چہرہ انور بدل گیا! آپ پہلے اندر تشریف لے گئے اور پھر تشریف لائے! بعد ازاں آپ نے سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا حکم فرمایا!

www.sirat-e-mustaqeem.com

الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا. وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی نماز ظہر کی پھر اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ بعدازاں آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ إِلَى آخِرِهِ۔

اے ایمان والو! اپنے مالک سے ڈرو جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا کیا پھر اس کی بیوی کو اس میں سے پیدا کیا پھر ان دونوں سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو پھیلایا!

(اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ انسانی ہمدردی پر مستعد ہوں یہ خیال کر کے کہ سب آدمی ایک دوسرے کے بھائی ہیں!)

اس اللہ جل شانہ سے ڈرو جس کا وسیلہ اور نام پیش کر کے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتہ ناطہ کی وجہ سے: بے شک اللہ جل شانہ تمہیں دیکھ رہا ہے! اور ڈرو اللہ سے! اور ہر آدمی کو غور کرنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے کیا بھیجا ہے! آدمی کا صدقہ اشرفی، روپیہ، کپڑے ایک صاع گیہوں، ایک صاع جو اور یہاں تک کھجور کے ایک ٹکڑے سے ہے! بعدازاں ایک انصاری روپوں کی ایک بھری ہوئی تھیلی لایا جو اس کی ہتھیلی میں نہیں سما رہی تھی بلکہ وہ اس سے عاجز آگیا تھا۔ بعد ازاں! دوسرے لوگوں کی قطار لگ گئی حتی کہ کھانے اور پینے کے دو اونچے اونچے ڈھیر لگ گئے! میں نے دیکھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ انور ایسے چمک رہا تھا! جیسے سونا! پھر حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اسلام میں نیک راہ اور اچھا طریقہ ایجاد کرے تو اس کو اس کے نکالنے کا ثواب ہے! اور ان لوگوں کا بھی اس کو ثواب ملے گا! جو اس پر عمل کرتے رہیں گے! مگر اعمال کرنے والے کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا! اور جس شخص نے اسلام میں برا طریقہ ایجاد کیا: تو اس پر اس کے ایجاد کرنے کا عذاب ہے اور ان لوگوں کا عذاب بھی اس پر ہے! جو اس پر عمل کریں گے! مگر عمل کرنے والے کا عذاب کچھ کم نہ ہوگا!

نوٹ: اس انصاری نے ایک اچھا طریقہ ایجاد کیا کہ وہ سب سے پہلے صدقہ لایا! اور اس کو دیکھتے ہوئے دوسرے

www.sirat-e-mustaqeem.com

لوگ بھی صدقہ لائے؛ چونکہ یہ بات نیک تھی لہٰذا اس انصاری کو اپنے صدقے کا ثواب بھی ملا! اور دوسروں کے صدقہ کا ثواب بھی اس کو ملا! مگر صدقہ کرنے والوں کا ثواب بھی بحال رہا! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور سونے کی طرح چمک رہا تھا! چونکہ! آپ کی نصیحت کی تاثیر ہوئی اور غریبوں کا کام نکلا اور واقعی یہی فصاحت و بلاغت اس کا نام ہے جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میں تھی! اَرْجَدُ مَتُ النَّاسِ اَفْضَلُ الْاَشْغَالِ کے مصداق کسی کی خدمت بہترین عبادت ہے اسے

یہی ہے عبادت یہی دین و ایمان کہ کام آئے دنیا میں انسان کے انسان

۲۵۵۹ عَنْ حَارِثَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهُ سَيَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ يُعْطَاهَا لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا۔

سیدنا حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے، صدقہ کرو کیونکہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جب ایک شخص کسی دوسرے کو اپنا صدقہ دینے جائے گا! وہ کہے گا اگر تو کل لے کر آتا تو میں اسے لے لیتا۔ آج نہیں لوں گا!

نوٹ، اس لیے کہ آج میں مالدار ہو گیا ہوں مطلب یہ ہے کہ روپیہ آخیر زمانہ میں بہت جلد ہاتھ آئے گا۔ بوجہ بد انتظامی، لوٹ کھسوٹ اور فساد کے زمین کے خزانے کھل جائیں گے اور دولت کو بہت ترقی ہو گی اس کے لینے والے کم ہوں گے

۲۵۶۰ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوْا تُشَفَّعُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَا شَاءَ۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کسی مسلمان کو فائدہ پہنچانے کے لیے سفارش کرو اور سفارش قبول کرو! اللہ جل شانہٗ اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان اطہر سے جو چاہے گا حکم فرمائے گا (یعنی وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے پھر سفارش میں کیا نقصان ہے؟)

۲۵۶۱ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْاَلُنِي الشَّيْءَ فَاَمْنَعُهُ حَتّٰى تَشْفَعُوْا فِيْهِ فَتُؤْجَرُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا۔

سیدنا حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب مجھ سے کوئی شخص کچھ طلب کرتا ہے تو جب تک تم سفارش نہیں کرتے میں نہیں دیتا! جب تم سفارش کرتے ہو تو تمہیں ثواب ہوتا ہے! سفارش کرو تمہیں اس کا ثواب ملے گا!

اَلْاِخْتِيَالُ فِي الصَّدَقَةِ

صدقہ کرنے میں فخر کرنا

۲۵۶۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! غیرت کے انواع میں سے ایک یہ ہے کہ جسے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَمِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَاَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ وَاَمَّا الْغَيْرَةُ يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِيْ غَيْرِ رِيْبَةٍ وَالْاِخْتِيَالُ الَّذِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِخْتِيَالُ الرَّجُلِ بِنَفْسِهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَعِنْدَ الصَّدَقَةِ وَالْاِخْتِيَالُ الَّذِيْ يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْخُيَلَاءُ فِي الْبَاطِلِ۔

اللہ جل شانہٗ پسند فرماتا ہے: ایک غیرت وہ ہے: جسے اللہ جل شانہٗ ناپسند فرماتا ہے: ایک فخر یہ ہے جسے اللہ جل شانہٗ پسند فرماتا ہے: دوسرا فخر وہ ہے جسے اللہ جل شانہٗ ناپسند فرماتا ہے: وہ غیرت جسے اللہ رب العزت پسند فرماتا ہے: یہ ہے کہ انسان تہمت کی جگہ غیرت کرے یعنی اس جگہ جہاں بدنامی کا خوف ہو: جیسے شراب خانے میں بیٹھنا غیر محرم عورتوں کے ساتھ تنہا رہنا جب غیرت کرے گا تو گناہوں سے بچا رہے گا: اور جو غیرت اللہ جل شانہٗ کو ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ انسان اس مقام پر غیرت کرے جہاں تہمت کا خوف نہیں: اور جو فخر اللہ رب العزت کو پسند ہے: وہ یہ ہے کہ انسان اپنے ساتھ لڑائی کے وقت فخر کرے: تاکہ اس کی شجاعت اور بہادری میں اضافہ ہو: اور دوسرے لوگ بھی جہاد کے لیے راغب ہوں: یا صدقہ دیتے وقت: اور جو فخر اللہ رب العزت کو ناپسند ہے: وہ یہ کہ انسان لغو یا گناہ کے کاموں میں فخر کرے۔

۲۵۶۳۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا فِيْ غَيْرِ اِسْرَافٍ وَلَا مَخِيْلَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور صدقہ دو اور کپڑا پہنو لیکن اسراف اور غرور سے بچو۔

نوٹ: اس حدیث شریف میں پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے نیکی کی ترقی اور لوگوں کو نیکی کی طرف رغبت دلانے نیکی کے پھیلانے میں فخر کو جائز اور برے کاموں میں فخر کرنے سے منع فرمایا: نیز یہ ارشاد پاک حکمت کے سرچشموں میں ایک بہت بڑا سرچشمہ ہے: جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ پیغمبر حکمت میں بہت اعلے درجے پر ہوتے ہیں: نیکی کے چلانے میں فخر اور ناموری کو اس لیے جائز فرمایا تاکہ نیکی پھیلے اور بھلائی کو فروغ ہو۔

بَابُ اَجْرِ الْخَازِنِ اِذَا تَصَدَّقَ بِاِذْنِ مَوْلَاهُ

جب نوکر یا غلام اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دے

۲۵۶۴۔ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا وَقَالَ الْخَازِنُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ طَيِّبًا بِهَا نَفْسُهٗ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے عمارت کی طرح ہے جیسے اس میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کیے رہتی ہے اسی طرح ہر مسلمان کو چاہیے دوسرے مسلمان کو سہارا دے: اور اسے مضبوط کیے رہے: اور ارشاد فرمایا: جو امانت دار اپنے مالک کے حکم سے خوش ہو کر دیتا ہے خدا کی راہ میں وہ صدقہ دینے

www.sirat-e-mustaqeem.com

والے کی شکل ہے"

بَابُ الْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ

۲۵۶۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ۔

خفیہ صدقہ دینے والا

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید کو بلند آواز سے پڑھنے والا تمام لوگوں کے سامنے صدقہ دینے والے کی طرح ہے! اور آہستہ قرآن پاک پڑھنے والا ایسا ہے جیسے مخفی صدقہ دینے والا"

۲۵۶۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْاَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالدَّيُّوْثُ وَ ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمُدْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ وَالْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! قیامت کے دن اللہ جل شانہ تین اشخاص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا! ایک (دنیا کے کاموں میں) والدین کی نافرمانی کرنے والا! دوسری وہ عورت جو مردوں کا بھیس بنائے اور تیسرا وہ شخص جو اپنی عورت کو دوسرے شخص کے پاس لے جائے اور تین آدمی جنت میں نہ جائیں گے! ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا! دوسرا ہمیشہ شراب پینے والا اور تیسرا احسان کرکے جتلانے والا"

نوٹ: اسلام میں والدین کی رضامندی اور خوشنودی پر زبردست تاکید فرمائی گئی ہے! یہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہی ہیں جنھوں نے والد کی رضامندی میں اللہ کی رضا رکھ دی ہے اور ماں کے پاؤں تلے جنت!

والدین کی بے عزتی کرنا سخت اور کبیرہ گناہ ہے! ہمارے معاشرے میں والدین کا ادب جیسا کہ کیا جانا چاہیے نہیں کیا جاتا! مغربی تہذیب و تمدن نے اس معاملہ میں بہت برا اثر ڈالا ہے! بہرحال قرآن و حدیث نے والدین کی عزت و احترام سے متعلق جو ہدایات دی ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے! والدین کے ساتھ احسان کرو ماں باپ کے آرام و آسائش کے لیے وصیت کرو! والدین کی ضروریات زندگی پوری کرو! والدین کو میراث میں چھٹا حصہ دو! اللہ کی عبادت کے بعد والدین کے ساتھ نیک برتاؤ فرض ہے والدین انتقال کر جائیں تو ان کے لیے دعائے مغفرت کرو: والدین کا شکر ادا کرو! (سورہ بقرہ، نوح، نمل، عنکبوت، لقمان، احقاف)

۲۵۶۷ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فَقَرَاَهَا

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ جل شانہ قیامت کے دن تین آدمیوں سے ہم کلام نہ ہوگا نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا! اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا! اور انہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ الْمُسْبِلُ إِزَارَہٗ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ وَالْمَنَّانُ عَطَاءَہٗ۔

دردناک عذاب ہوگا۔ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ابوذرؓ نے فرمایا: وہ لوگ نقصان میں پڑے اور انہیں نقصان ہوا! آپ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو فخر اور غرور سے اپنا ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکائے! اور وہ شخص جو اپنے سامان کو جھوٹی قسم کھا کر خرچ کرے اور دوسرا احسان جتلانے والا!

٢٥٦٨ عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ لَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلَا یَنْظُرُ إِلَیْہِمْ وَلَا یُزَکِّیْہِمْ وَلَہُمْ عَذَابٌ أَلِیْمٌ اَلْمَنَّانُ بِمَا أَعْطٰی وَالْمُسْبِلُ إِزَارَہٗ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہٗ: قیامت کے روز تین آدمیوں سے ہم کلام نہ ہوگا نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا! اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا! اور انہیں دردناک عذاب ہوگا! اور دوسرا احسان جتلانے والا!

وہ شخص جو فخر اور غرور سے اپنا ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکائے! اور وہ شخص جو اپنے سامان کو جھوٹی قسم کھا کر خرچ کرے

بَابُ رَدِّ السَّائِلِ

سائل کو جو کچھ دے سکے وہ دے

٢٥٦٩ عَنْ أَبِیْ بُجَیْدٍ الْأَنْصَارِیِّ عَنْ جَدَّتِہٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ وَفِیْ حَدِیْثِ ہَارُوْنَ مُحْرَقٍ۔

سیدنا حضرت ابن بجید انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنی دادی سے سنا کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مانگنے والے کو کچھ دے کر رخصت کرو اگرچہ ترجلا ہوا کھر ہی کیوں نہ دو:

٢٥٦٩ عَنْ بَہْزِ بْنِ حَکِیْمٍ یُحَدِّثُ عَنْ أَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَأْتِیْ رَجُلٌ مَوْلَاہُ یَسْأَلُ مِنْ فَضْلٍ عِنْدَہٗ فَیَمْنَعُہٗ إِیَّاہُ إِلَّا دُعِیَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ یَتَلَمَّظُ فَضْلَہُ الَّذِیْ مَنَعَ۔

سیدنا حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: آپؓ نے اپنے والد سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے سنا انہوں نے فرمایا میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے جو شخص اپنے مالک کے پاس آیا! اور حاجت سے زیادہ کوئی بیکار چیز مانگی پھر اس نے نہ دی تو قیامت کے دن وہ ایک گنجا سانپ بن کر آئے گا۔ جو اپنی زبان سے اس چیز کو چبا رہا ہوگا!

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

۲۵۷۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ وَمَنِ اسْتَجَارَ بِاللّٰهِ فَأَجِيرُوهُ وَمَنْ أَتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ۔

مَنْ سَأَلَ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

۲۵۷۲ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى حَلَفْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِهِنَّ لِأَصَابِعِ يَدَيْهِ أَنْ لَا آتِيَكَ وَلَا آتِيَ دِينَكَ وَإِنِّي كُنْتُ امْرَأً لَا أَعْقِلُ شَيْئًا إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ إِلَيْنَا قَالَ بِالْإِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ وَمَا آيَاتُ الْإِسْلَامِ قَالَ أَنْ تَقُولَ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَخَلَّيْتُ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ كُلُّ مُسْلِمٍ عَلَى مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ أَخَوَانِ نَصِيرَانِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ مُشْرِكٍ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ عَمَلًا أَوْ يُفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ۔

جو شخص اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کے نام کا واسطہ دے کر مانگے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی پناہ مانگے اسے پناہ دو اور جو شخص تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر طلب کرے اسے دو اور جو شخص تمہارے ساتھ سلوک کرے تو اس کا بدلہ دو اگر بدلہ نہ دے سکو تو تم اس کے لیے دعا کرو یہاں تک کہ تم سمجھو کہ بدلہ ہو چکا!

اللہ جل شانہ کی ذات کا وسیلہ دے کر سوال کرنا

سیدنا حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے سنا انہوں نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر نہیں ہوا یہاں تک کہ میں نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے زیادہ قسمیں کھائی تھیں کہ آپ کے پاس نہ آؤں گا اور نہ ہی آپ کا دین قبول کروں گا! اور میں ایک بے عقل آدمی تھا اب میں کچھ نہیں جانتا مگر جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلایا! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی ذات مبارک کا وسیلہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہ نے کونسا حکم دیکر آپ کو ارسال فرمایا ہے! آپ نے ارشاد فرمایا اسلام کا! میں نے دریافت کیا کہ اسلام کی نشانیاں کیا ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا تم کہو کہ میں نے اپنا منہ اللہ جل شانہ کے سامنے رکھ دیا! جو کچھ ارشاد فرمائے گا میں اسے تسلیم کروں گا! اور میں اللہ کے سوا دوسرے کسی خیال سے خالی ہوا! (یعنی کفر و شرک سے بیزار ہوا) تو نماز ادا کرے، زکوٰۃ دے ہر مسلمان کا خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے! دو مسلمان ایک دوسرے کے بھائی اور مددگار ہیں! اللہ جل شانہ مشرک کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا! خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو گیا ہو! جب تک کہ وہ مشرکوں کو چھوڑ کر مسلمانوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

یہاں نہ چلا آئے

نوٹ: اس حدیث شریف سے ہجرت کا فرض ہونا ثابت ہے! بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا جب کہ مسلمانوں کی تعداد کم تھی اور ان کا ایک جگہ جمع ہونا لازمی تھا تاکہ سب مل کر کافروں کا مقابلہ کریں!

مَنْ يَسْأَلُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يُعْطِي بِهِ

۲۵۷۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلًا قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ أَوْ يُقْتَلَ وَأُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَلِيهِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ يُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْتَزِلُ شُرُورَ النَّاسِ وَأُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِي يُسْأَلُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يُعْطِي بِهِ۔

جو شخص اللہ جل جلالہ کے نام پر صدقہ نہ دے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیا میں تمہیں اس شخص کے متعلق نہ بتلاؤں جو اللہ جل جلالہ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ افضل ہے! ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا! جو شخص اپنے گھوڑے کو لے کر میدان جہاد میں چلا جائے (یعنی کافروں کے خلاف جہاد کرے) یہاں تک کہ وہ فوت ہو جائے یا قتل کیا جائے پھر فرمایا میں اس شخص کو بتاؤں جو اس کے قریب ہے: ہم نے عرض کیا! ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا! جو شخص لوگوں سے الگ اور جدا ہو کر ایک گھاٹی میں مقیم ہو جائے نماز ادا کرے، زکوٰۃ دے اور لوگوں کی برائیوں سے بچے، پھر میں تمہیں بتاؤں جو سب سے بدتر ہے! ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص جس سے اللہ کے نام کا واسطہ دے کر طلب کیا جائے اور وہ نہ دے

ثَوَابُ مَنْ يُعْطِي

۲۵۷۴ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَمَّا الَّذِينَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَرَجُلٌ أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوهُ فَتَخَلَّفَهُ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِي أَعْطَاهُ

دینے والے کا ثواب

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کو پسند کرتا ہے اور تین آدمیوں کو ناپسند کرتا ہے جن آدمیوں کو چاہتا ہے وہ یہ ہیں! ایک شخص لوگوں کے پاس آیا! اور ان سے اللہ جل شانہ کا واسطہ دے کر کچھ مانگا اس کا کوئی رشتہ اور تعلق ان لوگوں سے نہ تھا! ان لوگوں نے اسے نہ دیا! ان میں سے ایک شخص خاموشی سے اٹھا اور لوگوں کو پیچھے چھوڑ کر چپکے سے اسے کچھ دے آیا! جس کو اللہ جل شانہ کے سوا یا اس دینے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ نَزَلُوْا فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْ آيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتّٰى يُقْتَلَ أَوْ يَفْتَحَ اللّٰهُ لَهُ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ۔

والے کے سوا کوئی نہیں جانتا! کچھ لوگ ساری رات چلے، جب سب برابر والی اشیاء سے انہیں نیند اچھی معلوم ہوئی تو وہ اتر کر سو رہے! ان میں سے ایک شخص اٹھ کر میرے سامنے گڑگڑانے لگا! اور آیات کی تلاوت کرنے لگا! ایک وہ شخص جو لشکر کے ایک ٹکڑے میں تھا جب دشمن سے لڑائی ہوئی تو سب بھاگ گئے مگر وہ سینہ تان کر سامنے کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ وہ شہید ہوا یا اللہ جل جلالہ نے اس کو فتح دی! اور تین لوگ جن کی دشمنی اللہ جل جلالہ سے ہے یہ ہیں: ایک بڑھا بدکار اور دوسرا مفلس مغرور اور تکبر کرنے والا! تیسرا امیر ظلم کرنے والا!

تَفْسِيْرُ الْمِسْكِيْنِ

مسکین کی تشریح

۲۵۷۵ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ إِنَّ الْمِسْكِيْنَ الْمُتَعَفِّفُ اقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسکین وہ نہیں ہے جسے تم ایک نوالہ یا دو نوالہ یا ایک کھجور یا دو کھجور دیتے ہو بلکہ مسکین وہ ہے! جو سوال نہیں کرتا اگر تم پسند کرو تو یہ آیت تلاوت کرو "وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے"!

۲۵۷۶ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِهٰذَا الطَّوَّافِ الَّذِيْ عَنِ النَّاسِ يَطُوْفُ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوْا فَمَا الْمِسْكِيْنُ قَالَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلَ النَّاسَ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسکین وہ نہیں جو لوگوں سے ایک نوالہ یا دو نوالے ایک کھجور یا دو کھجور مانگتا پھرے لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر مسکین کون ہے آپ نے ارشاد فرمایا مسکین وہ جس کے پاس دولت نہیں ہے جو اسے بے پروا کرے اور نہ ہی اس کا حال کسی کو معلوم ہے! تا کہ لوگ اس کو صدقہ دیں اور نہ ہی وہ لوگوں سے سوال کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے!

۲۵۷۷ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسکین وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

الَّذِيْ تَرُدُّهُ الْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوْا فَمَا الْمِسْكِيْنُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى وَلَا يَعْلَمُ النَّاسُ حَاجَتَهُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ۔

نہیں جو لوگوں سے ایک نوالہ یا دو نوالے ایک کھجور یا دو کھجور! مانگتا پھرے لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر مسکین کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا مسکین وہ ہے جس کے پاس دولت نہیں ہے جو اسے بے پروا کرے! اور نہ ہی اس کا حال کسی کو معلوم ہے، تاکہ لوگ اس کو صدقہ دیں (اور نہ ہی وہ لوگوں سے سوال کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے!)

٢٥٧٨ عَنْ أُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّا بَايَعَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلَى بَابِيْ فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيْهِ إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَّمْ تَجِدِيْ شَيْئًا تُعْطِيْهِ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيْهِ إِلَيْهِ۔

حضرت ام بجید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انہوں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کی تھی عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکین میرے! دروازے پر کھڑے ہو کر سوال کرتا ہے اور میرے پاس اسے دینے کے لیے کچھ نہیں ہوتا! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر تیرے پاس اس کے دینے کو ایک جلے ہوئے کھر کے سوا کچھ نہ ہو تو اسے وہی دے دے (یعنی حتے القدور سائل کو محروم نہ کر جو کچھ ہو سکے دے دے)

اَلْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ

متکبر فقیر کا بیان

٢٥٧٩ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْعَائِلُ الْمَزْهُوُّ وَالْإِمَامُ الْكَذَّابُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ جل شانہ عم نوالہ تین شخصوں سے قیامت کے دن گفتگو نہیں فرمائے گا! ایک تو بوڑھا بدکار، (زنا کرنے والا) دوسرا بال بچوں والا مغرور اور تکبر کرنے والا جو محتاج اور غریب ہونے کے باوجود اکڑی اور نخوت کرے! تیسرا جھوٹا بادشاہ

٢٥٨٠ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ چار آدمیوں کو دشمن سمجھتا ہے! ایک تو قسمیں کھا کر بیچنے والا دوسرا مغرور محتاج تیسرا بوڑھا بدکار چوتھا ظلم کرنے والا حاکم!

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَضْلُ السَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمِلَةِ

بیوہ عورتوں کے لیے خبر گیری کرنے والوں کی فضیلت

۲۰۸۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمِلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بیوہ عورتوں اور مسکینوں کیلئے خبر گیری کرنے والا ثواب میں اس شخص کی طرح ہے، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے!

اَلْمُؤَلَّفَةُ قُلُوْبُهُمْ

ان غیر مسلموں کا بیان جن کو مسلمان بنانے کے لیے دولت دی جاتی ہے

نوٹ، ابتدائے اسلام میں کافر مسلمانوں کے دشمن تھے اور مسلمان تعداد میں بہت کم تھے بعض کافر ایسے تھے کہ اگر انہیں روپیہ دیا جائے تو وہ مسلمانوں کو تکلیف نہ دیں! اور بعض ایسے بھی جو روپیہ کے طمع سے مسلمان ہو جاتے اور بعض صرف برائے نام! مسلمان ہوتے تھے! لیکن ڈگمگانے والے تھے! اگر انہیں روپیہ پیسہ نہ ملتا تو پھر وہ کافروں میں شامل ہو جاتے! حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال حکمت سے ان سب قسم کے کافروں کو حکمت کے پیش نظر مالی تعاون مثلاً اموالِ غنیمت اور! صدقات سے ان کا حصہ مقرر فرمایا!

۲۰۸۲ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ بِتُرْبَتِهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِيْ كِلَابٍ وَزَيْدِ نِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِيْ نَبْهَانَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى صَنَادِيْدُ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا تُعْطِيْ صَنَادِيْدَ نَجْدٍ وَتَدَعُنَا قَالَ إِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِأَتَأَلَّفَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ مَحْلُوْقُ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے یمن سے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں کچا سونا مٹی میں ملا ہوا ارسال فرمایا! حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا: ایک اقرع بن حابس حنظلی عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری جو بنی کلاب میں تھا! اور زید طائی جو بنی نبہان میں سے تھا! یہ دیکھ کر قریش کے لوگ ناراض ہو گئے یا قریش کے سردار غصے ہو گئے اور کہنے لگے تم نجد کے سرداروں کو دیتے ہو اور ہمیں چھوڑتے ہو۔ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! میں نے انہیں ان کا دل بہلانے کی خاطر دیا! (یعنی گو یا ابھی نئے مسلمان ہیں ان کا اعتبار نہیں! تو شاید یہ مال کے طمع میں اسلام پر جمے رہیں) اسی دوران

www.sirat-e-mustaqeem.com

النَّاسِ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِي قَتْلِهِ يَرَوْنَ أَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

ایک گھنی داڑھی والا، ابھرے ہوئے گالوں والا، بیٹھی ہوئی آنکھوں والا، پیشانی بلند اور سر منڈائے ہوا شخص آیا! اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! خدا سے ڈرو! آپ نے ارشاد فرمایا اگر میں اللہ جل شانہ کی نافرمانی کروں تو پھر کون اللہ تعالیٰ کی! تابعداری کرے گا! اللہ جل شانہ نے زمین والوں پر مجھے اپنا معتمد بنایا ہے! اور تم مجھے امین و معتمد نہیں سمجھتے بعد ازاں وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا آپ سے ایک شخص نے اجازت طلب کی کہ اسے قتل کر دیا جائے لوگوں کا خیال تھا کہ قتل کرنے کی اجازت طلب کرنے والے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے! بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن مجید کی تلاوت کریں گے مگر قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے وہ لوگ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے! اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو ایسے قتل کروں جیسے قوم عاد قتل ہوئی

نوٹ: (۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے کچھ سونا جو مٹی میں ملا ہوا تھا حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیجا!

(۲) قریش کے سرداروں کے اعتراض کے جواب میں کہ آپ دوسروں کو دیتے ہیں اور ہمیں نظر انداز فرما دیتے ہیں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ میں نے انہیں ان کی دلجوئی کے لیے بخشا! کیونکہ یہ ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں! ان کا اعتبار نہیں تو شاید مال کے اعتبار سے یہ حق و اسلام پر ڈٹے رہیں!

(۳) اس شخص کو قتل کرنے کی اجازت طلب کرنے والے حضرت سیف اللہ خالد ابن ولید رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ تھے! مگر حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر اجازت نہ بخشی کہ لوگ کہیں گے! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو قتل کروا دیتے ہیں!

(۴) قرآن مجید کا حلق سے نیچے نہ اترنے کا مطلب یہ ہے کہ ان پر قرآن مجید کا کوئی اثر نہ ہوگا!

اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے! یعنی جس طرح تیر شکار کے جسم سے پار ہو جاتا ہے اور تیر میں کچھ بھی نہیں لگتا وہ بالکل صاف بے نشان رہتا ہے! اسی طرح یہ لوگ بھی اسلام میں داخل ہوئے تھے اور پھر نکلے مگر ایمان و اسلام کا ذرا برابر نشان بھی ان پر نہ ہوگا!

ان لوگوں سے مراد وہ خارجی ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے دور اقدس میں ظاہر ہوئے وہ بظاہر بڑے متقی پرہیزگار تھے قرآن حکیم پر عمل کرنے کا دعویٰ کرتے تھے مگر ان کے دلوں میں ایمان کا نور نہ تھا! مسلمانوں سے لڑنے پر

www.sirat-e-mustaqeem.com

کمربستہ ہوتے اور انہیں کافر کہتے!

اس اجمال کی مزید تفصیل اور اشکال کی توضیح سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کچھ اس طرح مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن اور شام کے لیے دعائے برکت فرمائی!

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا۔

اے اللہ ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت عطا فرما اور ہمارے لیے یمن میں برکت عطا فرما!

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ ہمارے نجد کے لیے بھی دعا خیر فرمائیں آپ نے دوبارہ فرمایا! اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا۔

اور نجد کے بارے یوں فرمایا

هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

نجد میں فتنے اور زلزلے ہوں گے اور وہاں سے ایک شیطانی گروہ پیدا ہوگا!

ے جہت سمت مقابل شب و روز ایک ہی حال
دھوم والنجم میں ہے آنکھ تیری بینائی کی!

اَلصَّدَقَةُ لِمَنْ تَحَمَّلَ بِحِمَالَةٍ

جو شخص کسی کے قرضے کا ضامن بن جائے بعد ازاں وہ ادا نہ کر سکے تو اس شخص کو صدقہ دینا

۲۵۸۳ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فِيهَا فَقَالَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ بَيْنَ قَوْمٍ فَسَأَلَ فِيهَا حَتَّى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ۔

سیدنا حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ میں نے اپنے ذمہ ایک قرض لیا اور بعد ازاں میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کی ادائیگی کے متعلق سوال کیا! آپ نے ارشاد فرمایا! تین آدمیوں کے سوا کسی کے لیے سوال کرنا حلال نہیں ہے! وہ شخص جس نے کسی قوم کے قرضے کی ضمانت کی! بعد ازاں اسے مانگ کر ادا کیا اور جب قرضہ ادا ہو گیا تو وہ سوال کرنے سے محترز رہا!

۲۵۸۴ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ ثُمَّ

سیدنا حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ میں نے ایک قرضے کی ضمانت اٹھائی اور پھر اگر حضور علیہ السلام سے مانگا! آپ نے ارشاد فرمایا! اے قبیصہ ہمارے پاس صدقہ آنے تک ٹھہر جاؤ! اور صدقہ آنے کے بعد ہم

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الصَّدَقَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَشْهَدَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَى هٰذَا مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا.

آپ کو دلوائیں گے۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا! اے قبیصہ! صدقہ تین آدمیوں کے سوا کسی شخص کے لیے درست نہیں! ایک تو وہ شخص جو قرضہ دینے کا ضامن ہوا اس کو صدقہ دینا درست ہے! یہاں تک کہ وہ زندگی کی بنیادی ضرورت یا درستی پالے اور ایک وہ شخص جس پر کوئی مصیبت نازل ہوا اور اس آفت نے اس کا مال و متاع برباد کر دیا! اس کے لیے مانگنا جائز ہے! یہاں تک اس کی مصیبت ٹل جائے اور ختم ہو جائے ایک شخص وہ جس کو کوئی ضرورت پیش آ گئے اور اس کی قوم میں سے تین آدمیوں نے اس بات کی گواہی دی کہ بے شک یہ محتاج اور بے کس ہے! اسکو سوال کرنا بھی درست ہے: یہاں تک اس کی حاجت پوری ہو جائے! اور وہ گزارہ کرنے کا ایک ذریعہ حاصل کرے اس کے سوا سوال کرنا حرام ہے اے قبیصہ اور دوسرا کوئی شخص جو بھیک مانگتا ہے وہ حرام کھاتا ہے؛

اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْيَتِيمِ

۲۵۸۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ فَقَالَ وَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَأَفَاقَ يَمْسَحُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ أَشَاهِدٌ السَّائِلُ أَنَّهُ يَعْنِي لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا

یتیم شخص پر صدقہ کرنا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں: کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے اور ہم آپ کی خدمت میں حاضرِ خدمت تھے! آپ نے ارشاد فرمایا مجھے تم پر جو فتوحات ہوں گی اور دنیوی مال و دولت کا خدشہ ہے ایک شخص نے عرض کیا نیکی برائی لائے گی تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم یہ سماعت فرما کر خاموش ہو گئے لوگوں نے اس شخص سے دریافت کیا! تجھے کیا ہوا! تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرنا چاہتا ہے! اور آپ گفتگو نہیں فرماتے! ہم نے دیکھا کہ اس وقت حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی! جب وحی نازل ہونا موقوف ہو گئی تو حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا پسینہ پونچھا اور ارشاد فرمایا! کیا سوال کرنے والا موجود ہے! بے شک

www.sirat-e-mustaqeem.com

يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ فَإِنَّهَا أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ ثُمَّ بَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ أَنْ أَعْطَى مِنْهُ الْيَتِيمَ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَإِنَّ الَّذِي يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

نیکی سے برائی نہیں پھیلتی! (حلال بُرا نہیں ہوتا) مگر کچھ فصل جن گھاسوں کو اُگاتی ہے وہ اکھیڑ دی جاتی ہے! یا اکھیڑے جانے کے قریب کر دی جاتی ہے (حالانکہ گھاس بہترین چیز ہے؛ مگر جب جانور بہت زیادہ کھا جاتا ہے تو بدہضمی کی وجہ سے مرنے لگتا ہے! یا مر جاتا ہے) مگر ہری گھاس کھانے والا جانور جب کھاتا ہے تو اس کی کوکھیں ابھر جاتی ہیں! تو وہ سورج کی روشنی میں بیٹھ جاتا ہے اور وہ پیشاب کرتا پھر کھاتا پھرتا ہے! حلال مال و دولت مسلمان کا کتنا بہترین ساتھی ہے! بشرطیکہ اس میں سے کچھ یتیم مسکین اور مسافر کو بھی دیا جائے! ناحق مال حاصل کرے اس کی مثال ایسی ہے: جیسے کوئی کھانا کھاتا ہے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور وہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا

الصَّدَقَةُ عَلَى الْأَقَارِبِ

رشتہ داروں کو صدقہ دینا

۲۵۸۶ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَعَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ ۔

سیدنا حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسکین پر خرچ کرنے کا اکہرا ثواب اور رشتہ دار جو غریب و مسکین ہو اس پر خرچ کرنے کا ثواب دوہرا ہے: صدقہ کرنے کا اور دوسرا صلہ رحمی کا!

۲۵۸۷ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ خَفِيفَ ذَاتِ الْيَدِ أَيَسَعُنِي أَنْ أَضَعَ صَدَقَتِي فِيكَ وَفِي بَنِي أَخٍ لِي يَتَامَى فَقَالَ عَبْدُ اللهِ سَلِي عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ امْرَأَةٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی!

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے عورتو! صدقہ دو خواہ وہ تمہیں اپنے زیوروں سے بھی دینا پڑے! حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے خاوند غریب تھے میں نے ان سے دریافت کیا کیا ایسا کرنا ممکن ہے کہ میں اپنا صدقہ تمہیں اور اپنے بھائی کے یتیم لڑکوں کو دوں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیجئے کہ میں آپ کی خدمت میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ تَسْأَلُ عَمَّا أَسْأَلُ عَنْهُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُ عَنْ ذٰلِكَ وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ قَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ زَيْنَبُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ وَزَيْنَبُ الْأَنْصَارِيَّةُ قَالَ نَعَمْ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ۔

حاضر ہوئی تو دیکھا کہ ایک (اور) عورت جس کا نام بھی زینب تھا آپ کے در اقدس پر یہی مسئلہ پوچھنے کے لیے کھڑی ہے! اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اندر سے نکلے ہیں نے آپ سے کہا کہ آپ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسئلہ دریافت کریں! لیکن ہمارا نام نہ لینا! اس نے جا کر مسئلہ پوچھا! آپ نے سوال فرمایا وہ عورتیں کون ہیں! حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہیں! آپ نے پھر پوچھا کون تو نہیں! انہوں نے عرض کیا ایک زینب تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ایک اور زینب قوم انصار میں سے: حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بے شک یہ صدقہ دینا درست ہے اور انہیں دوہرا ثواب ہے! ایک صلہ رحمی کا اور دوسرا صدقے کا

اَلْمَسْأَلَةُ

سوال کرنا

۲۵۸۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْتَزِمَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةَ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص لکڑیوں کا ایک گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر فروخت کرے تو یہ سوال کرنے سے بہتر ہے! اس طرح اسے کوئی دے دے گا اور کوئی نہ دے گا۔

۲۵۸۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! آدمی ہمیشہ سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن ایسی صورت میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا!

نوٹ، بلا وجہ سوال کرنے والا قیامت کے دن ذلیل و خوار ہوا کرے گا!

۲۵۹۰ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى

حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے کچھ مانگا آپ نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

أُسْكُفَّةَ الْبَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِي الْمَسْأَلَةِ مَا مَشَى أَحَدٌ إِلَى أَحَدٍ يَسْأَلُهُ۔

عنایت فرمایا! جب اس نے اپنا پاؤں چوکھٹ پر رکھا! (واپس ہو کر جانے لگا) تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تمہیں معلوم ہو تا کہ سوال کرنا کتنا عیب اور نقص ہے! تو کوئی شخص دوسرے کے پاس مانگنے کے لیے نہ جاتا!

سُؤَالُ الصَّالِحِينَ

نیک اور صالح لوگوں سے سوال کرنا

۲۵۹۱ عَنْ ابْنِ فِرَاسِيٍّ أَنَّ فِرَاسِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَإِنْ كُنْتَ سَائِلًا لَا بُدَّ فَاسْأَلِ الصَّالِحِينَ۔

سیدنا حضرت ابن فراسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضور انور کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ سے مانگوں! آپ نے ارشاد فرمایا! نہیں اگر سوال کیے بغیر گزران نہ ہو سکے تو تم صالح اور نیک لوگوں سے سوال کرو!

نوٹ: اس لیے کہ وہ رحم اور ترس کریں گے اور تیرا راز فاش نہ کریں گے! اور احسان رکھتا نہیں جتلائیں گے مثل مشہور ہے کہ خداوند جل جلالہ چھوٹے کے احسان سے بچائے اس حدیث شریف کے راوی فراسی اور ان کے بیٹے کا نام معلوم نہیں!

اَلْاِسْتِعْفَافُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

سوال سے بچنا

۲۵۹۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَصْبِرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے بعض لوگوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سوال کیا! آپ نے انہیں عنایت فرمایا! پھر سوال کیا! پھر دیا! جب آپ کے خدمت میں باقی کچھ نہ بچا تو آپ نے ارشاد فرمایا! میرے پاس جو کچھ بھی مال و دولت ہو گا میں تم سے بچا کر نہ رکھوں گا جو شخص سوال کرنے سے بچے اللہ جل شانہ اسے بچائے گا اور جو شخص صبر کرے اللہ جل شانہ اسے صبر دے گا اور صبر سے بڑھ کر کوئی بخشش اور دولت نہیں!

۲۵۹۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی رسی لے

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَضْلِهِ فَيَسْأَلَهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ۔

کر لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اس شخص کے پاس جائے جس پر اللہ جل شانہ نے اپنا فضل و کرم فرمایا ہے اور اس سے مانگے پھر وہ اسے دے یا نہ دے

فَضْلُ مَنْ لَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا

لوگوں سے کچھ نہ مانگنے والے کی فضیلت

۲۵۹۴ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنُ لِيْ وَاحِدَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ قَالَ يَحْيٰى هٰهُنَا كَلِمَةٌ مَعْنَاهَا أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا ۔

سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھے ایک بات کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں یحییٰ نے کہا وہ بات یہ ہے کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے

۲۵۹۵ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَصْلُحُ الْمَسْأَلَةُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ رَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَيَسْأَلُ حَتّٰى يُصِيْبَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَيَسْأَلُ حَتّٰى يُؤَدِّيَ إِلَيْهِمْ حَمَالَتَهُمْ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَرَجُلٍ يَحْلِفُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ ذَوِي الْحِجٰى بِاللّٰهِ لَقَدْ حَلَّتِ الْمَسْأَلَةُ لِفُلَانٍ فَيَسْأَلُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ مَعِيْشَةٍ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ فَمَا سِوٰى ذٰلِكَ سُحْتٌ ۔

سیدنا حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ارشاد فرماتے سنا: تین آدمیوں کے سوا کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ سوال کرے ایک تو وہ شخص جس پر مصیبت آئی اور وہ سوال کرے حتّٰی کہ وہ اپنی گزران کا بہترین ذریعہ حاصل کرے اور پھر سوال نہ کرے! ایک وہ شخص جس نے کسی کا قرض اپنے ذمے لیا: وہ مانگے یہاں تک کہ وہ قرضہ ادا ہو پھر سوال سے باز رہے ایک وہ شخص جس کی قوم کے تین عقلمند آدمی گواہی اللہ کا نام لے کر دیں! بے شک اس کا سوال کرنا صحیح ہے: وہ سوال کرے حتّٰی کہ اس کی گزران ہونے لگے! اور پھر وہ سوال کرنے سے باز رہے! اس کے سوا مانگنا حرام ہے:

حَدُّ الْغِنٰى

امارت کی تشریح

۲۵۹۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسْأَلُ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ جَاءَتْ خُمُوْشًا أَوْ كُدُوْحًا فِيْ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا ذَا يُغْنِيْهِ أَوْ مَا ذَا غِنَاهُ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا أَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں سے مانگے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جس کی وجہ سے وہ بے نیاز ہو تو قیامت کے دن اس کا منہ زخمی ہوگا یا اس کے چہرے پر گھو خراشیں ہوں گی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کتنے مال و دولت سے امیر بنتا ہے! آپ نے ارشاد فرمایا پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ، پچاس درہم تقریباً پندرہ روپیوں کے برابر بنتے ہیں، جس شخص کے پاس اتنا مال ہو جس کی وجہ سے وہ غنی اور امیر ہو اس پر سوال کرنا حرام! اگرچہ سوال کیے بغیر اس شخص کو زکوٰۃ دینا درست ہے! ایک دوسری حدیث شریف کے مطابق اگر ایک شخص کے پاس صبح و شام کا کھانا موجود ہو تو اس کا سوال کرنا درست نہیں:

بَابُ الْإِلْحَافِ فِي الْمَسْأَلَةِ

چمٹ کر سوال کرنا

۲۵۹۷ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ وَلَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارِكَ اللَّهُ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ مِنَ الْمُلْحِفِ۔

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گڑگڑا کر اور چمٹ کر نہ مانگو! تم میں سے جو کوئی شخص مجھ سے مانگتا ہے اور میں دل سے ناراض ہوتا ہوں تو اللہ تعالیٰ جو کچھ میں اسے دیتا ہوں اس میں اس کے چمٹ کر مانگنے کی وجہ سے برکت نہ دے گا!

۲۵۹۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا فَهُوَ الْمُلْحِفُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سوال کرے اور اس کے پاس چالیس درہم ہوں تو وہ شخص پیچھے پڑ کر مانگتا ہے۔

۲۵۹۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَرَّحَتْنِي أُمِّي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَقَعَدْتُ فَاسْتَقْبَلَنِي وَقَالَ مَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنِ اسْتَكْفَى كَفَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَسْأَلُ وَلَهُ قِيمَةُ أُوقِيَّةٍ فَقَدْ أَلْحَفَ فَقُلْتُ نَاقَتِي الْيَاقُوتَةُ خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میری والدہ نے مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا میں حاضر ہو کر بیٹھ گیا! آپ اپنا رخ انور میری طرف کر کے بیٹھے اور ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں سے بے نیاز ہو گا اللہ جل شانہ اسے لوگوں سے بے نیاز کر دے گا! اور جو شخص سوال سے بچے گا! اللہ جل شانہ اسے بچائے گا! اور جو شخص تھوڑے سے مال پر کفایت کرے گا اللہ جل شانہ اسے کفایت دے گا! اور جو شخص سوال کرے گا حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) کے برابر مال ہو گا تو اس نے الحاف کیا! میں نے دل ہی دل میں سوچا کہ میری اونٹنی یاقوتہ ایک اوقیہ سے بہتر ہے! میں واپس آ گیا اور آپ سے سوال نہیں کیا!

إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ دَرَاهِمُ وَكَانَ لَهُ عِدْلُهَا

جس شخص کے پاس روپیہ نہ ہو لیکن مال ہو

۲۶۰۰ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ نَزَلْتُ أَنَا وَأَهْلِي بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَقَالَ لِي أَهْلِي

قبیلہ بنی اسد کے ایک شخص راوی ہیں کہ وہ اور ان کے قبیلہ کے بعض لوگ مدینہ منورہ کے قبرستان بقیع الغرقد میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

اِذْهَبْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلْهُ لَنَا شَيْئًا نَأْكُلُهُ فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا يَسْأَلُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أَجِدُ مَا أُعْطِيكَ فَوَلَّى الرَّجُلُ عَنْهُ وَهُوَ مُغْضَبٌ وَهُوَ يَقُولُ لَعَمْرِي إِنَّكَ لَتُعْطِي مَنْ شِئْتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيَغْضَبُ عَلَيَّ أَنْ لَا أَجِدَ مَا أُعْطِيهِ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا قَالَ الْأَسَدِيُّ فَقُلْتُ لَلِقْحَةٌ لَنَا خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ وَالْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَعِيرٌ وَزَبِيبٌ فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ حَتَّى أَغْنَانَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

٢٦٠١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ۔

مَسْئَلَةُ الْقَوِيِّ الْمُكْتَسِبِ

٢٦٠٢ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّ رَجُلَيْنِ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلَانِهِ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَلَّبَ فِيهِمَا الْبَصَرَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ بَصَرَهُ فَرَآهُمَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتُمَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ۔

آگئے! میری بیوی نے مجھے کہا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر کچھ مانگ کر لاؤ! جسے ہم کھائیں میں آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور ایک ایسے شخص کو دیکھا جو مانگ رہا تھا! آپ ارشاد فرماتے تھے میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو میں تمہیں دوں، وہ شخص پیٹھ پھیر کر غصے سے وہاں اور کہہ رہا تھا مجھے عمر دینے والے کی قسم تم جسے چاہتے ہو اسے دیتے ہو! حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اس وجہ سے مجھ پر غصے ہوتا ہے کہ میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو میں اسے دوں! تم میں سے جو شخص بھی سوال کرے حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) ہوں یا اتنا مال ہو تو اس نے ناحق سوال کیا! میں نے کہا میرے پاس ایک اونٹ چالیس درہم سے بہتر ہے! بعد ازاں میں واپس آ گیا اور آپ سے کچھ نہ مانگا! اس کے بعد حضور سرورِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں جو اور سوکھے انگور پیش خدمت ہو گئے آپ نے اس میں سے ہمیں بھی کچھ حصہ دیا یہاں تک کہ اللہ جل شانہ نے ہمیں مالدار فرما دیا!

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مالدار اور ہٹے کٹے شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ صدقہ لے! (جو محنت مزدوری کر سکے)

طاقتور اور کما سکنے والے شخص کا سوال کرنا

سیدنا حضرت عبید اللہ بن عدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ دو شخصوں نے ان سے بیان کیا کہ وہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے صدقہ میں سے کچھ طلب کرتے تھے! آپ نے انہیں غور سے دیکھا محمد (راوی) کہتے ہیں کہ آپ نے ان پر نظر ڈالی اور معلوم کیا کہ وہ طاقتور ہیں فرمایا! اگر تم پسند کرو تو لیکن صدقہ کے مال میں مالدار اور طاقتور کمانے والے کا کوئی حصہ نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَسْأَلَةُ الرَّجُلِ ذَا سُلْطَانٍ

۲۶۰۳- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسَائِلَ كُدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ كَدَحَ وَجْهَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ شَيْئًا لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا۔

حاکم سے سوال کرنا

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! سوال کرنے والا اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے جتنا بھی چاہے! اپنے چہرے کو زخمی کرے اور جس کا جی چاہے اسے چھوڑ دے! مگر وہ شخص جو حاکم سے کوئی چیز طلب کرے یا ایسی چیز مانگے جس کے بغیر کوئی علاج نہ ہو سکے!

مَسْأَلَةُ الرَّجُلِ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ

۲۶۰۴- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةُ كَدٌّ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ أَمْرًا لَا بُدَّ مِنْهُ۔

ضروری چیز کے لیے سوال کرنا

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! سوال کرنا ایک زخم ہے اور سائل! سوال کرکے اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے سوائے اس شخص کے جو حاکم سے مانگے یا ایسی چیز مانگے جس کے بغیر چارہ نہ ہو!

۲۶۰۵- عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ فَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ۔

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے مجھے عنایت فرمایا! پھر مانگا پھر دیا! پھر مانگا پھر دیا! بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے حکیم! مال دیکھنے میں سرسبز و شیریں ہے جو شخص اسے خوشی سے لے گا! اسے برکت دی جائے گی! اور جو شخص طمع لالچ سے لے گا اسے برکت نہ دی جائے گی وہ اس شخص کی طرح ہو گا جو کھائے اور اس کا پیٹ نہ بھرے!

الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى

۲۶۰۶- عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي قَدْ مَرَّ الْحَدِيثُ وَفِيهِ زِيَادَةٌ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى۔

اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا (آخر تک وہی حدیث شریف ہے جو اوپر عرض کی جا چکی) آخر میں اتنا زیادہ ہے کہ اوپر والا ہاتھ دینے والا نیچے

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۶۰۷ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ۔

ہاتھ سے بہتر ہے (یعنی مانگنے والے سے)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے مانگا (آخر تک وہی حدیث شریف ہے اجمالاً بیان کی جا چکی) صرف اتنا زیادہ ہے کہ حکیم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچائی اور حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: میں اب آپ کے بعد کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کروں گا: یہاں تک کہ دنیا سے چلا جاؤں (ایسا ہی ہوا اور حضرت حکیم بن حزامؓ نے زندگی بھر کسی سے کچھ نہ لیا؛ یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ انہیں اپنے دور خلافت میں دینے کے لیے بلاتے تاکہ مال غنیمت سے انہیں کچھ حصہ دیا جائے لیکن وہ نہ لیتے)

مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا مِّنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ

جس شخص کو اللہ جل شانہٗ سوال کے بغیر کوئی چیز دے

۲۶۰۸ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضي عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا فَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَجْرِي عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ خُذْ مَا أَعْطَيْتُكَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھے تحصیل صدقہ کے کام پر مقرر کیا میں جب فارغ ہوا اور صدقہ ان کو دے دیا، انہوں نے مجھے حکم دیا میں نے عرض کیا کہ میں نے یہ کام رضائے الٰہی کے لیے کیا تھا: اور مجھے بھی اللہ جل شانہٗ بدلہ دے گا! انہوں نے فرمایا جو کچھ میں دیتا ہوں اسے لے لیجئے! کیونکہ میں نے بھی حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک کام کیا تھا اور اس کے بعد میں نے تمہاری طرح ہی کہا تھا! آپ نے فرمایا جب تجھے بن مانگے کوئی چیز ملے تو اس میں سے کھاؤ اور صدقہ کرو

۲۶۰۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنَ الشَّامِ فَقَالَ أَلَمْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: آپ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

أُخْبَرُ أَنَّكَ تَعْمَلُ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ الْمُسْلِمِينَ فَتُعْطَى عَلَيْهِ عُمَالَتَهُ فَلَا تَقْبَلُهَا قَالَ أَجَلْ إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْمَالَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي وَأَنَّهُ أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ مَا آتَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هَذَا الْمَالِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

خدمت اقدس میں شام سے حاضر ہوگئے انہوں نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ تم مسلمانوں کا کام کرتے ہو: اور جو اجرت ملتی ہے وہ قبول نہیں کرتے! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! اں درست ہے! میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں صحت و عافیت سے ہوں! میں چاہتا ہوں کہ جو مال مجھ کو اجرت میں موصول ہوتا ہے! وہ مسکینوں پر بطور صدقہ خرچ ہو! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں … یہی کچھ چاہتا تھا جو کچھ آپ چاہتے ہیں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مجھے مال عنایت فرماتے میں عرض کرتا اس کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے! ایک دفعہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے مال عنایت فرمایا میں نے عرض کیا جو شخص مجھ سے زیادہ محتاج ہے اسے عنایت فرمایئے حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ تجھے دنیوی اموال میں سے جو سوال اور طمع کے بغیر عنایت فرمائے تو اسے لے لے اور کام میں لا اور صدقہ کر اور جو مال تجھے نہ دے اس کے حاصل کرنے کے لیے بے فائدہ رنج اور غصہ نہ کر!

٢٦١٠- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعُمَالَةَ رَدَدْتَهَا فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ عُمَرُ فَمَا تُرِيدُ إِلَى ذَلِكَ فَقُلْتُ لِي أَفْرَاسٌ وَأَعْبُدٌ وَأَنَا بِخَيْرٍ وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْتَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! آپ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں شام سے حاضر ہوگئے! انہوں نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ تم مسلمانوں کا کام کرتے ہو! اور جو اجرت ملتی ہے وہ قبول نہیں کرتے! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں درست ہے حضرت عمر نے فرمایا تمہارا اس سے کیا مقصد ہے میں نے کہا میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں صحت و عافیت سے ہوں میں چاہتا ہوں کہ جو مال مجھ کو اجرت میں موصول ہوتا ہے! وہ مسکینوں پر بطور صدقہ خرچ ہو! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کر میں نے بھی یہی کچھ چاہا تھا جو کچھ آپ چاہتے ہیں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مجھے مال عنایت فرما

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ مَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

میں عرض کرتا اس کو دے دیجئے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے! ایک دفعہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے مال عنایت فرمایا میں نے عرض کیا جو شخص مجھ سے زیادہ محتاج ہے اسے عنایت فرمایئے! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے دنیوی اموال میں سے جو سوال اور طمع کے بغیر عنایت فرمائے تو اسے لے لے اور کام میں لا اور صدقہ کر اور جو مال تجھے نہ دے اس کے حاصل کرنے کے لیے تو بے فائدہ رنج اور غم نہ کر!

۲۶۱۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ مَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا آپؓ فرماتے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مجھے بخشتے تھے: میں عرض کرتا اس کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے! ایک دفعہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے مال عنایت فرمایا: میں نے عرض کیا یہ اسے عنایت فرمایئے جو مجھ سے زیادہ مستحق ہے آپ نے فرمایا اسے لے لیجئے اور کام میں لایئے! صدقہ دیجئے! اور جو مال تمہارے پاس آ جائے اور آپؓ کو اس کا لالچ نہ ہو اور نہ ہی اس کا سوال کرے تو اسے لے لیجئے اور اگر نہ آئے تو اس کے لیے اپنے آپ کو رنج اور تکلیف میں نہ ڈال!

بَابُ اسْتِعْمَالِ آلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ

حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر کرنا

۲۶۱۲ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ائْتِيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولَا لَهُ اسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَأَتَانَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَنَحْنُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَالَ لَهُمَا أَنَّ رَسُولَ

سیدنا حضرت ربیعہ بن الحارث رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپؓ نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیجئے کہ حضور آپ کو صدقات وصول کرنے پر عامل مقرر کریں! اس دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہم اسی حال میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَسْتَعْمِلُ مِنْکُمْ اَحَدًا عَلَی الصَّدَقَۃِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَالْفَضْلُ حَتّٰی اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا اِنَّ ھٰذِہِ الصَّدَقَۃَ اِنَّمَا ھِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاِنَّھَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم آپ دونوں میں سے کسی کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر نہیں فرمائیں گے۔ بعد ازاں میں اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ دونوں مل کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صدقہ لوگوں کی ہاتھوں کا میل ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کیلئے درست نہیں ہے۔

نوٹ: آپ نے اپنی آل کیلئے زکوٰۃ لینا اس لیے منع فرمایا کہ صدقہ، زکوٰۃ اور خیرات لینے میں نہایت ذلت اور محتاجی ہے: چونکہ یہ لوگ بزرگ ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ وہ اپنی محنت سے مال پیدا کریں اور عزت قائم رکھیں۔

بَابُ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْھُمْ

ایک قوم کا بھانجا بھی اس میں داخل ہے

۲۶۱۳ عَنْ شُعْبَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ اِیَاسٍ مُعَاوِیَۃَ بْنِ قُرَّۃَ اَسَمِعْتَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِھِمْ قَالَ نَعَمْ۔

۲۶۱۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْھُمْ۔

سیدنا حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوایاس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کسی قوم کا بھانجا اسی قوم میں سے ہے! انہوں نے فرمایا ہاں!

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کسی قوم کا بھانجا اس قوم میں شامل ہے

[باب] مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْھُمْ

کسی خاندان کا آزاد کردہ غلام اس قوم میں شامل ہوگا

۲۶۱۵ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَاَرَادَ اَبُوْ رَافِعٍ اَنْ یَّتْبَعَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْھُمْ۔

سیدنا حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ مخزوم کے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر فرمایا: حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے اس کے ہمراہ جانا چاہا! آپ نے ارشاد فرمایا: صدقہ ہم پر حلال نہیں ہے، اور کسی قوم کا آزاد کیا ہوا غلام ان میں داخل ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلصَّدَقَةُ لَاتَحِلُّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس کے لیے صدقہ درست نہیں

۲۶۱۶ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِشَيْءٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ بَسَطَ يَدَهُ۔

سیدنا حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کوئی کھانے کی چیز آتی تو آپ دریافت فرماتے کہ کیا تحفہ ہے یا صدقہ؟ اگر عرض کیا جاتا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ تناول نہ فرماتے! اگر عرض کیا جاتا کہ یہ ہدیہ ہے تو آپ تناول فرمانے کے لیے ہاتھ بڑھاتے

إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ

جب صدقہ ایک شخص کے پاس سے ہو کر آئے

۲۶۱۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَتُعْتِقَهَا وَأَنَّهُمُ اشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَخُيِّرَتْ حِينَ أُعْتِقَتْ وَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ هَذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید کر آزاد کرنا چاہا! لیکن اس کے مالکوں نے شرط یہ لگائی کہ اس کی وراثت ہم لیں گے! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں اس کا تذکرہ ہوا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے خرید لیجیے اور آزاد کر دیجیے ترکہ اسی شخص کو ملے گا جو آزاد کرے گا! (اور ان کی شرائط لغو ہیں) جب وہ آزاد ہوئی تو اسے اختیار ملا کہ وہ اپنے خاوند کے پاس رہے یا نہ رہے! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں گوشت پیش کیا گیا: لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں دیا گیا تھا! آپ نے ارشاد فرمایا: کہ وہ اس کے لیے صدقہ ہے! اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند آزاد تھا!

نوٹ، مولف رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں: کہ اگر مسکین شخص صدقے کا مال کسی مالدار کو بطور ہدیہ پیش کرے تو امیر اور مالدار آدمی اس کو استعمال کر سکتا ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

شَرُّ الصَّدَقَةِ

سب سے بُرا صدقہ

٢٦١٨ عَنْ عُمَرَ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبْتَاعَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ میں نے خدا کی راہ میں سواری کو ایک گھوڑا دیا! میں نے جس شخص کو دیا اس نے گھوڑے کی حالت ناگفتہ بہ کر دی! میں نے چاہا کہ اس گھوڑے کو خرید لوں کیونکہ وہ سستا بیچ دے گا! لیکن میں نے پہلے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا! آپ نے ارشاد فرمایا! اگر وہ تمہیں ایک درہم کے بدلے بھی دے تو تم اسے نہ خریدنا! کیونکہ صدقہ دے کر لینے والا کتے کی طرح ہے! کہ وہ قے کرتا ہے! اور پھر اسے چاٹ لیتا ہے!

٢٦١٩ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَرَآهَا تُبَاعُ فَأَرَادَ شِرَاءَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضْ فِي صَدَقَتِكَ۔

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپؓ نے سواری کے لیے خدا کی راہ میں ایک گھوڑا دیا! بعد ازاں دیکھا کہ وہ گھوڑا فروخت ہو رہا ہے! اسے خریدنا چاہا! حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اپنے صدقے میں نہ لوٹو (صدقہ واپس نہ لو)

٢٦٢٠ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِالْفَرَسِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهَا تُبَاعُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا صدقہ دیا! بعد ازاں اسے بکتے ہوئے دیکھا! تو آپؓ نے اس کے خریدنے کا ارادہ فرمایا! بعد ازاں آپ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے اجازت چاہی آپ نے ارشاد فرمایا اپنے صدقے میں نہ لوٹو (صدقہ واپس نہ لو)

٢٦٢١ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَتَّابَ بْنَ أَسِيدٍ أَنْ يَخْرُصَ الْعِنَبَ فَتُؤَدَّى زَكٰوتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا۔

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے عتاب بن اسید کو انگوروں کا اندازہ کرنے کا حکم فرمایا! (جب وہ درختوں پر ہوں) پھر ان کی زکوٰۃ لینے کا جب وہ خشک ہو کر اتارے جائیں جیسے خشک ہوتے وقت کھجور کی زکوٰۃ لی جاتی ہے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمَّتْ كِتَابُ الزَّكٰوةِ۔

اللہ جل شانہٗ کے فضل و کرم سے کتاب الزکوٰۃ ختم ہوئی

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ مَنَاسِكِ الْحَجِّ

حج کے بیان میں کتاب

نوٹ:- حج ہر اس مسلمان پر فرض ہے جو استطاعت رکھتا ہو یعنی راہ میں امن ہو اس کے پاس اتنی دولت ہو جو خوراک اور سواری کو کافی ہو حتیٰ کہ وہ حج سے اپنے لوٹنے اور گھر بار کے خرچ کے لیے بھی رقم کافی ہو

بَابُ وُجُوْبِ الْحَجِّ

حج کے فرض ہونے کا بیان

٢٦٢٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَالَ رَجُلٌ فِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ عَنْهُ حَتَّى أَعَادَهُ ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَخُذُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا۔ اللہ جل شانہٗ نے تم پر حج کو فرض فرمایا ہے! ایک شخص نے دریافت کیا کیا ہر سال آپ نے جواب میں کچھ ارشاد نہ فرمایا، یہاں تک کہ اس نے تین دفعہ یہی! سوال کیا، پھر حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر میں ہاں کرتا تو حج ہر سال واجب ہو جاتا! اور اگر ہر سال واجب ہو جاتا تو تم اسے ادا نہ کر سکتے: جب تک میں از خود تمہیں کوئی حکم نہ کروں تم بھی مجھ سے کچھ نہ پوچھو! تم سے پہلے لوگ محض اس وجہ سے تباہ ہو گئے کہ وہ زیادہ سوال کرتے اور اپنے پیغمبروں پر زیادہ اختلاف کرتے: جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ممکن ہو اس پر عمل کرو اور جب میں تمہیں کسی بات سے منع کروں تو تم اس سے پرہیز کرو۔

٢٦٢٣ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَالَ الْأَقْرَعُ ابْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ كُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ ثُمَّ إِذًا لَا تَسْمَعُونَ وَلَا تُطِيعُونَ وَلٰكِنَّهُ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ جل شانہٗ نے تم پر حج فرض فرمایا ہے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! کیا ہر سال؟ آپ خاموش ہو رہے اور ارشاد فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو حج ہر سال واجب ہو جاتا پھر تم نہ سنتے اور نہ ہی عمل کرتے نہیں بلکہ حج ایک ہی دفعہ فرض ہے:

نوٹ:- حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم ماذون من اللہ ہو کر شارع ہیں! اور اللہ رب العزت نے جملہ احکام

www.sirat-e-mustaqeem.com

حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد فرمادیئے ہیں آپ جو کچھ چاہیں احکام شریعت سے متوقف فرمادیں ! اور جو کچھ چاہیں جس کے لیے چاہیں حلال و حرام فرمادیں آپ حلال بھی فرماتے ہیں اور حرام بھی فرماتے ہیں اور فرض بھی فرماتے ہیں مواہب لدنیہ للقسطلانی، زرقانی ج ۵، ۲۲۲ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حلال فرماتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے : قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے پاک و صاف اور ستھری اشیاء حلال فرماتے ہیں اور گندی و ناپاک چیزیں حرام۔ پ۹ اعراف ع ۱۵

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ جو چیزیں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تمہیں دیں انہیں لے لو اور جس چیز سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ! پ ۲۸، حشر ع ۱،

نیز ارشاد باری ہے:

وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ۔ (پ ۱۰۔ توبہ ع ۴)

اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا اسے وہ کفار حرام نہیں سمجھتے!

(۴) فرمان خداوندی ہے

مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ۔ (پ ۲۲ احزاب ع ۲)

(ترجمہ) کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی معاملہ کا فیصلہ صادر فرمائیں تو وہ اپنی رائے اور معاملہ کو دخل دیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف پیغام رساں ہی نہیں بلکہ شارع ہونے کی حیثیت سے مطاع بھی ہیں، آمر، حاکم اور قاضی بھی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ۔ (پ۵۔النساء: ع ۸)

(ترجمہ) اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانو۔

وُجُوبُ الْعُمْرَةِ

عمرہ کے واجب ہونے کا بیان

۲۶۲۴ عَنْ أَبِي رَزِينٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ۔

سیدنا حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم: میرا والد بہت ضعیف ہے! وہ نہ حج کرسکتا ہے نہ عمرہ نہ ہی اونٹ پر سوار ہوسکتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ ادا کرو

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ الْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ

حج مبرور کا بیان

نوٹ، حج مبرور وہ حج ہے جس میں نہ کوئی گناہ سرزد ہو اور نہ ہی اس کے بعد گناہ سرزد ہو!

٢٦٢٥ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَجَّةُ الْمَبْرُوْرَةُ لَیْسَ لَهَا جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ وَ الْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، حج مبرور کا بدلہ جنت سے کم نہیں اور ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہے!

٢٦٢٦ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَجَّةُ الْمَبْرُوْرَةُ لَیْسَ لَهَا ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ مِثْلَهٗ سَوَاءٌ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ يُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہی ہے سابق حدیث کی طرح یکساں اور عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے!

فَضْلُ الْحَجِّ

حج کی فضیلت کا بیان

٢٦٢٧ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ کونسا عمل افضل ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا! اللہ جل شانہ پر ایمان لانا اس نے دریافت کیا پھر کونسا! آپ نے ارشاد فرمایا جہاد فی سبیل اللہ اس نے عرض کیا پھر کونسا آپ نے ارشاد فرمایا، حج مبرور!

نوٹ، جہاد فی سبیل اللہ جو دین پھیلانے کی غرض سے ہو مال اور ملک کے طمع کے لیے نہ ہو۔

٢٦٢٨ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ اَلْغَازِیْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شخص اللہ کے مہمان ہیں ایک مجاہد (غازی) دوسرا... حاجی اور تیسرا عمرہ کرنے والا

٢٦٢٩ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِهَادُ الْكَبِیْرِ وَالصَّغِیْرِ وَالضَّعِیْفِ وَالْمَرْاَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بوڑھے، بچے، کمزور ضعیف اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ ہے!

٢٦٣٠ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ جل شانہ کے گھر کا حج کیا، بے ہودہ نہ بکا گناہ نہ کیا وہ گناہوں سے پاک ایسے واپس آئے گا جیسے اسے اس کی ماں نے جنا تھا

۲۲۳۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا نَخْرُجُ فَنُجَاهِدَ مَعَكَ فَإِنِّي لَا أَرَى عَمَلًا فِي الْقُرْآنِ أَفْضَلَ مِنَ الْجِهَادِ قَالَ لَا وَلَكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ وَأَجْمَلَهُ حَجُّ الْبَيْتِ حَجٌّ مَبْرُورٌ۔

نوٹ: یہ حکم عورتوں کے ساتھ خاص ہے:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم آپ کے ساتھ نکل کر جہاد نہ کریں کیونکہ میں قرآن مجید میں جہاد سے بڑھ کر کوئی عمل افضل نہیں پاتی؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں تمہارے لیے بہتر اور افضل جہاد حج مبرور ہے

فَضْلُ الْعُمْرَةِ

عمرے کی فضیلت

۲۲۳۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے (درمیان کے گناہوں کے لیے) اور حج مبرور کا بدلہ فقط جنت ہی ہے۔

الْمُتَابَعَةُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج کے ساتھ ہی عمرہ ادا کرنا

۲۲۳۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ ایک کے بعد دوسرا کرو کیونکہ وہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دُور کرتے ہیں جیسے بھٹی میں میل کچیل دور ہو جاتی ہے

۲۲۳۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجِّ ثَوَابٌ دُونَ الْجَنَّةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ ایک کے بعد دوسرا کرو، کیونکہ وہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو دور کرتے ہیں۔ جیسے لوہے کی بھٹی سونے اور چاندی کی میل رفع کرتی ہے اور حج کا بدلہ جنت کے سوا نہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِيْ نَذَرَ اَنْ يَّحُجَّ

اس میت کی طرف سے حج کرنا جس نے حج کی نذر کی ہو

٢٦٢٥ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَاَتَى اَخُوْهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اُخْتِكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُوا اللّٰهَ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حج کی نذر مانی بعد ازاں وہ فوت ہو گئی اس کا بھائی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور یہ مسئلہ دریافت کیا حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتا اس نے عرض کیا ہاں آپ نے ارشاد فرمایا تو اللہ جل شانہ کا قرض ادا کرو اسکا قرض ادا کرنا زیادہ اہم ہے

اَلْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِيْ لَمْ يَحُجَّ

اس میت کی طرف سے حج کرنا جس نے حج نہیں کیا

٢٦٢٦ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَتْ امْرَاَةٌ سِنَانَ بْنَ سَلَمَةَ الْجُهَنِيَّ اَنْ يَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اُمَّهَا مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ اَفَيُجْزِئُ عَنْ اُمِّهَا اَنْ تَحُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّهَا دَيْنٌ فَقَضَتْهُ عَنْهَا لَمْ يَكُنْ يُجْزِئُ عَنْهَا فَلْتَحُجَّ عَنْ اُمِّهَا ـ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں: کہ ایک عورت نے سنان بن سلمہؓ سے کہا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہے اس نے حج نہیں کیا تھا کیا میں اس کی طرف سے حج کروں تو کافی ہو گا؟ تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیوں نہیں اگر اس کی والدہ پر قرض ہوتا اور وہ ادا کرتی تو کیا یہ کافی نہ ہوتا! اسے اپنی والدہ کی طرف سے حج کرنا چاہیے

٢٦٢٧ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْهَا مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ قَالَ حُجِّيْ عَنْ اَبِيْكِ ـ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں: کہ ایک عورت نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے! دریافت کیا میرا والد فوت ہو گیا اور اس نے حج نہیں کیا تھا: آپ نے ارشاد فرمایا تو اپنے والد کی طرف سے حج کرے

اَلْحَجُّ عَنِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّحْلِ

سواری پر سوار ہونے کی طاقت نہ رکھنے والے زندہ شخص کی طرف سے حج ادا کرنا

٢٦٢٨ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلٰى

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ قبیلہ بنی خثعم کی ایک عورت نے مزدلفے میں دسویں تاریخ کی صبح کو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس

www.sirat-e-mustaqeem.com

عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّحْلِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

۲۶۳۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

الْعُمْرَةُ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ

۲۶۴۰ عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَالظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ۔

تَشْبِيهُ قَضَاءِ الْحَجِّ بِقَضَاءِ الدَّيْنِ

۲۶۴۱ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ خَثْعَمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الرُّكُوبَ أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ فَهَلْ يُجْزِئُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ أَنْتَ أَكْبَرُ وَلَدِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ أَكُنْتَ تَقْضِيهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْهُ۔

۲۶۴۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ أَفَأَحُجُّ

میں عرض کیا یا رسول صلے اللہ علیہ وسلم: اللہ جل شانہٗ عم نوالہٗ نے اس وقت اپنے بندوں پر فرض حج فرمایا۔ جب کہ میرا والد ایک بوڑھا ضعیف ہے، جو اونٹ پر سوار نہیں ہو سکتا ہے، کیا میں اس کی جانب سے حج ادا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دوسری روایت بھی اس طرح مروی ہے۔

طاقت نہ رکھنے والے شخص کی طرف سے عمرہ ادا کرنا

سیدنا حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا والد بوڑھا اور ضعیف ہے۔ وہ نہ تو حج کر سکتا ہے اور نہ ہی عمرہ، نہ ہی اونٹ پر سوار ہو سکتا ہے؟ تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ ادا کیجیے۔

حج کا ادا کرنا ایسے ہے جیسے قرض کا ادا کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ بنی خثعم کا ایک شخص بارگاہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا والد بہت بوڑھا اور ناتواں وضعیف ہے وہ سوار نہیں ہو سکتا اس پر اللہ جل شانہٗ کا فرض کیا ہوا حج ہے کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے پوچھا کیا تو اس کا بڑا بیٹا ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں آپ نے پوچھا دیکھو اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے؟ اس نے عرض کیا بے شک آپ نے ارشاد فرمایا۔ تو تم اس کی طرف سے حج کرو

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: میرا

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اَبِيْكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ تَقْضِيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ۔

والد فوت ہو گیا اور اس نے حج نہیں کیا کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے پوچھا دیکھو اگر تیرے والد پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے اس نے عرض کیا ہاں آپ نے ارشاد فرمایا تو پھر تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو کیونکہ اللہ کا قرض اہم ہے

٢٦٤٣ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبِيْ اَدْرَكَهُ الْحَجُّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَثْبُتُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَاِنْ شَدَدْتُهُ خَشِيْتُ اَنْ يَمُوْتَ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ اَكَانَ مُجْزِئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ اَبِيْكَ

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میرے باپ پر حج فرض ہوا اور وہ بوڑھا ہے اونٹ پر تھم نہیں سکتا اور اگر اس کو باندھ دوں تو ڈرتا ہوں کہ کہیں مر جائے کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا تو دیکھ اگر اس پر قرض ہوتا اور تو ادا کرتا وہ ادا ہو جاتا۔ بولا ہاں۔ آپ نے فرمایا پھر اپنے باپ کی طرف سے حج کر۔

حَجُّ الْمَرْاَةِ عَنِ الرَّجُلِ

عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

٢٦٤٤ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ تَسْتَفْتِيْهِ وَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهِ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے اسی دوران قبیلہ بنی خثعم کی ایک عورت آپ سے مسئلہ پوچھنے آئی فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی! تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسرے طرف پھیرنے لگے اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب میرے والد پر اللہ جل شانہٗ کا اپنے بندوں پر فرض کیا ہوا۔ حج آیا تو وہ بوڑھا ضعیف تھا! اونٹ پر بیٹھ نہ سکتا تھا! کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اور یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے

٢٦٤٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهِ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَوِيْ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِيْ عَنْهُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے اسی دوران قبیلہ بنی خثعم کی ایک عورت آپ سے مسئلہ پوچھنے آئی فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی! وہ ایک حسین و جمیل عورت تھی۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسرے طرف پھیرنے لگے اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! جب میرے والد پر

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَأَخَذَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا وَكَانَتْ امْرَأَةً حَسْنَاءَ وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ۔

اللہ جل جلالہ کا اپنے بندوں پر فرض کیا ہوا حج آیا تو وہ بوڑھا ضعیف تھا؛ اور نہ اونٹ پر بیٹھ سکتا تھا؛ کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کروں آپ نے فرمایا ہاں اور یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے (الفاظ آگے پیچھے ہیں مگر ترجمہ سابق حدیث والا ہی ہے)

٢٦٤٦ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ وَإِنْ حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَإِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيتُ أَنْ أَقْتُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أُمِّكَ۔

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ آپ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے سوار تھے۔ اسی دوران ایک شخص نے آکر عرض کی کہ میری والدہ ضعیف اور بوڑھی ہے۔ اگر میں اسے اونٹ پر بٹھاؤں تو اوپر نہیں بیٹھ سکتی؛ اور اگر اونٹ کے اوپر باندھ دوں تو ڈرتا ہوں کہ وہ کہیں فوت نہ ہو جائے؛ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تُو ادا کرتا؛ وہ بولا بے شک آپ نے ارشاد فرمایا تو پھر تم اپنی والدہ کی طرف سے حج ادا کرو

مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَحُجَّ عَنِ الرَّجُلِ أَكْبَرُ وَلَدِهِ

باپ کی طرف سے بڑا لڑکا حج کرے تو بہتر ہے

٢٦٤٧ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ أَنْتَ أَكْبَرُ وَلَدِ أَبِيكَ فَحُجَّ عَنْهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ ایک شخص کو چونکہ تو اپنے والد کا سب سے بڑا بیٹا ہے؛ لہٰذا اپنے والد کی طرف سے حج کر

الْحَجُّ بِالصَّغِيرِ

چھوٹے لڑکے کو حج کرانا

٢٦٤٨ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک عورت نے بچے کو اٹھا کر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کا بھی حج ہو گا؛ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں اس کا ثواب تجھے ملے گا

www.sirat-e-mustaqeem.com

٢٣٤٩- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا مِنْ هَوْدَجٍ وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک عورت نے ہودج میں سے اپنے بچے کو اٹھایا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس کا بھی حج ہوگا؟ تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور اس کا ثواب تجھے ملے گا۔

٢٣٥٠- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت حضور سرکونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لے کر حاضر خدمت ہوئی اور پوچھا کیا اس کا بھی حج ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں اور تجھے ثواب ہوگا

٢٣٥١- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَدَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ لَقِيَ قَوْمًا قَالَ مَنْ أَنْتُمْ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ قَالُوا مَنْ أَنْتُمْ قَالُوا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ فَأَخْرَجَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا مِنَ الْمِحَفَّةِ فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سفر پر نکلے جب! آپ مقام روحا (مدینہ منورہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر) پہنچے تو آپ کو وہاں پر کچھ لوگ ملے آپ نے دریافت فرمایا تم کون ہو؟ انھوں نے جواب دیا ہم مسلمان ہیں پھر انھوں نے پوچھا تم کون ہو؟ لوگوں نے بتایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ سن کر ایک عورت نے ایک لڑکے کو کجاوے سے نکالا اور عرض کی کیا اس کا بھی حج ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں اور تجھے ثواب! ہوگا۔

٢٣٥٢- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَأَةٍ وَهِيَ فِي خِدْرِهَا مَعَهَا صَبِيٌّ فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک عورت پر سے ہوا اور اس نے پردہ کر رکھا تھا۔ اس کے ساتھ ایک بچہ تھا۔ اس نے دریافت کیا کیا اس بچے کا بھی حج ہوگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں اور اس کا ثواب تجھے ہوگا!

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْوَقْتُ الَّذِیْ خَرَجَ فِیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ

۲۶۵۳ عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِیْنَ مِنْ ذِی الْقَعْدَةِ لَا نَرٰی اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰی اِذَا دَنَوْنَا یَعْنِیْ مِنْ مَکَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یَکُنْ مَعَهٗ هَدْیٌ اِذَا طَافَ بِالْبَیْتِ اَنْ یَحِلَّ۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے کب نکلے

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں جب ذی قعدہ کے پانچ دن رہتے تھے تو ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے نکلے جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا جانور نہ رکھنے والوں کو طواف کرکے احرام کھولنے کا حکم فرمایا۔

نوٹ، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کے پیش نظر حکم فرمایا۔ کہ حج میں دیر تھی! اور حج سے فارغ ہونے تک احرام باندھے رکھنے میں لوگوں کو تکلیف ہوگی

اَلْمَوَاقِیْتُ

میقاتوں کا بیان

نوٹ! میقات اِس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے حج وعمرہ کا قصد کرنے والے کو احرام باندھنا ضروری ہے

مدینہ منورہ والوں کا میقات

۲۶۵۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَ اَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ یُهِلُّ اَهْلُ الْیَمَنِ مِنْ یَلَمْلَمَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مدینہ منورہ میں رہنے والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔ (جو مکہ مکرمہ سے دس منزل اور مدینہ منورہ سے چھ میل دور ہے) اہل شام (مکہ سے تین منزل دور مقام) جحفہ؛ سے احرام باندھیں۔ اور اہل نجد (مکہ مکرمہ سے دو منزل؛ کے فاصلے پر واقع مقام) قرن سے احرام باندھیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ بات سنی کہ حضور سرور کونین صلے اللہ نے ارشاد فرمایا۔ یمن والے حاجی! صاحبان مقام یلملم سے احرام باندھیں (جو مکہ سے دو منزل پر ہے)

مِیْقَاتُ اَهْلِ الشَّامِ

اہل شام کا میقات

۲۶۵۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فِیْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ أَفْقَهْ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مسجد میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمیں کس جگہ سے احرام باندھنے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ مدینہ منورہ والے ذو الحلیفہ کو تم احرام باندھو اور شام والے جحفہ سے احرام باندھیں اور اہل نجد قرن سے سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا یمن والے لوگ یلملم سے احرام باندھیں لیکن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کو نہیں سمجھا۔

مِيقَاتُ أَهْلِ مِصْرَ

مصر والوں کا میقات

٢٦٥٦ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ منورہ کے لیے ذوالحلیفہ، شام اور مصر والوں کے لیے جحفہ، عراق والوں کے لیے ذات عرق اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا۔

مِيقَاتُ أَهْلِ الْيَمَنِ

اہل یمن کا میقات

٢٦٥٧ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ فَمَنْ كَانَ أَهْلُهُ دُونَ الْمِيقَاتِ حَيْثُ يُنْشِئُ حَتَّى يَأْتِيَ ذٰلِكَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ والوں کے لیے ذو الحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن، اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے میقات ہیں جو یہاں رہتے ہیں یا جو افراد دوسرے مقاموں سے آئیں! اور جو لوگ مکہ مکرمہ کے نزدیک ادھر قیام پذیر ہیں تو وہ جس جگہ سے چلیں اور وہی ان کا میقات ہے۔ یہاں تک کہ مکہ مکرمہ والوں کا میقات مکہ مکرمہ ہے۔

مِيقَاتُ أَهْلِ نَجْدٍ

اہل نجد کا میقات

٢٦٥٨ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَذُكِرَ لِي وَلَمْ أَسْمَعْ أَنَّهُ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ۔

کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مدینہ منورہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور اہل شام جحفہ سے، نجد والے قرن سے احرام باندھیں اور میں نے نہیں سنا لیکن لوگوں نے بیان کیا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل یمن مقام یلملم سے احرام باندھیں:

مِيقَاتُ أَهْلِ الْعِرَاقِ

اہل عراق کا میقات

٢٦٥٩ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے لوگوں کے لیے مقام ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا! اہل شام اور مصر والوں کے لیے جحفہ اور عراق والوں کے لیے ذات عرق، نجد والوں کیلئے قرن اور اہل یمن کے لیے مقام یلملم کو میقات مقرر فرمایا:

مَنْ كَانَ أَهْلُهُ دُونَ الْمِيقَاتِ

اندرون میقات رہنے والوں کا میقات

٢٦٦٠ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ هُنَّ لَهُمْ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِمَّنْ سِوَاهُنَّ لِمَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ مِنْ حَيْثُ بَدَأَ حَتَّى يَبْلُغَ ذَلِكَ أَهْلَ مَكَّةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں رہنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، نجد والوں کے لیے قرن، یمن والوں کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا! اور ارشاد فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے میقات ہیں جو وہیں سکونت پذیر ہیں! اور دوسرے مقامات سے وہاں آئیں اور حج وعمرہ کا ارادہ کرکے آئیں اور جو ان کے ادھر رہتے ہوں وہ جہاں سے قصد کریں وہیں سے احرام باندھیں یہاں تک کہ مکہ والوں کا بھی یہی حکم ہے (کہ وہ مکہ مکرمہ میں حج کا احرام باندھیں)

٢٦٦١ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُمْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ، یمن والوں کے لیے یلملم، نجد والوں کے لیے قرن کا میقات مقرر

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ اَهْلِهٖ حَتّٰى اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا۔

فرمایا! جو لوگ یہاں قیام پذیر ہوں یا دوسرے مقامات سے یہاں آئیں ان کا ارادہ حج یا عمرہ کا ہو اور جو ان مقامات سے اندر کی طرف رہتے ہوں تو وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں یہاں تک اہل مکہ مکہ سے احرام باندھیں۔

نوٹ، حضرت امام ابو حنیفہ کے نزدیک حج اور عمرہ کے علاوہ اگر کسی دوسرے کام سے مکہ کو آئے تو اس کے لیے احرام باندھنا ضروری ہے۔

التَّعْرِيْسُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ

مقام ذوالحلیفہ میں رات کو اترنا

۲۶۶۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَيْدَاءَ وَصَلّٰى فِيْ مَسْجِدِهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے رات کو مقام بیداء! (جو ذوالحلیفہ کے پاس ایک جگہ کا نام ہے) قیام فرمایا! اور وہاں کی مسجد میں نماز پڑھی۔

۲۶۶۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ وَهُوَ فِي الْمُعَرَّسِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ اُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں مقام معرس میں تھے (یعنی اس جگہ جہاں مسافر رات کو ٹھہرتے تھے) آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک جگہ پر ہیں۔

۲۶۶۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَصَلّٰى بِهَا الْبَيْدَاءَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صاف اور برابر ہموار میدان میں اونٹ بٹھایا جو ذوالحلیفہ میں ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام بیداء میں نماز پڑھی۔

۲۶۶۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَاءِ ثُمَّ رَكِبَ وَصَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَاءِ فَاَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر مقام بیداء پر ادا فرمائی بعد ازاں آپ سوار ہو کر بیداء کے پہاڑ پر چڑھے اور جب آپ نے نماز ظہر پڑھی تو لبیک لبیک اتنے بلند آواز سے فرمائی، حج اور عمرے کے ساتھ۔

اَلْغُسْلُ لِلْاِهْلَالِ

احرام باندھنے کے لیے غسل کرنا

۲۶۶۶ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّهَا وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ بِالْبَيْدَاءِ فَذَكَرَ

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے بیداء کے مقام پر آپ کے بطن مبارک سے محمد بن ابی بکر تولد ہوئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَبُو بَكْرٍ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتُهِلَّ ۔

جناب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس امر کی اطلاع حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دی! آپ نے ارشاد فرمایا ان سے کہئے کہ وہ غسل کریں اور بعد ازاں لبیک پکاریں! کیونکہ حیض یا نفاس سے احرام نہیں رکتا، طواف میں توقف کے بغیر تمام ارکان حج ادا کیے جائیں! جب تک کہ پاک نہ ہو

۲۶۶۷ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَمَعَهُ امْرَأَتُهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةُ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَتَى أَبُو بَكْرٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْمُرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ ثُمَّ تُهِلَّ بِالْحَجِّ وَتَصْنَعَ مَا يَصْنَعُ النَّاسُ إِلَّا أَنَّهَا لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ ۔

سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کے ارادے سے نکلے آپ کے ساتھ! آپ کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی تھیں! جب یہ حضرات مقام ذوالحلیفہ میں پہنچے تو حضرت اسماء نے محمد بن ابو بکر کو جنم دیا! یہ دیکھ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا! آپ نے فرمایا ان سے کہئے کہ وہ غسل کریں! پھر حج کا احرام باندھیں اور جو ارکان حج دوسرے حاجی ادا کریں وہ بھی کریں۔ مگر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کریں

غُسْلُ الْمُحْرِمِ

محرم کا غسل

۲۶۶۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ قَرْنَيِ الْبِئْرِ وَهُوَ مُسْتَتِرٌ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ (مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع) ابواء پر جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور مسور بن مخرمہ نے اختلاف کیا! ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ جو شخص احرام باندھ چکا ہو وہ اپنا سر دھو سکے اور حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے کہا نہ دھو سکے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس مجھے یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا میں حاضر خدمت ہوا تو آپ کنویں کی دو لکڑیوں کے درمیان میں غسل فرما رہے تھے اور کپڑے سے پردہ کیا ہوا تھا میں نے سلام عرض کرنے کے بعد کہا کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کے پاس یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے۔ کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَتّٰى بَدَا لِيْ رَأْسُهٗ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهٖ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ۔

حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے جب احرام باندھا ہوتا تو آپ اپنا سر مبارک کس طرح دھوتے تھے! انہوں نے اپنے کپڑے پر ہاتھ رکھ کر سر سے ہٹایا۔ یہاں تک سر کھل گیا! بعد ازاں آپ نے پانی ڈالنے والے ایک شخص سے پانی ڈالنے کا حکم فرمایا۔ پھر اپنا سر مبارک اپنے دونوں ہاتھوں سے ملا۔ اپنے دونوں دستِ مبارک آگے لائے! اور پھر پیچھے لے گئے اور فرمایا کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے

النَّهْيُ عَنِ الثِّيَابِ الْمَصْبُوْغَةِ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ فِي الْإِحْرَامِ

احرام میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت

٢٦٦٩ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران یا (خوشبودار گھاس) ورس میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا!

٢٦٧٠ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهٗ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا خُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْ مِنْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ محرم کیسے کپڑے پہنے: آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ: قمیص، ٹوپی اور پاجامہ اور عمامہ نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا جسے ورس یا زعفران میں رنگا گیا ہو اور نہ ہی موزے مگر جن کو جوتا نہ ملے اور اگر جوتا نہ ملے تو وہ انہیں کاٹ کر ٹخنوں کے نیچے کر لیں۔

اَلْجُبَّةُ فِي الْإِحْرَامِ

احرام میں جبہ پہننا

٢٦٧١ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهٗ قَالَ لَيْتَنِيْ أَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَبَيْنَا نَحْنُ بِالْجِعْرَانَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ فَأَتَاهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ إِلَيَّ عُمَرُ أَنْ تَعَالَ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِيَ الْقُبَّةَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ قَدْ أَحْرَمَ فِيْ جُبَّةٍ بِعُمْرَةٍ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَقَالَ

سیدنا حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں میں نے کہا کاش میں دیکھتا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے! ایک دفعہ ہم مقام جعرانہ میں تھے اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قیام گاہ میں تھے اسی دوران: حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی آئی مجھے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اشارہ فرمایا کہ آؤ میں نے سر ڈیرے میں ڈالا! ایک شخص احرام باندھے ہوئے آیا وہ

يَا رَسُولَ اللهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ قَدْ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ إِذَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغُطُّ لِذَلِكَ فَسُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَنِي آنِفًا فَأُتِيَ بِالرَّجُلِ فَقَالَ أَمَّا الْجُبَّةُ فَاخْلَعْهَا وَأَمَّا الطِّيبُ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ أَحْدِثْ إِحْرَامًا. قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ أَحْدِثْ إِحْرَامًا مَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَهُ غَيْرَ نُوحِ بْنِ حَبِيبٍ وَلَا أَحْسِبُهُ مَحْفُوظًا وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ

جبہ پہنے ہوئے تھا اور خوشبو لگائے ہوئے تھا: اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ایسے شخص کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں جس شخص نے جبہ پہنے ہوئے احرام باندھا ہو؟ آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی! آپ اس طرح آواز نکال رہے تھے جیسے سویا ہوا انسان خراٹے بھرتا ہے، اتنے میں نزول وحی ختم ہو گیا آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے! جس نے ابھی ابھی مجھ سے دریافت کیا تھا: لوگ اسے لے کر حاضر خدمت ہوئے آپ نے فرمایا۔ جبہ کو اتار ڈالو اور خوشبو دھو ڈالیے اور پھر نئے سرے سے احرام باندھو

جناب امام نسائی فرماتے ہیں نئے سرے سے احرام باندھنے والا فقرہ جناب نوح ابن حبیب کے سوا کسی شخص نے نقل نہیں کیا! اور میں اسے محفوظ نہیں سمجھتا: واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْقَمِيصِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کو قمیص پہننے کی ممانعت

۲۶۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا محرم کون سے کپڑے پہنے آپ نے ارشاد فرمایا محرم کرتہ پہنے نہ عمامہ نہ ہی پائجامہ نہ ٹوپی نہ موزے مگر جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہنے اور انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کرے! اور وہ کپڑا نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو:

النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ السَّرَاوِيلِ فِي الْإِحْرَامِ

احرام میں شلوار پہننے کی ممانعت

۲۶۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَقَالَ عَمْرٌو مَرَّةً أُخْرَى الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ لِأَحَدِكُمْ نَعْلَانِ فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم احرام میں کون سے کپڑے پہنیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کرتہ نہ پہنو اور حضرت عمرو نے دوسری مرتبہ فرمایا کرتے، عمامے اور پائجامے اور موزے نہ پہنو! ہاں اگر کسی شخص کے پاس جوتی نہ ہو۔ تو وہ موزوں کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کرے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اور نہ ہی وہ کپڑا جس میں ورس اور زعفران لگا ہوا ہو

الرُّخْصَةُ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلِ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ

اگر کسی شخص کے پاس تہ بند نہ ہو تو وہ پاجامہ پہن لے

۲۶۷۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ وَالْخُفَّيْنِ لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ لِلْمُحْرِمِ ـ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے پاجامہ اس شخص کے لیے ہے جس کو تہ بند نہ ملے اور موزے اس شخص کے واسطے ہیں جسے احرام میں جوتی نہ ملے:

۲۶۷۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَا يَجِدُ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ ـ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ کہتے فرماتے تھے جس شخص کو تہ بند نہ ملے وہ پاجامہ پہنے اور جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ احرام میں موزے پہن لے

النَّهْيُ عَنْ أَنْ تَنْتَقِبَ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ

جو عورت احرام باندھے وہ منہ پر نقاب نہ ڈالے

۲۶۷۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْإِحْرَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ ـ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کون سے کپڑے احرام میں پہننے کا حکم فرماتے ہیں! آپ نے ارشاد فرمایا۔ کرتے پاجامے، عمامے، ٹوپیاں اور موزے احرام میں نہ پہنو۔ اگر کسی شخص کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور وہ انہیں ٹخنوں سے نیچا کرے! اور وہ کپڑے نہ پہنو جن میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو! اور جس عورت نے احرام باندھا ہوا ہو وہ نہ نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے

النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْبَرَانِسِ فِي الْإِحْرَامِ

احرام میں ٹوپی کی ممانعت

۲۶۷۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کون سے کپڑے احرام میں پہننے کا حکم فرماتے ہیں! آپ نے ارشاد فرمایا۔ کرتے پاجامے عمامے

الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَالْوَرْسُ۔

ٹوپیاں، موزے احرام میں نہ پہنو! اگر کسی شخص کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ انہیں پہن جائے اور وہ انہیں ٹخنوں سے نیچا کرے اور وہ کپڑے نہ پہنو جن میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو (اور جس عورت نے احرام باندھا ہوا ہو وہ نہ نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے!)

۲۶۷۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ احرام میں کون سے کپڑے پہننے کا حکم فرماتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا! کرتے، پاجامے، عمامے ٹوپیاں اور موزے احرام میں نہ پہنو! اگر کسی شخص کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ انہیں پہن لے اور وہ انہیں ٹخنوں سے نیچا کرے! اور وہ کپڑے نہ پہنو جن میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو (اور جس عورت نے احرام باندھا ہوا ہو وہ نہ نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے)

النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْعِمَامَةِ فِي الْإِحْرَامِ

حالت احرام میں عمامہ باندھنے کی ممانعت

۲۶۷۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا نَلْبَسُ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسِ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدَ نَعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ تَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَمَا دُونَ الْكَعْبَيْنِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم کو پکار کر عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم: ہم احرام میں کیا پہنیں! آپ نے ارشاد فرمایا کرتہ، عمامہ، پاجامہ، ٹوپیاں، اور موزے احرام میں نہ پہنے مگر جب جوتیاں نہ ملیں تو انہیں ٹخنوں سے نیچا کرے!

۲۶۸۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا نَلْبَسُ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسِ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ نِعَالٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ نِعَالٌ فَخُفَّيْنِ دُونَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ أَوْ مَسَّهُ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم کو پکار کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم احرام میں کیا پہنیں! آپ نے ارشاد فرمایا! کرتہ، عمامہ یا پاجامہ، اور ٹوپیاں اور موزے احرام میں نہ پہنے مگر جب جوتیاں نہ ملیں تو موزے ٹخنوں سے نیچا کرے اور وہ کپڑا مت پہنو جس میں ورس یا زعفران لگا ہوا ہو

www.sirat-e-mustaqeem.com

النهي عن لبس الخفين في الإحرام

۲۶۸۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا فِي الْإِحْرَامِ الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ۔

احرام میں موزے پہننے کی ممانعت

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور علیہ السلام سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا: کرتہ، عمامہ، پاجامہ، ٹوپیاں اور موزے احرام میں نہ پہنے مگر جب جوتیاں نہ ملیں تو انہیں ٹخنوں سے نیچا کرے۔

الرخصة في لبس الخفين في الإحرام لمن لا يجد نعلين

۲۶۸۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

جس شخص کو جوتیاں نہ ملیں اسے موزے پہننے کی اجازت

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کو تہبند نہ ملے تو وہ پاجامہ پہنے اور جب جوتیاں نہ ملیں تو وہ موزے پہنے اور انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کرے۔

قطعهما أسفل من الكعبين

۲۶۸۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

موزوں کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب محرم کو جوتی نہ ملے تو وہ موزے پہن لے اور انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کرے۔

النهي عن أن تلبس المحرمة القفازين

احرام باندھنے والی عورت دستانے نہ پہنے

۲۶۸۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْإِحْرَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں احرام میں کس کپڑے پہننے کا حکم دیتے ہیں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! قمیص پاجامے اور موزے مت پہنو مگر جس شخص کے جوتے نہ ہوں تو وہ ٹخنوں سے نیچے تک کٹے ہوئے موزے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ۔

پہن لے۔ اور ایسا کپڑا نہ پہنو جس میں زعفران اور ورس لگا ہوا ہو۔ اور احرام والی عورت نہ نقاب اوڑھے اور نہ ہی دستانے پہنے۔

اَلتَّلْبِيْدُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

احرام کے دوران بالوں کو جمالینا

۲۶۸۵ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّيْ لَبَّدْتُ رَأْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ ان سب نے احرام کھول ڈالا ہے حالانکہ آپ نے عمرے کا احرام نہیں کھولا! آپ نے ارشاد فرمایا! میں نے بالوں کو جمایا اور قربانی کی تقلید کی! جب تک میں حج نہ کروں میں احرام نہ کھولوں گا۔

نوٹ: تقلید (قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈالنا) ہدی یا قربانی کی تقلید یہ ہے کہ اس کے گلے میں ہار لٹکا دیتے ہیں! تاکہ اس امر کی پہچان ہو کہ یہ ہدی کا جانور ہے! اور یہ جانور منیٰ میں ذبح ہونے کے لیے جاتا ہے! اور اس سے کوئی شخص تعرض نہیں کرتا!

۲۶۸۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا! آپ لبیک پکارتے اور آپ نے بالوں کو جمایا تھا!

إِبَاحَةُ الطِّيْبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا مباح ہے

۲۶۸۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ حِيْنَ أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ وَعِنْدَ إِحْلَالِهِ قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ بِيَدَيَّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے اور کھولتے وقت میں نے اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی!

۲۶۸۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ احرام سے پہلے میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام کے لیے اور احرام کھولتے وقت طواف سے قبل خوشبو لگائی!

۲۶۸۹

۲۶۹۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ حِيْنَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ بَعْدَ مَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا تو انہوں نے اس سے پہلے اور احرام کھولتے وقت جب آپ جمرہ عقبیٰ کی رمی سے فارغ ہوگئے تو آپ کو طواف سے قبل خوشبو لگائی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ: بتے ہیں جہاں کنکریاں مارتے ہیں تین مقام ہیں ان میں سے ایک جمرہ عقبہ بھی ہے۔

۲۶۹۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِهْلَالِهِ وَطَيَّبْتُهُ لِإِحْرَامِهِ طِيْبًا لَا يُشْبِهُ طِيْبَكُمْ هٰذَا يَعْنِيْ لَيْسَ لَهُ بَقَاءٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے اور کھولتے وقت خوشبو لگاتی! مگر وہ تمہاری خوشبو کی طرح خوشبو نہ تھی بلکہ بہت جلد زائل ہو جاتی تھی

۲۶۹۲ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِأَطْيَبِ الطِّيْبِ عِنْدَ حُرْمِهِ وَحِلِّهِ۔

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا آپ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سی خوشبو لگائی آپ نے فرمایا! احرام باندھتے اور کھولتے وقت عمدہ خوشبو!

۲۶۹۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھتے اور کھولتے وقت آپ کو عمدہ حسین خوشبو لگائی!

۲۶۹۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ لِحُرْمِهِ وَلِحِلِّهِ وَحِيْنَ يُرِيْدُ أَنْ يَزُوْرَ بِالْبَيْتِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم احرام باندھتے، کھولتے اور طواف کا ارادہ فرماتے تو میں آپ کو بہترین! خوشبو لگاتی:

۲۶۹۵ عَنْ عَائِشَةَ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے قبل اور دسویں تاریخ کو ذوالحجہ کے طواف سے قبل خوشبو لگائی جس میں مشک تھی!

۲۶۹۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ فِيْ حَدِيْثِهِ وَبِيْصِ طِيْبِ الْمِسْكِ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ گویا کہ میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں بحالت احرام خوشبو کی چمک کو دیکھ رہی ہوں احمد بن نصر کی روایت میں ہے۔ گویا میں مشک کی خوشبو کی چمک کو آپ کے سر مبارک میں اب بھی دیکھ رہی ہوں!

۲۶۹۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ يُرَى وَبِيْصُ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے اور خوشبو کی چمک آپ کی مانگ سے معلوم ہوتی:

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَوْضِعُ الطِّيْبِ

خوشبو کا مقام

۲۶۹۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے اور خوشبو کی چمک آپ کی مانگ سے معلوم ہوتی

۲۶۹۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي أُصُولِ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حالت احرام اور خوشبو کی چمک آپ کی مانگ سے معلوم ہوتی۔

۲۷۰۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں تھے اور خوشبو کی چمک آپ کی مانگ سے معلوم ہوتی!

۲۷۰۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں تھے اور خوشبو کی چمک آپ کی مانگ سے معلوم ہوتی

۲۷۰۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُهِلُّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ گویا کہ میں دیکھ رہی ہوں یا میں نے دیکھا خوشبو کی چمک حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی جڑوں میں یا مانگوں میں اور آپ حالت احرام میں بلند آواز سے لبیک پکارتے تھے۔

۲۷۰۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ ادَّهَنَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُهُ حَتَّى أَرَى وَبِيصَهُ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب احرام کا ارادہ فرماتے۔ تو آپ خوشبودار عطر لگاتے یہاں تک کہ میں اس کی چمک آپ کے سر مبارک اور داڑھی میں دیکھتی

۲۷۰۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا كُنْتُ أَجِدُ مِنَ الطِّيبِ حَتَّى أَرَى وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے جو عمدہ ترین خوشبو ملتی میں وہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو لگاتی! یہاں تک کہ احرام باندھنے سے قبل میں آپ کے سر مبارک اور داڑھی میں اس کی چمک دیکھتی

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۷۰۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے تین دن کے بعد بھی حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگوں میں خوشبو کی چمک دیکھی۔

۲۷۰۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَرَى وَبِيصَ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے تین دن کے بعد بھی حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگوں میں خوشبو کی چمک دیکھی۔

۲۷۰۷ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ فَقَالَ لَأَنْ أَطَّلِيَ بِالْقَطِرَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوفُ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ يَنْضَحُ طِيبًا۔

محمد بن المنتشر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر میں قطران مل لوں تو یہ خوشبو لگانے سے بہتر ہے! میں نے یہ بات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی! آپ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے (یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما پر کیونکہ آپ بھول گئے ہیں) خود حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی! آپ ساری عورتوں کے پاس سے ہو کر واپس تشریف لاتے: پھر صبح ہوتی اور خوشبو آپ سے پھوٹ پھوٹ کر نکلتی (اور آپ صبح کے وقت احرام باندھتے)

۲۷۰۸ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا۔

محمد بن المنتشر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر میں قطران مل لوں تو یہ خوشبو لگانے سے بہتر ہے! میں نے یہ بات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی! آپ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے: یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما پر کیونکہ آپ بھول گئے) میں خود حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی! آپ ساری عورتوں کے پاس سے ہو کر واپس تشریف لاتے! پھر صبح ہوتی اور خوشبو آپ سے پھوٹ پھوٹ کر نکلتی اور آپ صبح کے وقت احرام باندھتے)

اَلزَّعْفَرَانُ لِلْمُحْرِمِ

محرم کا زعفران لگانا

۲۷۰۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔

کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو (احرام میں) زعفران لگانے سے منع فرمایا!

٢٧١٠ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو (احرام میں) زعفران لگانے سے منع فرمایا!

٢٧١١ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِيْ لِلرِّجَالِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو (احرام میں) زعفران لگانے سے منع فرمایا!

اَلْخَلُوْقُ لِلْمُحْرِمِ

اگر محرم کو خوشبو لگی ہوئی ہو تو کیا کرے

٢٧١٢ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِخَلُوْقٍ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَمَا اَصْنَعُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِيْ حَجَّتِكَ فَاصْنَعْهُ فِيْ عُمْرَتِكَ۔

سیدنا حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے احرام باندھا ہوا تھا! لیکن وہ سلے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھا! اور خوشبو لگائے ہوئے تھا! اس شخص نے پوچھا کہ میں نے عمرے کی نیت کی ہے لہٰذا اب کیا کروں! آپ نے ارشاد فرمایا جو کچھ تم حج میں کرتے ہو وہ عمرے میں بھی کرو (یعنی عمرے کے احرام میں بھی ان چیزوں سے بچو جن سے حج میں بچتے ہو)

٢٧١٣ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَاْسَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَاَنَا كَمَا تَرٰى فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِيْ حَجَّتِكَ فَاصْنَعْهُ فِيْ عُمْرَتِكَ۔

سیدنا حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا! اور آپ مقام جعرانہ میں تھے وہ جبہ پہنے ہوئے تھا! اور اس کی داڑھی اور سر زعفران سے زرد تھا! اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے عمرے کا احرام باندھا اور میری حالت کو تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں! آپ نے فرمایا! جبہ اتار دو اور زردی دھو ڈالو اور جو کچھ حج میں کرتے ہو وہی عمرے میں بھی کرو

اَلْكُحْلُ لِلْمُحْرِمِ

محرم شخص کا سرمہ لگانا کیسا ہے

٢٧١٤ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُحْرِمِ إِذَا اشْتَكَى رَأْسَهُ وَعَيْنَيْهِ أَنْ يُضَمِّدَهَا بِصَبِرٍ۔

نوٹ: اور صبر دوا لگا دے جس میں خوشبو نہ ہو

حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر محرم کے سر یا آنکھوں میں بیماری ہو تو وہ ایلوے کا لیپ کر دے

اَلْكَرَاهِيَةُ فِي الثِّيَابِ الْمُصَبَّغَةِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کا رنگین کپڑے پہننا مکروہ ہے

2715 عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِهَدْيٍ وَسَاقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ هَدْيًا وَإِذَا فَاطِمَةُ قَدْ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مُحَرِّشًا أَسْتَفْتِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَاطِمَةَ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغَةً وَاكْتَحَلَتْ وَقَالَتْ أَمَرَنِي بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ صَدَقَتْ أَنَا أَمَرْتُهَا۔

جناب حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔ آپ نے اپنے والد امام محمد باقر سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ہم جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس آگئے اور ان سے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا! انہوں نے بتایا کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب آپ مکہ مکرمہ پہنچے! اگر اب پیش آنے والا واقعہ اس سے قبل پیش آ جاتا تو میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا! اور عمرہ کر دیتا! یعنی حج کو بدل کر عمرہ کر دیتا اور طواف و سعی کرنے کے بعد احرام کھول ڈالتا! اب بھی جس شخص کے پاس ہدی نہ ہو: وہ احرام کھول دے! اور حج کو عمرہ کر دے! بعد ازاں (ایام) حج میں: حج کا احرام باندھے) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہدی لے کر یمن سے تشریف لائے اور حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے ہدی لے کر گئے تھے! اچانک حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے رنگین کپڑے پہنے اور سرمہ لگایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس امر کی اطلاع کے لیے حاضر ہوا! اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھئے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے رنگین کپڑے پہنے! اور سرمہ لگایا! اور فرماتی ہیں کہ مجھے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا! آپ نے فرمایا۔ انہوں نے سچ کہا: (تین دفعہ) میں نے انہیں حکم فرمایا

نوٹ: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ محرم کو رنگین کپڑے پہننا منع ہے! ورنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کیوں شکایت کرنے تشریف لے جاتے! بعض علماء کے نزدیک وہ رنگ منع ہے جس میں خوشبو ہو

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَخْمِيْرُ الْمُحْرِمِ وَجْهَهُ وَرَاْسَهُ

محرم کا سر اور منہ ڈھانپنا درست نہیں

۲۷۱۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَاَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَيُكَفَّنُ فِيْ ثَوْبَيْنِ خَارِجًا رَاْسُهُ وَوَجْهُهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص اپنے اونٹ پر سے گرا اور اونٹ نے اسے مار ڈالا۔ تب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفن دو اس کا سر اور منہ باہر رکھو! وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا!

نوٹ! آپ نے اس کا سر اور منہ کھول کر دفن کرنے کا حکم فرمایا کیونکہ متوفی حالت احرام میں واصل الی الحق ہوئے

۲۷۱۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثِيَابِهٖ وَلَا تُخَمِّرُوْا وَجْهَهُ وَرَاْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ ایک شخص فوت ہو گیا تو حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے اپنے ہی کپڑوں کا کفن دو! اور اس کا منہ اور سر نہ چھپاؤ کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک پکارتے ہوئے اٹھے گا

اَلْاِفْرَادُ

افراد کا بیان

افراد کا مطلب ہے صرف حج کی نیت سے احرام باندھنا۔ اگر حج اور عمرے دونوں کی نیت ایک ساتھ کی جائے تو وہ قران ہے اور اگر صرف عمرے کی نیت سے احرام باندھے پھر مکہ مکرمہ جا کر عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دے اور حج کے ایام میں حج کرے تو وہ تمتع ہے

۲۷۱۸ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا

۲۷۱۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم! نے لبیک پکاری

۲۷۲۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ
لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ
وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ۔
۲۷۲۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرَى إِلَّا
أَنَّهُ الْحَجُّ ۔

اَلْقِرَانُ

۲۷۲۲ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيُّ بْنُ
مَعْبَدٍ كُنْتُ أَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمْتُ فَكُنْتُ
حَرِيْصًا عَلَى الْجِهَادِ فَوَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ
مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَأَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ عَشِيْرَتِي
يُقَالُ لَهُ هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ اجْمَعْهُمَا
ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَأَهْلَلْتُ بِهِمَا
فَلَمَّا أَتَيْنَا الْعُذَيْبَ لَقِيَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ
وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ وَأَنَا أُهِلُّ بِهِمَا فَقَالَ
أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا هٰذَا بِأَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهِ فَأَتَيْتُ
عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَأَنَا
حَرِيْصٌ عَلَى الْجِهَادِ وَإِنِّي وَجَدْتُ الْحَجَّ
وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَأَتَيْتُ هُرَيْمَ بْنَ عَبْدِ
اللهِ فَقُلْتُ يَا هَنَاهُ إِنِّي وَجَدْتُ الْحَجَّ
وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَقَالَ اجْمَعْهُمَا
ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ
فَأَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا أَتَيْتُ
الْعُذَيْبَ لَقِيَنِي سَلْمَانُ بْنُ
رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ
فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ وَمَا
هٰذَا بِأَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهِ فَقَالَ

مروی ہے ۔ کہ ذی الحجہ کے چاند پر ہم حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ نکلے تو حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس کا جی چاہے وہ حج کا احرام باندھے اور جس شخص کا جی چاہے وہ عمرے کا احرام باندھے

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور آپ محض حج کے لیے ہی عازمِ سفر ہوئے

قران کا بیان

سیدنا حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صبی بن معبد نے بتایا! کہ میں ایک دیہاتی نصرانی تھا پس میں مسلمان ہو گیا! اور مجھے جہاد کی بہت خواہش تھی! لیکن مجھ پر حج اور عمرہ فرض ہو گئے! میں اپنے قبیلے کے ایک شخص جس کا نام ہریم بن عبداللہ تھا کے پاس آیا! میں نے اس سے دریافت کیا! اس نے کہا دونوں ایک ساتھ کر لو! اور جو قربانی کا جانور ہو سکے ذبح کیجیے! میں نے دونوں کا احرام اکٹھا باندھا (یعنی قران کیا) جب ہم مقام عذیب میں پہنچے تو وہاں ہم سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان سے ملے! اور میں ان دونوں کے ساتھ لبیک لبیک پکارتا تھا! (یعنی لبیک بحجۃ وعمرۃ کہتا تھا) ایک نے دوسرے شخص سے کہا کہ یہ اپنے اونٹ سے زیادہ سمجھ نہیں رکھتے! یہ سن کر میں جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس آیا! اور عرض کیا! اے امیر المومنین میں مسلمان ہوا اور مجھے جہاد کا بڑا شوق تھا! لیکن جب میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ مجھ پر حج اور عمرہ فرض ہیں! میں ہریم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا! اور ان سے کہا کہ اے فلاں! مجھ پر حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں! آپ نے فرمایا! دونوں کو یک وقت کر لیجیے! اور جو قربانی میسر ہو اسے ذبح کر دو! میں نے دونوں کا احرام باندھا جب میں مقام عذیب پر پہنچا تو وہاں پر

www.sirat-e-mustaqeem.com

عُمَرُ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

میری ملاقات سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان سے ہوئی! ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا اس شخص کو اپنے اونٹ سے زیادہ سمجھ نہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا! تمہیں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بتائی گئی۔

۲۷۲۳ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ اَنْبَأَنَا الصُّبَيُّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ فَاَتَيْتُ عُمَرَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ اِلَّا قَوْلَهُ يَا هَنَاهُ۔

شقیق سے روایت ہے کہ ہمیں صبی نے خبر دی پھر اسی طرح بیان کیا کہا کہ میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے قصہ بیان کیا یا ھناہ کے علاوہ۔

نوٹ: سنت یعنی قران حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور جو کچھ تو نے کیا ہے وہ بہتر ہے؛

۲۷۲۴ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ يُقَالُ لَهُ شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ اَبُو وَائِلٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَغْلِبَ يُقَالُ لَهُ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمَ فَاَقْبَلَ فِي اَوَّلِ مَا حَجَّ فَلَبَّى بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ جَمِيعًا فَهُوَ كَذٰلِكَ يُلَبِّي بِهِمَا جَمِيعًا فَمَرَّ عَلَى سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لَاَنْتَ اَضَلُّ مِنْ جَمَلِكَ هٰذَا قَالَ الصُّبَيُّ فَلَمْ يَزَلْ فِي نَفْسِي حَتّٰى لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَقِيقٌ وَكُنْتُ اَخْتَلِفُ اَنَا وَمَسْرُوقُ بْنُ الْاَجْدَعِ اِلَى الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ نَسْتَذْكِرُهُ فَلَقَدِ اخْتَلَفْنَا عَلَيْهِ مِرَارًا اَنَا وَمَسْرُوقُ بْنُ الْاَجْدَعِ۔

ایک عراقی شخص جنہیں شقیق بن سلمہ ابو وائل کہا جاتا ہے روایت فرماتے ہیں کہ صبی بن معبد نامی ایک شخص جس کا تعلق بنی تغلب سے تھا نصرانیت سے اسلام میں داخل ہوا تو سب سے پہلا حج جو اس نے کیا اس میں حج و عمرہ دونوں کیلئے اکٹھا تلبیہ کہا یہاں تک سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان پر ان کا گزر ہوا تو ان میں سے ایک نے صبی کو کہا کہ تم تو اپنے اونٹ سے زیادہ بے عقل ہو صبی کہتے ہیں یہ بات میرے دل میں رہی حتی کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی میں نے ان سے تذکرہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بے شک تجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی ہدایت کی گئی۔ شقیق نے کہا کہ میں اور مسروق بن اجدع کو یاد کرنے کے لیے صبی بن معبد کے پاس جایا کرتے تھے، میں اور مسروق بن اجدع کئی بار ان کے پاس گئے۔

۲۷۲۵ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُثْمَانَ فَسَمِعَ عَلِيًّا يُلَبِّي بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ فَقَالَ اَلَمْ تَكُنْ تُنْهٰى عَنْ هٰذَا قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِهِمَا جَمِيعًا فَلَمْ اَدَعْ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِكَ۔

مروان بن حکم سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا؛ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عمرے اور حج کی لبیک کہتے ہوئے سنا؛ یعنی قران کیا تھا؛ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا؛ کیا ہم اس سے منع نہیں کرتے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک؛ تم اس سے منع کرتے ہو لیکن میں نے حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ میں ایک ساتھ لبیک

www.sirat-e-mustaqeem.com

کرتے ہوئے سنا تو میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول :
کو تمہاری بات کے سامنے نہیں چھوڑ سکتا۔

ف

نوٹ : حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلفاء راشدین میں سے ہیں؛ اور آپ اس وقت امیر المومنین تھے ! جن کی اطاعت کرنے اور ان کے طریقے پر چلنے کا حکم خود حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے؛ مگر چونکہ قران حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی اور جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لاعلمی اور عدول کر اس سے منع فرمایا! لہذا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان کے ارشاد پر عمل نہ کیا اور حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ پر عمل کیا۔ تاہم اجتہاد کی۔

٢٧٢٦ عَنْ مَرْوَانَ اَنَّ عُثْمَانَ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَاَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا فَقَالَ عُثْمَانُ اَتَفْعَلُهَا وَاَنَا اَنْهٰى عَنْهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَمْ اَكُنْ لِاَدَعَ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ۔

مروان سے مروی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تمتع اور قران سے منع فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لبیك بحجة وعمرة یعنی اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حج اور عمرہ سے ایک ساتھ حاضر ہوتا ہوں! حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بتایا آپ ایسے کرتے ہیں اور میں اس سے منع کرتا ہوں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو کسی عام شخص کے قول کے مقابلے میں چھوڑنے کے لیے تیار نہیں۔

٢٧٢٧ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

ہمیں اسحٰق بن ابراہیم نے خبر دی۔ کہا ہمیں نضر نے اطلاع دی شعبہ سے پھر انہیں اسناد سے اسی طرح بیان کیا۔

٢٧٢٨ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ حِيْنَ اَمَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَنَعْتَ قُلْتُ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِكَ قَالَ فَاِنِّيْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ قَالَ وَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ وَلٰكِنِّيْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ جب حضور نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنایا! تو میں آپ کے ساتھ تھا! حضرت علی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے حضور نے پوچھا کہ تم نے کس چیز کے لیے احرام باندھا ہے میں نے کہا میں نے احرام کی ہی نیت کی ہے! جیسی حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہے! آپ نے ارشاد فرمایا میں تو قربانی کا جانور ساتھ لایا اور قران کیا ہے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا اگر مجھے پہلے پتا ہوتا کہ احرام کھولنا تم پر شاق گزرا ہے تو میں نے احرام نہ کھولا تھا تو میں بھی تمہاری طرح ہدی ساتھ نہ لاتا اور تمہاری طرح کرتا! تاہم میں ہدی ساتھ لایا ہوں اور میں نے قران کیا ہے! جب تک مکہ سے فراغت نہ ہو میں احرام نہیں کھول سکتا)

---

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ تُوُفِّيَ قَبْلَ أَنْ يَنْهَى عَنْهَا وَقَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ الْقُرْآنُ بِتَحْرِيمِهِ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کو جمع کیا بعد ازاں آپ کا وصال شریف ہوا آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا اور نہ ہی قرآن حکیم میں اس کی حرمت نازل ہوئی۔

عَنْ عِمْرَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابٌ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيهِمَا رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ۔

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کو ایک ساتھ کیا اور قرآن مجید میں اس کا حکم نازل نہ ہوا تھا! نہ ہی حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا! لیکن ایک شخص نے اپنی عقل اور مرضی سے اس میں کچھ کہا!

نوٹ: ایک شخص سے مراد جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں: آپ قران یا تمتع سے منع فرماتے! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح منع فرماتے! لیکن صحابہ کرام رضی اللہ نے ان کے منع کرنے کی طرف توجہ نہیں دی اور ایک قول کے مطابق آپ نے اپنے اس قول سے رجوع فرمایا: جیسے اوپر عرض کیا گیا جیسے پہلے حدیث شریف گزر چکی کہ جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبی بن معبد کو قران سنت فرمایا!

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قران کیا

عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِهِمَا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا آپ حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ لبیک پکارتے تھے:

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ جَمِيعًا فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَحْدَهُ فَلَقِيتُ أَنَسًا فَحَدَّثْتُهُ يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ أَنَسٌ مَا تَعُدُّونَنَا إِلَّا صِبْيَانًا

سیدنا حضرت بکر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ لبیک ارشاد فرماتے تھے میں نے یہ بات ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کی آپ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کے ساتھ لبیک ارشاد فرمائی ہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا مَعًا۔

لے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ایسے ارشاد فرماتے ہیں! آپ نے فرمایا کہ تم تو ہمیں بچہ سمجھتے ہو! میں نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا لبیک عمرۃً وحجاً یعنی آپ لبیک عمرۃً وحجاً ایک ساتھ ارشاد فرماتے:

اَلتَّمَتُّعُ

۲۷۳۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدٰى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَّمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدٰى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشٰى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ فَصَلّٰى عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَنَحَرَ

تمتع کا بیان

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر تمتع کیا یعنی پہلے آپ نے عمرہ کیا اس کے بعد حج فرمایا! لیکن آپ نے ہدی کا (قربانی ارسال فرمائی) بلکہ اسے مقام ذوی الحلیفہ کی طرف اپنے ساتھ لے گئے! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرے کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا لیکن بعض اپنے ساتھ قربانی کے جانور لے گئے! اور بعض نہیں لے گئے! جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے: تو آپ نے لوگوں سے فرمایا! تم میں سے جو شخص قربانی کا جانور لایا ہے۔ وہ جب تک حج نہ کرے، احرام نہ کھولے! اور جو شخص قربانی کا جانور نہیں لایا، تو وہ خانہ کعبہ کا طواف کرے، صفا اور مروہ کی سعی کرے بال منڈوائے اور احرام کھول ڈالے۔ بعد ازاں حج کا احرام باندھے! اور قربانی کرے اور جو شخص قربانی کا جانور نہ پائے وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے اور سات اپنے گھر میں پہنچ کر رکھے جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے سب سے پہلے طواف فرمایا! اور حجر اسود کو بوسہ دیا: آپ دوڑ کر پہلے تین پھیرے کیا یعنی کندھے ہلاتے ہوئے تیز چال سے چلے، اسے رمل کہتے جب طواف سے فارغ ہو گئے تو مقام ابراہیم کے نزدیک دو رکعتیں ادا کیں! بعد ازاں سلام پھیرا اور نماز سے فارغ ہو کر صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگائے! اور ایسی چیز کو استعمال نہ کیا جن کا استعمال احرام میں درست اور جائز نہیں ہیں: یعنی: احرام نہیں کھولا یہاں تک کہ آپ نے حج ادا فرمایا! اور یوم النحر

www.sirat-e-mustaqeem.com

هٰذَا يَوْمُ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهْدٰى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ۔

دسویں ذوالحجہ کو قربانی کا جانور ذبح کیا! اور آپ منیٰ سے واپس مکہ مکرمہ تشریف لائے بیت اللہ کا طواف کیا بعد ازاں جن سے احرام میں پرہیز کرتے تھے آپ نے وہ سب چیزیں حلال کریں! (یعنی خوشبو اور صحبت وغیرہ) اور جو لوگ اپنے ساتھ قربانی کے جانور لے کر گئے تھے! انہوں نے ایسے ہی کیا جیسے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا!

۲۷۳۶ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ حَجَّ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ نَهٰى عُثْمَانُ عَنِ التَّمَتُّعِ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ قَدِ ارْتَحَلَ فَارْتَحِلُوْا فَلَبّٰى عَلِيٌّ وَاَصْحَابُهُ بِالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَنْهَهُمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيٌّ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَنْهٰى عَنِ التَّمَتُّعِ قَالَ بَلٰى قَالَ لَهُ عَلِيٌّ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ قَالَ بَلٰى۔

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کیا جب ہم راستے میں تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمتع کرنے سے منع فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ یہاں تشریف لے جائیں! تب تم چلو! اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے لبیک کہتے ہوئے تمتع کیا! حضرت عثمان نے انہیں منع نہیں فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا! مجھے اطلاع ملی ہے! کہ آپ تمتع سے منع فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع فرمایا! انہوں نے کہا: ہاں

۲۷۳۷ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ ابْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ قَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ۔

سیدنا حضرت محمد بن عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: آپ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہما کو اس سال جس سال معاویہ بن سفیان نے حج کیا ارشاد فرماتے سنا آپ تمتع کا ذکر فرماتے تھے (یعنی عمرے کے بعد حج کرنے کا) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا! یہ وہ شخص کرے گا جسے اللہ کا حکم معلوم نہیں! حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میرے بھتیجے آپ نے اچھا نہیں کہا: ضحاک نے فرمایا کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تمتع سے منع فرماتے تھے! سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے بھی حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

٢٤٣٨ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالتَّمَتُّعِ فَقَالَ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدُ حَتَّى لَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ وَلَكِنْ كَرِهْتُ أَنْ يَظَلُّوا مُعَرِّسِينَ بِهِنَّ فِي الْأَرَاكِ ثُمَّ يَرُوحُوا بِالْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوسُهُمْ

سیدنا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ تمتع کا فتویٰ دیتے تھے! ایک شخص نے کہا ذرا ٹھہریے اس لیے کہ آپ کو معلوم نہیں امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے نیا حکم تمہارے بعد کو نسا دیا ہے؟ جب تک تم ان سے نہ ملو! ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! کہ میری آپ سے ملاقات ہوئی اور ان سے میں نے دریافت کیا! انہوں نے بتایا! کہ مجھے معلوم ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے! لیکن مجھے برا معلوم ہوا کہ لوگ رات کو ایک درخت اراک کے نیچے اپنی عورتوں کے ساتھ رہیں! اور صبح کے وقت حج کرنے جائیں! اس حال میں کہ (غسل جنابت کرنے) ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو۔

٢٤٣٩ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُتْعَةِ وَإِنَّهَا لَفِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَقَدْ فَعَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا خدا کی قسم میں تمہیں تمتع سے منع کرتا ہوں حالانکہ تمتع اللہ کی کتاب میں موجود ہے اور خود حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ یعنی عمرہ اور حج

٢٤٤٠ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَعَلِمْتَ أَنِّي قَدْ قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ قَالَ لَا يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذَا مُعَاوِيَةُ يَنْهَى النَّاسَ عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَدْ تَمَتَّعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت طاؤس رحمہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے مروہ کے قریب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی حجامت بنائی انہوں نے فرمایا! ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ کہیں کہ جناب معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو تمتع سے منع فرماتے ہیں حالانکہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے خود تمتع کیا ہے

نوٹ! سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی یہ دلیل بھول چوک پر مبنی ہے! کیونکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع فرمایا تھا! لیکن آپ قربانی اپنے ہمراہ لائے! یہی وجہ ہے کہ آپ نے عمرہ کرکے احرام نہ کھولا! اور بال نہ کترائے تھے! لیکن وہ لوگ جو قربانی ساتھ نہ لائے تھے! انہیں آپ نے احرام کھولنے کا حکم صادر فرمایا! اور ارشاد فرمایا! اگر مجھے اس سے قبل یہ اندازہ ہوتا تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا! جیسے کہ بعض دوسری روایات گزر چکی ہیں!

٢٤٤١ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ

سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا بطحاء کے مقام پر آپ نے پوچھا تم نے کس کا احرام

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ
هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَاءِ
وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا
وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً مِّنْ قَوْمِيْ
فَمَشَطَتْنِيْ وَغَسَلَتْ رَأْسِيْ فَكُنْتُ اُفْتِي
النَّاسَ بِذٰلِكَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَاِمَارَةِ
عُمَرَ وَاِنِّيْ لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ اِذْ جَاءَنِيْ
رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ
اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ شَاْنِ النُّسُكِ قُلْتُ
يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا اَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ
فَلْيَتَّئِدْ فَاِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَادِمٌ
عَلَيْكُمْ فَاْتَمُّوْا بِهِ فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا اَمِيْرَ
الْمُؤْمِنِيْنَ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَحْدَثْتَ
فِيْ شَاْنِ النُّسُكِ قَالَ اَنْ نَّاْخُذَ بِكِتَابِ
اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ
وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَاَنْ نَّاْخُذَ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ نَبِيَّنَا صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى
نَحَرَ الْهَدْيَ۔

باندھا ہے؟ میں نے عرض کیا جس چیز کا آپ نے احرام باندھا آپ نے پوچھا کیا آپ قربانی کا جانور ساتھ لائے؟ میں نے عرض کیا نہیں آپ نے ارشاد فرمایا: طواف کیجئے اور صفا و مروہ پر دوڑ لیجئے! بعد ازاں احرام کھول دو۔ میں نے طواف کیا اور صفا مروہ پر دوڑا! بعد ازاں میں اپنے قبیلے کی ایک عورت کے پاس آیا! اس نے میرے سر میں کنگھی کی میرا سر دھویا! میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت تک لوگوں کو ایسے ہی حکم دیتا رہا! بعد ازاں ایک دفعہ میں موسم حج میں تھا! اسی دوران! ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھنے لگا آپ کو معلوم نہیں کہ! امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے حج کے متعلق نیا حکم صادر فرمایا ہے: میں نے کہا اے لوگو! تم میں سے جس شخص کو میں نے کچھ حکم دیا ہو وہ تامل کرے کیونکہ امیر المؤمنین خود تشریف لا رہے ہیں جب وہ آئے تو میں نے پوچھا اے امیر المؤمنین آپ نے کونسا نیا حکم ارشاد فرمایا ہے جو حج کے متعلق ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہی بات ہے کہ اللہ کی کتاب پر عمل کرو اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ تم حج اور عمرے کو اللہ جل شانہ کے لیے پورا کرو! اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ پر عمل کرو کیونکہ ہمارے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تک قربانی کا جانور ذبح نہیں فرمایا! اس وقت تک احرام نہیں کھولا!

نوٹ: مگر ان دو ارشادات سے تمتع کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ خود اللہ جل شانہ کی کتاب میں ہے فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج فما استیسر من الھدی اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کے ساتھ لیجانے کی وجہ سے احرام نہیں کھولا لیکن آپ نے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو احرام کھولنے کا حکم صادر فرمایا!

۲۷۴۲ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَمَتَّعَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ قَالَ فِيْهَا قَائِلٌ بِرَاْيِهٖ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے بھی آپ کی معیت میں تمتع کیا لیکن ایک صاحب نے اپنی رائے سے اس کے متعلق کچھ فرمایا!

نوٹ: یعنی اسی طرح عمل ضروری نہیں اور وہ شخص سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَرْكُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْاِهْلَالِ

۲۷۴۲ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ حِجَجٍ ثُمَّ اُذِّنَ فِی النَّاسِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فِیْ هٰذَا الْعَامِ فَنَزَلَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ اَنْ يَّاْتَمَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْعَلَ

فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِی الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ قَالَ جَابِرٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا عَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْاٰنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَاْوِيْلَهٗ وَمَا عَمِلَ بِهٖ مِنْ شَیْءٍ عَمِلْنَا فَخَرَجْنَا لَا نَنْوِیْ اِلَّا الْحَجَّ۔

۲۷۴۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا لَا نَنْوِیْ اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِیْ فَقَالَ اَحِضْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ هٰذَا شَیْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِیْ مَا يَقْضِی الْمُحْرِمُ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِیْ بِالْبَيْتِ۔

احرام کے وقت حج یا عمرے کا نام نہ لینا

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے والد بزرگوار امام محمد باقر رح سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا! کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا! اور ان سے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا! انھوں نے بتایا! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نو سال تک مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے! حج کے دنوں میں بعد ازاں لوگوں میں اعلان کیا گیا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس سال حج پر تشریف لے جائیں گے! تو بہت سے لوگ مدینہ منورہ میں اس ارادہ سے آگئے کہ ارکان حج میں آپ کی اتباع اور اطاعت کریں گے جب ماہ ذی قعدہ کے پانچ دن باقی تھے تو آپ تشریف لے گئے! اور ہم بھی آپ کے ساتھ گئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری موجودگی میں قرآن مجید نازل ہوا! آپ ہی اس کا مطلب سمجھتے تاہم ہم وہی کرتے جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کرتے! اور جب ہم نکلے تو ہم حج کے ارادہ اور نیت سے نکلے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حج کرنے کی نیت سے نکلے جب ہم مکہ کرمہ سے چھ میل کے فاصلے پر مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آگیا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے! اور میں رو رہی تھی آپ نے پوچھا شاید تمہیں حیض آگیا! میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے ارشاد فرمایا! یہ تو وہ چیز ہے! جو اللہ جل شانہ نے بنات آدم کے لیے لکھ دی ہے! تم احرام والوں کی طرح سب کام کرو مگر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرو! جب تک کہ اچھی طرح پاک صاف نہ ہو جاؤ

اَلْحَجُّ بِغَيْرِ النِّيَّةِ يَقْصِدُهُ الْمُحْرِمُ

٢٧٢٥ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ مِنَ الْيَمَنِ
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ
حَيْثُ حَجَّ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ
كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ
كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَ
أَحِلَّ فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً فَفَلَتْ
رَأْسِي فَجَعَلْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ حَتَّى
كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا
مُوسَى رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ
لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ قَالَ أَبُو مُوسَى
يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فَلْيَتَّئِدْ
فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ
فَأْتَمُّوا بِهِ وَقَالَ عُمَرُ أَنْ نَأْخُذَ بِكِتَابِ
اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَأَنْ
نَأْخُذَ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ
مَحِلَّهُ.

دوسرے شخص کی نیت پر احرام حج باندھنا

سیدنا حضرت ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں یمن سے حاضر خدمت ہوا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مقام بطحا میں اونٹ بٹھائے ہوئے تھے! حج فرمایا! آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تو نے حج کیا تو میں نے عرض کیا ہاں! آپ نے پوچھا تو نے کیا کہا؟ میں نے عرض کیا؛ میں نے کہا لبیک میں اسی طرح احرام باندھتا ہوں جیسے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا آپ نے فرمایا بیت اللہ شریف کا طواف کیجئے اور صفا مروہ کے درمیان سعی کیجیے: بعد ازاں احرام کھول دیجئے! میں نے ایسے ہی کیا بعد ازاں میں ایک عورت کے پاس گیا! اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں! میں لوگوں کو ایسے ہی حکم دیتا رہا، حتےٰ کہ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت آگیا تو ایک شخص نے جناب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ! آپ اپنا فتویٰ ترک کر دیں! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے ارکان حج کی ادائیگی کے متعلق کس طرح حکم ارشاد فرمایا ہے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا! اے لوگو! جس شخص کو میں نے فتویٰ دیا ہو وہ توقف کرے کیونکہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ بنفس نفیس تشریف لانے والے ہیں ان کی اتباع اور پیروی کرو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ہمیں کتاب اللہ پر عمل کرنا چاہیئے! اللہ جل شانہ وعم نوالہٗ نے ہر ایک کو پورا کرنے کا حکم فرمایا ہے! اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر، جب تک قربانی کے جانور اپنے اپنے محل پر نہیں پہنچے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں کھولا!

نوٹ، قربانی کے جانوروں کا اپنی اپنی جگہ پہنچنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ منیٰ میں ذبح کیے گئے! اس حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس تمتع سے منع فرمایا! جس میں حج کو فسخ کر کے عمرہ بنایا جائے! اور یہ ممانعت تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۷۲۶ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ بِهَدْيٍ وَسَاقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ هَدْيًا. قَالَ لِعَلِيٍّ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ الْهَدْيُ قَالَ فَلَا تَحِلَّ۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے میرے والد امام باقر رحمہ نے کہا ہم جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے! اور آپ سے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق پوچھا! انہوں نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے قربانی کے جانور لے کر تشریف لائے! اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کے جانور لے کر تشریف لے گئے! آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا! تم نے کس چیز کا احرام باندھا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا! کہ میں نے کہا: اے اللہ میں اس چیز کا احرام باندھتا ہوں جس چیز کا احرام حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا اور میرے پاس قربانی کا جانور تھا آپ نے فرمایا جب تک حج سے فارغ نہ ہو جاؤ تو احرام نہ کھول:

۲۷۲۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَأَهْدَى عَلِيٌّ لَهُ هَدْيًا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ صدقہ کا کام کر کے واپس تشریف لائے! تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا! اے علی رضی اللہ عنہ آپ نے کس کا احرام باندھا! آپ نے بتایا جو آپ نے باندھا آپ نے فرمایا آپ قربانی کا جانور دیں اور احرام باندھے رکھیں جیسے باندھے ہوئے ہو! حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اپنے لیے قربانی کے جانور لائے تھے!

۲۷۲۸ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ أَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَبْتُ مَعَهُ أَوَاقِيَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَدْتُ فَاطِمَةَ قَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوحٍ قَالَ فَتَخَطَّيْتُهُ فَقَالَتْ لِي مَا لَكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَحَلُّوا قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي كَيْفَ صَنَعْتَ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن پر مقرر کیا تو میں آپ کے ساتھ تھا! میں نے آپ کے ساتھ کئی اوقیے کمائے! جب وہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو انہوں نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو دیکھا آپ نے گھر کے اندر خوشبو لگا رکھی ہے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ان سے کہا کہ آپ نے یہ کیا کیا! انہوں نے پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا! انہوں نے احرام کھول دیا! میں نے بتایا! کہ میں نے تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح احرام

www.sirat-e-mustaqeem.com

قُلْتُ إِنِّيْ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ فَإِنِّيْ قَدْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَ قَرَنْتُ ۔

باندھا ہے: بعدازاں میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا: آپ نے فرمایا: تم نے کیا کیا ہے! میں نے عرض کیا کہ آپ کی طرح احرام باندھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تو قران کیا ہے اور قربانی کا جانور ہمراہ لایا ہوں

إِذَا أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ هَلْ يَجْعَلُ مَعَهَا حَجًّا

اگر عمرے کا احرام باندھے تو اس کے ہمراہ حج بھی کر سکتا ہے

۳۴۹ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّهُ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَأَنَا أَخَافُ أَنْ يَصُدُّوْكَ قَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذًا أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِيْ وَأَهْدٰى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ فَرَأٰى أَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کا ارادہ فرمایا جس سال حجاج بن یوسف عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنے آیا تھا: لوگوں نے بتایا کہ وہاں لڑائی ہونے والی ہے: ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ آپ کو روکیں انہوں نے کہا کہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو: میں اس وقت بھی وہی کروں گا جو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا گواہ رہنا کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کیا: بعدازاں آپ چلے اور جب مقام بیداء پہ پہنچے تو ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ ایک ہی ہیں: گواہ رہنا کہ میں نے اپنے اوپر عمرے کے ساتھ حج واجب کیا ہے: اور قربانی کا نر جانور لے گئے: جسے انہوں نے مقام قدید سے خریدا تھا: بعدازاں دونوں تلبیہ پکارتے ہوئے مکہ مکرمہ آگئے اور بیت اللہ شریف کا طواف کیا: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی: بس اس سے زیادہ نہ کیا نہ ہی قربانی کو ذبح فرمایا: نہ سر منڈایا: نہ بال کترائے نہ ہی کسی ایسی چیز کا استعمال کیا جو احرام میں درست نہیں: جب ذی الحجہ کی دسویں تاریخ ہوئی تو نحر کیا، سر منڈایا: اور خیال کیا کہ پہلے طواف سے حج اور عمرہ دونوں کا طواف ادا ہو گیا: ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا!

نوٹ: جناب امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک قارن کو دو طواف اور سعی کرنی چاہیئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَيْفَ التَّلْبِيَةُ

تلبیہ کس طرح کہا جائے

۲۷۵۰ - عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز سے یہ ارشاد فرماتے سنا: اے اللہ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں (تین بار) تیرا کوئی شریک نہیں تیرا شکر اور احسان ہے!! بادشاہت و سلطنت تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں! عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ذو الحلیفہ میں دو رکعتیں ادا فرماتے پھر اونٹ آپ کو لے کر مسجد کے پاس کھڑا ہوتا تو آپ ان کلمات کو پکارتے

۲۷۵۱ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے: لبیك اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

۲۷۵۲ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم لبیک یوں ارشاد فرماتے لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

۲۷۵۳ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَزَادَ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم لبیک اسطرح ارشاد فرماتے لبیك لاشریك لك لبیك ان الحمد والنعمة لك والملك لاشریك لك ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس میں اتنا زیادہ فرمایا

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

یعنی اے اللہ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں اور میری تیرے پاس آنے میں سعادت ہے! بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے رغبت تیری طرف ہے اور عمل بھی تیرے ہی لیے ہے

۲۷۵۴ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ مِنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ۔

مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم لبیک اس طرح ارشاد فرماتے
لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لبيك ان الحمد والنعمة لك۔

۲۷۵۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم یوں کہا کرتے "...": یعنی اے تمام مخلوق کے خالق تیری بارگاہ میں حاضر ہوں!

رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْاِهْلَالِ

بلند آواز سے لبیک کہنا

۲۷۵۶ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ وَقَالَ لِيْ يَا مُحَمَّدُ مُرْ اَصْحَابَكَ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ۔

سیدنا حضرت خلاد بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو بلند آواز سے لبیک کرنے کا حکم ارشاد فرمایئے!

اَلْعَمَلُ فِي الْاِهْلَالِ

احرام کس وقت باندھا جائے

۲۷۵۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر احرام باندھا!

۲۷۵۸ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَاءِ ثُمَّ رَكِبَ وَصَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَاءِ فَاَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز مقام بیداء میں ادا فرمائی بعد ازاں آپ سوار ہوئے اور بیداء کے پہاڑ پر چڑھے اور آپ نے حج و عمرہ کی لبیک پکاری آپ نماز ظہر ادا فرما چکے تھے

نوٹ: بیداء ذوالحلیفہ میں ایک مقام ہے! جو مدینہ منورہ سے چند میل کے فاصلے پر ہے

۲۷۵۹ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ فِيْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلّٰى وَهُوَ صَامِتٌ حَتّٰى اَتَى الْبَيْدَاءَ۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمتہ نے اپنے والد گرامی سے سنا انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق کہ آپ ذوالحلیفہ تشریف لائے! اور نماز پڑھی بعد ازاں خاموش رہے یہاں تک کہ آپ بیداء میں تشریف لائے!

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۷۶۰ عن سالم انه سمع اباه يقول بيداؤكم هذه التي تكذبون فيها على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أهل رسول الله صلى الله عليه وسلم الا من مسجد ذي الحليفة۔

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ارشاد فرماتے سنا! آپ فرماتے تھے: یہ تمہارا مقام بیداء ہے: جس میں تم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس پر جھوٹ بولتے ہو! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے فقط ذی الحلیفہ کی مسجد سے ہی احرام باندھا تھا!

۲۷۶۱ عن عبد الله بن عمر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يركب راحلته بذي الحليفة ثم يهل حين تستوي به قائمة۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو سوار ہوتے دیکھا آپ مقام: ذی الحلیفہ میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے اور بعد ازاں جب آپ کو اونٹنی لے کر سیدھی ہوتی تو آپ لبیک ارشاد فرماتے!

۲۷۶۲ عن ابن عمر انه كان يخبر ان النبي صلى الله عليه وسلم اهل حين استوت به راحلته۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب آپ کو آپ کی اونٹنی لے کر سیدھی کھڑی ہوتی تو آپ لبیک ارشاد فرماتے!

۲۷۶۳ عن عبيد الله بن جريج قال قلت لابن عمر رأيتك تهل اذا استوت بك ناقتك قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يهل اذا استوت به ناقته وانبعثت۔

سیدنا حضرت عبیداللہ بن جریج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا! جب آپ کو اونٹنی لے کر اٹھتی ہے تو آپ لبیک پکارتے ہیں! انہوں نے بتایا کہ جب حضور کی اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے!

إهلال النفساء

نفاس والی عورتوں کا بیان

۲۷۶۴ عن جابر بن عبد الله قال أقام رسول الله صلى الله عليه وسلم تسع سنين لم يحج ثم أذن في الناس بالحج فلم يبق احد يقدر ان يأتي راكبا او راجلا الا قدم فتدارك الناس ليخرجوا حتى جاء ذا الحليفة فولدت اسماء بنت عميس محمد بن ابي بكر فأرسلت الى رسول الله صلى الله عليه

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیے بغیر مدینہ منورہ میں پورے نو برس تک قیام فرمایا! بعد ازاں لوگوں کو حج کی خبر دی گئی! کوئی ایسا شخص اتنی ذرا سے سوار یا پیدل آنے کی طاقت نہ تھی! (یعنی سب حج کرنے آگئے لوگ حج پر آنے کے لیے آگے پیچھے ہو گئے تھے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مقام ذی الحلیفہ میں تشریف لائے! جہاں حضرت اسماء بنت

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ ثُمَّ أَهِلِّي فَفَعَلَتْ مُخْتَصَرٌ۔

عمیس نے جناب محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنم دیا! آپ نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کر بھیجا آپ نے ارشاد فرمایا! غسل کیجیے بعد ازاں لنگوٹ باندھیے اور پھر لبیک پکاریے! انہوں نے ایسا ہی کیا! (یہ حدیث شریف ایک بڑی حدیث سے مختصر ہے)

٢٧٦٥ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ كَيْفَ تَفْعَلُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَسْتَثْفِرَ بِثَوْبِهَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد ابن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنم دیا! آپ نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرایا! کہ میں کیا کروں! آپ نے ارشاد فرمایا! غسل کرے اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھے

فِي الْمُهِلَّةِ بِالْعُمْرَةِ تَحِيضُ وَتَخَافُ فَوْتَ الْحَجِّ

ایک عورت نے عمرے کا احرام باندھا ہو بعد ازاں اسے حیض آجائے اور عمرے کے جانے کا اندیشہ ہو

٢٧٦٦ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ وَأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ مُهِلَّةً بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكَتْ حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ ہم حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لبیک پکارتے ہوئے آئے صرف حج کیا! اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عمرے کی لبیک پکارتی ہوئی تشریف لائیں! جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا! یہاں تک کہ ہم لوگ مکہ مکرمہ پہنچے! اور کعبہ معظمہ کا طواف کیا صفا و مروہ میں سعی کی۔ بعد ازاں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں احرام کھول ڈالنے کا حکم فرمایا! جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو! ہم نے دریافت کیا کہ ہمیں کون کونسی اشیاء درست ہوں گی۔ جو بحالت احرام میں منع تھیں) آپ نے فرمایا ہر چیز! بعد ازاں ہم نے عورتوں کے ساتھ جماع کیا اور خوشبو لگائی! کپڑے پہنے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكِ فَقَالَتْ شَأْنِي إِنِّي قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَحْلِلْ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتَّى إِذَا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذَلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ ـ

اور نویں تاریخ میں ابھی چار راتیں تھیں! پھر ہم نے آٹھویں تاریخ حج کا احرام باندھا حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور دیکھا تو آپ رو رہی ہیں! آپ نے پوچھا تمہیں کیا ہوا! انھوں نے عرض کیا کہ مجھے حیض آ گیا! اور لوگوں نے احرام کھول ڈالا! میں نے نہ تو احرام کھولا نہ ہی بیت اللہ کا طواف کیا! (ابھی تک عمرے سے فارغ نہیں ہوئی) اور لوگ اب حج کو جا رہے ہیں میرا حج بھی گیا! آپ نے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو اللہ جل شانہ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے! آپ غسل کریں اور حج کی لبیک پکاریں! آپ نے ایسا ہی کیا! اور سب جگہوں میں قیام فرمایا! یعنی منیٰ عرفات اور مزدلفے میں! جب حیض سے فارغ ہوئیں تو بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا مروہ میں دوڑیں! اور فرمایا اب آپ کے حج اور عمرہ دونوں ادا ہو گئے! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دل میں کھٹکتا ہے کہ میں نے حج سے پہلے کعبہ مکرمہ کا طواف نہیں کیا! (تو عمرہ کیسے ادا ہوا) آپ نے فرمایا! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبدالرحمن کو انہیں لے جاؤ اور انہیں تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ (جو مکہ مکرمہ سے تین کوس کے فاصلے پر ایک مقام ہے اب عمرے کا احرام اکثر اسی جگہ سے باندھتے ہیں) اور یہ واقعہ اس رات پیش آیا! جب رات ہم محصب کے مقام پر آ ٹھہرے تھے! (محصب مکہ مکرمہ سے ایک میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے! وہاں منیٰ سے لوٹتے ہوئے بارھویں یا تیرھویں تاریخ کو ٹھہرتے ہیں!)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حجۃ الوداع میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے! تو ہم نے عمرے کا احرام باندھا بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com

هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَ اَنَا حَائِضٌ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَمَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَأْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ قَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا اٰخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ اِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

نے ارشاد فرمایا! جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو تو وہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے! جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو جائے احرام نہ کھولے! جب میں مکہ مکرمہ پہنچی تو مجھے حیض آ گیا! میں نے کعبہ معظمہ کا طواف نہیں کیا اور نہ ہی صفا مروہ میں سعی کی! بعد ازاں میں نے اس امر سے متعلق! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کی! آپ نے ارشاد فرمایا! سر کھول ڈالیے! کنگھی کیجیے اور حج کا احرام باندھیے اور عمرہ ادا نہ کیجیے! میں نے ایسا ہی کیا! جب میں حج ادا کر چکی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بھائی عبدالرحمن کے ساتھ مجھے مقام تنعیم کی طرف بھیجا! میں نے عمرہ کیا! آپ نے فرمایا! یہ تیرے عمرے کا مقام ہے! تو جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا! انہوں نے طواف کیا! سعی کی اور پھر احرام کھول ڈالا! جب حج کر کے منیٰ سے واپس آئے! تو حج کا دوسرا طواف کیا! اور جن لوگوں نے حج و عمرے کو اکٹھا کیا تھا (قران کیا تھا) انہوں ایک ہی طواف کیا!

اَلْاِشْتِرَاطُ فِي الْحَجِّ

حج میں شرط کر لینا

٢٧٦٨ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ضُبَاعَةَ اَرَادَتِ الْحَجَّ فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ ضباعہ نے حج کا ارادہ کیا تو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں شرط کر لینے کا حکم فرمایا اور انہوں نے آپ کے حکم کے مطابق ایسا ہی کیا!

نوٹ: یعنی احرام باندھتے وقت یہ کہنا کہ اگر میں مکہ مکرمہ نہ پہنچ سکوں گا تو جہاں تک پہنچ سکوں گا! وہیں احرام کھول دوں گا! اس شرط کا فائدہ یہ ہے! اس شخص کو احرام کھول ڈالنا درست ہو گا! جہاں وہ بیماری کی وجہ سے مجبور ہو جائے! اور آگے نہ جا سکے! اور نہ ہی قربانی کے جانور کے موجود ہونے کا انتظار کرنا پڑے گا! جیسے دوسری جگہوں میں ہوتا ہے۔

كَيْفَ يَقُوْلُ اِذَا اشْتَرَطَ

شرط کرتے وقت کیا کہے

٢٧٦٩ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ يَحُجُّ يَشْتَرِطُ قَالَ الشَّرْطُ بَيْنَ النَّاسِ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيْثَهُ يَعْنِيْ

سیدنا حضرت ہلال بن خباب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا آدمی حج میں شرط کرے!

عِكْرِمَةَ فَحَدَّثَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَحِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِي فَإِنَّ لَكِ عَلَى رَبِّكِ مَا اسْتَثْنَيْتِ۔

انہوں نے بتایا کہ شرط لوگوں میں ہو گئی ہے: میں نے انہیں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف سنائی! آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان فرمائی! کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں! اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا ارادہ ہے کہ میں حج کروں! تو میں کیا کہوں! آپ نے فرمایا! تم کہو لبیک اللہم لبیک اور جہاں تو مجھے روک دے میری احرام کھولنے کی جگہ وہی ہے کیونکہ جو تم نے شرط کی: وہ تیرے پروردگار کے ذمے ہے!!

۲۷۷۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ ضُبَاعَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أُهِلَّ قَالَ أَهِلِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ ضباعہ بنت زبیر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بیمار ہوں! اور میری نیت حج کی ہے: تو آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں آپ نے مجھے احرام باندھنے کا حکم فرمایا! کہ احرام باندھ کر شرط کر لو کہ میرے احرام کھولنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو مجھے روک دے!

۲۷۷۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي شَاكِيَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ضباعہ کے پاس! تشریف لائے: اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بیمار ہوں اور حج کرنا چاہتی ہوں! آپ نے فرمایا کہ حج کیجئے اور شرط کیجئے کہ میرے احرام کھولنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو روک دے!!

مَا يَفْعَلُ مَنْ حُبِسَ عَنِ الْحَجِّ وَلَمْ يَكُنِ اشْتَرَطَ

وہ شخص کیا کرے جو حج سے رک جائے اور اس نے شرط نہ کی ہو

۲۷۷۲ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُنْكِرُ الْاشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ فَيَقُولُ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حج میں شرط کرنے

www.sirat-e-mustaqeem.com

سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم فإن حبس أحدكم عن الحج طاف بالبيت وبالصفا والمروة ثم حل من كل شيء حتى يحج عاما قابلا ويهدي ويصوم إن لم يجد هديا۔

سے انکار فرماتے! اور ارشاد فرماتے کیا تمہیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کافی نہیں کہ اگر کوئی شخص رکا وٹ کر سکے! تو وہ کعبہ معظمہ کا طواف کرے! صفا مروہ میں سعی کرے! بعد ازاں اس کی ہر چیز اس کو درست اور جائز ہو جائے گی! یہاں تک کہ وہ دوسرے سال حج کرے اور قربانی کا! جانور دے اور اگر ہدی نہ ہو سکے تو روزے رکھے

۲۷۷۳ عن سالم عن أبيه أنه كان ينكر الاشتراط في الحج ويقول ما حسبكم سنة نبيكم صلى الله عليه وسلم أنه لم يشترط فإن حبس أحدكم حابس فليأت البيت فليطف به وبين الصفا والمروة ثم ليحلق أو ليقصر ثم ليحلل وعليه الحج من قابل۔

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! آپ نے اپنے باپ سے سنا جو حج میں شرط کرنے کا انکار فرماتے! اور فرماتے تھے کیا تمہیں سرور کائنات کا طریقہ کافی نہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط نہیں کی! اگر تم میں سے کسی شخص کو روکنے والا روک دے تو وہ بیت اللہ شریف میں آ جائے، طواف کرے اور! صفا مروہ میں سعی کرے بعد ازاں وہ اپنا سر منڈائے یا بال کترائے اور پھر احرام کھول ڈالے اور دوسرے سال حج کرے

إشعار الهدي

قربانی کے جانور کو ایک طرف سے کوہان میں زخم کا نشان کرنا

نوٹ: یہ زخم اس لیے کیا جاتا ہے! تاکہ معلوم ہو کہ وہ قربانی کا جانور ہے!

۲۷۷۴ عن المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم قالا خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من الحديبية في بضع عشرة مائة من أصحابه حتى إذا كانوا بذي الحليفة قلد الهدي وأشعر وأحرم بالعمرة مختصر۔

سیدنا حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور مروان بن حکم سے مروی ہے دونوں نے کہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال کئی صحابہ کے ساتھ نکلے جب مقام ذی الحلیفہ پر پہنچے تو قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈالا

اشعار کیا اور عمرے کا احرام باندھا (اختصار سے بیان کیا گیا)

۲۷۷۵ عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أشعر بدنته۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کی کوہان میں زخم کا نشان لگایا!

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَیُّ الشِّقَّیْنِ یُشْعِرُ

۲۷۳۱ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْعَرَ بَدَنَتَہٗ مِنَ الْجَانِبِ الْاَیْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْھَا وَ اَشْعَرَھَا۔

قربانی کے جانور کو کونسی جانب نشان لگایا جائے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کو دائیں طرف سے اشعار کیا اور اس سے جو خون باہر نکلا تھا اسے آپ نے پونچھ ڈالا!

بَابُ سَلْتِ الدَّمِ عَنِ الْبُدْنِ

۲۷۳۲ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا کَانَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ اَمَرَ بِبَدَنَتِہٖ فَاَشْعَرَ فِیْ سَنَامِھَا مِنَ الشِّقِّ الْاَیْمَنِ ثُمَّ سَلَتَ عَنْھَا وَقَلَّدَھَا نَعْلَیْنِ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِہٖ عَلَی الْبَیْدَآءِ اَھَلَّ۔

بدن کے جسم سے خون پونچھ لینا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم جب مقام ذی الحلیفہ میں تھے تو آپ نے اپنی اونٹنی کی کوہان کو دائیں طرف سے چیرنے کا حکم فرمایا! وہاں سے خون پونچھا اور اس کے گلے میں دو جوتیاں لٹکائیں جب اونٹنی آپ کو لے کر بیداء کی طرف سیدھی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری

فَتْلُ الْقَلَائِدِ

۲۷۳۳ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُھْدِیْ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ فَاَفْتِلُ قَلَائِدَ ھَدْیِہٖ ثُمَّ لَا یَجْتَنِبُ شَیْئًا مِمَّا یَجْتَنِبُہُ الْمُحْرِمُ۔

اونٹوں کے گلے کے ہار بٹنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم! مدینہ منورہ سے قربانی کے جانور بھیجے تو میں نے آپ کی قربانی کے جانور کا ہار گوندھا! بعد ازاں آپ نے! کسی چیز سے پرہیز نہ فرمائی جن سے محرم پرہیز کرتا ہے

نوٹ، یہ اس لیے کہ گو ہار بٹنے سے احرام نہیں ہوتا! جب تک کہ ہدی کے ساتھ روانہ نہ ہو

۲۷۳۴ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ ھَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَبْعَثُ بِھَا ثُمَّ یَاْتِیْ مَا یَاْتِی الْحَلَالُ قَبْلَ اَنْ یَّبْلُغَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بٹتی! بعد ازاں آپ قربانی کے جانور روانہ کر دیتے اور جو کام حلال لیے احرام (

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْهَدْيُ مَحِلَّهُ۔

لوگ کرتے ہیں ایسا ہی رہتے یہاں تک کہ قربانی کا جانور اپنی جگہ پر! پہنچ جاتا۔

٢٧٨٠ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُقِيْمُ وَلَا يُحْرِمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے ہار بٹتی تھی! بعدازاں آپ ٹھہرے رہتے! اور احرام نہ باندھتے

٢٧٨١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يُقِيْمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کے قربانی کے ہار بٹتی تھی! بعدازاں آپ ٹھہر کر رہتے! اور احرام نہ باندھتے

٢٧٨٢ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِهَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے ہار بٹتی تھی! بعدازاں آپ ٹھہرے رہتے اور احرام نہ باندھتے

مَا يُفْتَلُ مِنْهُ الْقَلَائِدُ

قلادے کس چیز سے بٹے جائیں

٢٧٨٣ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ أَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا ثُمَّ أَصْبَحَ فِيْنَا فَيَأْتِي مَا يَأْتِي الْحَلَالُ مِنْ أَهْلِهِ وَمَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جو ہار ہمارے پاس تھے میں نے انہیں روئی سے بٹا تھا! بعدازاں صبح ہوئی اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وہی کام کرتے رہے جو احرام کے بغیر لوگ کرتے ہیں! اور جو کچھ لوگ اپنی بیویوں سے! کرتے ہیں

تَقْلِيْدُ الْهَدْيِ

قربانی کے جانور کے گلے میں کچھ لٹکانا

٢٧٨٤ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو کیا ہوا کہ انہوں نے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا! اور

وَلَمْ تَحِلَّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ۔

اور آپ نے عمرے کا احرام نہیں کھولا؛ حضور نے فرمایا میں نے سر کے بالوں کو جمایا؛ اور قربانی کے جانور کے گلے میں ہار لٹکایا؛ جب تک قربانی نہ کر لوں میں احرام نہیں کھولوں گا

٢٧٨٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ أَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي جَانِبِ السَّنَامِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ أَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ وَقَلَّدَهُ نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ لَبَّى وَأَحْرَمَ عِنْدَ الظُّهْرِ وَأَهَلَّ بِالْحَجِّ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ذوی الحلیفہ میں تشریف لائے اور قربانی کے جانور کا داہنی طرف کو ان سے اشعار فرمایا؛ بعدازاں آپ نے خون صاف کیا پھر دو جوتیاں لٹکائیں پھر اونٹنی پر سوار ہوئے؛ جب مقام بیداء میں اونٹنی اکھڑے کر سیدھی ہوئی؛ اس وقت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک فرمائی ظہر کے وقت آپ نے احرام باندھا اور حج کے لیے لبیک پکاری؛

تَقْلِيدُ الْإِبِلِ

اونٹ کے گلے میں ہار لٹکانا

٢٧٨٦ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَوَجَّهَهَا إِلَى الْبَيْتِ وَبَعَثَ بِهَا وَأَقَامَ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حَلَالًا۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے ہار اپنے ہاتھ سے بٹے؛ بعدازاں؛ آپ نے یہ ہار ان کے گلے میں لٹکائے اور انہیں؛ اشعار کیا؛ اور بیت اللہ شریف کی طرف روانہ فرمایا اور آپ (یا) ٹھہر رہے؛ اور جو چیز حلال تھی؛ آپ پر حرام نہ ہوئی

٢٧٨٧ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے ہار بٹے؛ بعدازاں آپ محرم نہ ہوئے اور نہ ہی آپ نے کپڑے پہننا چھوڑے

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَقْلِيدُ الْغَنَمِ

بکریوں کے ہار لٹکانا

۲۷۸۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے لیے مخصوص بکریوں کے لیے ہار بٹتی!

۲۷۸۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهْدِي الْغَنَمَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم! بکریوں کی ہدی ارسال فرماتے

۲۷۹۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى مَرَّةً غَنَمًا وَقَلَّدَهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ بکریوں کو ہدی کیا! اور ان کے گلے میں ہار لٹکائے

۲۷۹۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے بکریوں کے ہار بٹتی تھی! جو ہدی بھیجی جاتی تھیں بعد ازاں! حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم محرم نہ ہوتے

۲۷۹۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے بکریوں کے ہار بٹتی تھی! جو ہدی کی بھیجی جاتی تھیں بعد ازاں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم محرم نہ ہوتے

۲۷۹۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاةَ فَيُرْسِلُ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم بکریوں کے گلے میں ہار لٹکاتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَلَالًا لَمْ يَحْرُمْ مِنْ شَيْءٍ۔

تَقْلِيدُ الْهَدْيِ نَعْلَيْنِ

۲۷۹۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ أَشْعَرَ الْهَدْيَ مِنْ جَانِبِ السَّنَامِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ أَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ ثُمَّ قَلَّدَهُ نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَأَحْرَمَ عِنْدَ الظُّهْرِ وَأَهَلَّ بِالْحَجِّ۔

هَلْ يُحْرِمُ إِذَا قَلَّدَ

۲۷۹۵ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا كَانُوا حَاضِرِينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ بَعَثَ بِالْهَدْيِ فَمَنْ شَاءَ أَحْرَمَ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ۔

هَلْ يُوجِبُ تَقْلِيدُ الْهَدْيِ إِحْرَامًا

۲۷۹۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ يُقَلِّدُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ

بعدازاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ارسال فرماتے اور آپ حلال رہتے کہ کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے

قربانی کے جانور کے گلے میں دو جوتیاں ڈالنا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ تشریف لائے، تو آپ نے قربانی کے جانور کا دائیں جانب سے اشعار کیا، بعدازاں خون صاف کیا، پھر دو جوتیاں لٹکائیں اس کے بعد آپ اونٹنی پر سوار ہوگئے، جب وہ آپ کو لے کر مقام بیداء میں سیدھی ہوگئی، تو آپ نے حج کا احرام ظہر کے وقت باندھا اور حج کی لبیک پکاری۔

جب قربانی کے جانور کے گلے میں ہار لٹکائے تو احرام باندھے یا نہیں

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور بھیجے تو سب لوگ مدینہ منورہ میں موجود تھے جس شخص نے چاہا احرام باندھا اور جس نے نہ چاہا اس نے احرام نہ باندھا!

کیا قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈالنے سے آدمی محرم ہو جاتا ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار اپنے ہاتھوں سے بٹتی، بعدازاں وہی ہار حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَبْعَثُ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَا يَدَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا أَحَلَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَتَّى يَنْحَرَ الْهَدْيَ۔

اپنے دست مبارک سے ان کے گلے میں ڈال دیتے اور انہیں میرے باپ کے ساتھ روانہ فرما دیتے اور آپ ایسی کوئی چیز نہ چھوڑتے جیسے اللہ جل شانہ نے آپ کے لیے حلال فرمایا جتنے کہ ہدی ذبح ہو جاتی

نوٹ: حضرت مصنف علیہ الرحمۃ اس حدیث شریف کو لانے سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اگر کوئی شخص قربانی کے جانور کو قربانی کے لیے مکہ مکرمہ روانہ کر دے لیکن خود ان کے ساتھ نہ جائے یا احرام کی نیت نہ کرے تو وہ محرم نہیں ہوتا

۲۷۹۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بٹتی بعد ازاں آپ کسی ایسی چیز سے پرہیز نہ فرماتے جس سے محرم پرہیز کرتا ہے

۲۷۹۸ عَنْ عَائِشَةَ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا قَالَتْ وَلَا نَعْلَمُ الْحَاجَّ يُحِلُّهُ إِلَّا الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بٹتی اور پھر آپ کسی چیز سے پرہیز نہ فرماتے! اور ہمیں معلوم نہیں کہ حاجی طواف بیت اللہ کے بغیر اور بھی کسی شئی سے حلال ہو سکتا ہے

۲۷۹۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْرُجُ بِالْهَدْيِ مُقَلَّدًا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقِيمٌ مَا يَمْتَنِعُ مِنْ نِسَائِهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بٹتی! بعد ازاں ہدی ہار پہن کر روانہ ہو جاتی! اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم گھر پر ہی قیام پذیر رہتے! آپ اپنی عورتوں سے پرہیز نہ فرماتے تھے

۲۸۰۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بٹتی بعد ازاں آپ اسے روانہ فرما دیتے! اور آپ اس کے بعد اپنے گھر میں احرام کے بغیر رہتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

سُوْقُ الْهَدْيِ

قربانی کے جانور کو اپنے ساتھ لے جانا

۲۸۰۱ عَنْ جَابِرٍ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَاقَ هَدْيًا فِيْ حَجِّهٖ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج میں قربانی کا جانور ہمراہ لے گئے:

رُكُوْبُ الْبَدَنَةِ

قربانی کے جانور پر سوار ہونا

۲۸۰۲ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو قربانی کا اونٹ ہانک رہا تھا: (اور چلتے چلتے تھک گیا تھا) آپ نے ارشاد فرمایا اس پر سوار ہو جائیے۔ وہ بولا یہ ہدی کا اونٹ ہے: آپ نے فرمایا سوار ہو جا: آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا: تیرے لیے خرابی ہو اس پر سوار ہو جا

۲۸۰۳ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قربانی کا جانور ہانکتے ہوئے دیکھا: آپ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ: وہ بولا یہ قربانی کا جانور ہے: آپ نے فرمایا تم اس پر سوار ہو جاؤ: وہ بولا قربانی کا جانور ہے آپ نے چوتھی دفعہ فرمایا: تیری خرابی ہو سوار ہو جا:

رُكُوْبُ الْبَدَنَةِ لِمَنْ جَهَدَهُ الْمَشْيُ

جو شخص پیدل چلتے چلتے تھک جائے وہ قربانی کے جانور پر سوار ہو جائے

۲۸۰۴ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً وَقَدْ جَهَدَهُ الْمَشْيُ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَإِنْ كَانَتْ بَدَنَةً۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قربانی کا اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا: اور وہ چلتے چلتے تھک گیا: آپ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جا: اس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا سوار ہو جا۔ اگرچہ یہ اونٹ قربانی کا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

رُكُوبُ الْبَدَنَةِ بِالْمَعْرُوفِ

قربانی کے جانور پر ضرورت کے وقت سوار ہونا

۲۸۰۵ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُسْأَلُ عَنْ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا۔

سیدنا حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا؛ قربانی کے جانور پر سوار ہونا کیا ہے! آپ نے بتایا کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ! آپ فرماتے تھے اس پر رواج اور دستور کے مطابق سواری کرو؛ جب تو لاچار ہو یہاں تک کہ تو دوسری سواری پائے

* * * * * * *

نوٹ: دستور اور معروف کے مطابق سوار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر زیادتی نہ کی جائے اور معمول سے زیادہ بوجھ و سواری سے اسے نہ دبایا جائے؛

إِبَاحَةُ فَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ

جو شخص قربانی کا جانور ساتھ نہ لے جائے وہ حج کا احرام فسخ کر کے عمرہ کر کے احرام کھول سکتا ہے

۲۸۰۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ أَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہماری نیت فقط حج کی تھی! جب ہم مکہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا! اور آپ نے اس شخص کو جو قربانی کا جانور ہمراہ نہ لایا تھا! احرام کھول دینے کا حکم فرمایا! تو ان سب لوگوں نے جو قربانی کا جانور ساتھ نہ لائے تھے احرام کھول ڈالا! اور آپ کی ازواجات محترمات بھی ہدی کا نہ لائی تھیں! انھوں نے بھی احرام کھول ڈالا! حضرت عائشہ نے فرمایا میں ماہواری آنے کی وجہ سے بیت اللہ شریف کا طواف نہ کر سکی! جب بارھویں یا تیرھویں رات آئی تو میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! لوگ عمرہ اور حج ادا کر کے اپنے اپنے گھروں کو جائیں گے! اور میں فقط حج

www.sirat-e-mustaqeem.com

التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا۔

۲۸۰۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَحِلَّ۔

۲۸۰۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُهُ خَالِصًا وَحْدَهُ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ صَبِيحَةَ أَرْبَعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِلُّوا وَاجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَبَلَغَهُ عَنَّا أَنَّا نَقُولُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ فَنَرُوحَ إِلَى مِنًى وَمَذَاكِيرُنَا تَقْطُرُ مِنَ الْمَنِيِّ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا فَقَالَ قَدْ بَلَغَنِي الَّذِي قُلْتُمْ وَإِنِّي لَأَبَرُّكُمْ وَأَتْقَاكُمْ وَلَوْلَا الْهَدْيُ لَحَلَلْتُ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ قَالَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ يَا رَسُولَ

کر کے جاؤں! آپ نے پوچھا کیا تو نے ان راتوں میں! طواف کیا جب ہم مکہ مکرمہ میں آگئے! میں نے عرض کیا نہیں (کیونکہ میں حائضہ ہو گئی تھی) آپ نے فرمایا تو آپ اپنے بھائی کے ہمراہ مقام تنعیم تک جائیں! عمرے کا احرام باندھیں اور پھر فلاں مقام پر ہم سے ملاقات کرنا؟

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ ہم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کی نیت سے نکلے! جب ہم مکہ مکرمہ کے! قریب پہنچے تو آپ نے حکم فرمایا! جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ احرام باندھے رہے اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں وہ احرام کھول ڈالے

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ ہم (یعنی اصحاب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے فقط! حج کی نیت سے احرام باندھا صرف حج ہی کے واسطے بعد ازاں ہم مکہ مکرمہ ذو الحجہ کی چوتھی تاریخ کی صبح کو پہنچے! تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! احرام کھول دو اور عمرہ کر لو! (یعنی حج کو موقوف رکھو اور عمرہ کر کے احرام کھول دو) آنحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری یہ بات سنی ہم کہتے تھے کہ جب عرفے کے پانچ دن باقی ہیں! اور ہم نے احرام کھول ڈالا! اور ہم منیٰ میں جائیں گے اس حال میں کہ ہمارے شرمگاہ سے منی بہ رہی ہوگی! آپ خطبہ ارشاد فرمانے کھڑے ہو گئے! اور ارشاد فرمایا میں نے تمہاری بات سنی میں تم سے زیادہ نیک اور پرہیزگار ہوں! اگر میں قربانی کا جانور نہ لاتا تو احرام کھول ڈالتا! اگر جو کچھ اب پیش آیا! ہے! اس معاملے کا اندازہ مجھے اس سے قبل ہوتا تو میں قربانی کا جانور نہ لاتا جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے تشریف لائے! آپ نے پوچھا تم نے کس چیز کا احرام باندھا! انہوں نے کہا جو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے باندھا! آپ نے فرمایا تم

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَنَا، أَرَأَيْتَ عُمْرَتَنَا هٰذِهٖ لِعَامِنَا هٰذَا أَوْ لِلْأَبَدِ قَالَ هِيَ لِلْأَبَدِ۔

قربانی کا جانور دو اور احرام باندھے رکھو! جیسے باندھ رکھا ہے! سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارا یہ عمرہ صرف اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے آپ نے فرمایا ہمیشہ! کے لیے

٭ ٭ ٭ ٭

۲۸۰۹ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ عُمْرَتَنَا هٰذِهٖ لِعَامِنَا أَمْ لِأَبَدٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ لِلْأَبَدِ۔

حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ عمرہ اس سال کے لیے ہے! یا ہمیشہ کے لیے آپ نے فرمایا ہمیشہ کے لیے!

۲۸۱۰ عَنْ سُرَاقَةَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا أَلَنَا خَاصَّةً أَمْ لِأَبَدٍ قَالَ بَلْ لِأَبَدٍ۔

سیدنا حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع فرمایا! اور ہم نے بھی آپ کے ہمراہ تمتع کیا! بعد ازاں ہم نے پوچھا کیا یہ ہمارے لیے خاص ہے! یا ہمیشہ کے لیے ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہمیشہ کے لیے ہے۔

۲۸۱۱ عَنْ بِلَالٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لَنَا خَاصَّةً۔

سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا حج کا فسخ کرنا ہمارے ساتھ مخصوص ہے! یا سب لوگوں کے لیے آپ نے فرمایا نہیں ہمارے ساتھ ہی مخصوص ہے

۲۸۱۲ عَنْ أَبِي ذَرٍّ فِي مُتْعَةِ الْحَجِّ قَالَ كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حج میں تمتع ہمارے ساتھ مخصوص تھا

۲۸۱۳ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ فِي مُتْعَةِ الْحَجِّ لَيْسَتْ لَكُمْ وَلَسْتُمْ مِنْهَا فِي شَيْءٍ إِنَّمَا كَانَتْ رُخْصَةً لَنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ آپ نے فرمایا کہ حج کا متعہ تمہارے لیے نہیں ہے! نہ تمہیں اس سے علاقہ ہے۔ وہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ رخصت تھی

۲۸۱۴ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَتِ الْمُتْعَةُ رُخْصَةً لَنَا۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی! ہے کہ متعہ ہمارے لیے ایک مخصوص رخصت تھی!

۲۸۱۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَإِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ فَقُلْتُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَجْمَعَ الْعَامَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَوْ كَانَ أَبُوكَ لَمْ يَهُمَّ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ابی الشعثاء رضی اللہ عنہ! سے مروی ہے۔ کہ میں جناب حضرت ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے ساتھ تھا! میں نے کہا میرا ارادہ ہے! کہ میں حج اور عمرہ ایک ساتھ کر لوں! حضرت ابراہیم

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِذٰلِكَ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ لَنَا خَاصَّةً۔

نے کہا کہ اگر تیرے والد ہوتے تو ایسا نہ کرتے! ابراہیم تیمی نے اپنے والد سے روایت کی آپ نے اپنے والد سے سنا کہ متعہ ہمارے لیے مخصوص تھا!

۲۸۱۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الْعُمْرَةَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ اَفْجَرِ الْفُجُوْرِ فِي الْاَرْضِ وَيَجْعَلُوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُوْلُوْنَ اِذَا بَرَاَ الدَّبَرْ وَعَفَى الْوَبَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ اَوْ قَالَ دَخَلَ صَفَرْ فَقَدْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ صُبْحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ۔

سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایام جاہلیت میں) لوگ خیال کرتے تھے: کہ حج کے مقدس مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر بڑا گناہ ہے! وہ محرم کو صفر کہتے تھے! اور کہتے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو اور اس کے بال بڑھ جائیں اور صفر گزر جائے! یا صفر آجائے تو عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ حلال ہوا تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ذو الحجہ کی چوتھی تاریخ کو حج کی لبیک پکارتے ہوئے مکہ میں آئے! بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کو عمرہ کرنے کا حکم صادر فرمایا! یہ کام ان حضرات کو بہت عجیب معلوم ہوا! انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عمرہ ادا کر لینے کے بعد کون سے افعال کرنے درست ہوں گے! آپ نے فرمایا سب کام (جو احرام میں منع تھے) کیے جا سکتے تھے)

نوٹ: صحابہ کرام کو حج کے عمرہ کرنے کا حکم اس لیے عجیب معلوم ہوا کہ قبل از اسلام ان کا خیال تھا کہ ایام حج میں عمرہ درست نہیں! جسے اسلام نے آکر غلط ثابت کیا

۲۸۱۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ وَاَهَلَّ اَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَاَمَرَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ اَنْ يَحِلَّ وَكَانَ فِيْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَاَحَلَّا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا احرام باندھا اور آپ کے صحابہ کرام نے حج کا! جن لوگوں کے پاس قربانی کے جانور نہ تھے! انہیں آپ نے احرام کھول ڈالنے کا حکم فرمایا! اور جناب طلحہ بن عبید اللہ کے علاوہ ایک اور صاحب ایسے تھے جن کے پاس قربانی کا جانور نہ تھا! ان دونوں حضرات نے احرام کھول ڈالا!

۲۸۱۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ عُمْرَةٌ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

اسْتَمْتَعْنَاهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَقَدْ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ

یہ عمرہ ہے جس سے ہم نے فائدہ اٹھایا! پس جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ سب طرح سے حلال ہو جائے اور عمرہ حج میں داخل ہو گیا

مَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ أَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ

محرم کونسا شکار کھا سکتا ہے

۲۸۱۹ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَأَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک دفعہ مکہ مکرمہ کے راستے میں! تھے ہم اپنے ہم سفروں سے پیچھے رہ گئے! جنہوں نے احرام باندھا ہوا تھا لیکن جناب حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا! آپ نے ایک گورخر دیکھا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے! اور اپنے دوستوں سے کوڑا مانگا انہوں نے نہ دیا پھر ان سے نیزہ مانگا انہوں نے انکار کر دیا! آپ نے خود لے لیا! اور اس گورخر کا پیچھا کیا! آخر اسے مار دیا تو بعض اصحاب نے جو کہ احرام باندھے ہوئے تھے! اس کا گوشت کھایا! اور بعض نے نہ کھایا! جب ان کی ملاقات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو آپ سے (اس کے متعلق) دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا! یہ ایک ایسا لقمہ تھا جو اللہ جل شانہٗ نے تمہیں کھلایا!

نوٹ! اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دورانِ شکار اگر محرم شکار کرنے میں مدد نہ دے نہ بتلائے اور نہ دکھلائے اور دوسرا کوئی شخص شکار کر کے لائے تو اسے کھانا درست اور جائز ہے

۲۸۲۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَهُوَ رَاقِدٌ فَأَكَلَ بَعْضُنَا وَتَوَرَّعَ بَعْضُنَا فَاسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ فَوَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن تیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ ہم احرام باندھے ہوئے جناب حضرت طلحہ بن عبیداللہ کے ساتھ تھے! آپ کی خدمت میں پرندے کا گوشت تحفۃً پیش کیا گیا! اور آپ سو رہے تھے! ہم میں سے بعض حضرات نے تو اسے کھایا اور بعض نے پرہیز کی! جب جناب حضرت طلحہ رضی جاگ کر اٹھے تو آپ نے ان لوگوں کی موافقت فرمائی جنہوں نے کھایا تھا! اور بتایا کہ ہم نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسے تناول کیا ہے

۲۸۲۱ عَنِ الْبَهْزِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُرِيدُ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالرَّوْحَاءِ إِذَا حِمَارُ وَحْشٍ عَقِيرٌ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ صَاحِبُهُ فَجَاءَ الْبَهْزِيُّ وَهُوَ صَاحِبُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَأْنَكُمْ بِهَذَا الْحِمَارِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الرِّفَاقِ ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْأُثَايَةِ بَيْنَ الرُّوَيْثَةِ وَالْعَرْجِ إِذَا ظَبْيٌ حَاقِفٌ فِي ظِلٍّ وَفِيهِ سَهْمٌ فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا يَقِفُ عِنْدَهُ لَا يُرِيبُهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يُجَاوِزَهُ۔

سیدنا حضرت زید بن کعب بہزی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے ارادے سے احرام باندھے ہوئے نکلے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام روحاء میں پہنچے تو آپ نے ایک گورخر کو زخمی حالت میں دیکھا! لوگوں نے جناب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا! اسے اسی حالت میں رہنے دیجیے لاشک ہے کہ اس کا مالک آجائے گا۔ اسی دوران بہزی آیا اور وہی اس کا مالک تھا! اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! اس گورخر کے مالک و مختار آپ ہیں آپ نے جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے اس کا گوشت سب ساتھیوں میں تقسیم فرما دیا! بعدازاں آپ آگے بڑھے جب مقام اثابہ میں پہنچے (جو عرج اور رویثہ کے درمیان ہے) تو دیکھا کہ ایک ہرن اپنا سر جھکا کے سائے میں کھڑا ہے! اور اسے تیر لگا ہوا ہے! بہزی نے کہا کہ حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ارشاد فرمایا کہ تم اس پاس کھڑے رہو تاکہ کوئی اس سے چھیڑ چھاڑ نہ کرے حتےٰ کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے جائیں!

نوٹ: جناب امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک اگر محرم کے لیے شکار کیا جائے لیکن اس نے شکار کرنے میں مدد نہ کی ہو تو اسے کھانا درست ہے

مَا لَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ أَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ

محرم کے لیے جس شکار کا کھانا درست نہیں

۲۸۲۲ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ

سیدنا حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَحْشٍ وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وَجْهِي قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ۔

کی خدمتِ اقدس میں ایک گورخر بھیجا! اور آپ مقام ابواء یا ودان میں تھے آپ نے واپس فرما دیا بعد ازاں جب آپ نے ملاحظہ فرمایا جو کچھ میرے چہرے پر ظاہر ہوا (رنج) تو ارشاد فرمایا! ہم نے اس لیے واپس کیا کیونکہ ہم احرام باندھے ہوئے تھے

نوٹ: اس سے قبل ایک حدیث شریف میں گزرا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہزی کا گورخر قبول فرمایا ۔ غالباً صعب رضی اللہ عنہ نے جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہی شکار کیا ہوگا اسی لیے آپ نے رد فرما دیا

۲۸۲۳ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَدَّانَ رَأَى حِمَارَ وَحْشٍ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّا حُرُمٌ وَلَا نَأْكُلُ الصَّيْدَ۔

سیدنا حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب آپ مقام ودان میں پہنچے تو آپ نے ایک گورخر ملاحظہ فرمایا! آپ نے اسے واپس فرما دیا۔ اور ارشاد فرمایا۔ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔ شکار نہیں کھاتے!

۲۸۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَ لَهُ عُضْوُ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَقْبَلْهُ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جناب حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں شکار کے جانور کا ایک ٹکڑا ارسال کیا گیا۔ اور آپ نے قبول نہ فرمایا کیونکہ آپ نے احرام باندھا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا ہاں!

۲۸۲۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ نَعَمْ أَهْدَى لَهُ رَجُلٌ عُضْوًا مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ وَقَالَ إِنَّا لَا نَأْكُلُ إِنَّا حُرُمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ حضرت زید بن ارقم تشریف لائے تو سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں یاد دلانے کے لیے! دریافت فرمایا شکار کے گوشت کے متعلق جو ہدیہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بحالت احرام پیش کیا گیا تھا اس کے متعلق آپ نے کیا بیان فرمایا تھا؟ جناب حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں ایک شخص نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں شکار کے گوشت کا ایک ٹکڑا پیش کیا آپ نے یہ ارشاد فرماتے واپس فرما دیا: کہ ہم نہیں کھاتے ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۸۲۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رِجْلَ حِمَارِ وَحْشٍ يَقْطُرُ دَمًا وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ بِقُدَيْدٍ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جناب حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں گورخر کی ایک ران پیش کی جس میں سے خون بہ رہا تھا۔ آپ مقام قدید میں احرام باندھے ہوئے تھے۔ آپ نے اسے واپس فرما دیا۔

۲۸۲۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهٗ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک گورخر ارسال کیا۔ آپ احرام باندھے ہوئے تھے آپ نے اسے واپس فرما دیا۔

اِذَا ضَحِكَ الْمُحْرِمُ فَفَطِنَ الْحَلَالُ لِلصَّيْدِ فَقَتَلَهٗ اَيَاْكُلُهٗ اَمْ لَا

کیا محرم اس شکار کو کھا سکتا ہے جسے وہ دیکھ کر ہنسے اور غیر محرم سمجھ جائے

۲۸۲۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ اَبِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهٗ وَلَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا اَنَا مَعَ اَصْحَابِيْ ضَحِكَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَطَعَنْتُهٗ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُعِيْنُوْنِيْ فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهٖ وَخَشِيْنَا اَنْ نُقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُوْضِعُ فَرَسِيْ شَاْوًا وَاَسِيْرُ شَاْوًا فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ اَيْنَ تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهٗ وَهُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْيَا فَلَحِقْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ)

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلح حدیبیہ کے دنوں میں تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھیوں نے احرام باندھا اور ابوقتادہ نے احرام نہیں باندھا۔ میرے والد نے کہا کہ میں اپنے دوستوں کے ہمراہ تھا۔ اسی دوران ہم ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے۔ میں نے ایک گورخر کو دیکھا۔ اور اس پر برچھی ماری۔ اپنے دوستوں سے مدد طلب کی۔ انہوں نے امداد نہ کی۔ بعد ازاں سب نے اس کا گوشت کھایا۔ اور ہمیں خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں ہم لوٹے نہ جائیں تو میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنا شروع کیا۔ میں اپنا ایک قدم گھوڑے پر رکھتا اور ایک اٹھاتا۔ حتیٰ کہ قبیلہ غفار سے رات کے وقت مجھے ایک شخص ملا۔ میں نے دریافت کیا کہ تو نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو کس جگہ چھوڑا ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِنَّ أَصْحَابَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ فَانْتَظَرَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ۔

وہ بولا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جگہ چھوڑا جب آپ کا ارادہ سقیا مقام کے گاؤں میں ٹھہرنے اور سونے کا تھا! میں نے جا کر آپ سے ملاقات کی! اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور اللہ کی رحمت و برکت عرض کی ہے! اور انہیں خدشہ ہے کہ کہیں وہ آپ کے بغیر لوٹ نہ لیے جائیں تو آپ ان کا انتظار فرما لیجیے! پس آپ نے ان کا انتظار فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک گورخر مارا۔ میرے پاس اس کا گوشت موجود ہے! آپ نے اسے لوگوں کو کھانے کے لیے فرمایا اور وہ سب احرام باندھے ہوئے تھے۔

✣ ✣ ✣ ✣

۲۸۲۶ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَهَلُّوا بِعُمْرَةٍ غَيْرِي فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَأَطْعَمْتُ أَصْحَابِي مِنْهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةً فَقَالَ كُلُوهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! آپ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں جہاد فرمایا! تو سب لوگوں نے میرے سوا عمرے کا احرام باندھا اور میں نے ایک گورخر شکار کیا اور اسے! اپنے ساتھیوں کو کھلایا۔ حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے بعد ازاں میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ اس سے اتنا گوشت میرے پاس فالتو ہے! آپ نے فرمایا اسے کھاؤ حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

إِذَا أَشَارَ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ فَقَتَلَهُ الْحَلَالُ

جب محرم شکار کی طرف اشارہ کرے اور پھر غیر محرم شکار مارے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے

۲۸۲۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ كَانُوا فِي مَسِيرٍ لَهُمْ بَعْضُهُمْ مُحْرِمٌ وَبَعْضُهُمْ لَيْسَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ لوگ سفر میں تھے ان میں بعض نے احرام باندھا تھا! اور بعض نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِمُحْرِمٍ قَالَ فَرَأَيْتُ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَأَخَذْتُ الرُّمْحَ وَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَاخْتَلَسْتُ سَوْطًا مِنْ بَعْضِهِمْ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَأَصَبْتُهُ فَأَكَلُوا مِنْهُ فَأَشْفَقُوا قَالَ فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ أَشَرْتُمْ أَوْ أَعَنْتُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا۔

نہیں باندھا تھا! میں نے ایک گورخر دیکھا، میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور برچھی لے کر اپنے ساتھیوں سے امداد طلب کی۔ لیکن انھوں نے امداد دینے سے انکار کر دیا۔ میں نے ان میں سے ایک شخص کا کوڑا لے لیا۔ اور گورخر کا پیچھا کیا۔ آخرکار میں نے اسے مارا اور انھوں نے اس کا گوشت تناول فرمایا۔ بعد ازاں خوفزدہ ہو گئے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے اشارہ کیا! یا شکار مارنے میں مدد کی انھوں نے عرض کیا نہیں! آپ نے فرمایا تو کھاؤ

۲۸۲۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَادُ لَكُمْ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا تمہارے لیے خشکی کا شکار حلال ہے جب کہ تم خود شکار نہ کرو! اور نہ ہی تمہارے لیے شکار کیا جائے۔

نوٹ: امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف کی اسناد میں عمرو بن ابی عمرو قوی نہیں۔ اگرچہ ان سے امام مالک نے روایت فرمایا

مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

محرم کون کون سے جانور مار سکتا ہے

قَتْلُ الْكَلْبِ الْعَقُورِ

کاٹنے والے کتے کا مارنا

۲۸۲۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ جنہیں محرم اگر مار ڈالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں:

کوا، چیل، بچھو، چوہا، اور کاٹنے والا کتا

قَتْلُ الْحَيَّةِ

سانپ کا مارنا۔

۲۸۲۳ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، محرم پانچ جانوروں کو مار ڈالے! سانپ، چوہا، چیل، چتکبرا کوا [illegible] اور کاٹنے والا کتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قتل الفارة

۲۸۲۴- عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذن في قتل خمس من الدواب للمحرم الغراب والحداة والفارة والكلب العقور والعقرب.

چوہے کا مارنا جائز ہے

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے لیے پانچ جانوروں کے مارنے کی اجازت دی۔ کوا چیل۔ چوہا۔ کاٹنے والا کتا اور بچھو۔

قتل الوزغ

۲۸۲۵ عن سعيد بن المسيب ان امراة دخلت على عائشة وبيدها عكاز فقالت ما هذا فقالت لهذه الوزغ لان نبي الله صلى الله عليه وسلم حدثنا انه لم يكن شيء الا يطفئ على ابراهيم عليه السلام الا هذه الدابة فامرنا بقتلها ونهى عن قتل الجنان الا ذا الطفيتين والابتر فانهما يطمسان البصر ويسقطان ما في بطون النساء۔

گرگٹ کو مارنا جائز ہے

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت حاضر ہوئی اور اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ اس عورت نے عرض کی یہ گرگٹ مارنے کے لیے لکڑی ہے کیونکہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تمام جانور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آگ کو بجھاتے تھے، مگر یہ جانور نہ بجھاتا تھا، لہٰذا ہمیں اسے مار ڈالنے کا حکم ہوا۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سفید سانپ مارنے سے منع فرمایا اور دو لکیروں والے نیز دم کٹے سانپ کو مارنے کا حکم فرمایا۔ کیونکہ وہ دونوں آنکھ پھوڑ ڈالتے ہیں اور حاملہ عورتوں کے حمل گرا دیتے ہیں۔

نوٹ: سفید سانپ میں چونکہ زہر نہیں ہوتا۔ نیز جن سانپ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اس لیے جب وہ پہلی دفعہ دکھائی دے تو زبانی گفتگو کے ذریعے کہنا چاہیے۔ کہ یہاں سے چلے جاؤ! اگر نہ مانے اور پھر نظر آئے تو اسے تب مارنا جائز ہے۔

قتل العقرب

۲۸۲۶ عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خمس من الدواب لا جناح على من قتلهن او في قتلهن وهو حرام الحداة والفارة والكلب العقور والعقرب والغراب۔

بچھو کا مارنا درست ہے

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حالت احرام میں پانچ جانوروں کو مار ڈالنا گناہ نہیں۔ چیل، چوہا، کاٹنے والا کتا، بچھو اور کوا۔

قتل الحداة

۲۸۲۷ عن ابن عمر قال قال رجل يا رسول الله ما نقتل من الدواب اذا

چیل کو مارنا درست ہے

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَخْرَمُنَا قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

اللہ علیہ وسلم: ہم کون کونسے جانوروں کو ماریں جب ہم حالت احرام میں ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانوروں کو قتل کرتے میں گناہ نہیں یہ چیل، کوّے چوہے، بچھو اور کاٹنے والے کتے۔

قَتْلُ الْغُرَابِ

کوّے کو مار ڈالنا

۲۸۳۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ قَالَ يَقْتُلُ الْعُوَيْسِقَةَ وَالْحِدَأَةَ وَالْغُرَابَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرکونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا محرم کون کون سے جانوروں کو مارے: آپ نے فرمایا محرم بچھو، چوہا، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا مارے

۲۸۳۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِهِنَّ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَأْرَةُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ جانوروں کو مارنے میں کوئی گناہ نہیں۔ اگرچہ انہیں حرم میں مارے یا حالت احرام میں چوہا۔ چیل، کوا، بچھو اور کاٹنے والا کتا۔

مَا لَا يَقْتُلُهُ الْمُحْرِمُ

محرم کا جس جانور کو مارنا درست نہیں

۲۸۴۰ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهَا قُلْتُ أَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابوعمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بجو کے متعلق پوچھا: آپ نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔ میں نے پوچھا کیا اس کا شکار کرنا جائز ہے؟ آپ نے کہا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انھوں نے کہا ہاں۔

اَلرُّخْصَةُ فِي النِّكَاحِ لِلْمُحْرِمِ

احرام باندھنے والے کو نکاح کرنے کی اجازت

۲۸۴۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے ہوئے تھے اور آپ نے نکاح کیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۸۴۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ حَرَامًا ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے؛

۲۸۴۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُمَا مُحْرِمَانِ ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، اور آپ دونوں احرام باندھے ہوئے تھے

۲۸۴۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا؛ اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۲۸۴۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے؛

اَلنَّهْيُ عَنْ ذٰلِكَ

محرم کو نکاح کرنے کی ممانعت

۲۸۴۶ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يُنْكِحُ

سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم نہ تو نکاح کرے نہ پیغام نکاح بھیجے اور نہ ہی دوسرے شخص کا نکاح پڑھے

۲۸۴۷ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْرِمُ اَوْ يُنْكِحَ اَوْ يَخْطُبَ ۔

سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم نہ تو نکاح کرے نہ پیغام نکاح بھیجے اور نہ ہی دوسرے شخص کا نکاح پڑھے۔

۲۸۴۸ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْاَلُهٗ اَيَنْكِحُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ اَبَانُ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ

سیدنا حضرت نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عمر بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما نے ابان کے پاس آدمی بھیجا یہ دریافت کرنے کے لیے کہ کیا محرم نکاح کرے؟ ابان نے بتایا کہ حضرت عثمان بن عفان

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَدَّثَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یَخْطُبُ۔

رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محرم نہ تو نکاح کرے اور نہ نکاح کا پیغام بھیجے

اَلْحِجَامَۃُ لِلْمُحْرِمِ

محرم کو پچھنے لگانا

۲۸۴۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۲۸۵۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ احْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ اَخْبَرَنِیْ طَاوٗسٌ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے

۲۸۵۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ احْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

حِجَامَۃُ الْمُحْرِمِ مِنْ عِلَّۃٍ تَکُوْنُ بِہٖ

محرم شخص کا کسی بیماری کی وجہ سے پچھنے لگوانا

۲۸۵۲ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَثْیٍ کَانَ بِہٖ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں ایک درد کی وجہ سے پچھنے لگوائے

حِجَامَۃُ الْمُحْرِمِ عَلٰی ظَہْرِ الْقَدَمِ

پاؤں کے اوپر پچھنے لگوانا

۲۸۵۳ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ عَلٰی ظَہْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَثْیٍ کَانَ بِہٖ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے درد کی وجہ سے اپنے پاؤں مبارک کے اوپر پچھنے لگائے حالانکہ آپ نے احرام باندھا ہوا تھا

حِجَامَۃُ الْمُحْرِمِ وَسْطَ رَأْسِہٖ

محرم کو اپنے سر کی چوٹی پر پچھنے لگوانا

۲۸۵۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ بُحَیْنَۃَ یُحَدِّثُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَسْطَ رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ۔

سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سر کے درمیان میں لحی جمل کے مقام پر حالتِ احرام میں پچھنے لگوائے جو مکہ مکرمہ کے راستے میں ہے

فِي الْمُحْرِمِ يُؤْذِيهِ الْقَمْلُ فِي رَأْسِهِ

اگر احرام باندھنے والے شخص کو جوؤں سے تکلیف پہنچے

۲۸۵۵۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَآذَاهُ الْقَمْلُ فِي رَأْسِهِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ رَأْسَهُ وَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ أَوْ انْسُكْ شَاةً أَيَّ ذٰلِكَ فَعَلْتَ أَجْزَأَ عَنْكَ۔

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احرام باندھے ہوئے تھے! اور جوئیں آپ کے سر میں تکلیف دے رہی تھیں! حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوانے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ کہ تین روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو دو مد کھانا کھلا دو! یا ایک بکری ذبح کرو اس میں جو کچھ بھی آپ کریں گے کافی ہوگا

۲۸۵۶۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَحْرَمْتُ فَكَثُرَ قَمْلُ رَأْسِي فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي وَأَنَا أَطْبُخُ قِدْرًا لِأَصْحَابِي فَمَسَّ رَأْسِي بِإِصْبَعِهِ فَقَالَ انْطَلِقْ فَاحْلِقْهُ وَتَصَدَّقْ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ۔

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے احرام باندھا تو سر میں بہت جوئیں پڑ گئیں اس بات کی اطلاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ میرے پاس تشریف لائے! میں اپنے ساتھیوں کے لیے سالن پکا رکھا تھا! آپؐ نے میرا سر اپنی انگلی مبارک سے چھوا بعد ازاں ارشاد فرمایا جاؤ اور سر منڈاؤ! اور چھ مسکینوں کو صدقہ دو

غُسْلُ الْمُحْرِمِ بِالسِّدْرِ إِذَا مَاتَ

اگر محرم فوت ہو جائے تو اسے بیری کے پانی سے غسل دینا

۲۸۵۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص حضرت محمد رسول اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمِسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

فِي كَمْ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ إِذَا مَاتَ

۲۸۵۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مُحْرِمًا صُرِعَ عَنْ نَاقَتِهِ فَأُوقِصَ ذُكِرَ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ عَلَى إِثْرِهِ خَارِجًا رَأْسُهُ قَالَ وَلَا تُمِسُّوهُ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔ قَالَ شُعْبَةُ فَسَأَلْتُهُ بَعْدَ عَشْرِ سِنِينَ فَجَاءَ بِالْحَدِيثِ كَمَا كَانَ يَجِيءُ بِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَلَا تُخَمِّرُوا وَجْهَهُ وَرَأْسَهُ۔

النَّهْيُ عَنْ أَنْ يُحَنَّطَ الْمُحْرِمُ إِذَا مَاتَ

۲۸۵۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا! اور اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی اس نے احرام باندھا تھا وہ مر گیا! حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اِسے پانی اور بیری سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفن دو جو وہ پہنے ہے۔ اسے خوشبو نہ لگاؤ اور اس کا سر نہ ڈھانپو۔ کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک پکارتا ہوا اٹھے گا۔

محرم جب فوت ہو جائے تو اسے کتنے کپڑوں میں دفن کیا جائے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ ایک محرم شخص اپنی اونٹنی سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ پڑی! وہ فوت ہو گیا! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اسے پانی اور بیری سے غسل دو! اور دو کپڑوں میں کفنا دو اس کے بعد ارشاد فرمایا! اس کا سر باہر رکھا جائے! اور اس کے سر میں خوشبو نہ لگاؤ! کیونکہ وہ بروز قیامت لبیک کہتا ہوا اٹھے گا (حدیث ہذا کے راوی جناب شعبہ رحمہ فرماتے ہیں! کہ میں نے ابا بشر سے یہ حدیث شریف دس سال کے بعد پھر پوچھی!! انہوں نے اسی طرح بیان فرمایا جیسے بیان فرماتے تھے اتنا زیادہ ضرور کیا کہ اس کا منہ اور سر نہ ڈھانپو

جب محرم فوت ہو جائے تو اسے خوشبو نہ لگانا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ میدان عرفات میں ایک شخص حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھڑا تھا! اسی دوران وہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

اپنے اونٹ سے گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی! تب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو!

اسے دو کپڑوں میں کفنا دو اور اسے خوشبو نہ لگاؤ! اور اس کا سر نہ ڈھانپو کیونکہ اللہ جل شانہ قیامت کے دن اسے لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا۔

۲۸۶۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَتْ رَجُلًا مُحْرِمًا نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَلَا تُغَطُّوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک محرم شخص کی گردن اس کے اونٹ نے توڑ ڈالی وہ فوت ہو گیا! پھر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے! اور ارشاد فرمایا! اسے غسل دو اور کفن دو! اور اس کا سر نہ ڈھانپو! اسے خوشبو نہ لگاؤ! وہ لبیک لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

النَّهْيُ أَنْ يُخَمَّرَ وَجْهُ الْمُحْرِمِ وَرَأْسُهُ إِذَا مَاتَ

جب محرم فوت ہو جائے تو اس کا منہ اور سر نہ ڈھانپنا

۲۸۶۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَفَظَهُ بَعِيرُهُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَسَّلُ وَيُكَفَّنُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا يُغَطَّى رَأْسُهُ وَوَجْهُهُ فَإِنَّهُ يَقُومُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حج کے دوران ایک شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا! اس کے اونٹ نے اسے گرا دیا! اور وہ فوت ہو گیا! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اسے غسل دیا جائے! اور دو کپڑوں میں کفنایا جائے نیز اس کا سر اور منہ نہ ڈھانپا جائے! وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا

النَّهْيُ عَنْ تَخْمِيرِ رَأْسِ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ

محرم جب فوت ہو جائے تو اس کا سر نہ ڈھانپا جائے گا

۲۸۶۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ مِنْ فَوْقِ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک شخص احرام باندھے حاضر خدمت ہوا! وہ اونٹ سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ پڑی! اور فوت ہو گیا! تو

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَلْبِسُوهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو؛ اور اسے دو کپڑے پہنا دو؛ اور اس کا سر ڈھانپو کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا آئے گا۔

فِيمَنْ أُحْصِرَ بِعَدُوٍّ

۲۸۶۲ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَمَّا نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ إِنَّا نَخَافُ أَنْ يُحَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْطَلِقُ فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَعَلْتُ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ فَإِنَّمَا شَأْنُهُمَا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى أَحَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَهْدَى

جس شخص کو دشمن حج کرنے سے روک دیں

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب عبید اللہ بن عبد اللہ اور حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان فرمایا۔ ان دونوں نے جناب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گفتگو کی؛ جب حجاج بن یوسف کا لشکر مکہ مکرمہ کے حاکم جناب حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پر چڑھ آیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے شہید کیے جانے سے قبل دونوں نے فرمایا: اگر اس سال آپ حج نہ کریں تو کوئی؛ حرج نہیں کیونکہ ہمیں بیت اللہ شریف تک پہنچنے سے روک دیا جائے گا! جناب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے نکلے، کفار قریش نے آپ کو؛ راستہ میں روک لیا۔ آپ نے اپنے قربانی کے جانور کو ذبح فرمایا؛ سر منڈایا اور ارشاد فرمایا کہ تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے حج کے ساتھ عمرے کو بھی واجب کیا! بشرطیکہ اللہ جل شانہ کو منظور ہوا؛ میں روانہ ہوتا ہوں؛ اگر مجھے بیت اللہ شریف جانے کا راستہ ملا تو میں طواف کروں گا! اور اگر میں روک دیا گیا تو جیسا حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ویسا ہی کروں گا! میں بھی آپ کے ہمراہ تھا! آپ بعد ازاں تھوڑی دیر چلے اس کے بعد فرمایا۔ حج اور عمرہ دونوں برابر ہیں میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کو بھی؛

واجب کر لیا! پھر آپ نے احرام نہیں کھولا؛ یہاں تک کہ دسویں تاریخ آ گئی۔ اس دن احرام کھولا اور قربانی کا جانور ذبح فرمایا۔

۲۸۶۴ عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ عَرِجَ أَوْ كُسِرَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَا صَدَقَ۔

سیدنا حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو شخص ٹانگ ضائع کر بیٹھے یا اس کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کا احرام کھل جائے گا! اب وہ دوسرے سال حج کرے: میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا! حجاج نے سچ کہا:

۲۸۶۵ عَنْ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَا صَدَقَ وَقَالَ شُعَيْبٌ فِي حَدِيثِهِ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ۔

سیدنا حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو شخص ٹانگ ضائع کر بیٹھے یا اس کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کا احرام کھل جائے گا اب وہ دوسرے سال حج کرے، عکرمہ نے فرمایا! میں نے حضرت عبداللہ بن عباس اور ابو ہریرہ سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا! حجاج نے سچ کہا، شعیب نے کہا کہ اس پر آئندہ سال حج ہے۔

دُخُولُ مَكَّةَ

مکہ مکرمہ داخل ہونے کا بیان

۲۸۶۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى يَبِيتُ بِهِ حَتَّى يُصَلِّيَ صَلَاةَ الصُّبْحِ حِينَ يَقْدَمُ إِلَى مَكَّةَ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ وَلٰكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ خَشِنَةٍ غَلِيظَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ جاتے تو ذی طویٰ میں اترتے۔ وہیں رات گزارتے، یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ سخت ٹیلے پر تھی، اس جگہ پر نہیں جس جگہ مسجد بنائی گئی ہے بلکہ اس سے نیچے کھردرے اور سخت ٹیلے پر تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

دُخُولُ مَكَّةَ لَيْلًا

رات کو مکہ مکرمہ داخل ہونا

٢٨٦٧ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلًا مِنَ الْجِعِرَّانَةِ حِيْنَ مَشَى مُعْتَمِرًا فَأَصْبَحَ بِالْجِعِرَّانَةِ كَبَائِتٍ حَتّٰى إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ خَرَجَ عَنِ الْجِعِرَّانَةِ فِيْ بَطْنِ سَرِفَ حَتّٰى جَامَعَ الطَّرِيْقَ طَرِيْقَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ سَرِفَ۔

جناب حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم رات کو (عرفات کے پاس) جعرانہ سے عمرہ ادا کرنے کے لیے نکلے ابعد ازاں آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ عمرہ ادا کیا اور رات کو ہی واپس تشریف لے گئے اور صبح جعرانہ میں ٹھہرے جیسے رات کو مقام جعرانہ میں قیام کرتا تھا جب دوپہر ہوئی تو آپ جعرانہ سے نکل کر وادیٔ سرف کے بطن میں پہنچے اور وہاں سے مدینہ منورہ کے راستے میں گئے۔

٢٨٦٨ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ لَيْلًا كَأَنَّهُ سَبِيْكَةُ فِضَّةٍ فَاعْتَمَرَ ثُمَّ أَصْبَحَ بِهَا كَبَائِتٍ۔

سیدنا حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم رات کو مقام جعرانہ سے نکلے اور آپ کا رنگ خالص سفید چاندی کی طرح چمکتا تھا عمرہ ادا کیا بعد ازاں صبح کو وہیں تشریف لائے جیسے آپ رات کو وہاں ہی قیام پذیر رہے تھے

مِنْ أَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ

مکہ مکرمہ میں کونسی طرف سے آئے

٢٨٦٩ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِيْ بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں (جنت المعلی) گھاٹی کی طرف سے داخل ہوئے اور گھاٹی سے ہی باہر نکلے

دُخُولُ مَكَّةَ بِاللِّوَاءِ

مکہ مکرمہ میں جھنڈے لے کر جانا

٢٨٧٠ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاءُهُ أَبْيَضُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تھے اور آپ کے جھنڈے کا رنگ سفید تھا:

www.sirat-e-mustaqeem.com

دُخُوْلُ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

مکہ مکرمہ میں احرام باندھے بغیر داخل ہونا

٢٨٠١- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَقِيْلَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر ایک خود تھا۔ لوگوں نے آکر عرض کیا کہ ابن خطل کعبہ معظمہ کی پردوں کے ساتھ لپٹا ہوا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے قتل کرو

نوٹ: یہ ابن خطل کا جرم تھا کہ وہ مسلمان ہو کر اسلام سے پھر گیا۔ اور زکوٰۃ کا مال لے کر بھاگ گیا۔ اور اپنے نوکر کو ناحق قتل کر دیا

٢٨٠٢- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوگئے اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا

٢٨٠٣- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوگئے۔ اور آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا آپ احرام کے بغیر تشریف لائے

اَلْوَقْتُ الَّذِي وَافٰى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں کب تشریف لائے

٢٨٠٤- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ وَهُمْ يُلَبُّوْنَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلُّوْا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام ذو الحجۃ کی چوتھی تاریخ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے! اور وہ حج کی لبیک پکار رہے تھے تو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول ڈالنے کا حکم فرمایا

٢٨٠٥- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَقَدْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ وَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ: تشریف لائے تو ماہ ذو الحجۃ کے چار دن گزر گئے تھے اور آپ نے نماز فجر بطحاء میں ادا فرمائی: حج کا احرام باندھا بعد ازاں ارشاد فرمایا! جس کا جی چاہے وہ حج کو عمرہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَلْيَفْعَلْ۔

کر دے؛

۲۸۷۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ صُبَيْحَةَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چوتھی ذی الحجہ کو تشریف لائے۔

إِنْشَادُ الشِّعْرِ فِي الْحَرَمِ وَالْمَشْيُ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ

حرم شریف میں شعر پڑھنا اور امام کے آگے چلنا

۲۸۷۷ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ ؎ خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ ؛ الْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ ؛ وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ ؛ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَرَمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ تَقُولُ الشِّعْرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ فَلَهُوَ أَسْرَعُ فِيهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضاء کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے! (جو ۷ ہجری کو ہوا) اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپؐ کے آگے چلتے اور مندرجہ ذیل اشعار ارشاد فرما رہے تھے! جن کا مطلب یہ ہے ؎

"کافروں کے بچو! راستے سے ہٹو!

آج ہم تمہیں اللہ کے حکم سے قتل کریں گے

ایسی ضرب ہے جس سے سر گردن سے جدا ہو جائے! اور دوست اپنے دوست کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بھول جائے"

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا! اے ابن رواحہ اللہ کے حرم میں حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ شعر پڑھتے ہیں! حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے عمر! اسے چھوڑ دیجیے! یہ اشعار کافروں کے دلوں میں تیر مارنے سے زیادہ اثر کرتے ہیں۔

حُرْمَةُ مَكَّةَ

مکہ مکرمہ کی عزت و تعظیم :-

۲۸۷۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ هَذَا الْبَلَدُ حَرَّمَهُ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن! ارشاد فرمایا۔ یہ وہ شہر ہے! جسے اللہ جل جلالہ نے حرام فرمایا! جس دن کہ اس نے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا۔ تو یہ حرام ہے۔ اور اللہ کی حرمت اس کے لیے قیامت تک ہے! اس جگہ کا کانٹا نہ کاٹا جائے، شکار نہ دوڑایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهٗ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهُ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

جائے، یہاں پڑی ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے مگر جو شخص مشہور کرے اور یہاں کی گھاس نہ کاٹی جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مگر آپ اذخر کاٹنے کی اجازت فرمائیں،

نوٹ: اذخر ایک ایسی خوشبودار گھاس ہے، جو کام میں آتی ہے: آپ نے کچھ ایسا فرمایا جس کا مطلب یہ تھا یعنی آپ نے اذخر کاٹنے کی اجازت دی۔

تَحْرِيمُ الْقِتَالِ فِيهِ

مکہ مکرمہ میں لڑائی حرام ہے

۲۸۷۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَحِلَّ فِيهِ الْقِتَالُ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُحِلَّ لِي سَاعَةً فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا یہ شہر حرام ہے: اللہ جل شانہ نے اسے حرام فرمایا مجھ سے پہلے اس میں جنگ کرنا کسی کو درست نہیں ہوئی؛ مجھے فقط ایک گھڑی تک جنگ کرنا جائز اور درست ہوا اور یہ شہر اللہ جل جلالہ کی حرمت سے (قیامت تک) حرام ہے،

۲۸۸۰ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا فَإِنْ تَرَخَّصَ أَحَدٌ لِقِتَالِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللّٰهَ

سیدنا حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: آپ نے حضرت عمرو بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ منورہ کے والی تھے، جب وہ مکہ مکرمہ کی جانب لشکر ارسال کر رہے تھے اے امیر مجھے اجازت فرمائیے! میں آپ سے ایک بات عرض کرتا ہوں جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن ارشاد فرمائی تھی! اسے میں نے کانوں سے سنا اور دل سے یاد رکھا! آنکھوں سے دیکھا جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! آپ نے اللہ کی تعریف اور حمد و ثنا بیان فرمائی! پھر ارشاد فرمایا! مکہ مکرمہ کو اللہ نے حرام فرمایا لوگوں نے اس کی حرمت نہ کی؛ جو شخص اللہ اور روز قیامت پر ایمان لائے! اسے مکہ مکرمہ میں خون کرنا یا وہاں کا درخت کاٹنا درست نہیں اگر کوئی شخص

أَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔

کہے کہ کہ مکہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت بخشی! اور تمہیں اجازت نہیں! اور مجھے بھی صرف دن میں ایک گھڑی کے لیے اجازت ہوئی! پھر اس کی حرمت ایسے ہوگئی جیسے کل تھی! جو شخص یہاں حاضر ہے وہ غائب یہ بات پہنچا دے

حُرْمَةُ الْحَرَمِ

حرم کی حرمت

۲۸۸۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیت اللہ شریف سے لڑنے ایک لشکر آئے گا! اور بعد از اں وہ میدان میں دھنس جائے گا

۲۸۸۲ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَهِي الْبُعُوْثُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يُخْسَفَ بِجَيْشٍ مِنْهُمْ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس گھر پر لڑنے سے افواج کبھی باز نہ آئیں گی! حتیٰ کہ ان میں سے ایک لشکر دھنس جائے گا۔

۲۸۸۳ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ جُنْدٌ إِلٰى هٰذَا الْحَرَمِ فَإِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيْهِمْ مُؤْمِنُوْنَ قَالَ تَكُوْنُ لَهُمْ قُبُوْرًا۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس حرم مقدس کی طرف ایک لشکر ارسال کیا جائے گا! جب وہ مقام بیدا میں پہنچیں گے تو لشکر کا پہلا اور پچھلا حصہ دھنس جائے گا! اور درمیانی حصہ نہ بچے! میں نے دریافت کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس لشکر میں مسلمان بھی ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ان کے لیے قبریں ہو جائیں گے اور کافروں کے لیے عذاب)

۲۸۸۴ عَنْ حَفْصَةَ رض أَنَّهُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوْسَطِهِمْ فَيُنَادِيْ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمْ فَيُخْسَفُ بِهِمْ وَلَا يَنْجُوْ إِلَّا الشَّرِيْدُ الَّذِيْ يُخْبِرُ عَنْهُمْ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ایک لشکر اس گھر کا قصد کرے گا! جب وہ مقام بیدا میں پہنچیں گے تو درمیانی حصہ دھنس جائے گا! وہ پہلے اور پچھلے کو پکاریں گے! وہ بھی دھنس جائیں گے! ان میں سے کوئی شخص بھی سالم نہ بچے گا مگر ایک وہ شخص جو بھاگ کر خبر لائے گا

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ: اس حدیث شریف کے ایک راوی ابو صفوان نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنے دادا پر جھوٹ نہیں باندھا! اور انہوں نے جناب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ نہیں باندھا۔ انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا

۲۸۸۵ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حل اور حرم میں پانچ فاسق (ضرر رساں) جانوروں کو مارا جائے کوا، چیل، کاٹنے والا کتا، بچھو اور چوہا!

قَتْلُ الْحَيَّةِ فِي الْحَرَمِ

حرم شریف میں سانپ کو مارنا

۲۸۸۶ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ فاسق جانوروں کو حل اور حرم میں مارا جائے! سانپ! کاٹنے والا کتا، چتکبرا کوا، چیل اور چوہا!

۲۸۸۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى حَتّٰى نَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَدَخَلَتْ فِي جُحْرِهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منٰی کی مسجد الخیف میں تھے! یہاں تک کہ سورۃ والمرسلات عرفاً نازل ہوئی! اسی دوران ایک سانپ نکلا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اسے مار ڈالو! اس کے پیچھے ہم لوگ بھاگے اور وہ اپنے بل میں گھس گیا

۲۸۸۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ الَّتِي قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ إِذْ حَسَّ حَيَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَدَخَلَتْ شَقَّ جُحْرٍ فَأَدْخَلْنَا عُودًا فَقَلَعْنَا بَعْضَ الْجُحْرِ فَأَخَذْنَا سَعَفَةً فَأَضْرَمْنَا فِيهَا نَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ وَوَقَاكُمْ شَرَّهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرفے کی رات کو ہم جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے! جو عرفے کے دن سے پہلے ہوا کرتی ہیں اچانک ایک سانپ کی آہٹ سنائی دی! آپ نے ارشاد فرمایا! اسے مار ڈالو وہ سوراخ میں گھس گیا! ہم نے سوراخ کے اندر لکڑی ڈال کر کریدا! اور بعد ازاں لکڑیاں ڈال کر سوراخ میں بھر دیں! اس میں آگ لگا دی! آپ نے فرمایا اللہ نے اس کو تمہارے شر سے اور تمہیں اس کے شر سے بچایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَتْلُ الْوَزَغِ

گرگٹ کو مارنا

۲۸۸۹ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ۔

حضرت اُم شریک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور محسن انسانیت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا

۲۸۹۰ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَزَغُ الْفُوَيْسِقُ۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! گرگٹ ایک بڑا جانور ہے

۲۸۹۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! پانچ جانور خبیث ہیں جنہیں حل اور حرام دونوں حالتوں میں قتل کیا جائے! کاٹنے والا کتا، کوا، چیل، بچھو اور چوہا۔

قَتْلُ الْفَأْرَةِ فِي الْحَرَمِ

حرم شریف میں چوہے کو مارنا

۲۸۹۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! پانچ جانور خبیث ہیں جنہیں حل؛ اور حرم میں دونوں حالتوں میں مار دیا جائے۔ کوا، چیل، کاٹنے والا کتا، چوہا، اور بچھو

۲۸۹۳ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔ بچھو، کوا، چیل، چوہا، اور کاٹنے والا کتا

۲۸۹۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔ بچھو، کوا، چیل، چوہا، اور کاٹنے والا کتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَتْلُ الْغُرَابِ فِي الْحَرَمِ

٢٨٩٥ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحِدَأَةُ۔

حرم شریف میں کوے کو مارنا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں حرم میں مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔ بچھو، کوا، چیل، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

اَلنَّهْيُ اَنْ يُّنَفَّرَ صَيْدُ الْحَرَمِ

٢٨٩٦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ مَكَّةُ حَرَّمَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا لِاَحَدٍ بَعْدِيْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَهِيَ سَاعَتِيْ هٰذِهٖ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَامَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ رَجُلًا مُجَرَّبًا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِبُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ۔

حرم شریف میں شکار کو دوڑانا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مکہ مکرمہ ہے: اللہ جل شانہ نے اس دن سے حرم مقرر فرمایا جب کہ زمین اور آسمان کو پیدا فرمایا: یہ مجھ سے پہلے کسی شخص کے لیے حلال نہیں ہوا: اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا۔ یہ میرے لیے بھی ایک دن کی گھڑی کے لیے حلال ہوا۔ اور وہ یہی گھڑی ہے، پھر یہ اللہ جل شانہ کی حرمت سے قیامت تک حرام ہے:۔ یہاں کی گھاس نہ کاٹی جائے: درخت نہ کاٹا جائے۔ شکار نہ بھگایا جائے: یہاں پڑی ہوئی چیز کسی شخص کو لینا: درست نہیں: سوائے: اس کے ڈھونڈنے والے کے: یہ سن کر جناب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ تجربہ کار آدمی تھے عرض کیا اذخر کو کاٹنے کی: اجازت دیجئے: کیونکہ وہ ہمارے گھروں اور قبروں میں استعمال ہوتی ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ اذخر مستثنیٰ ہے۔

اِسْتِقْبَالُ الْحَجِّ

٢٨٩٧ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَابْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَقُوْلُ

حج میں امام کے آگے آگے چلنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں عمرۃ القضا میں داخل ہوگئے: اور جناب

www.sirat-e-mustaqeem.com

خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ ۞ اَلْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلَى تَأْوِيلِهِ ۞ ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ ۞ وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ ۞ فَقَالَ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ فِي حَرَمِ اللهِ وَبَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ هٰذَا الشِّعْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَلَامُهُ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ وَقْعِ النَّبْلِ۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے یہ شعر پڑھ رہے تھے اے کفار کی اولاد راستے سے ہٹو۔ آج ہم تمہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے قتل کریں گے جس سے تن سے گردن جدا ہوگی دوست اپنے دوست کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بھول جائے گا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے ابن رواحہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حرم میں اشعار پڑھتے ہیں جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے عمر رضی اللہ عنہ! الخ۔ کو پڑھنے دیجئے: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ ان کا کلام کافروں پر تیر مارنے سے بھی زیادہ سخت ہے

۲۸۹۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي هَاشِمٍ قَالَ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے! تو بنی ہاشم کے بچے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگئے۔ آپ نے ان میں سے ایک کو اپنے سامنے بٹھایا۔ اور دوسرے کو اپنے پیچھے:

تَرْكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

کعبہ شریف کو دیکھ کر ہاتھ نہ اٹھانا

۲۸۹۹ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ أَيَرْفَعُ يَدَيْهِ قَالَ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا إِلَّا الْيَهُودَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ

مہاجر مکی سے مروی ہے کہ حضرت جابرؓ سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو کعبہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھائے آپ نے فرمایا میرے خیال میں یہودیوں کے علاوہ ایسا کوئی نہیں کرتا۔ ہم نے حضور علیہ السلام کے ساتھ حج کیا اور ایسا نہیں کیا۔

اَلدُّعَاءُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

بیت اللہ کی زیارت پر دعا

۲۹۰۰ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ طَارِقِ بْنِ عَلْقَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَاءَ مَكَانًا فِي دَارِ يَعْلَى اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَدَعَا

حضرت ام عبدالرحمٰن بن طارق بن علقمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب دار یعلیٰ۔ تشریف لاتے تھے (یعنی مکہ مکرمہ کے قریب جہاں سے بیت اللہ شریف

www.sirat-e-mustaqeem.com

نظر آتا ہے تو آپؐ اپنا رخِ انوار قبلہ کی جانب فرماتے!
اور دعا فرماتے

فَضْلُ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

٦٩٠ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

٦٩١ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ۔

٦٩٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلٰوةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْكَعْبَةَ

مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی فضیلت

سیّدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میری (مدینہ منورہ کی) مسجد میں نماز پڑھنا دیگر مساجد میں ہزار نمازوں سے افضل ہے! مسجد حرام اس سے مستثنیٰ ہے!

اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا!! آپؐ نے ارشاد فرمایا! میری مسجد میں نماز پڑھنا دوسری! مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے! مگر کعبہ کی مسجد وہاں نماز پڑھنا میری مسجد سے بھی بہتر ہے)

اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا! آپؐ نے ارشاد فرمایا! میری مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے! مگر کعبہ کی مسجد کہ وہاں نماز پڑھنا میری مسجد سے بھی بہتر ہے)

بِنَاءُ الْكَعْبَةِ

٦٩٣ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرٰى تَرْكَ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

کعبہ معظمہ کی تعمیر کا بیان

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیا تو نے دیکھا کہ جب تیری قوم نے تعمیر کعبہ کی تو ابراہیم علیہ السلام کے بنیادوں سے کم تعمیر کی! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ ان کی بنیادوں پر تعمیر فرما دیجئے! آپؐ نے فرمایا۔ اگر تیری قوم کے کفر کا عہد نہ ہوتا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا! اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے! تو میرا خیال ہے کہ آپؐ حجر اسود کے قریب دو رکنوں کو اس وجہ سے بوسہ نہ دیتے کیونکہ خانہ کعبہ جناب حضرت خلیل علیہ السلام کی بنیادوں پر نہ تھا!

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ: حدیث مذکورہ میں حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کے کفر کا دور نہ ہوتا۔ تو میں اس کی تعمیر نو کرتا کیونکہ اگر آپ اس وقت بناتے تو ڈر تھا کہ لوگ کہنے لگیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ معظمہ کو توڑا اور جاہل گمراہ ہو جائیں

(۲) دو رکنوں سے مراد رکن شامی اور عراقی ہیں:

(۳) خانہ کعبہ حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنیادوں پر تعمیر شدہ نہ تھا! یعنی رکن شامی اور عراقی کی جانب سے کیونکہ حطیم کعبہ معظمہ میں! جناب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنا کے موافق داخل تھی اور اب خارج ہے

۲۹۰۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حِدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ فَبَنَيْتُهُ عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلْتُ لَهٗ خَلْفًا فَاِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر تمہاری قوم کا زمانۂ کفر قریب نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو توڑتا اور نئے سرے سے! حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنیاد پر بناتا اور میں اس کی پچھلی جانب ایک دروازہ رکھتا! کیونکہ قریش نے تعمیر کعبہ کے وقت اس میں! کمی کی!

نوٹ: سامنے کے دروازے کے مقابل اب ایک ہی دروازہ ہے۔ دو دروازوں میں یہ سہولت تھی کہ ایک دروازے سے داخل ہوتے اور دوسرے سے باہر نکلتے! نیز ہوا کا گذر رہتا ہے

۲۹۰۶ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ وَ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدٍ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ جَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر میری یا تیری قوم کا زمانۂ جاہلیت نزدیک نہ ہوتا تو میں کعبے کو گرا دیتا۔ اور اس میں دو دروازے رکھتا! بعد ازاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانۂ حکومت میں کعبہ معظمہ کے دو دروازے کر دیئے

نوٹ: یہی حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی! لیکن حجاج بن یوسف نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تو کعبہ کو بھی اسطرح کر دیا جیسے جاہلیت میں تھا

۲۹۰۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا عَائِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَاَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَاَدْخَلْتُ فِيْهِ مَا اُخْرِجَ مِنْهُ وَاَلْزَقْتُهٗ بِالْاَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهٗ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَاِنَّهُمْ قَدْ عَجَزُوْا عَنْ بِنَائِهٖ فَبَلَغْتُ بِهٖ اَسَاسَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے عائشہ اگر آپ کی قوم کا زمانۂ جاہلیت نزدیک نہ ہوتا۔ تو میں کعبے کو گرانے کا حکم دیتا! بعد ازاں اس میں سے جو کمی کی گئی ہے اس کی تلافی کرتا! اور اسے زمین کے برابر کر دیتا! اس کے دو دروازے رکھتا! ایک مشرق کی طرف اور! دوسرا مغرب کی جانب قریش اسے

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَذَلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى هَدْمِهِ قَالَ يَزِيدُ وَقَدْ شَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَأَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَارَةً كَأَسْنِمَةِ الْإِبِلِ مُتَلَاحِكَةً۔

تعمیر کرنے سے عاجز آ گئے! میں اسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعمیر تک پہنچا دیتا۔ راوی فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کعبہ معظمہ کو گرایا! یزید نے بتایا کہ میں اس وقت موجود تھا! جب کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے گرایا! اور بنایا اور حطیم کو اس کے اندر شریک کیا! میں نے جناب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعمیر کے پتھر دیکھے وہ اونٹوں کی کوہان کی طرح ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے

۲۹۰۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ کعبہ معظمہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا

نوٹ: یعنی آخری دور میں قیامت کے قریب مکہ مکرمہ تباہ ہو جائے گا

دُخُولُ الْبَيْتِ

کعبہ کے اندر جانا

۲۹۰۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَجَافَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابَ فَمَكَثُوا فِيهَا مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَقِيتُ الدَّرَجَةَ وَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا هَاهُنَا وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ كَمْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں تشریف لے گئے آپ کے ساتھ! جناب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید تھے! اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے دروازہ بند کر لیا کافی دیر یہ حضرات اندر رہے۔ پھر دروازہ کھولا! اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے! میں سیڑھی پر چڑھا اور بیت اللہ شریف میں داخل ہوا! میں نے پوچھا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں پڑھی۔ لوگوں نے بتایا یہاں لیکن میں یہ پوچھنا بھول گیا! کہ آپ نے کعبہ میں کتنی رکعتیں پڑھیں۔

۲۹۱۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَمَعَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَأَجَافُوا عَلَيْهِ الْبَابَ فَمَكَثَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِيتُ بِلَالٌ قُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے! اور آپ کے ہمراہ جناب فضل بن عباس اسامہ بن زید، عثمان بن طلحہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم تھے! انہوں نے دروازہ بند کر لیا! جب تک اللہ کو منظور رہا آپ اندر رہے؟ بعد ازاں باہر تشریف لائے ابن عمر نے کہا جناب حضرت بلال رضی اللہ عنہ سب سے پہلے مجھے

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ۔

مَوْضِعُ الصَّلٰوةِ فِي الْبَيْتِ

۲۹۱۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ وَدَنَا خُرُوجُهُ وَجَدْتُ شَيْئًا فَذَهَبْتُ فَجِئْتُ سَرِيعًا فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا فَسَأَلْتُ بِلَالًا أَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ۔

۲۹۱۲ عَنْ مُجَاهِدٍ يَقُولُ أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فِي مَنْزِلِهِ فَقِيلَ هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَالًا عَلَى الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ يَا بِلَالُ أَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَيْنَ قَالَ مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ۔

۲۹۱۳ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ فَسَبَّحَ فِي نَوَاحِيهَا وَكَبَّرَ وَلَمْ يُصَلِّ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ۔

سے میں نے پوچھا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے فرمایا! کہ دو ستونوں کے درمیان میں۔

بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کی جگہ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کے اندر تشریف لے گئے، جب آپ نکلنے کے قریب ہو گئے تو مجھے یاد آیا اور میں جلد حاضر خدمت ہوا تو میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو اندر سے نکلتا ہوا پایا! میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ معظمہ کے اندر نماز پڑھی؟ آپ نے بتایا! ہاں دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔

سیدنا حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے مکان میں تشریف لائے! لوگوں نے کہا دیکھئے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم یہی کعبہ کے اندر ہیں آیا تو میں نے آپ کو کعبہ معظمہ کے اندر سے نکلتے ہوئے دیکھا اور جناب حضرت بلال رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے تھے! میں نے پوچھا اے بلال رضی اللہ عنہ! کیا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ معظمہ کے اندر نماز پڑھی! انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا کہاں؟ انہوں نے کہا ان دو ستونوں کے درمیان میں دو رکعتیں پڑھیں! بعد ازاں باہر نکل کر کعبہ معظمہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں!

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کے اندر تشریف لے گئے! آپ نے اس کے کونوں میں تسبیح فرمائی اور تکبیر اور نماز نہ پڑھی پھر باہر نکلے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازاں ارشاد فرمایا یہ قبلہ ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْحِجْرُ

حطیم کا بیان

۲۹۱۴ عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ النَّاسَ حَدِیْثٌ عَهْدُهُمْ بِکُفْرٍ وَلَیْسَ عِنْدِیْ مِنَ النَّفَقَةِ مَا یُقَوِّیْنِیْ لَکُنْتُ اَدْخَلْتُ فِیْهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَةَ اَذْرُعٍ وَجَعَلْتُ لَهٗ بَابًا یَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا یَخْرُجُوْنَ مِنْهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر لوگوں کا زمانہ کفر نزدیک نہ ہوتا اور میرے پاس خرچ اس سے زیادہ ہوتا جو مجھے قوت دیتا ہے۔ تو البتہ میں حطیم کو کعبہ معظمہ کے پانچ گز اندر داخل کرتا نیز اندر داخل ہونے اور باہر نکلنے کے لیے ایک ایک دروازہ بناتا!

۲۹۱۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَدْخُلُ الْبَیْتَ قَالَ ادْخُلِی الْحِجْرَ فَاِنَّهٗ مِنَ الْبَیْتِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا بیت اللہ شریف میں داخل ہوں! آپ نے فرمایا! حطیم میں جائیے! وہ بیت اللہ شریف ہی ہے

نوٹ، حطیم اس جگہ کا نام ہے! جو بیت اللہ شریف کی شمالی جانب میزاب شریف کے نیچے واقع ہے! وہاں ایک دیوار کھڑی کر دی گئی ہے۔ درحقیقت حطیم میں نماز پڑھنا گویا بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا ہے۔

اَلصَّلٰوةُ فِی الْحِجْرِ

حطیم میں نماز پڑھنا

۲۹۱۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَیْتَ فَاُصَلِّیَ فِیْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِیْ فَاَدْخَلَنِی الْحِجْرَ فَقَالَ اِذَا اَرَدْتِّ دُخُوْلَ الْبَیْتِ فَصَلِّیْ هٰهُنَا فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِّنَ الْبَیْتِ وَلٰکِنْ قَوْمُکِ اقْتَصَرُوْا حَیْثُ بَنَوْهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں بیت اللہ شریف کے اندر جانا پسند کرتی! اور وہاں نماز پڑھتی تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور آپ مجھے حطیم کے اندر لے گئے اور فرمایا جب تو بیت اللہ شریف میں داخل ہونا چاہے تو یہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھ لے کیونکہ یہ بھی بیت اللہ شریف کا ایک ٹکڑا ہے لیکن تیری قوم نے اسے تعمیر کرتے وقت کمی کی

نوٹ، یعنی اسے بیت اللہ شریف کے باہر رہنے دیا۔ وگرنہ اسے اندر شامل کیا جانا چاہیئے تھا۔

اَلتَّکْبِیْرُ فِیْ نَوَاحِی الْکَعْبَةِ

کعبہ معظمہ کے کونوں میں تکبیر کہنا

۲۹۱۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ یُصَلِّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْکَعْبَةِ وَلٰکِنَّهٗ کَبَّرَ فِیْ نَوَاحِیْهِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز ادا نہیں فرمائی! لیکن آپ نے اس کے کونوں میں تکبیر ارشاد فرمائی

www.sirat-e-mustaqeem.com

الذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ فِي الْبَيْتِ

۲۹۱۸ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَجَافَ الْبَابَ وَالْبَيْتُ إِذْ ذَاكَ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ فَمَضَى حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ بَابَ الْكَعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ قَامَ حَتَّى أَتَى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ فَوَضَعَ وَجْهَهُ وَخَدَّهُ عَلَيْهِ وَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى كُلِّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهُ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ وَالْمَسْأَلَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ هَذِهِ الْقِبْلَةُ۔

بیت اللہ شریف کے اندر اللہ کا ذکر اور دُعا کرنا

سیدنا حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کے اندر گئے۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے کعبہ کا دروازہ بند کر لیا۔ اِس وقت خانہ کعبہ میں چھ ستون تھے۔ آپ تشریف لے چلے جب اِن دو ستونوں کے درمیان پہنچے جو دروازے کے نزدیک ہیں تو آپ بیٹھ گئے۔ اللہ جل جلالہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی۔ اور دُعا کی استغفار کیا بعد ازاں کھڑے ہو کر کعبہ کی سامنے والی پشت پر منہ اور رخسار مبارک رکھا اللہ جل شانہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی۔ سوال و استغفار فرمایا۔ بعد ازاں حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کے ایک ایک کونے میں تشریف لے گئے۔ اور تکبیر و تہلیل و تسبیح فرمائی۔ اور اللہ جل شانہ کی ثنا بیان فرمائی۔ سوال استغفار کیا اس کے بعد آپ نے باہر نکل کر دو رکعتیں کعبے کی طرف منہ کر کے پڑھیں۔ بعد ازاں آپ فارغ ہو کر چلے اور ارشاد فرمایا یہ قبلہ ہے یہ قبلہ ہے۔

وَضْعُ الْوَجْهِ وَالصَّدْرِ عَلَى مَا اسْتُقْبِلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ

۲۹۱۹ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَجَلَسَ وَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ ثُمَّ مَالَ إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْبَيْتِ فَوَضَعَ صَدْرَهُ عَلَيْهِ وَخَدَّهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا فَعَلَ ذَلِكَ بِالْأَرْكَانِ كُلِّهَا ثُمَّ خَرَجَ فَأَقْبَلَ عَلَى الْقِبْلَةِ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ هَذِهِ الْقِبْلَةُ۔

کعبہ معظمہ کی دیوار پر منہ اور سینہ رکھنا

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کعبہ معظمہ کے اندر گیا۔ آپ بیٹھے اور اللہ جل جلالہ کی حمد اور ثنا بیان فرمائی۔ اور تکبیر و تہلیل فرمائی۔ بعد ازاں کعبے کے سامنے والی دیوار کے سامنے جھکے اور اپنا سینہ اقدس۔ اور گال و دونوں ہاتھ اس پر رکھے۔ بعد ازاں تکبیر و تہلیل کہی دعا فرمائی اور چاروں کونوں میں یوں ہی دعا فرمائی اور ایسا ہی کیا اور بعد ازاں آپ نکلے اور دروازے پر تشریف لا کر کعبہ کی طرف منہ کیا۔ اور ارشاد فرمایا یہ قبلہ ہے یہ قبلہ ہے (یعنی نماز میں اس کی طرف منہ کرنا چاہیے)

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَوْضِعُ الصَّلوٰةِ مِنَ الْكَعْبَةِ

کعبہ میں کس جگہ نماز پڑھی جائے!

۲۹۲۰ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ۔

سیدنا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ سے نکلے! آپؐ نے دو رکعتیں کعبہ کے سامنے پڑھیں! اور یہ ارشاد فرمایا۔ قبلہ یہ ہے

۲۹۲۱ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں: کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے! اور چاروں کونوں میں دعا فرمائی! اور جب تک باہر تشریف نہیں لائے نماز نہ پڑھی! آپؐ نے کعبہ معظمہ کے سامنے دو رکعتیں ادا فرمائیں!

۲۹۲۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْدُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَيُقِيْمُهُ عِنْدَ الشُّقَّةِ الثَّالِثَةِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الَّذِيْ يَلِي الْحَجَرَ مِمَّا يَلِي الْبَابَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَا أُنْبِئْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ هٰهُنَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّيْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کھینچ کر لاتے! (جب آپ بوڑھے ہو گئے! اور آپ کی بینائی جاتی رہی) اور حجر اسود کے پاس تیسرے کنارہ پر کعبہ کے دروازے کے نزدیک کھڑا کر دیتے! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم یہاں نماز ادا فرماتے تھے! آپ فرماتے ہاں! پھر آگے بڑھتے اور نماز پڑھتے!

ذِكْرُ الْفَضْلِ فِي الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ

خانہ کعبہ کے طواف کی فضیلت

۲۹۲۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا أَرَاكَ تَسْتَلِمُ إِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ قَالَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ مَسْحَهُمَا يَحُطَّانِ الْخَطِيْئَةَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ سَبْعًا فَهُوَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ ایک شخص نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن (یہ جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے) میں دیکھتا ہوں کہ آپ صرف حجر اسود اور رکن یمانی جیسے دو ارکان کو چھوتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضور کو فرماتے سنا! کہ جوان کو چھوئے گا اس کے گناہ مٹ جائیں گے اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا! آپؐ فرماتے جو شخص سات دفعہ طواف کرے گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا!

اَلْكَلَامُ فِي الطَّوَافِ

طواف میں گفتگو کرنا۔

۲۹۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُهُ إِنْسَانٌ بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کا طواف فرما رہے تھے! آپ نے ایک شخص کو دیکھا وہ دوسرے آدمی کو اس کی ناک میں نکیل ڈال کر کھینچ رہا ہے! آپ نے یہ نکیل ہاتھ سے پکڑ کر کاٹ دی اور ارشاد فرمایا کہ ہاتھ پکڑ کر کھینچو!

۲۹۲۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَقُودُهُ رَجُلٌ بِشَيْءٍ ذَكَرَهُ فِي نَذْرٍ فَتَنَاوَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَهُ قَالَ إِنَّهُ نَذْرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو ایک دوسرے شخص کو کسی چیز سے کھینچ رہا ہے! اس نے منت مانی تھی! آپ نے اس کو کاٹ دیا! اور ارشاد فرمایا۔ یہ نذر ہے (یعنی نذر اس طرح بھی ادا ہو جائے گی۔

اِبَاحَةُ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

طواف میں بات چیت کرنا درست ہے

۲۹۲۶ عَنْ رَجُلٍ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلٰوةٌ فَأَقِلُّوا مِنَ الْكَلَامِ۔

ایک شخص جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے مروی ہے۔ کہ حضور نے ارشاد فرمایا! بیت اللہ شریف کا طواف نماز کی شکل ہے! لہٰذا اس میں بات چیت کم کرو۔

۲۹۲۷ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَقِلُّوا الْكَلَامَ فَإِنَّمَا أَنْتُمْ فِي الصَّلٰوةِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ طواف چونکہ عبادت (نماز) کی طرح ہے لہٰذا اس میں گفتگو کم کیا کرو۔

اِبَاحَةُ الطَّوَافِ فِي كُلِّ الْأَوْقَاتِ

ہر وقت طواف کرنا درست ہے

۲۹۲۸ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُنَّ أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ۔

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے عبد مناف کی اولاد۔ کسی شخص کو اللہ کے اس گھر کے طواف کرنے یا نماز پڑھنے سے نہ روکو! وہ رات اور دن کے جس وقت میں چاہے یہاں نماز ادا کرے:

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَيْفَ طَوَافُ الْمَرِيْضِ

۲۹۲۹ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوْفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ يُصَلِّي إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ۔

بیمار شخص کس طرح طواف کرے

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں بیمار ہوں! آپ نے ارشاد فرمایا لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کیجیو! میں نے طواف کیا اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف کے نزدیک نماز پڑھ رہے تھے۔ اور (آپ نماز میں) سورہ طور کی تلاوت فرما رہے تھے

طَوَافُ الرِّجَالِ مَعَ النِّسَاءِ

۲۹۳۰ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا طُفْتُ طَوَافَ الْخُرُوْجِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَطُوْفِي عَلٰى بَعِيْرِكِ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ۔

مردوں کا عورتوں کے ساتھ مل کر طواف کرنا

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں نے طواف رخصت نہیں کیا آپ نے ارشاد فرمایا! جب نماز ہونے لگے تو اپنے اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لیجیے!

۲۹۳۱ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِيَ مَرِيْضَةٌ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ طُوْفِي مِنْ وَرَاءِ الْمُصَلِّيْنَ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ يَقْرَأُ وَالطُّوْرِ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ تشریف لائیں اور آپ بیمار تھیں۔ آپ نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے ارشاد فرمایا۔ نمازیوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لیجیے! آپ نے بتایا کہ میں نے اس وقت حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو کعبہ معظمہ کے نزدیک سورہ والطور تلاوت فرماتے سنا!

اَلطَّوَافُ بِالْبَيْتِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

۲۹۳۲ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلٰى بَعِيْرِهِ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ۔

اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں کعبہ معظمہ کے گرد سوار ہو کر طواف فرمایا۔ اور آپ حجر اسود کو عصا (چھڑی) سے بوسہ دیتے تھے!

www.sirat-e-mustaqeem.com

طَوَافُ مَنْ أَفْرَدَ الْحَجَّ

۲۹۲۳ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ قَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَنْهَى عَنْ ذٰلِكَ وَأَنْتَ أَعْجَبُ إِلَيْنَا مِنْهُ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

تنہا حج کرنے والے شخص کا طواف

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے دریافت کیا کیا میں تنہا طواف کروں! اور میں نے احرام حج باندھا ہے! انہوں نے فرمایا کیوں نہیں کرتا! وہ بولا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس سے منع فرماتے دیکھا! لیکن آپ کا فرمان ہمیں ان کی نسبت زیادہ پسند ہے! انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حج کا احرام باندھا اس کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف فرمایا! اور صفا مروہ میں سعی کی!

طَوَافُ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ

۲۹۲۴ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَسَأَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ مُعْتَمِرًا فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي أَهْلَهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

عمرے کا احرام باندھنے والے کا طواف

سیدنا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا! لیکن صفا مروہ میں نہیں دوڑا! کیا وہ اپنی بیوی سے جماع کرے۔ آپ نے بتایا کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ شریف کے سات پھیرے کیے! بعد ازاں آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا فرمائیں! اور صفا مروہ میں سعی فرمائی! اور تمہارے لیے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہے

نوٹ: لہٰذا جب تک صفا مروہ کی سعی نہ کی جائے! اپنے بیوی سے صحبت نہ کرے

كَيْفَ يَفْعَلُ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ

جو شخص قران کرے لیکن اپنے ہمراہ قربانی کا جانور نہ لائے وہ کیا کرے

۲۹۲۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ فَلَمَّا بَلَغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيْعًا فَأَهْلَلْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَطُفْنَا أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَحِلُّوْا فَهَابَ الْقَوْمُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ فَحَلَّ الْقَوْمُ حَتّٰى حَلُّوْا إِلَى النِّسَاءِ وَلَمْ يَحِلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُقَصِّرْ إِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم آپ کے ہمراہ نکلے! جب ہم مقام ذوالحلیفہ میں پہنچے تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھی پھر آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوگئے جب آپ مقام بیداء میں پہنچے تو آپ نے حج اور عمرے دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا ہم نے حضور کے ساتھ احرام باندھا جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے! اور ہم نے طواف کیا تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام کھول ڈالنے کا حکم فرمایا! سب لوگ ڈر گئے! حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی احرام کھول ڈالتا! بعد ازاں سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور اپنی اپنی عورتوں کے پاس گئے! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام کھولا اور نہ ہی ذی الحجہ کی دسویں تک آپ نے بال کٹائے

طَوَافُ الْقَارِنِ

قارن کا طواف

۲۹۲۶ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا وَّقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حج اور عمرے میں قران کیا! تو آپ نے ایک ہی طواف فرمایا! اور ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا!

۲۹۲۷ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَلَمَّا أَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فَسَارَ قَلِيْلًا فَخَشِيَ أَنْ يُّصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ إِنْ صُدِدْتُ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا سَبِيْلُ الْحَجِّ إِلَّا سَبِيْلُ الْعُمْرَةِ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِيْ حَجًّا فَسَارَ حَتّٰى أَتٰى قُدَيْدًا

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نکلے! جب آپ مقام ذوالحلیفہ میں تشریف لائے! تو آپ نے عمرے کا احرام باندھا تھوڑی دور چلنے کے بعد آپ کو مکہ مکرمہ میں روکے جانے کا خدشہ لاحق ہوا! (کیونکہ اس وقت حضرت عبداللہ بن زبیر اور حجاج کے درمیان جنگ جاری تھی) آپ نے فرمایا! اگر مجھے روک دیا گیا تو میں اسطرح ہی کروں گا! جیسے حضور سرور کونین

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَاشْتَرَى مِنْهَا هَدْيًا ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا! بعد ازاں ارشاد فرمایا: حج کی بھی وہی راہ ہے جو عمرے کی ہے! میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج کو واجب کر لیا ہے! پھر آپ چلے حتیٰ کہ مقام قدید میں پہنچے تو قربانی کا جانور خریدا بعد ازاں آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے! اور بیت اللہ شریف کا سات دفعہ طواف فرمایا!

صفا و مروہ میں سعی کی بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا!

۲۹۳۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی طواف فرمایا!

ذِكْرُ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

حجر اسود کا بیان

۲۹۳۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ کعبہ کی مشرقی جانب نصب شدہ پتھر حجر اسود جنت کا پتھر ہے

اِسْتِلَامُ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

حجر اسود کو بوسہ دینا

۲۹۴۰ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهُ وَقَالَ رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا۔

سیدنا حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا! اور آپ اس کے ساتھ لپٹ گئے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو تجھ پر مہربان دیکھا!

تَقْبِيلُ الْحَجَرِ

حجر اسود کو بوسہ دینا

۲۹۴۱ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ

سیدنا حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس تشریف لائے!

وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ دَنَا مِنْهُ فَقَبَّلَهٗ۔

اور ارشاد فرمایا! مجھے معلوم ہے کہ تو پتھر ہے۔ اگر میں نے حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی بوسہ نہ دیتا! بعدازاں آپ اس کے قریب آئے اور اسے بوسہ دیا!

كَیْفَ یُقَبِّلُ

بوسہ کسطرح دیا جائے

۲۹۴۲ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ رَاَیْتُ طَاؤُسًا یَمُرُّ بِالرُّكْنِ فَاِنْ وَجَدَ عَلَیْهِ زِحَامًا مَرَّ وَلَمْ یُزَاحِمْ وَاِنْ رَاٰهُ خَالِیًا قَبَّلَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ اِنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب طاؤس کو دیکھا آپ حجر اسود کے سامنے سے گزرتے اگر ہجوم ہوتا تو تشریف لے جاتے اور اگر ہجوم نہ ہوتا تو آپ اسے تین دفعہ بوسہ دیتے! بعدازاں ارشاد فرماتے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ایسا ہی کرتے دیکھا! ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے ایسا ہی کیا پھر فرمایا تو فقط ایک پتھر ہے! جو نہ تو فائدہ دے سکتا ہے! اور نہ ہی نقصان! اور اگر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو! تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ چومتا! بعدازاں جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں نے جناب حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے

كَیْفَ یَطُوْفُ اَوَّلَ مَا یَقْدَمُ وَعَلٰی اَیِّ شِقَّیْهِ یَاْخُذُ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ

طواف کسطرح شروع کرے اور حجر اسود کو بوسہ دے کر کسطرف چلے

۲۹۴۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰی عَلٰی یَمِیْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰی اَرْبَعًا ثُمَّ اَتَی الْمَقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِیْمَ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے! تو آپ مسجد میں تشریف لے گئے! اور آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا بعدازاں آپ دائیں جانب در باب کعبہ کی طرف) چلے آپ نے تین چکر لگائے آپ کندھے ہلاتے ہوئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مُصَلًّى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَ الْمَقَامُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا۔

قدرے دوڑ کر چلے (یعنی رمل فرمایا) بعدازاں پھر اپنی (حسب معمول) رفتار سے چار پھیروں میں چلے پھر آپ مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی اس کے بعد آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور مقام ابراہیم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور کعبہ معظمہ کے درمیان تھا! اس کے بعد آپ کعبہ معظمہ میں دو رکعتیں پڑھ کر تشریف لائے اور حجر اسود کو بوسہ دیا پھر صفا کی جانب چلے!

❖ ❖ ❖

كَمْ يَسْعٰى

۲۹۴۴ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْمُلُ الثَّلٰثَ وَ يَمْشِي الْأَرْبَعَ وَ يَزْعُمُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

کتنے پھیروں میں دوڑے

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے تین پھیروں میں رمل فرماتے اور چار پھیروں میں اپنی چال سے چلتے! (کل سات پھیرے کرتے) اور ارشاد فرماتے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کیا کرتے۔

كَمْ يَمْشِي

۲۹۴۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعٰى ثَلٰثَةَ أَطْوَافٍ وَ يَمْشِي أَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ۔

کتنے پھیروں میں چلے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب طواف فرماتے! حج یا عمرہ میں تشریف لاتے تو آپ تین چکروں میں دوڑ کر چلتے! اور چار چکر لگاتے وقت حسب معمول عام رفتار سے چلتے!! بعدازاں دو رکعتیں پڑھتے اور صفا و مروہ میں سعی کرتے!

اَلْخَبَبُ فِي الثَّلٰثَةِ مِنَ السَّبْعِ

۲۹۴۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ

پہلے تین چکروں میں دوڑ کر چلنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَقْدَمُ مَكَّةَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ اَوَّلَ مَا يَطُوفُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ۔

کو مکہ تشریف لائے! تو آپ حجر اسود کو طواف کی ابتداء میں بوسہ دیتے تھے! بعد ازاں آپ تین چکروں میں دوڑ کر چلتے!

الرَّمَلُ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ میں رمل کرنا

رمل کا مطلب ہے جلدی جلدی کندھے ہلا کر چلنا جیسے میدان جنگ میں سپاہی اکڑ اکڑ کر چلتا ہے!

۲۹۴۷ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَخُبُّ فِي طَوَافِهِ حِيْنَ يَقْدَمُ فِي حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ ثَلَاثًا وَيَمْشِي اَرْبَعًا قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ میں پہلا طواف فرماتے تو آپ تین چکروں میں دوڑ کر چلتے! اور چار چکروں میں اپنی حسب معمول رفتار سے چلتے! اور ارشاد فرماتے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے

الرَّمَلُ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ

حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک رمل کرنا

۲۹۴۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کرتے ہوئے دیکھا

الْعِلَّةُ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے رمل فرمانے کی وجہ

۲۹۴۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ مَكَّةَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ وَلَقُوْا مِنْهَا شَرًّا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جب حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکہ تشریف لائے! تو مشرکین نے کہا یثرب کے بخار نے ان لوگوں کو

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَاَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى ذٰلِكَ فَاَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يَّرْمُلُوْا وَاَنْ يَّمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ مِنْ نَّاحِيَةِ الْحِجْرِ فَقَالُوْا لَهٰؤُلَاءِ اَجْلَدُ مِنْ كَذَا۔

کمزور اور ناتواں کر دیا ! اور انہوں نے مکہ شریف جا کر بڑا نقصان اٹھایا ! اللہ جل جلالہٗ نے اس امر کی اطلاع اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دی ! آپؐ نے اپنے اصحاب کو رمل کرنے کا حکم فرمایا ! اور دونوں ارکان ارکن یمانی اور حجر اسود) کے درمیان اپنی رفتار سے چلنے کا حکم فرمایا ! مشرکین اس وقت حطیم کی طرف تھے (اور وہ مسلمانوں کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں نہ دیکھ پاتے) انہوں نے کہا یہ تو فلاں فلاں شخص سے بھی زیادہ طاقت ور ہیں

۲۹۵۰ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ اِبْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ فَقَالَ الرَّجُلُ اَرَاَيْتَ اِنْ زُحِمْتُ عَلَيْهِ اَوْ غُلِبْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اِجْعَلْ اَرَاَيْتَ بِالْيَمَنِ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ۔

سیدنا حضرت زبیر بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے متعلق پوچھا ! انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ! آپؐ نے حجر اسود کو چھوا اور بوسہ دیا ! اس شخص نے پوچھا ! اگر عوام مجھ پر ہجوم کریں اور میں مغلوب ہو جاؤں تو جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ! اگر مگر اور بشرطیکہ وغیرہ کو تو یمن میں چھوڑ دو ! (یہ پوچھنے والا یمن کا باشندہ تھا) میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ حجر اسود کو چھوتے اور بوسہ دیتے

اِسْتِلَامُ الرُّكْنَيْنِ فِيْ كُلِّ طَوَافٍ

رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر چکر میں چھونا

۲۹۵۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِيْ كُلِّ طَوَافٍ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ہر طواف میں رکن یمانی اور حجر اسود کو چھوتے اور بوسہ دیتے۔

۲۹۵۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور رکن یمانی کو ہی چھوتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَسْحُ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

حجرِ اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا

۲۹۵۳ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم! کو رکن یمانی اور حجرِ اسود کو ہی چھوتے ہوئے دیکھا

تَرْكُ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْآخَرَيْنِ

دوسرے دو رکنوں کو نہ چھونا

۲۹۵۴ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ لَا تَسْتَلِمُ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ إِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُخْتَصَرٌ۔

سیدنا حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ صرف رکن یمانی اور حجرِ اسود کو ہی چھوتے ہیں! : آپ نے فرمایا کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم بھی انہی ارکان کو چھوتے تھے! یہ حدیث شریف بڑی حدیث سے مختصر ہے!

۲۹۵۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ دُورِ الْجُمَحِيِّينَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کے ارکان میں سے فقط حجرِ اسود کو! اور اس کے نزدیکی رکن جو جمحی لوگوں کے نزدیک ہے۔ کو بوسہ دیتے

۲۹۵۶ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ۔

نوٹ: سختی سے مراد ہجوم کی کثرت ہے!

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں ان دونوں رکنوں یعنی رکن یمانی اور حجرِ اسود کو مسلسل چومتا رہا! جب سے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں چومتے اور آسانی و سختی ہر دو حالتوں میں میں انہیں چومتا رہا۔

۲۹۵۷ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ الْحَجَرِ فِي رَخَاءٍ وَلَا شِدَّةٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ میں حجرِ اسود کو آسانی اور سختی ہر حالت میں مسلسل چومتا رہا! جب سے میں نے دیکھا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بوسہ دیا! اور چوما۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اِسْتِلَامُ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

۲۹۵۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔

حجر اسود کو لکڑی سے چھونا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف فرمایا آپ حجر اسود کو لکڑی سے لگا کر اسے بوسہ دیتے

اَلْإِشَارَةُ إِلَى الرُّكْنِ

۲۹۵۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَإِذَا انْتَهَى إِلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ۔

حجر اسود پر پہنچ کر اشارہ کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہو کر خانہ کعبہ کا طواف فرماتے جب آپ حجر اسود کے نزدیک پہنچتے تو اشارہ فرماتے

قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

۲۹۶۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ تَقُوْلُ:

اَلْيَوْمَ يَبْدُوْ بَعْضُهٗ أَوْ كُلُّهٗ
وَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا أُحِلُّهٗ

قَالَ فَنَزَلَتْ:

يٰبَنِيْ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔

اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے ہر مسجد میں بہترین لباس زیب تن کرو

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت بیت اللہ شریف کا طواف ننگی ہو کر رہی تھی اور یہ شعر کہہ رہی تھی جس کا مطلب یہ ہے:

آج کے دن اس کا کل یا بعض ظاہر ہے: پس اس کا جو ظاہر ہے میں اسے حلال نہیں کرتی:

(یعنی میرا اکثر بدن ننگا ہے مجھے جس کسی نے دیکھا میں اسے معاف نہ کروں گی) تو یہ آیت شریفہ نازل ہوئی: يٰبَنِيْ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔

یعنی اے اولاد آدم ہر مسجد کے نزدیک اپنے کپڑے پہنو

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۹۶۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ اَلَا لَا يَحُجَّ بَعْدَ هٰذَا الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو اس سال بھیجا جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حجۃ الوداع سے پہلے حجاج کرام کے چند افراد کا امیر مقرر فرمایا تا کہ آپ لوگوں کو مطلع فرمائیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف کرے

۲۹۶۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جِئْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ حِيْنَ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ بِبَرَاءَةَ قَالَ مَا كُنْتُمْ تُنَادُوْنَ قَالَ كُنَّا نُنَادِيْ اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَّمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَاَجَلُهُ اَوْ اَمَدُهُ اِلٰى اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِذَا مَضَتْ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بَرِيْءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلُهُ وَلَا يَحُجُّ بَعْدَ هٰذَا الْعَامِ مُشْرِكٌ كُنْتُ اُنَادِيْ حَتّٰى صَحِلَ صَوْتِيْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ آیا جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سورۃ براۃ سنانے کے لیے مکہ مکرمہ ارسال فرمایا؛ راوی نے بتایا کہ میں نے جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا آپ کیا پکارتے تھے؟ آپ نے بتایا کہ ہم پکارتے تھے کہ جنت میں صرف مومن ہی جائے گا؛ اور بیت اللہ شریف کا طواف ننگا آدمی نہ کرے اور جس شخص سے جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار فرمایا ہو تو اس کی مدت اور مہلت چار ماہ تک؛ جب چار ماہ گزر جائیں گے تو اللہ اور اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم مشرکوں سے بیزار ہے؛ اس کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے؛ میں پکارتا ہوا حتیٰ کہ میری آواز بیٹھ گئی

اَيْنَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

طواف کی دو رکعتیں کس جگہ پڑھی جائیں

۲۹۶۳ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ سُبْعِهٖ جَاءَ حَاشِيَةَ الْمُطَافِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

سیدنا حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا؛ جب آپ سات چکر لگا چکے۔ تو آپ طواف کرنے والی جگہ کے کنارے تشریف لائے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَّافِينَ أَحَدٌ۔

۲۹۶۴ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

اَلْقَوْلُ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

۲۹۶۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ط وَرَفَعَ صَوْتَهُ يُسْمِعُ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ ذَهَبَ فَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتَّى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَكَبَّرَ اللهَ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا

اور دو رکعتیں ادا فرمائیں! اور آپ کے اور دوسرے طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی پردہ حائل سامنے سے گزرنے والے جا رہے تھے)

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے! اور آپ نے بیت اللہ شریف کا سات دفعہ طواف فرمایا! اور مقام ابراہیم کے پیچھے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں! صفا و مروہ میں سعی فرمائی بعدازاں ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہیں

طواف کی دو رکعتیں نفل پڑھ کر کیا کہے

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا سات دفعہ طواف فرمایا! آپ نے تین پھیروں میں رمل فرمایا! اور چار پھیروں میں اپنی حسب معمول چال چلے! بعدازاں آپ مقام ابراہیم کے نزدیک! کھڑے ہوئے! اور دو رکعتیں ادا فرمائیں! پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی! وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى۔ یعنی مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ! آپ نے بلند آواز سے پڑھ کر لوگوں کو سنایا! بعدازاں فارغ ہو کر! حجر اسود کو بوسہ دیا! اور آپ یہ ارشاد فرماتے ہوئے چلے ہم اس چیز سے شروع کرتے ہیں: جس سے اللہ جل شانہ نے شروع فرمایا! آپ صفا پر چڑھے! یہاں تک کہ بیت اللہ شریف دکھائی دیا! اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَكَبَّرَهُ ثُمَّ نَزَلَ مَاشِيًا حَتَّى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ فَسَعَى حَتَّى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللَّهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَاءَ اللَّهُ فَعَلَ هَذَا حَتَّى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر

بعدازاں تکبیر فرمائی اور اللہ جل شانہٗ کی حمد بیان فرمائی! اور جو کچھ تقدیر میں لکھی تھی دعا فرمائی! بعدازاں آپ پیدل اترے یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں مبارک نالے کے درمیان میں جھک گئے۔ اسکے بعد آپ اپنی رفتار سے چلے یہاں تک مروہ پر تشریف لائے! اور اس پر چڑھے حتیٰ کہ بیت اللہ شریف نظر آیا۔ تین بار ارشاد فرمایا! لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔

بعدازاں اللہ کا ذکر فرمایا! تسبیح کہی تعریف اور دعا فرمائی جو اللہ جل شانہٗ کو منظور تھی! ہر دفعہ ایسا ہی کیا حتیٰ کہ آپ سعی سے فارغ ہوئے

٭ ٭ ٭

٢٩٦٦ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ سَبْعًا رَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ قَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ وَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ ثُمَّ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَابْدَءُوا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سات چکر لگائے ان میں آپ نے تین دفعہ رمل فرمایا! اور چار میں اپنی رفتار سے چلے۔ پھر یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی۔

اس کے بعد آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور مقام ابراہیم آپ اور کعبہ کے درمیان تھا!

پھر آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا! اور یہ آیت شریفہ تلاوت فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے! ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ۔

یعنی صفا و مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں تو اس چیز سے شروع کرو جس سے اللہ جل شانہٗ نے

٭ ٭ ٭

www.sirat-e-mustaqeem.com

شروع فرمایا

اَلْقِرَأَةُ فِیْ رَكْعَتَیِ الطَّوَافِ

طواف کی دو رکعت نماز نفل میں کونسی سورتیں پڑھے

۲۹۶۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهٰی اِلٰی مَقَامِ اِبْرَاهِیْمَ قَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِیْمَ مُصَلًّی فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ فَقَرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ ثُمَّ عَادَ اِلَی الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّفَا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب مقام ابراہیم پر پہنچے تو آپؐ نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی، واتخذوا من مقام ابرٰھیم مصلی اس کے بعد آپؐ نے دو رکعتیں پڑھیں ان میں الحمد اور قل یاایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھا پھر آپ حجر اسود کے نزدیک تشریف لائے! اسے بوسہ دیا! اور بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا کی طرف نکلے

اَلشُّرْبُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ

آب زمزم پینا

۲۹۶۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم! نے آب زمزم کھڑے ہو کر نوش فرمایا!

اَلشُّرْبُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ قَائِمًا

آب زمزم کھڑے ہو کر پینا

۲۹۶۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو! زمزم کا پانی پلایا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

ذِكْرُ خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِي يُخْرَجُ مِنْهُ

٢٩٦٠ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِي يُخْرَجُ مِنْهُ فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ سُنَّةٌ۔

صفا کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دروازے سے نکلنا جس جگہ حرم اقدس سے نکلتے ہیں

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے سات دفعہ بیت اللہ شریف کا طواف فرمایا! بعدازاں مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا فرمائیں پھر صفا کی طرف اس دروازے سے نکلے جہاں سے نکلا کرتے تھے اور آپ صفا و مروہ کے درمیان دوڑے جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ سنت ہے

ذِكْرُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

٢٩٦١ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قُلْتُ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ إِنَّمَا كَانَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْآيَةَ فَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَطُفْنَا مَعَهُ فَكَانَتْ سُنَّةً۔

صفا اور مروہ کا بیان

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ آیت پڑھی: ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما۔

یعنی صفا اور مروہ اللہ جل جلالہ کی دو نشانیاں ہیں! سو جو کوئی حج کرے بیت اللہ شریف کا یا عمرہ کرے تو اس پر ان دونوں کے درمیان پھرنا گناہ نہیں! میں نے کہا اب مجھے پروا نہیں کہ میں صفا اور مروہ میں پھروں یا نہ پھروں! ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے برا کیا! جاہلیت میں بعض لوگ صفا و مروہ میں نہیں پھرتے تھے! جب دین اسلام آیا! اور قرآن مجید نازل ہوا! اس وقت یہ آیت اتری تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ میں دوڑے ہم بھی آپ کے ساتھ دوڑے اور یہ سنت ہو گیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ: صفا اور مروہ میں نہ پھرتے تھے! بلکہ ان میں دوڑنا گناہ سمجھتے تھے جناب امام ابوحنیفہ رحمہ کے نزدیک صفا اور مروہ میں دوڑنا واجب ہے:

۲۹۶۲ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰى اَحَدٍ جُنَاحٌ اَنْ لَّا يَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ اُخْتِيْ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَوْ كَانَتْ كَمَا اَوَّلْتَهَا كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الْاَنْصَارِ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمُوْا كَانُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ عِنْدَ الْمُشَلَّلِ وَكَانَ مَنْ اَهَلَّ لَهَا يَتَحَرَّجُ اَنْ يَّطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ثُمَّ قَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا۔

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آیت شریفہ فلاجناح علیه ان یطوف بهما کے متعلق پوچھا!

میں نے کہا خدا کی قسم اگر کوئی شخص صفا اور مروہ میں! سعی نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا! میرے بھانجے آپ نے اچھی بات نہیں کہی! اگر اس آیت کا مطلب بقول تمہارے ایسا ہوتا تو پھر اس طرح نازل ہوتی بلکہ یوں آتی! فلاجناح علیه ان لا یطوف بهما

یعنی اگر کوئی صفا و مروہ میں نہ دوڑے تو اس پر کوئی گناہ نہیں! یہ آیت شریفہ انصار کے بارے نازل ہوئی ہے اسلام لانے سے پہلے وہ احرام باندھتے تھے منات بت کے لیے جس کی وہ مشلل میں پوجا کرتے! پس جو شخص مناة بت کے لیے احرام باندھتا وہ صفا اور مروہ میں سعی کو برا جانتا! جب اس کے متعلق حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو یہ آیت شریفہ نازل ہوئی! ان الصفا والمروۃ الخ اس کے بعد حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ میں چکر لگانے کو سنت قرار دیا! اب کسی شخص کے لیے اس کا ترک کرنا جائز نہیں

۲۹۶۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّفَا وَهُوَ يَقُوْلُ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ میں نے سنا جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم صفا جانے کی نیت سے مسجد سے نکلے تو آپ نے ارشاد فرمایا ہم اس سے شروع کرتے ہیں جس سے اللہ جل شانہ نے شروع فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

۲۹۷۴ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّفَا وَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا کی طرف نکلے اور ارشاد فرمایا ہم اسی چیز سے شروع کرتے ہیں جس سے اللہ نے شروع فرمایا۔ بعد ازاں یہ آیت شریفہ ان الصفا والمروۃ الخ تلاوت فرمائی

مَوْضِعُ الْقِيَامِ عَلَى الصَّفَا

صفا پر کونسی جگہ کھڑا ہو

۲۹۷۵ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ كَبَّرَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر چڑھے جب خانہ کعبہ نظر آیا تو تکبیر ارشاد فرمائی (اور آپ وہاں کھڑے ہو گئے)

التَّكْبِيرُ عَلَى الصَّفَا

کوہ صفا پر تکبیر کہنا

۲۹۷۶ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّفَا يُكَبِّرُ ثَلٰثًا وَيَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَيَدْعُو وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ جب حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر کھڑے ہوتے تو آپ تین دفعہ تکبیر فرماتے!

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔

تین دفعہ ارشاد فرماتے اور دعا فرماتے بعد ازاں آپ مروہ پر بھی ایسا ہی کرتے

التَّهْلِيلُ عَلَى الصَّفَا

صفا پر لا الٰہ الا اللہ کہنا

۲۹۷۷ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ مُحَمَّدًا أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا يُهَلِّلُ

جناب امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد امام محمد باقر سے سنا آپ نے جناب حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی حدیث کے ضمن میں سنا! کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وَیَدْعُو بَیْنَ ذٰلِكَ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر کھڑے ہوتے آپ! لا الہ الا اللہ فرماتے اور دعا فرماتے!

اَلذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ عَلَى الصَّفَا

کوہ صفا پر اللہ کا ذکر اور دعا کرنا

۲۹۶۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا رَمَلَ فِيهَا ثَلٰثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَرَفَعَ صَوْتَهُ يُسْمِعُ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ ذَهَبَ فَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتّٰى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ وَقَالَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَكَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ نَزَلَ مَاشِيًا حَتّٰى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ فَسَعٰى حَتّٰى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ فَعَلَ هٰذَا حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ۔

حدیث ھذا کا ترجمہ باب القول بعد رکعتی الفجر میں گزر چکا (ملاحظہ ہو حدیث ۲۹۶۶)

اَلطَّوَافُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

صفا مروہ میں اونٹ پر سوار ہو کر دوڑنا

۲۹۶۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ إِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں صفا و مروہ کے درمیان سعی اور بیت اللہ کا طواف سوار ہو کر فرمایا! تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ لوگوں سے اونچا ہو کر نمایاں ہو جائیں! اور لوگ آپ سے دریافت کریں کیونکہ لوگوں نے آپ کو ڈھانپ لیا تھا

اَلْمَشْيُ بَيْنَهُمَا

صفا اور مروہ کے درمیان چلنا

۲۹۷۰ عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ رَأَيْتُ

سیدنا حضرت کثیر بن جمہان رضی اللہ عنہ سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

ابْنَ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ إِنْ أَمْشِ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَإِنْ أَسْعَ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى۔

سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنی چال میں چلتے ہوئے دیکھا صفا اور مروہ کے درمیان آپ نے فرمایا! اگر میں چلتا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بھی چلتے تھے۔ اور اگر دوڑتا ہوں تو آپ بھی دوڑتے تھے۔

۲۹۸۱ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ۔

اس روایت میں اتنا زیادہ ہے! آپ نے فرمایا چونکہ میں بہت ضعیف ہوں (لہٰذا میرے لیے چلنا بہتر ہے)

اَلرَّمَلُ بَيْنَهُمَا

صفا اور مروہ کے درمیان رمل کرنا

۲۹۸۲ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلُوا ابْنَ عُمَرَ رضی هَلْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَ فِي جَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ فَرَمَلُوا فَلَا أَرَاهُمْ رَمَلُوا إِلَّا بِرَمَلِهِ۔

جناب حضرت امام زہری رح سے مروی ہے کہ بعض لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کیا آپ نے حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا اور مروہ کے درمیان رمل کرتے ہوئے دیکھا! آپ نے فرمایا ہاں حضور لوگوں کے ہمراہ تھے مگر لوگوں نے رمل کیا تھا! میرا خیال ہے کہ لوگوں نے آپ کو دیکھ کر رمل کیا تھا

اَلسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا

۲۹۸۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی تاکہ مشرکین پر آپ کی قوت واضح ہو جائے! (کہ ہم بہترین طاقت ور ہیں)

اَلسَّعْيُ فِيْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ

نالے کے اندر دوڑنا

۲۹۸۴ عَنْ اِمْرَأَةٍ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى فِيْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ وَيَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ الْوَادِيْ اِلَّا شَدًّا۔

ایک عورت سے مروی ہے! کہ میں نے! جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو نالے کے اندر دوڑتے ہوئے دیکھا! اور آپ ارشاد فرماتے کہ نالے کو اندر سے دوڑ کر طے کرنا چاہیے۔

مَوْضِعُ الْمَشْيِ

کس کس جگہ پر اپنی اپنی رفتار سے چلے

۲۹۸۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا نَزَلَ مِنَ الصَّفَا مَشٰى حَتّٰى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ سَعٰى حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب کوہ صفا سے اترتے تو آپ چلتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک نالے میں جھکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نکلنے تک دوڑتے

مَوْضِعُ الرَّمَلِ

رمل کس جگہ پر کیا جائے۔

۲۹۸۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا تَصَوَّبَتْ قَدَمَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ رَمَلَ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک نالے کی طرف جھکے تو آپ اس سے نکلنے تک دوڑتے رہے

۲۹۸۷ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَزَلَ يَعْنِيْ عَنِ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا

www.sirat-e-mustaqeem.com

الصَّفَا حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي الْوَادِي رَمَلَ حَتّٰى إِذَا صَعِدَ مَشٰى۔

سے اترتے جب آپ کے پاؤں مبارک نالے کی طرف جھکے، تو آپ دوڑے جب آپ اوپر چڑھنے لگے اپنی سابقہ حسب معمول رفتار سے چلنے لگے

مَوْضِعُ الْقِيَامِ عَلَى الْمَرْوَةِ

مروہ پر کونسی جگہ کھڑا ہو

۲۹۸۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ فَعَلَ هٰذَا حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مروہ پر تشریف لائے؛ اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ شریف نظر آنے لگا؛ بعدازاں لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ له الملک وله الحمد وهو علی کل شئی قدیر تین دفعہ ارشاد فرمایا؛ پھر اللہ کا ذکر فرمایا تسبیح و حمد بیان کی؛ پھر وہ دعا فرمائی جو اللہ جل جلالہٗ نے چاہا؛ ہر بار ایسا ہی کیا حتےٰ کہ آپ سعی سے فارغ ہوگئے

اَلتَّكْبِيرُ عَلَيْهَا

مروہ پر تکبیر کہنا

۲۹۸۹ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى الصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتّٰى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ ثُمَّ وَحَّدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ كَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ سَعٰى حَتّٰى إِذَا صَعِدَتْ قَدَمَاهُ مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَيْهَا كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم صفا پر تشریف لے گئے آپ اس پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ معظم نظر آگیا؛ بعدازاں اللہ جل شانہٗ کی توحید بیان فرمائی تکبیر کہی اور ارشاد فرمایا

لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ له الملک ولہٗ الحمد یحیی و یمیت و هو علی کل شیء قدیر۔

بعدازاں آپ نالے سے چلے حتیٰ کہ آپ کے پاؤں مبارک جھکے تو آپ دوڑے جب ... اوپر چڑھے تو آپ اپنی رفتار سے چلنے لگے یہاں

www.sirat-e-mustaqeem.com

حَتّٰى قَضٰى طَوَافَهٗ ۔

تک کہ آپؐ مروہ پر تشریف لائے ، وہاں بھی ایسا ہی کیا جیسے کہ صفا پر کیا تھا۔ حتیٰ کہ حضور طواف سے فارغ ہو گئے

كَمْ طَوَافُ الْقَارِنِ وَالْمُتَمَتِّعِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

قران اور تمتع میں کتنی دفعہ سعی کی جائے

۲۹۹۰ عَنْ جَابِرٍ يَّقُوْلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے صفا اور مروہ میں فقط ایک ہی دفعہ سعی فرمائی

نوٹ : یہ حدیث شریف آپؐ کے بعد کے دوسرے عمل سے منسوخ ہے بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والے قارن کو جناب امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک دو طواف اور دو سعی فرمانی چاہیئے

اَيْنَ يُقَصِّرُ الْمُعْتَمِرُ

عمرہ کرنے والا بال کس جگہ کٹائے

۲۹۹۱ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ قَصَّرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ فِيْ عُمْرَتِهٖ عَلَى الْمَرْوَةِ ۔

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب عمرہ فرما چکے تو میں نے تیر کی پیکان سے آپؐ کے بال مبارک کاٹے

۲۹۹۲ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصِ اَعْرَابِيٍّ ۔

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ایک اعرابی کے تیر سے کاٹے

كَيْفَ يُقَصِّرُ

بال کس طرح کاٹے جائیں

۲۹۹۳ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَخَذْتُ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ كَانَ مَعِيْ بَعْدَ مَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِيْ اَيَّامِ

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ایک تیر سے کناروں سے کاٹے جو میرے پاس تھا جب آپؐ حج کے دس دنوں میں طواف اور سعی

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْمُعْشِرِ قَالَ قَيْسٌ وَالنَّاسُ يُنْكِرُوْنَ هٰذَا عَلٰى مُعَاوِيَةَ۔

فرما چکے! قیس نے کہا کہ لوگ اس حدیث کی روایت میں جناب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اختلاف کرتے

نوٹ: کیونکہ وہ ایام حج میں اپنے خیال میں عمرہ ادا کرنا اچھا نہ سمجھتے۔

مَا يَفْعَلُ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهْدٰى

جو شخص حج کا احرام باندھے اور قربانی کا جانور ساتھ لے جائے وہ کیا کرے

۲۹۹۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ قَالَتْ فَلَمَّا اَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کی نیت سے نکلے! جب آپ نے بیت اللہ شریف کا طواف اور سعی فرمائی تو ارشاد فرمایا! جس شخص کے پاس قربانی کا جانور موجود ہو وہ احرام باندھے رہے! اور جس شخص کے پاس نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے

❖ ❖ ❖

مَا يَفْعَلُ مَنْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَاَهْدٰى

جس شخص نے عمرے کا احرام باندھا ہوا ہو اور قربانی کا جانور لایا ہو وہ کیا کرے

۲۹۹۵ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَاَهْدٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحِلَّ وَمَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَهْدٰى فَلَا يَحِلَّ وَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ ہم حجۃ الوداع میں جناب حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے ہم میں سے بعض نے حج کا احرام باندھ رکھا تھا! اور بعض نے عمرے کا احرام اور ہم قربانی کے جانور ساتھ لائے! تو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے عمرے کا احرام باندھا اور وہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہیں لایا! تو وہ احرام کھول دے اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكُنْتُ مِمَّنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ۔

جس نے حج کا احرام باندھا وہ اپنا حج پورا کرے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں عمرے کا احرام باندھا تھا

۲۹۹۶ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلٰى اِحْرَامِهِ قَالَتْ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَاَقَامَ عَلٰى اِحْرَامِهِ وَلَمْ يَكُنْ مَعِيَ هَدْيٌ فَاَحْلَلْتُ فَلَبِسْتُ ثِيَابِيْ وَتَطَيَّبْتُ مِنْ طِيْبِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ اِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ اسْتَاْخِرِيْ عَنِّيْ فَقُلْتُ اَتَخْشٰى اَنْ اَثِبَ عَلَيْكَ ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حج کی لبیک پکارتے ہوئے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آئے جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو آپ نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ احرام باندھے رہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا زبیر (میرے خاوند) کے ساتھ ہدی تھی وہ احرام باندھے رہے میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ تھا۔ تو میں نے احرام کھول ڈالا کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی۔ بعد ازاں میں زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھی آپ نے فرمایا مجھ سے الگ رہیئے میں نے عرض کیا کیا آپ کو اس بات کا خدشہ ہے کہ میں تم پر کود پڑوں گی (آپ کے احرام میں حائل ہوں گی۔ ایسا ہرگز نہیں۔)

اَلْخُطْبَةُ قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ

آٹھویں تاریخ سے قبل ساتویں تاریخ کو خطبہ پڑھنا

۲۹۹۷ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعْرَانَةِ بَعَثَ اَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ فَاَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْعَرْجِ ثُوِّبَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ اسْتَوٰى لِيُكَبِّرَ فَسَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَوَقَفَ عَلَى التَّكْبِيْرِ فَقَالَ هٰذِهِ رَغْوَةُ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مقام جعرانہ کے عمرے سے واپس تشریف لائے تو آپ نے (لوگوں پر) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا ہم لوگ آپ کے ساتھ آئے جب ہم مقام عرج پر پہنچے تو صبح کی اذان ہوئی! بعد ازاں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تاکہ آپ نماز کی تکبیر ارشاد فرمائیں! اسی دوران آپ نے

بِجَدْعَاءَ لَقَدْ بَدَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصَلِّيَ مَعَهُ فَإِذَا عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فِيْهَا فَقَالَ لَهُ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ أَمِيْرٌ أَمْ رَسُوْلٌ قَالَ لَا بَلْ رَسُوْلٌ أَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةٍ أَقْرَأُهَا عَلَى النَّاسِ فِيْ مَوَاقِفِ الْحَجِّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ قَامَ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ خَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ قَامَ أَبُوْ بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَأَفَضْنَا فَلَمَّا رَجَعَ أَبُوْ بَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ إِفَاضَتِهِمْ وَعَنْ نَحْرِهِمْ وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ الْأَوَّلِ قَامَ أَبُوْ بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُوْنَ وَكَيْفَ يَرْمُوْنَ فَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ بَرَاءَةَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى

پیچھے سے اونٹ کی آواز سنی آپ نے توقف فرمایا اور فرمایا! یہ تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی آواز ہے! جس کا نام جدعاء ہے! حضور پرنور کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حج میں تشریف لانا اچھا معلوم ہوا تو شاید جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھیں گے اس دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی اونٹنی پر سوار ہو کے آگئے! جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا۔ کیا آپ امیر ہو کر تشریف لائے ہیں یا کچھ پیغام لے کر آپ نے بتایا کہ مجھے جناب احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیغام دے کر روانہ فرمایا ہے! تاکہ میں اجتماع حج میں لوگوں کو سورۃ براءۃ سناؤں:

بعد ازاں ہم مکہ میں یوم الترویہ سے ایک دن قبل! آگئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا! حج کے ارکان بیان فرمائے جب آپ فارغ ہوگئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے! اور آپ نے سورۃ براءۃ سنائی یہاں تک کہ اسے ختم کیا پھر ابو بکر کے ساتھ نکلے جب عرفہ کا دن ہوا تو ابو بکر اُٹھے لوگوں کو خطبہ دیا اور احکام حج سنائے۔ جب فارغ ہوئے پھر حضرت علی کھڑے ہوئے اور لوگوں کو سورت براءۃ سنائی حتیٰ کہ اسے ختم کیا۔ بعد ازاں جب دسویں تاریخ آئی تو ہم عرفات سے واپس آگئے! جب جناب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ واپس آئے تو آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا! اور قربانی کے احکام بتائے! جب آپ فارغ ہوگئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے! اور سورت براءۃ سنائی یہاں تک کہ اسے ختم کیا! پھر جب بارھویں تاریخ

www.sirat-e-mustaqeem.com

خَتَمَهَا۔

کو کوچ ہوا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور لوگوں کو خطبہ سنایا! اور بیان فرمایا کہ کوچ کس طرح کرنا چاہیے اور کنکریاں کس طرح ماری جائیں! بعد ازاں سب ارکان سکھلائے! جب فارغ ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور لوگوں کو سورت براءۃ... ! سنائی! یہاں تک کر لیے ختم کیا۔

۲۹۹۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِلُّوْا وَاجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَضَاقَتْ بِذٰلِكَ صُدُوْرُنَا وَكَبُرَ عَلَيْنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَحِلُّوْا فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِيْ مَعِيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِيْ تَفْعَلُوْنَ وَأَحْلَلْنَا حَتّٰى وَطِئْنَا النِّسَاءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں: کہ ہم مکہ مکرمہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے جب ذی الحجہ کے چار دن گزر چکے تھے! تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! احرام کھول ڈالو اور حج کو عمرہ کر دو! یہ سن کر ہم پریشان ہو گئے! اور ہم پر یہ چیز گراں گزری جب اس امر کی اطلاع جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا! اے لوگو! احرام کھول ڈالو! اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی احرام کھول ڈالتا! اور جیسے تم نے کیا میں بھی کرتا! پھر ہم نے احرام کھول دیا! یہاں تک کہ اپنی بیویوں سے جماع کیا! اور جو کام احرام کے بغیر کیے جانے والا تھا! وہ کیا! جب آٹھویں تاریخ (یوم الترویہ) آئی تو ہم نے مکہ مکرمہ سے نکل کر حج کی لبیک پکاری

مَا ذُكِرَ مِنْ مِنًى

منیٰ کا بیان

۲۹۹۹ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ عَدَلَ إِلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا نَازِلٌ تَحْتَ سَرْحَةٍ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَقَالَ مَا أَنْزَلَكَ تَحْتَ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَقُلْتُ أَنْزَلَنِيْ ظِلُّهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتَ بَيْنَ الْأَخْشَبَيْنِ

سیدنا حضرت محمد بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا! کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میری طرف! مخاطب ہوئے: جب کہ میں مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک درخت کے نیچے اترا تھا! آپ نے دریافت فرمایا! آپ اس درخت کے نیچے کیوں ٹھہرتے ہیں! میں نے عرض کیا سایہ کے لیے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْ مِنًى وَنَفَخَ بِيَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَإِنَّ هُنَاكَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ السُّرَبَةُ وَفِي حَدِيْثِ الْحَارِثِ يُقَالُ لَهُ السُّرَرُ بِهٖ سَرْحَةٌ سُرَّ تَحْتَهَا سَبْعُوْنَ نَبِيًّا۔

آپ نے فرمایا: حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب آپ منا کے ان دو پہاڑوں کے درمیان ہوں اور آپ نے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہاں دو پہاڑوں کے درمیان ایک وادی ہے جس کو سربہ یا حارث کی حدیث کے مطابق سرر کہتے ہیں وہاں ایک درخت ہے جس کے نیچے ستر پیغمبروں کے آنول کاٹے گئے ہیں

۳۰۰۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَفَتَحَ اللّٰهُ أَسْمَاعَنَا حَتّٰى إِنْ كُنَّا نَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ وَنَحْنُ فِيْ مَنَازِلِنَا فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ حَتّٰى بَلَغَ الْجِمَارَ فَقَالَ بِحَصَى الْخَذْفِ وَأَمَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ أَنْ يَنْزِلُوْا فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَأَمَرَ الْأَنْصَارَ أَنْ يَنْزِلُوْا فِيْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن معاذ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں خطبہ ارشاد فرمایا تو اللہ جل جلالہ نے ہمارے کان کھول دیئے جو کچھ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہم اپنے ٹھکانوں سے اسے سنتے! اور جناب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حج کے مختلف طریقے بیان فرمانے شروع کیے! یہاں تک کہ ہم جمروں کے نزدیک پہنچے تو ہم نے انگلیوں سے کنکریاں مارنا شروع کیں اور مہاجرین کو مسجد میں آگے اترنے کا حکم فرمایا۔ اور انصار کو پیچھے! اترنے کا

أَيْنَ يُصَلِّي الْإِمَامُ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

امام آٹھویں تاریخ کو نماز ظہر کہاں پڑھے

۳۰۰۱ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ أَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ۔

سیدنا حضرت عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آپ مجھے وہ روایت بیان فرمائیں جو آپ کو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد ہو! آپ نے آٹھویں تاریخ کو نماز ظہر کہاں پڑھی؟ انہوں نے فرمایا منیٰ میں نے پوچھا کوچ کے دن نماز عصر کہاں پڑھی! آپ نے فرمایا ابطح میں (یعنی محصب میں)

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْغُدُوُّ مِنْ مِنًى اِلٰی عَرَفَةَ

٣٠٠٢- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى اِلٰی عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُلَبِّيْ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ.

٣٠٠٣- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَرَفَاتٍ فَمِنَّا الْمُلَبِّيْ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ۔

٣٠٠٤- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى اِلٰی عَرَفَاتٍ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِي التَّلْبِيَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ كَانَ الْمُلَبِّيْ يُلَبِّيْ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

١٥٢٥- اَلتَّلْبِيَةُ فِيْهِ

٣٠٠٥- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ الثَّقَفِيُّ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُوْلُ فِي التَّلْبِيَةِ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ سِرْتُ هٰذَا الْمَسِيْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَكَانَ مِنْهُمُ الْمُهِلُّ وَمِنْهُمُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكِرُ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَلٰی صَاحِبِهٖ.

١٥٢٦- مَا ذُكِرَ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ

٣٠٠٦- عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَاتَّخَذْنَاهُ عِيْدًا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ قَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ فِيْهِ وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ اُنْزِلَتْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ.

٣٠٠٧- عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْهِ عَبْدًا اَوْ اَمَةً مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ

جو محسر سے ایک میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

منیٰ سے عرفات کو جانا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ہم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ سے عرفے کو چلے ہم میں سے کوئی تکبیر کہتا اور کوئی لبیک۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ سے عرفے کو چلے ہم میں سے کوئی تکبیر کہتا اور کوئی لبیک۔

حضرت محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہے میں نے انس سے کہا اور ہم دونوں چلے آتے تھے عرفات کو منیٰ سے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آج کے دن کے لبیک میں کیا کرتے تھے انہوں نے کہا کوئی لبیک کہتا تو برا نہ جانتے اور جو تکبیر کہتا تو برا نہ جانتے (کیونکہ مقصود اللہ کا ذکر ہے)۔

عرفات کو جاتے ہوئے لبیک کہنا

محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہے میں نے انس سے کہا نویں تاریخ کو تم لبیک میں کیا کہتے ہو آج کے روز؟ انہوں نے کہا میں آج کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ساتھ چلا ہوں کوئی ان میں سے لبیک پکارتا کوئی تکبیر کہتا اور دونوں میں کوئی دوسرے پر اعتراض نہ کرتا۔

عرفے کے دن کی فضیلت

حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک یہودی نے حضرت عمر سے کہا اگر ہمارے اوپر یہ آیت اترتی: الیوم اکملت لکم دینکم یعنی آج میں نے تمہارا دین پورا کیا تو ہم اس دن کو عید کر لیتے (خوشی سے) حضرت عمر نے کہا میں جانتا ہوں جس دن یہ آیت اتری وہ جمعے کی رات تھی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ اور کسی دن اتنی لونڈیاں اور غلام آگ سے آزاد نہیں کرتا جتنے عرفے کے دن کرتا ہے: اللہ جل شانہ اس دن اپنے بندوں کے قریب ہوتا ہے پھر اپنے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَرَفَةَ وَ اَنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَ يَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ۔

بندوں پر فخر کرتا ہے۔ اور مہربانی سے ارشاد فرماتا ہے یہ لوگ کیا چاہتے ہیں (میں نے انہیں بخش دیا اور اس سے مراد وہ! بندے ہیں جو حج کرنے جاتے ہیں اور عرفات میں جمع ہوتے ہیں)

اَلنَّهْيُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ یوم عرفہ کو روزہ رکھنے کی ممانعت

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ يَوْمَ عَرَفَةَ وَ يَوْمَ النَّحْرِ وَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَ هِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَ شُرْبٍ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بے شک یوم عرفہ، بقر عید کا دن، ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذالحجہ) یہ ہم مسلمانوں کی عید اور کھانے پینے کے دن ہیں۔

نوٹ، تاہم عرفے کے دن روزہ رکھنا حرام نہیں اور باقی دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے! اور بعض کے نزدیک عرفے کے دن حاجی کے لیے روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ تاکہ ارکان حج میں خلل نہ پڑے! اور جو شخص حاجی نہ ہو اس کے لیے درست ہے۔

اَلرَّوَاحُ يَوْمَ عَرَفَةَ یوم عرفہ کو عرفات میں جلدی پہنچنا

۳۰۰۹ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ اِلَى الْحَجَّاجِ ابْنِ يُوْسُفَ يَاْمُرُهٗ اَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِيْ اَمْرِ الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَاءَهُ ابْنُ عُمَرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَ اَنَا مَعَهٗ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِهٖ اَيْنَ هٰذَا فَخَرَجَ اِلَيْهِ الْحَجَّاجُ وَ عَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ لَهٗ مَا لَكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ الرَّوَاحَ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَقَالَ لَهٗ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ لَهٗ نَعَمْ قَالَ اُفِيْضُ عَلَيَّ مَاءً ثُمَّ اَخْرُجُ اِلَيْكَ فَانْتَظَرَهٗ حَتّٰى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اَبِيْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصِيْبَ السُّنَّةَ

سیدنا حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (بنو امیہ کے خلیفہ) عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا (اور حجاج اس وقت عبدالملک کا مقرر کردہ مکہ مکرمہ کا حاکم تھا) کہ وہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حج کے کاموں کی مخالفت نہ کرے۔ جب یوم عرفہ آیا تو جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دوپہر ڈھلے ان کے پاس آئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا! اور ان کے پردے کے نزدیک آکر پکارا! کہ کہاں ہیں تو حجاج کسم کا ایک کپڑا! تہ بند کئے ہوئے نکلا! اور کہنے لگا اے ابو عبدالرحمٰن آپ کیا کہتے ہیں! آپ نے فرمایا اگر سنت کی پیروی کرنا چاہتے ہو تو چلو حجاج نے کہا! ابھی انہوں نے ہاں! اس نے کہا میں غسل کر لوں پھر چلتے ہیں۔ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا انتظار کیا یہاں تک کہ وہ نکلا اور میرے اور میرے باپ کے۔

فَاقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ كَيْمَا يَسْمَعَ ذَلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ صَدَقَ

درمیان چلا! میں نے کہا اگر آپ سنت کی پیروی چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر فرمائیے! اور عرفات میں ٹھہرنے کے لیے جلدی کیجیے تو وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھنے لگے تاکہ ان سے پوچھیں! انہوں نے کہا کہ یہ سچ کہتا ہے۔

اَلتَّلْبِيَةُ بِعَرَفَةَ

عرفات میں لبیک کہنا

۳۰۱۰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَا لِي لَا أَسْمَعُ النَّاسَ يُلَبُّونَ قُلْتُ يَخَافُونَ مِنْ مُعَاوِيَةَ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ فُسْطَاطِهِ فَقَالَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ تَرَكُوا السُّنَّةَ مِنْ بُغْضِ عَلِيٍّ۔

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مقام عرفات میں جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا! آپ نے پوچھا کیا وجہ ہے کہ لوگوں سے لبیک کی آواز سنائی نہیں دیتی میں نے بتایا کہ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ڈرتے ہیں کہ (آپ نے لبیک کہنے سے منع کیا ہے) یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے خیمہ سے نکلے اور فرمایا لبیک اللھم لبیک، لبیک لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دشمنی میں سنت کو ترک کر دیا۔

اَلْخُطْبَةُ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ

عرفات میں نماز پڑھنے سے قبل خطبہ پڑھنا

۳۰۱۱ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن نبیط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ میں نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں ایک سرخ اونٹ پر نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے سنا۔

اَلْخُطْبَةُ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى النَّاقَةِ

یوم عرفات کو اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ دینا

۳۰۱۲ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ أَبِيهِ

سیدنا حضرت سلمہ بن نبیط رضی اللہ عنہ سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى جَمَلٍ اَحْمَرَ۔

مروی ہے! کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا، کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں ایک سرخ اونٹ پر خطبہ ارشاد فرماتے سنا!

قَصْرُ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں خطبہ مختصر پڑھنا

۳۰۱۳ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ جَآءَ اِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ يَوْمَ عَرَفَةَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَ اَنَا مَعَهُ فَقَالَ الرَّوَاحَ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَقَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَالِمٌ فَقُلْتُ لِلْحَجَّاجِ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصِيْبَ الْيَوْمَ السُّنَّةَ فَاقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الصَّلٰوةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ۔

سیدنا حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حجاج بن یوسف کے پاس اس وقت تشریف لائے جب سورج ڈھل گیا تھا آپ نے ارشاد فرمایا چلئے اگر آپ سنت کی پیروی کرنا چاہتے ہیں اور میں آپ کے ساتھ تھا! اس نے پوچھا! ابھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا! ہاں! سالم نے کہا میں نے حجاج سے کہا اگر آپ آج کے دن سنت پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر کرو! اور نماز جلدی پڑھو! جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا! سچ کہتا ہے

اَلْجَمْعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھنا

۳۰۱۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا اِلَّا بِجَمْعٍ وَّ عَرَفَاتٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نماز اپنے وقت مقررہ پر ادا فرماتے ہاں مگر مزدلفے اور عرفات میں

نوٹ؛ دوسری احادیث شریف کے مطابق حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم عرفات میں ظہر اور عصر دونوں ظہر کے وقت پڑھتے اور مزدلفے میں مغرب و عشاء ملا کر عشاء کے وقت میں پڑھ لیتے!

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

۳۰۱۵ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُو فَمَالَتْ بِهِ نَاقَتُهُ فَسَقَطَ خِطَامُهَا فَتَنَاوَلَ الْخِطَامَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ الْأُخْرَى۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرفات میں میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا! آپ نے دعا مانگنے کے لیے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اسی دوران اونٹنی واپس آئی تو اس کی نکیل چھوٹ گئی! آپ نے اپنے ایک دست مبارک سے نکیل پکڑی اور ایک ہاتھ کو اٹھائے رکھا۔

۳۰۱۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَقِفُ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَسَائِرُ الْعَرَبِ تَقِفُ بِعَرَفَةَ فَأَمَرَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقِفَ بِعَرَفَةَ ثُمَّ يَدْفَعَ مِنْهَا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ قریش کے بعض لوگ مزدلفے میں ٹھہرتے اور عرب کے باقی ماندہ سب لوگ عرفات میں ٹھہرتے! اور مزدلفہ کو حمس کہتے تھے اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں ٹھہرنے پھر وہاں سے لوٹنے کا حکم فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ آپ وہاں سے واپس آئیں جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں

نوٹ، حمس احمس کی جمع ہے جس کے معنی سختی کے ہیں کیونکہ قریشی اپنے دین پر سخت ہوتا ہے۔ اس لیے حمس کہتے تھا!

۳۰۱۷ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ بِعَرَفَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا فَقُلْتُ مَا شَأْنُ هَذَا إِنَّمَا هَذَا مِنَ الْحُمْسِ۔

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میرا ایک اونٹ گم ہو گیا اور میں اسے تلاش کرنے کے لیے عرفات پر عرفے کے دن چلا! میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں ٹھہرے ہوئے پایا۔ میں نے پوچھا انہیں کیا ہوا یہ تو قریشی سخت لوگوں میں سے ہیں

نوٹ، انہیں مزدلفہ میں ٹھہرنا چاہیے تھا! جو حرم شریف کے اندر ہے! عرفات میں نہیں قریش کہتے تھے ہم اللہ والے ہیں! لہذا اللہ کے حرم سے باہر قیام پذیر نہیں ہوں گے

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۰۱۸ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا وُقُوفًا بِعَرَفَةَ مَكَانًا بَعِيدًا مِنَ الْمَوْقِفِ فَأَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُولُ كُونُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

سیدنا حضرت یزید بن شیبان رضی اللہ عنہ! سے مروی ہے کہ ہم عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ سے دُور تھے! اسی دوران ابن مربع ہمارے پاس آ گیا۔ اور کہنے لگا کہ مجھے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری طرف بھیجا ہے! حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں سابقہ زمانے کے مقرر شدہ ٹھکانوں پر رہو کیونکہ تم جناب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہو!

۳۰۱۹ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق سے مروی ہے! کہ میں نے اپنے والد گرامی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ جناب جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس! آئے! اور ان سے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق پوچھا! آپ نے فرمایا کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ سارا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

فَرْضُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں قیام کرنا فرض ہے

۳۰۲۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ نَاسٌ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجُّ عَرَفَةُ فَمَنْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ۔

سیدنا حضرت عبد الرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا! اسی دوران! بعض لوگ آ کر آپ سے حج کے متعلق پوچھنے لگے! آپ نے ارشاد فرمایا۔ حج عرفات میں ٹھہرنا ہے! جس شخص نے عرفے کی رات مزدلفے کی رات کی صبح سے پہلے پا لی! اس کا حج پورا ہو گیا۔

نوٹ! مزدلفے کی رات سے پہلے یعنی دسویں کی رات سے پہلے مراد ہے! اس کا حج پورا ہو گیا خواہ وہ ایک گھڑی کے لیے اس وقت میں عرفات کے اندر قیام پذیر ہو۔

۳۰۲۱ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْ عَرَفَاتٍ وَرِدْفُهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَجَالَتْ بِهِ النَّاقَةُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ لَا تُجَاوِزَانِ رَأْسَهُ فَمَا زَالَ يَسِيرُ عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى جَمْعٍ۔

عرفات سے واپس تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سوار تھے! تو آپ کو لے کر اونٹنی چلی اس وقت آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے ہوئے تھے! تاہم سر سے اونچے نہ تھے! آپ اسی ہیئت میں چلتے رہے یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچے

٣٠٢٢ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَنَا رَدِيفُهُ فَجَعَلَ يَكْبَحُ رَاحِلَتَهُ حَتَّى أَنَّ ذِفْرَاهَا لَيَكَادُ يُصِيبُ قَادِمَةَ الرَّحْلِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي إِيضَاعِ الْإِبِلِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس تشریف لائے! اور میں آپ کے ساتھ سوار تھا! آپ اپنی اونٹنی کی نکیل کھینچ رہے تھے (تاکہ اسے آہستہ چلائیں) حتیٰ کہ اس کے کانوں کی جڑیں پالان کے نزدیک آ گئیں! اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے! اے لوگو اپنے آپ پر آہستگی اور نرمی کو لازم کر لو یعنی آرام سے چلو کیونکہ اونٹ دوڑانا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔

نوٹ: اپنے آپ پر آہستگی اور نرمی کو لازم کر و یعنی آرام سے چلو کیونکہ اونٹ دوڑانا کوئی نیکی کا کام نہیں بلکہ اس کے برعکس اس طرح لوگوں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ ہجوم ہوتا ہے۔

اَلْأَمْرُ بِالسَّكِينَةِ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَةَ

عرفات سے واپس آتے وقت آہستہ چلنے کا حکم

٣٠٢٣ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَنَقَ نَاقَتَهُ حَتَّى أَنَّ رَأْسَهَا لَيَمَسُّ وَاسِطَةَ رَحْلِهِ وَهُوَ يَقُولُ لِلنَّاسِ السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس تشریف لائے۔ تو آپ نے اپنی اونٹنی کی نکیل یہاں تک کھینچی یہاں تک کہ اس کا سر پالان کی لکڑی کو چھونے لگا! اور آپ عرفہ کی شام لوگوں سے ارشاد فرماتے آہستہ آہستہ چلو۔

٣٠٢٤ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

سے مروی ہے۔ کہ آپؐ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے! آپؐ نے عرفے کی شام کو اور مزدلفے کی صبح کو فرمایا! جب لوگ رخصت ہوئے اے لوگو آرام کرو اور آپ اپنی اونٹنی کو لائے ہوئے تھے یہاں تک کہ آپ بطن محسر میں تشریف لائے! جو منیٰ میں ہے! آپ نے ارشاد فرمایا! تم اپنے آپ پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں رمی کے لیے لازم کرلو۔ بعد ازاں آپ مسلسل لبیک ارشاد فرماتے رہے! یہاں تک آپؐ نے جمرۂ عقبہ کو مارا! اس وقت سے لبیک ختم فرمائی۔

٣٠٢٥ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اطمینان سے عرفات سے واپس تشریف لائے! اور بطن محسر میں آپؐ نے اپنے اونٹ کو جلدی چلایا! (بطن محسر منیٰ اور مزدلفے کے درمیان وادی ہے) اور لوگوں کو چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنے کا حکم فرمایا۔

٣٠٢٦ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَجَعَلَ يَقُولُ السَّكِينَةَ عِبَادَ اللّٰهِ يَقُولُ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَأَشَارَ أَيُّوبُ بِبَاطِنِ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس تشریف لائے! اور آپ ارشاد فرماتے تھے: اے اللہ کے بندو! اطمینان اور تسلی سے چلو! آپ ہاتھ سے اشارہ فرماتے! ایوب رضی اللہ عنہ نے جو اس حدیث شریف کے راوی ہیں آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔

كَيْفَ السَّيْرُ مِنْ عَرَفَةَ

عرفات سے کسطرح چلنا چاہیے

٣٠٢٧ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَسِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کسطرح چلتے تھے! آپ نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عنق (درمیانی چال) سے چلتے جب آپ جگہ پاتے تو نص کرتے اور نص عنق

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْعَنَقِ۔

سے زیادہ ہے

۳۰۲۸ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ اِلَى الشِّعْبِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اَتُصَلِّي الْمَغْرِبَ قَالَ الْمُصَلّٰى اَمَامَكَ۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب عرفات سے واپس تشریف لائے تو آپ پہاڑ کی گھاٹی کی طرف چلے۔ میں نے سوچا کہ میں نماز مغرب پڑھ لوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ نماز کی جگہ آگے ہے۔

۳۰۲۹ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الشِّعْبَ الَّذِيْ يَنْزِلُهُ الْاُمَرَاءُ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءً خَفِيْفًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ قَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ لَمْ يَحِلَّ اٰخِرُ النَّاسِ حَتّٰى صَلّٰى۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم اس گھاٹی میں اترے جہاں سردار اترتے ہیں! آپ رفع حاجت سے فارغ ہوگئے بعد ازاں ہلکا سا وضو فرمایا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نماز؟ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نماز آگے پڑھیں گے! جب ہم مزدلفہ میں پہنچے تو ابھی آخری لوگ اترے بھی نہ تھے آپ نے نماز پڑھ لی

اَلْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں دو نمازیں ملا کر پڑھنا

۳۰۳۰ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

سیدنا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کو مزدلفے میں جمع فرمایا! (یعنی دو نمازیں عشاء کے وقت پڑھیں)

۳۰۳۱ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ۔

سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کو مزدلفے میں جمع فرمایا۔ (یعنی دو نمازیں عشاء کے وقت پڑھیں)

www.sirat-e-mustaqeem.com

۶۲۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى أَثَرِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کو مزدلفے میں ایک ہی اقامت سے جمع فرمایا۔ اور آپ نے ان کے درمیان نوافل نہیں پڑھے ۔ اور نہ ہی ہر ایک کے بعد نفل پڑھے۔

۶۲۳ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ الْعِشَاءِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَحِقَ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ کے باپ نے فرمایا۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کو جمع فرمایا اور آپ نے ان دونوں کے درمیان کوئی نماز نہ پڑھی مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں ابعد ازاں عشا کی دو رکعتیں پڑھیں! اور جناب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے رہے، یہاں تک آپ اللہ جل جلالہ سے مل گئے (وفات تک)

۶۲۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفے میں ایک ہی تکبیر سے پڑھی!

۶۲۵ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ سَأَلْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَكَانَ رَدِفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقُلْتُ كَيْفَ فَعَلْتُمْ قَالَ أَقْبَلْنَا نَسِيرُ حَتّٰى بَلَغْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَنَاخَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْقَوْمِ فَأَنَاخُوا فِي مَنَازِلِهِمْ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتّٰى صَلّٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ أَحَلَّ النَّاسُ فَنَزَلُوا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا انْطَلَقْتُ عَلٰى رِجْلَيَّ

سیدنا حضرت کریب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے اور عرفہ کی شام کا وقت تھا! میں نے پوچھا آپ نے کیا کیا! آپ نے فرمایا ہم عرفات سے چلتے رہے یہاں تک کہ مزدلفے میں پہنچے۔ وہاں آپ نے اپنی سواری بٹھائی۔ بعد ازاں نماز مغرب پڑھی اور لوگوں کو کہلا بھیجا! ان سب نے اپنے اپنے ٹھکانوں میں اونٹ بٹھائے ابھی وہ سبھی کے سبھی نہ اترے تھے! کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھی پھر جب صبح ہوئی تو لوگ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِيْ سُبَّاقِ قُرَيْشٍ وَرِدَافُهُ الْفَضْلُ۔

آگے سے تو یہ قریش کے آگے پیدل چلنے والوں کے ساتھ چلا! اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ حضور کے ساتھ سوار ہوئے

تَقْدِيْمُ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ بِمُزْدَلِفَةَ

مزدلفہ میں عورتوں اور بچوں کو پہلے سے اپنے ٹھکانوں میں پہنچا دینا تاکہ ہجوم میں ان کو تکلیف نہ ہو

۳۰۲۶ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا! جن کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگوں میں سے ضعیف سمجھ کر مزدلفہ کی رات کے وقت آگے بھیج دیا۔

۳۰۲۷ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا۔ جن کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگوں میں سے ضعیف سمجھ کر رات کے وقت مزدلفہ سے آگے بھیج دیا

۳۰۲۸ عَنِ الْفَضْلِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ ضَعَفَةَ بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْ يَّنْفِرُوْا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی ہاشم کے ضعیف لوگوں کو رات کے وقت ہی مزدلفے سے نکل جانے کا حکم فرمایا

نوٹ: یہ حکم اس لیے تھا تاکہ دن میں ہجوم کی تکلیف نہ ہو!
ضعیف لوگوں سے مراد عورتیں اور بچے ہیں!!

۳۰۲۹ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا اَنْ تَغْلِسَ مِنْ جَمْعٍ

حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو منہ اندھیرے مزدلفے سے چلے جانے

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِلَى مِنًى۔

۳۰۴۰ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ كُنَّا نُغَلِّسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى۔

کا حکم فرمایا

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کہ ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں مزدلفے سے اندھیرے میں منیٰ کو چلے آتے

اَلرُّخْصَةُ لِلنِّسَآءِ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ الصُّبْحِ

عورتوں کو فجر سے قبل مزدلفہ سے واپس آنے کی اجازت

۳۰۴۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا أَذِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةَ فِي الْإِفَاضَةِ قَبْلَ الصُّبْحِ مِنْ جَمْعٍ لِأَنَّهَا كَانَتِ امْرَأَةً ثَبِطَةً۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو مزدلفہ سے فجر سے قبل اجازت بخشی کیونکہ آپ کمزور عورت تھیں

اَلْوَقْتُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں نماز فجر کس وقت پڑھی جائے

۳۰۴۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةً قَطُّ إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ صَلَّاهُمَا بِجَمْعٍ وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ آپ نے بے وقت نماز پڑھی ہو۔ مگر آپ نے مغرب اور عشا کی نماز مزدلفے میں پڑھی اور نماز فجر بھی اس دن قبل از وقت پڑھی

فِيمَنْ لَمْ يُدْرِكْ صَلٰوةَ الصُّبْحِ مَعَ الْإِمَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفے میں جس شخص کو فجر کی نماز جماعت سے نہ ملے

۳۰۴۳ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ رَأَيْتُ

سیدنا حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى مَعَنَا صَلَاتَنَا هٰذِهٖ هٰهُنَا ثُمَّ اَقَامَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ۔

سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو مزدلفہ میں ٹھہرتے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا جس شخص نے نماز فجر کی یہ نماز اس جگہ ہمارے ساتھ پڑھی۔ بعدازاں وہ ہمارے ساتھ ٹھہرا رہا اور اس سے قبل وہ رات یا دن میں نو تاریخ کو عرفات میں ٹھہرا اس کا حج مکمل ہو گیا

۳۰۴۴ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ جَمْعًا مَعَ الْاِمَامِ وَالنَّاسِ حَتّٰى يُفِيْضَ مِنْهَا فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ وَمَنْ لَّمْ يُدْرِكْ مَعَ النَّاسِ وَالْاِمَامِ فَلَمْ يُدْرِكْ۔

سیدنا حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مزدلفہ کو امام اور لوگوں کے ساتھ وہاں سے واپس آنے تک پا یا اس نے حج کو پا لیا اور جس شخص نے امام اور لوگوں کے ساتھ نہ پایا تو اس نے حج نہ پایا!

۳۰۴۵ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَقْبَلْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّئٍ لَمْ اَدَعْ جَبَلًا اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِّيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلٰوةَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَقَضٰى تَفَثَهٗ۔

سیدنا حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مزدلفہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں طے کے پہاڑوں سے آتا ہوں۔ میں نے ایسا کوئی ٹیلہ نہ چھوڑا جس پر میں نہ ٹھہرا ہوں! تو کیا میرا حج مکمل ہو گیا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز فجر پڑھی اور اس سے قبل وہ عرفات میں رات یا دن ٹھہرا تو اس کا حج مکمل ہو گیا! اور اس نے اپنا میل کچیل صاف کیا

۳۰۴۶ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ هَلْ لِّيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلٰوةَ مَعَنَا وَوَقَفَ هٰذَا الْمَوْقِفَ حَتّٰى يُفِيْضَ وَاَفَاضَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ

سیدنا حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مزدلفہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میرا حج مکمل ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز فجر پڑھی اور اس سے قبل وہ عرفات

www.sirat-e-mustaqeem.com

وقضى تفثه۔

میں رات یا دن ٹھہرا تو اس کا حج مکمل ہو گیا! اور اس نے اپنا میل کچیل صاف کیا!

✧ ✧ ✧

٣٠٤٧ - عن عروة بن مضرس الطائي قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت أتيتك من جبلي طيء أكللت مطيتي وأتعبت نفسي ما بقي من جبل إلا وقفت عليه فهل لي من حج فقال من صلى صلوة الغداة ههنا معنا وقد أتى عرفة قبل ذلك فقد قضى تفثه وتم حجه۔

سیدنا حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں مزدلفہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں طے کے پہاڑوں سے آتا ہوں اور میں نے سواری کو عاجز کر دیا اور خوب مشقت اٹھائی۔ میں نے کوئی ایسا ٹیلہ نہ چھوڑا جس پر میں نہ ٹھہرا ہوں! تو کیا میرا حج مکمل ہو گیا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز فجر پڑھی اور اس سے قبل وہ عرفات میں ٹھہرا۔ تو اس کا حج مکمل ہو گیا! اور اس نے اپنا میل کچیل صاف کیا۔

✧ ✧ ✧

٣٠٤٨ - عن عبد الرحمن بن يعمر الديلي قال شهدت النبي صلى الله عليه وسلم بعرفة وأتاه ناس من نجد فأمروا رجلا فسأله عن الحج فقال الحج عرفة من جاء ليلة جمع قبل صلوة الصبح فقد أدرك حجه أيام منى ثلاثة أيام من تعجل في يومين فلا إثم عليه ومن تأخر فلا إثم عليه ثم أردف رجلا فجعل ينادي بها في الناس۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن یعمر دیلی سے مروی ہے۔ کہ میں میدان عرفہ میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا! عرفہ میں نجد کے کچھ لوگ حاضر ہوئے! انہوں نے ایک شخص سے کہا کہ وہ آپ سے حج کے متعلق دریافت کرے! آپ نے فرمایا۔ حج کیا ہے! عرفات میں ٹھہرنا۔ جو شخص دسویں رات تک بھی فجر نکلنے سے قبل عرفات میں آ جائے اس نے حج پا لیا! اور منیٰ میں رہنے کے تین دن ہیں جو جلدی کرے اور دو دن میں چلا جائے! اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو شخص تاخیر سے کام لے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں بعد ازاں آپ نے ایک شخص کو اپنے ساتھ سوار کر لیا! کہ لوگوں کو اس کی طرف بلائے اور پکارے

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۰۴۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

اَلتَّلْبِيَةُ بِمُزْدَلِفَةَ

مزدلفے میں لبیک کہنا

۳۰۵۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم مزدلفے میں تھے میں نے اس ہستی صلی اللہ علیہ وسلم کو جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی اس مقام پر یہ ارشاد فرماتے سنا لبیک اللھم لبیک۔

وَقْتُ الْاِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ

مزدلفہ سے کس وقت لوٹا جائے

۳۰۵۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ شَهِدْتُ عُمَرَ بِجَمْعٍ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ اَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

سیدنا حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام مزدلفہ میں تھے۔ آپؓ نے فرمایا اہل جاہلیت کے لوگ جب تک سورج نہ نکلتا مزدلفہ سے نہ لوٹتے! اور کہتے اے ثبیر چمک جا! (ثبیر مزدلفہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے) اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف کیا آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس تشریف لائے۔

نوٹ: کمزور لوگوں کو اس امر کی اجازت ہے، کہ وہ مزدلفہ سے رات ہی کے وقت واپس چلے جائیں اور صبح کی نماز دسویں تاریخ کو منیٰ میں ہی آکر پڑھیں۔

۳۰۵۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ فَصَلَّيْنَا الصُّبْحَ بِمِنًى وَرَمَيْنَا الْجَمْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ضعیف لوگوں کے ساتھ روانہ کیا! اور ہم نے صبح کی نماز منیٰ میں آکر پڑھی۔ اور جمرہ کو کنکریاں ماریں۔

۳۰۵۳ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ قَالَتْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَدِدْتُ أَنِّي اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ وَكَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا فَصَلَّتِ الْفَجْرَ بِمِنًى وَرَمَتْ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ۔

سے مروی ہے! کہ میں نے چاہا کہ میں بھی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح اجازت لیتی جیسے! سودہ نے اجازت لی تھی! اور میں نماز فجر منیٰ میں لوگوں کے آنے سے پہلے پڑھتی! اور حضرت سودہ تو ایک بھاری بھر کم عورت تھیں! آپ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی آپ نے اجازت بخشی آپ نے نماز فجر منیٰ میں ادا فرمائی اور لوگوں کے آنے سے پہلے کنکریاں ماریں!

۳۰۵۴ عَنْ مَوْلَى الْأَسْمَاءِ بِنْتِ (۱) أَبِي بَكْرٍ قَالَ جِئْتُ مَعَ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ مِنًى هُوَ فَقُلْتُ لَهَا لَقَدْ جِئْنَا بِمِنًى بِغَلَسٍ فَقَالَتْ قَدْ كُنَّا نَصْنَعُ هٰذَا مَعَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے ایک غلام سے مروی ہے۔ کہ میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے ساتھ منیٰ میں اندھیرے میں آیا۔ میں نے پوچھا کہ ہم منیٰ میں! اندھیری رات کو پہنچے! حالانکہ دن کے وقت آنا چاہئے تھا! حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا! ہم اس شخص کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے جو آپ سے بہتر بہتر تھا۔

۳۰۵۵ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَنَا جَالِسٌ مَعَهُ كَيْفَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے!! دریافت کیا اور میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کس طرح چلتے تھے جب آپ مزدلفہ سے واپس تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم اونٹ کو چلاتے! اور جگہ خالی دیکھتے تو آپ اپنی سواری کو دوڑاتے

۳۰۵۶ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مِنًى فَهَبَطَ حِينَ هَبَطَ مُحَسِّرًا قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفے کی شام اور مزدلفے کی صبح کو واپس تشریف لائے! تو ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! آرام اور اطمینان! سے چلو! اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے جب آپ منیٰ میں تشریف لائے! اور بطن محسر میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَرْمِي بِهِ الْجَمْرَةَ قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ۔

اترے تو ارشاد فرمایا۔ جمرے پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارو اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اسطرح اشارہ فرمایا جیسے آدمی کنکری مارتا ہے۔

اَلْاِيْضَاعُ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ

بطن محسر میں اونٹ کو جلدی دوڑانا

۳۰۵۷ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کو وادی محسر میں جلدی دوڑایا۔

نوٹ :- وادی محسر منیٰ کے نزدیک مزدلفے سے آتے ہوئے ایک جگہ کا نام ہے۔ وادی محسر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس وادی میں اصحاب الفیل کا ہاتھی تھک کر رہ گیا تھا۔

۳۰۵۸ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى اَتٰى مُحَسِّرًا حَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِيْ تُخْرِجُكَ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے اپنے والد امام محمد باقر سے کہا ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے! اور حضور علیہ السلام کے حج کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ حضور علیہ السلام سورج نکلنے سے پہلے مزدلفے سے واپس تشریف لائے اور آپ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ بٹھایا! جب آپ وادی محسر میں تشریف لائے تو آپ نے اونٹ کو ذرا تیز کیا بعد ازاں آپ درمیانی راستوں سے چلے جہاں سے جمرہ کبریٰ پر نکلتے ہیں! یہاں تک کہ آپ اس جمرہ کے نزدیک تشریف لائے جو درخت کے نزدیک ہے! آپ نے وہاں سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر ارشاد فرمائی اور وادی کے اندر کی طرف سے چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماریں!

اَلتَّلْبِيَةُ فِي السَّيْرِ

چلتے وقت لبیک کہنا

۳۰۵۹ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ...

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ ۔

سے مروی ہے۔ کہ آپ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے آپ لبیک ارشاد فرماتے رہے یہاں تک کہ جمرے پر کنکریوں کو مارا۔

۳۰۶۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّى حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ ۔

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے آپ لبیک ارشاد فرماتے رہے یہاں تک کہ جمرے پر کنکریوں کو مارا۔

۳۰۶۱ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ هَاتِ الْقُطْ لِي فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ فِي يَدِهِ قَالَ بِأَمْثَالِ هَؤُلَاءِ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ ۔

سیدنا حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے حضور علیہ السلام نے کنکریاں مارنے کی صبح کو ارشاد فرمایا اور آپ اونٹنی پر سوار تھے امیرے لیے کنکریاں چن لو میں نے آپ کے لیے چن لیں جنہیں دو انگلیوں سے پھینکا جاتا ہے! جب میں نے وہ کنکریاں (چھوٹی چھوٹی) حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں رکھیں تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسی طرح کنکریاں مارو۔ اور دین میں سختی کرنے سے بچو تم سے پہلے لوگ دین میں تشدد (سختی) کرنے سے ہلاک ہو گئے۔

مِنْ أَيْنَ يُلْتَقَطُ الْحَصَى

کنکریاں کس جگہ سے چنی جائیں

۳۰۶۲ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مِنًى فَهَبَطَ حِينَ هَبَطَ مُحَسِّرًا قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي تُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةُ قَالَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب لوگ عرفے کی شام اور مزدلفے کی صبح کو واپس آئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اے لوگو ٹھہرو! اور اطمینان سے چلو اور آپ اونٹنی کو روکے ہوئے تھے، جب آپ منیٰ میں تشریف لائے! اور وادی محسر میں اترے تو ارشاد فرمایا اپنے اوپر چھوٹی چھوٹی کنکریاں لازم کر لو!

www.sirat-e-mustaqeem.com

يُشِيْرُ بِيَدِهٖ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ۔

جن سے تم جمرے کو مارتے ہو! اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں سے اشارہ فرماتے جیسے انسان کنکریاں پھینکتا ہے!

قَدْرُ حَصَى الرَّمْيِ

کتنی بڑی کنکریاں مارے

۳۰۶۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ هَاتِ الْقُطْ لِيْ فَلَقَطْتُ لَهٗ حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ فَوَضَعَهُنَّ فِيْ يَدِهٖ وَجَعَلَ يَقُوْلُ بِهِنَّ فِيْ يَدِهٖ وَوَصَفَ يَحْيٰى تَحْرِيْكَهُنَّ فِيْ يَدِهٖ بِأَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے کی صبح کو مجھے ارشاد فرمایا اور آپ اونٹ پر سوار تھے کہ میرے لیے کنکریاں چنو! میں نے چھوٹی چھوٹی کنکریاں آپ کے لیے چنیں اور آپ کے دست مبارک میں رکھیں! آپ انہیں ہاتھ سے حرکت دیتے! اس حدیث شریف کے راوی یحییٰ بیان فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اسطرح دست مبارک کو ہلاتے تھے

الرُّكُوْبُ إِلَى الْجِمَارِ وَاسْتِظْلَالُ الْمُحْرِمِ

سوار ہو کر کنکریاں مارنا اور محرم پر سایہ کرنا

۳۰۶۴ عَنْ أُمِّ حُصَيْنٍ قَالَتْ حَجَجْتُ فِيْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ بِلَالًا يَقُوْدُ بِخِطَامِ رَاحِلَتِهٖ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَافِعٌ عَلَيْهِ ثَوْبَهٗ يُظِلُّهٗ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَرَ قَوْلًا

حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو جناب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا! کہ آپ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار تھامے ہوئے ہیں اور سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ گرمی کے سبب اپنے کپڑے سے آپ پر سایہ فرمائے ہوئے ہیں آپ احرام باندھے ہوئے تھے یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں بعد ازاں لوگوں کو خطبہ سنایا اور حمد جل شانہٗ

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَثِيرًا۔

٣٠٦٥ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ صَهْبَاءَ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ

٣٠٦٦ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ وَهُوَ عَلَى بَعِيرِهِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ عَامِي هَذَا۔

وَقْتُ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

٣٠٦٧ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَرَمَى بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔

النَّهْيُ عَنْ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

٣٠٦٨ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حُمُرَاتٍ يَلْطَحُ أَفْخَاذَنَا وَيَقُولُ أُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

٣٠٦٩ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ أَهْلَهُ وَ

کی تعریف اور حمد بیان فرمائی۔

سیدنا حضرت قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ یوم نحر کو جمرہ عقبہ پر کنکریاں مار رہے تھے آپ ایک اونٹنی پر سوار تھے جو سفید و سرخ رنگ کی تھی! اور آپ نہ مارتے تھے نہ ہی ارشاد فرماتے ہٹو ہٹو۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اونٹ پر سے جمرے کو مارتے تھے اور فرماتے تھے اے لوگو اپنے حج کے احکام سیکھ لو شاید اس سال کے بعد میں حج نہ کروں۔

جمرہ عقبہ پر دسویں تاریخ کو کس وقت مارا جائے

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ کو سورج نکلنے کے بعد کنکریاں ماریں! اور دسویں کے بعد گیارہویں بارھویں کو سورج ڈھلے ماریں!

سورج نکلنے سے قبل کنکریاں مارنے کی ممانعت

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم عبدالمطلب کے نوجوانوں کو گدھوں پر سوار کر کے روانہ فرمایا۔ آپ ہماری رانوں پر مارتے اور ارشاد فرماتے! اے میرے بیٹو جمرہ عقبہ پر کنکریاں نہ مارنا۔ یہاں تک کہ سورج نکلے!

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَمَرَهُمْ أَنْ لَا يَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

وسلم نے اپنے گھر کے لوگوں کو آگے روانہ فرمایا! اور فرمایا کہ جب تک سورج نہ نکلے وہ کنکریاں نہ ماریں

اَلرُّخْصَةُ فِي ذٰلِكَ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کیلئے سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں مارنے کی اجازت

۳۰۷۰ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ إِحْدَى نِسَائِهِ أَنْ تَنْفِرَ مِنْ جَمْعٍ لَيْلَةَ جَمْعٍ فَتَأْتِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَتَرْمِيَهَا وَتُصْبِحَ فِي مَنْزِلِهَا وَكَانَ عَطَاءٌ يَفْعَلُهُ حَتَّى مَاتَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیوی کو مزدلفے سے کوچ کر جانے کا حکم فرمایا! اور بعدازاں اسی رات کو جمرہ عقبہ کے پاس آکر رمی کرنے کا حکم، پھر اپنی منزل پر آنے کا حکم فرمایا۔ حضرت عطا بھی ایسا ہی کرتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے وصال فرمایا

اَلرَّمْيُ بَعْدَ الْمَسَاءِ

شام ہونے پر رمی کرنا۔

۳۰۷۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ أَيَّامَ مِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ فَقَالَ رَجُلٌ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ قَالَ لَا حَرَجَ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے منیٰ کے دنوں میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ حج کے مسائل کے متعلق دریافت کرتے آپ ارشاد فرماتے کوئی حرج نہیں! ایک شخص نے کہا میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا یا۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں! دوسرے نے کہا شام ہونے پر میں نے کنکریاں ماریں۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں

رَمْيُ الرِّعَاءِ

اونٹ چرانے والوں کی رمی کا بیان

۳۰۷۲ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا

جناب حضرت ابوالبداح بن عدی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں! کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ چرانے والوں کو ایک دن رمی کرنے اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَوْمًا ۔

ایک دن چھوڑ دینے کی اجازت فرمائی۔

نوٹ، کیونکہ وہ ہر روز منٰے میں نہیں آسکتے تھے! اور اپنے اونٹوں کو چرانے کے لیے دور دور جاتے تھے۔

۳۰۶۳ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ فِي الْبَيْتُوتَةِ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ وَالْيَوْمَيْنِ اللَّذَيْنِ بَعْدَهُ يَجْمَعُونَهُمَا فِي أَحَدِهِمَا

سیدنا حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو منٰے میں رات کے وقت ٹھہرنے کی اجازت فرمائی تاکہ وہ بقر عید کے دن یعنی دسویں تاریخ رمی کریں بعد ازاں دو دن کی ایک دن باندھ لیں۔

الْمَكَانُ الَّذِي يُرْمٰى مِنْهُ جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ

جمرہ عقبہ کی رمی کہاں سے کریں

۳۰۶۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ نَاسًا يَرْمُونَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ رَمٰى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ لوگ گھاٹی کے اوپر سے جمرہ پر کنکریاں پھینکتے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے گھاٹی کے اندر سے رمی کی اور فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں جس ہستی پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی اس نے یہاں سے رمی کی۔ (یعنی حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے)

۳۰۶۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَعَرَفَةَ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ هٰهُنَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سات کنکریاں ماریں اور خانہ کعبہ آپ کے بائیں جانب تھا! اور عرفات دائیں طرف! اور ارشاد فرمایا یہ ان کا مقام ہے جن پر سورت بقرہ نازل ہوئی!

۳۰۶۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ هٰهُنَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وادی کے اندر سے سات کنکریاں جمرہ عقبہ کو ماریں پھر ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ ان کا مقام ہے جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

٣٠٧٧ عَنْ الْأَعْمَشِ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ لَا تَقُولُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ قُولُوا السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ وَاسْتَعْرَضَهَا يَعْنِي الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَكَبَّرَ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ فَقُلْتُ إِنَّ أُنَاسًا يَصْعَدُونَ الْجَبَلَ فَقَالَ هٰهُنَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ رَأَيْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ رَمٰى ۔

سیدنا حضرت اعمش رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حجاج سے سنا اس نے کہا! سورۃ بقرہ مت کہو بلکہ یہ کہو کہ وہ سورت جس میں بقر کا ذکر آیا ہے! میں نے ابراہیم سے بیان کیا! آپ نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے! جب انہوں نے جمرہ عقبہ میں کنکریاں پھینکیں آپ وادی کے اندر آئے اور جمرے کو سامنے کر کے سات کنکریاں پھینکیں اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر ارشاد فرمائی! میں نے پوچھا بعض لوگ کنکریاں مارنے کے لیے پہاڑ پر چڑھتے ہیں انہوں نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میں نے اس ہستی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی آپ نے یہیں سے رمی فرمائی!

٭ ٭ ٭

٣٠٧٨ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم (چھوٹی چھوٹی) کنکریاں مارتے تھے۔

٣٠٧٩ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینکتے تھے۔

عَدَدُ الْحَصَى الَّتِي يَرْمِي بِهَا الْجِمَارَ

کتنی کنکریاں ماری جائیں

٣٠٨٠ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق پوچھا تو آپ نے بتایا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى النَّحْرِ فَنَحَرَ۔

اس جمرے پر سات کنکریاں ماریں جو درخت کے نزدیک ہے! آپ نے ہر کنکری مارتے وقت وادی کے اندر سے تکبیر ارشاد فرمائی! بعدازاں آپ قربانی کی جگہ پر تشریف لائے اور قربانی فرمائی۔

۳۰۸۱ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ سَعْدٌ رَجَعْنَا فِي الْحَجَّةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْضُنَا يَقُولُ رَمَيْتُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَبَعْضُنَا يَقُولُ رَمَيْتُ بِسِتٍّ فَلَمْ يَعِبْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ۔

سیدنا حضرت مجاہد رحمہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ہم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرکے واپس آئے ہم میں سے کوئی شخص تو کہتا کہ میں نے سات کنکریاں ماریں اور کوئی کہتا میں نے چھ کنکریاں ماریں! اور کسی نے دوسرے کی عیب جوئی نہیں کی۔

۳۰۸۲ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجِمَارِ فَقَالَ مَا أَدْرِي رَمَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتٍّ أَوْ سَبْعٍ۔

سیدنا حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کنکریوں کے متعلق دریافت کیا! آپ نے فرمایا مجھے یاد نہیں کہ: جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ کنکریاں ماریں یا سات۔

التَّكْبِيرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنا

۳۰۸۳ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ۔

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ میں جناب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا! آپ لبیک ارشاد فرماتے رہے یہاں تک جمرہ عقبہ پر سات دفعہ کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر تکبیر ارشاد فرمائی۔

قَطْعُ الْمُحْرِمِ التَّلْبِيَةَ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

کنکریاں مارنے پر تلبیہ ختم کرنا

۳۰۸۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ رَدِفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زِلْتُ أَسْمَعُهُ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَلَمَّا رَمَى قَطَعَ التَّلْبِيَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ جناب حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا! میں سنتا رہا اور آپ لبیک ارشاد فرماتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ نے جمرہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

جمرہ پر کنکریاں پھینکیں! اور اس وقت لبیک ارشاد فرمانی ختم کی۔

❖ ❖ ❖

۳۰۸۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْفَضْلَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا (میں ستارہا) اور آپ لبیک ارشاد فرماتے رہے! حتےٰ کہ آپ نے جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکیں (اور اس وقت لبیک ارشاد فرمانی ختم کی!)

❖ ❖ ❖

۳۰۸۶ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

سیدنا حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں جناب رسالت مآب صلی اللہ وسلم کے ساتھ سوار تھا (میں ستارہا) اور آپ! لبیک ارشاد فرماتے رہے! حتیٰ کہ آپ نے جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکیں! اور اس وقت لبیک ارشاد فرمانی ختم کی)

❖ ❖ ❖

اَلدُّعَاءُ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

کنکریاں مارنے کے بعد دعا کرنا

۳۰۸۷ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ تَلِي الْمَنْحَرَ مَنْحَرَ مِنًى رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ اَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ يُطِيْلُ الْوُقُوْفَ ثُمَّ يَاْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ

حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے! کہ ہمیں اطلاع ملی کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب رمی کرتے تو آپ اس جمرے سے ابتداء کرتے! جو منیٰ کے نزدیک ہے! آپ اس پر سات کنکریاں مارتے! اور ہر کنکری مارتے وقت تکبیر ارشاد فرماتے۔ بعد ازاں آپ آگے بڑھتے اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر سامنے کی طرف منہ کر کے بعد آپ دعا کے لیے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اور بڑی دیر تک کھڑے رہتے بعد ازاں آپ!

www.sirat-e-mustaqeem.com

الشِّمَالِ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْا ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

دوسرے جمرے کے پاس تشریف لا کر اسے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر اللہ اکبر فرماتے۔ پھر آپ بائیں طرف پھرتے۔ اور قبلہ کے سامنے رُخ انور کر کے کھڑے ہوتے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے بعد ازاں آپ جمرہ عقبہ کے پاس تشریف لاتے اسے سات کنکریاں مارتے جو منیٰ میں سب سے آخر میں ہے) آپ اس پر سات کنکریاں مارتے اور وہاں نہ ٹھہرتے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ سے سنی وہ اپنے باپ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

مَا يَحِلُّ لِلْمُحْرِمِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

محرم جب کنکریاں مار چکے تو وہ کیا کیا کام کر سکتا ہے

۳۰۸۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ أَحَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ قِيْلَ وَالطِّيْبُ قَالَ أَمَّا أَنَا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَضَمَّخُ بِالْمِسْكِ أَفَطِيْبٌ هُوَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کنکریاں ماریں تو سب چیزیں درست اور جائز ہو گئیں (جو احرام میں ممنوع تھیں) ہاں مگر عورتوں (سے جماع کرنا) وہ طواف زیارت کے بعد درست ہوگا ایک شخص نے دریافت کیا کیا خوشبو لگانا درست ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتے ہوئے دیکھا اور مشک خوشبو ہے۔

(اٰخِرُ الْمَنَاسِكِ) (مناسک حج ختم ہو گئے)

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْجِهَادِ

کتاب جہاد کے متعلق

۳۰۸۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ أَخْرَجُوْا نَبِيَّهُمْ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ لَيَهْلِكُنَّ فَنَزَلَتْ أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَكُوْنُ قِتَالٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَهِيَ أَوَّلُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْقِتَالِ ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں! کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے نکالے گئے یعنی ہجرت کرنے پر مجبور کیا گیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! ان لوگوں نے اپنے پیغمبر کو نکال دیا! إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اب یہ لوگ ضرور برباد ہوں گے بعد ازاں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی؟ أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا یعنی ان لوگوں کو اجازت دی گئی جن سے مشرک لڑتے ہیں۔ الخ

جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے خیال کیا اب لڑائی ہوگی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ آیت شریفہ جہاد میں سب سے پہلے نازل ہوئی!!

نوٹ۔ مسلمانوں کو اس آیت شریفہ کے نازل ہونے سے پہلے جہاد کا حکم نہیں تھا کافر انہیں ستاتے تھے تکلیف وایذا دیتے اور مارتے! اور مسلمان حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے کہ صبر کرو! ابھی خداوند قدوس کا حکم نہیں ہوا کہ میں جہاد کروں! جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی تو جہاد شروع ہوا!

۳۰۹۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَأَصْحَابًا لَهُ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا فِيْ عِزَّةٍ وَنَحْنُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور آپ کے دوست جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے! جب آپ مکہ مکرمہ تشریف رکھتے تھے! اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! جس دور میں ہم مشرک تھے تو ہم

www.sirat-e-mustaqeem.com

مُشْرِكُونَ فَلَمَّا آمَنَّا صِرْنَا أَذِلَّةً فَقَالَ إِنِّي أُمِرْتُ بِالْعَفْوِ فَلَا تُقَاتِلُوا فَلَمَّا حَوَّلَنَا اللَّهُ إِلَى الْمَدِينَةِ أَمَرَنَا بِالْقِتَالِ فَكَفُّوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ۔

معزز تھے اور جب سے ہم ایمان لائے ہیں ذلیل ہو گئے ہیں! آپ نے ارشاد فرمایا مجھے تو یہی حکم ہے کہ میں لوگوں کی غلطیوں کو معاف کروں تو تم لڑو۔ بعد ازاں جب ہمیں اللہ جل جلالہ مدینہ منورہ لے گیا تو وہاں کافروں سے لڑنے کا حکم فرمایا گیا! اس وقت بعض لوگ لڑائی سے ڈرے! تب اللہ جل شانہ نے قرآن مجید کی یہ آیت شریفہ نازل فرمائی۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ۔

کیا تم نے ایسے لوگوں کو نہیں دیکھا! جن سے پہلے ارشاد فرمایا گیا کہ اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو اور نماز پڑھا کرو۔

نوٹ: یہ اس وقت کی بات ہے! جب احکام جہاد کے متعلق حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ جب جہاد فرض ہوا اور لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا تو ان میں سے ایک گروہ لوگوں سے اس طرح خوفزدہ ہونے لگا جیسے اللہ جل شانہ سے ڈرتا ہے! یا اس سے زیادہ اور وہ کہنے لگے اے پروردگار! تو نے ہم پر لڑائی کو کیوں فرض کیا اور ہمیں تھوڑی سی مدت اور زندہ کیوں نہیں رہنے دیا۔

تو یہ حکم فرمایا گیا! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ فرما دیجئے! دنیا کا مزہ بہت قلیل ہے! اور پرہیزگار کے لئے آخرت بہتر ہے! اور تم پر ایک رتی برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا! یعنی جب تک مسلمان مکہ مکرمہ میں تھے اور کافروں کی ایذائیں برداشت کرتے تو لڑائی کی اجازت چاہتے! بعد ازاں جب جہاد کا حکم ہوا تو خوش ہونا چاہیے تھا! بعض بزدل اور کچے دل کے لوگ چھپانے لگے اور موت سے خوفزدہ ہو گئے اور اللہ جل جلالہ سے ڈرنے کی بجائے وہ کافروں سے زیادہ ڈرنے لگے۔

٣٠٩١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدَيَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مجھے جامع کلمات دیئے گئے! (یعنی قرآن اور حدیث جن کے الفاظ مختصر ہیں اور ان کے معانی بہت جامع ہیں! اور جامع اس عبارت کو کہتے ہیں جس میں لفظ تھوڑے ہوں اور معانی بہت زیادہ ہوں) اور رعب و دبدبہ اور دھاک سے میری امداد فرمائی گئی (یعنی اللہ جل شانہ نے کافروں کے دلوں میں میرا خوف

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَ
اَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَھَا۔

دہشت ڈال دی ہے) اور میں سو رہا تھا تو زمین کے خزانوں کی کنجیاں لا کر میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں۔
جناب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تو رحلت فرما گئے لیکن تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو

نوٹ :۔ اس سے مراد روم ایران اور مصر و شام کے خزانے ہیں ؛ جو اللہ جل شانہٗ نے مسلمانوں کو عنایت فرمائے ! اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو خواب میں دکھا دیا ! اسی خواب کے مطابق مسلمانوں نے یہ سب ملک فتح کیے ! اور وہاں کے خزانے تصرف میں لائے

۲۹۲ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَ بَیْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدِیْ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَقَدْ ذَھَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَھَا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ! ! مجھے جامع کلمات دیئے گئے
رعب و دبدبہ اور دھاک سے میری امداد فرمائی گئی (یعنی اللہ جل شانہٗ نے کافروں کے دلوں میں میری دہشت ڈال دی ہے) اور میں سو رہا تھا تو زمین کے خزانوں کی کنجیاں لا کر میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں
جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تو رحلت فرما گئے لیکن تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو !

۲۹۲ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَصَمَ مِنِّیْ مَا لَہٗ وَ نَفْسَہٗ اِلَّا بِحَقِّہٖ وَ حِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ! مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم فرمایا گیا جب تک وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نہ کہہ لیں پس جس شخص نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اس نے اپنا مال و جان مجھ سے بچا لیا ! مگر کسی کے حق کے بدلے اور اس کا حساب خداوند قدوس کے ذمے ہے !

نوٹ :۔ یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ طیبہ پڑھ لیا تو اس کی جان بچ گئی اور مال بھی محفوظ ہو گیا ! اگر کسی کا خون کرے گا

www.sirat-e-mustaqeem.com

تو اس کے بدلے اُسے قتل کیا جائے گا اور وہ کسی کے مال کا ضامن ہوگا تو پھر اس کا مال دلایا جائے گا۔ اگر کسی شخص نے ظاہر میں کلمہ پڑھا ہے اور دل میں یقین نہیں کیا تو خدا اُسے سمجھے گا۔ حاکم اور قاضی کو دلوں کے حال دریافت کرنے کا حکم نہیں۔

٢٠٩٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ رض يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ قَالَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللهِ لَوْ مَنَعُوا فِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو عرب کے بعض لوگ کافر ہو گئے جن سے جہاد کا فرض ہونا تھا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ان لوگوں سے کس طرح جہاد فرمائیں گے جبکہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ارشاد فرمایا۔ مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے! یہاں تک کہ وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہیں تو جس شخص نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہا اس نے اپنے مال اور جان کو بچا لیا! مگر کسی حق کے بدلے (قصاص یا حد میں) اور اس کا حساب اللہ جل شانہٗ کے ذمے ہے! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں بے شک اس شخص سے جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کرے۔ کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے! خدا کی قسم یہ لوگ اگر بکری کا بچہ نہ دیں گے جو یہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں دیا کرتے تھے! تو میں ان سے ضرور جہاد کروں گا (یہ سن کر سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا) خدا کی قسم یہ امر میری نظر میں نہیں ہے! مگر اس لیے کہ اللہ جل شانہٗ بزرگ اور عزت والے نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ اقدس جہاد کے لیے کھول دیا ہے! اور میں سمجھتا ہوں کہ حق یہی ہے۔

❖ ❖ ❖

نوٹ: اس حدیث شریف سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شریعت نے جان اور مال پر جو حق لگا دیئے ہیں اگر کوئی شخص ان حقوق کو ادا نہ کرے تو اسے سزا دینا ضروری ہے

۳۰۹۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا اَجْمَعَ اَبُوْبَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَا اَبَا بَكْرٍ كَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا كَانُوْا یُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے جہاد کا ارادہ فرمایا! تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! اے ابوبکر آپ ان لوگوں سے کیسے جہاد کرتے ہیں حالانکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے یہاں تک کہ وہ کہیں لا الٰہ الا اللہ جب انہوں نے یہ کلمہ کہا تو اپنے خون اور مال کو مجھ سے بچا لیا! مگر خون ناحق کرنے کی صورت میں قتل کیا جائے گا یا مال کا ضامن ہوگا تو اس سے مال دلایا جائے گا! اور اسی طرح حد زنا وغیرہ میں بھی کوئی رعایت نہ کریں گے) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا! میں اس شخص سے جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا! خدا کی قسم اگر یہ لوگ مجھے بکری کا بچہ بھی نہ دیں گے جو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں دیا کرتے تھے تو میں ضرور انہیں ماروں گا یہ سن کر! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا! خدا کی قسم میرے سینے میں یہ امر نہیں! مگر اللہ جل جلالہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ ان سے جہاد کے لیے کھول دیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حق اسی طرح ہی ہے!

⁂

۳۰۹۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ قَالَ عُمَرُ یَا اَبَا بَكْرٍ كَیْفَ تُقَاتِلُ الْعَرَبَ فَقَالَ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو عرب کے لوگ مرتد ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے ابوبکر کس طرح آپ عربوں کو مارتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رض نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا مِمَّا كَانُوْا يُعْطُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَأْيَ أَبِيْ بَكْرٍ قَدْ شُرِحَ عَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

جواب دیا کیونکہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ اس امر کی شہادت دیں کہ اللہ جل شانہٗ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اس بات کی گواہی دیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں! نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں! خدا کی قسم اگر یہ لوگ وہ بکری کا بچہ نہ دیں گے جو وہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں انہیں قتل کروں گا! یہ سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے خدا کی طرف سے ہے! مجھے بھی معلوم ہو گیا کہ حق اسی طرح ہے۔

نوٹ، جناب امام نسائی فرماتے ہیں کہ عمران القطان حدیث شریف ھذا میں قوی راوی نہیں اس کے برعکس اس سے پہلی روایت ٹھیک ہے راوی کے ضعیف ہونے کی وجہ سے الفاظ میں تبدیلی آگئی ہے۔

٣٠٩٧ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

٣٠٩٨۔ عَنْ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ شَرَحَ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

(ترجمہ ابھی اوپر گزرا)

٣٠٩٩ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مجھے لوگوں کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے! یہاں تک کہ وہ کلمہ شریف پڑھیں پھر جس شخص نے کلمہ کہا اس نے اپنی جان اور مال کو مجھ سے بچا لیا لیکن میں اس مال اور جان کا حق نہ چھوڑوں گا۔ اور اس کا حساب اللہ جل شانہٗ کے ذمے ہے

٣١٠٠ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَيْدِيْكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مشرکین سے مال، ہاتھ اور زبان سے جہاد کرو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلتَّشْدِيْدُ فِيْ تَرْكِ الْجِهَادِ

جہاد کے چھوڑنے کی سختی اور شدت کا بیان

۳۱۰۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةِ نِفَاقٍ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص ایسی حالت میں فوت ہوا کہ نہ تو اس نے کبھی جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں نیت جہاد کی تو اس کی موت منافقوں کے طریقے پر ہوگی۔

نوٹ، جو شخص سچا مسلمان ہوگا! دین محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کا غلبہ چاہے گا! تو وہ کافروں سے اللہ کے لیے جہاد کرے گا! اگر سامان نہ ہوگا تو وہ اپنے دل میں اس کا ارادہ رکھے گا! اور جو شخص دل میں کبھی جہاد کا خیال نہ رکھے گا! معلوم ہوا کہ منافقوں کی طرح اس کا ایمان زبانی ہے۔ ایمان کو دل نہیں اور دل میں قصد ہونے کا یہ نشان ہے کہ وہ جہاد کے اسباب جیسے ہتھیار بنوانا اور مول لینا یا گھوڑے کی سواری سیکھنا اور کار آمد اشیاء رکھنا وغیرہ۔

اَلرُّخْصَةُ عَنِ السَّرِيَّةِ

لشکر کے ساتھ جہاد میں شامل نہ ہونے کی رخصت

۳۱۰۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ مجھ سے پیچھے رہ جانا بعض مسلمانوں کو ناگوار گزرتا اور میں وہ چیز نہیں پاتا جس پر انہیں سوار کروں تو میں کسی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! مجھے یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ ، سریہ اس جہاد کو کہتے ہیں کہ مجاہدین کی تعداد نو سے زیادہ ہو اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کے ساتھ تشریف نہ لے گئے ہوں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ہر ایک لڑائی میں شامل ہونے کی بہت خواہش تھی لیکن ابتدائے اسلام میں بے اسبابی اور قلت سواری کی وجہ سے تمام صحابہ کرام مل کر نہ جا سکتے تھے ! کیونکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بھی تحرک جاتے ! اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام کے بغیر جانا اس لیے پسند نہ تھا کہ نہ جانے والے ثواب جہاد سے محروم رہتے ! اور انہیں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑنا ناگوار گزرتا ! اور تمام حضرات کا جانا سواریوں کی قلت کے پیش نظر نا ممکن تھا ! حدیث ھذا سے فضیلت جہاد اور رفقاء کی رعایت ثابت ہوئی ۔

بَابُ فَضْلِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ

گھر رہ جانے والے جہاد کرنے والوں کے مساوی نہیں ہو سکتے

۳۰۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَجَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنْ سَتُرَضُّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ یعنی بیٹھنے والے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں۔ اسی دوران حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے (ایک صحابی رض کا نام جو نابینا تھے) اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مجھے پڑھ کر سنا رہے تھے ! پھر حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! اگر مجھ سے جہاد ممکن ہوسکتا تو بے شک میں بھی مجاہد ہوتا ! بعد ازاں اللہ جل جلالہ نے غیر اولی الضرر نازل فرمایا۔ یعنی جن کو بدن کا نقصان نہیں

اور جناب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ پچھلی آیت نازل ہوئی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر تھی پھر بوجھ پڑا یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ میری ران ٹوٹ جائے گی۔ بعد ازاں وہ حالت وحی کی وجہ سے ختم ہو گئی

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۱۰۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْلٰى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا اَعْمٰى فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ حَتّٰى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آں کے سامنے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی! یعنی لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ یعنی بیٹھنے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مسلمان برابر نہیں۔ اسی دوران حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مجھے لکھوا رہے تھے! بعد ازاں ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں استطاعت رکھتا تو میں بھی جہاد کرتا! اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہا اندھے تھے! بعد ازاں اللہ جل شانہٗ نے یہ آیت شریفہ اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری! غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ۔ یعنی جن کے بدن میں نقصان ہے (ان پر جہاد کا کوئی حکم نہیں ہے) اور اس آیت کے نازل ہونے کے وقت حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی ران مبارک میری ران پر تھی۔ حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ میری ران چورا ہو جائے گی بعد ازاں وحی موقوف ہو گئی۔

* * *

۳۱۰۵ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا قَالَ ائْتُوْنِيْ بِالْكَتِفِ وَاللَّوْحِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَمْرُو

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات ارشاد فرمائی جس کا معنی ہے، میرے پاس وہ ہڈی اور تختی لاؤ جس پر لکھتے تھے! آپ نے لکھوایا! لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور حضرت عمرو ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بن ام مکتوم خلفه فقال هل یجتنی لی من رخصة فنزلت غیر اولی الضرر۔

تھے! آپ نے فرمایا! میرے لیے رخصت ہے تب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی غیر اولی الضرر

۳۱۰۶ عن البراء قال لما نزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین جاء ابن ام مکتوم وکان اعمی فقال یا رسول الله فکیف فی وانا اعمی فما برح حتی نزلت غیر اولی الضرر۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی! لا یستوی القاعدون من المؤمنین یعنی مجاہد اور گھر میں بیٹھنے والے برابر نہیں ہو سکتے تو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ آپ نابینا تھے۔ اور فرمانے لگے پھر میرے متعلق کیا حکم ہے؟ کیونکہ میں اندھا (اور معذور) ہوں تھوڑی دیر گزری تھی! کہ یہ آیت شریفہ نازل ہوئی! غیر اولی الضرر یعنی معذوروں کو یہ حکم معاف ہے۔

الرخصة فی التخلف لمن له والدان

جس شخص کے والدین زندہ ہوں اسے گھر پر ٹھہرنے کی اجازت

۳۱۰۷ عن عبد الله بن عمرو قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یستأذنه فی الجهاد فقال أحیّ والداك قال نعم قال ففیهما فجاهد۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور جہاد کی درخواست کی! آپ نے دریافت فرمایا کیا تیرے والدین زندہ ہیں اس نے کہا ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا! ان دونوں میں ہی جہاد کرو (یعنی تم ماں باپ کی خدمت کرو اور تمہارے لیے یہی جہاد ہے۔

۳۱۰۸ عن معاویة بن جاهمة السلمی ان جاهمة جاء الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله اردت ان اغزو وقد جئت استشیرك فقال هل لك من ام قال نعم قال فالزمها فان الجنة

سیدنا حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ جاہمہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جہاد کرنا چاہتا ہوں! اور آپ سے مشورہ کرنے حاضر ہوا ہوں! آپ نے پوچھا کیا تیری والدہ زندہ ہے؟ عرض کیا ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا تم اس کے ساتھ

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَحْتَ رِجْلَيْهِ ۔

رہا کرو کیونکہ جنت اس کے قدموں تلے ہے

بَابُ مَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ

اس شخص کے بارے میں باب جو اللہ جل شانہ کی راہ میں جان اور مال سے جہاد کرے

۳۱۰۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے آکر پوچھا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب لوگوں میں سے بہترین کون شخص ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا! جو شخص اللہ کی راہ میں جان اور مال سے جہاد کرے اور اس نے پھر پوچھا۔ پھر کون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا! وہ ایماندار جو پہاڑوں کی گھاٹیوں میں رہتا ہو! اللہ جل جلالہ سے ڈرتا ہو اور لوگ اس کی شرارت سے دور رہیں (یعنی اس سے کسی کو نقصان نہ پہنچے)

بَابُ مَنْ عَمِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَلَى قَدَمِهِ

اللہ جل شانہ کی راہ میں پیدل جانے والے کا بیان

۳۱۱۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَقَالَ أَلَا

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی اس سال حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے پیٹھ لگائے! لوگوں کو خطبہ سنا رہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ وَشَرِّ النَّاسِ إِنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ رَجُلًا عَمِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَلٰى ظَهْرِ فَرَسِهِ أَوْ عَلٰى ظَهْرِ بَعِيرِهِ أَوْ عَلٰى قَدَمِهِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ وَإِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلًا فَاجِرًا يَقْرَأُ كِتَابَ اللّٰهِ لَا يَرْعَوِي إِلٰى شَيْءٍ مِنْهُ۔

تھے، بعد ازاں ارشاد فرمایا سنو! میں تمہیں اچھے اور برے آدمی کے متعلق بتاتا ہوں! اللہ جل شانہٗ کی نظر میں بہترین اور افضل ترین وہ شخص ہے جس نے اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی پیٹھ یا اونٹ پر سوار ہو کر کام کیا! یا اپنے دونوں پاؤں پر چل کر یہاں تک کہ وہ اس کام میں فوت ہو گیا۔ اور بدترین شریر ترین شخص ہے جو بدکار ہے وہ کتاب اللہ کی تلاوت کرتا ہے۔ اور اس کے مضمون سے کسی چیز کا خیال نہیں کرتا!

نوٹ: تبوک مدینہ منورہ اور شام کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے!! اور مدینہ منورہ سے وہاں تک چودہ مراحل ہیں! اس کے مضمون کی طرف خیال نہیں کرتا یعنی تلاوتِ قرآن سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا!! اور نہ ہی بری باتوں سے باز آتا ہے! اور وہ فقط الفاظ کو پڑھتا ہے اس سے کیا فائدہ؟

۳۱۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَلِجُ أَحَدٌ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ مَطْعَمَهُ النَّارُ حَتّٰى يَرُدَّ اللَّبَنَ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ أَبَدًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے ڈر سے رونے والے کو جہنم کا لقمہ ہونا ایسا ہی ناممکن ہے! جیسے دودھ کا چھاتیوں میں واپس جانا!

اور خدا کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں مسلمان کے نتھنوں میں کبھی جمع نہ ہو گا! یعنی جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کو نکلے وہ دوزخی نہیں ہو سکتا۔

۳۱۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ نَارِ جَهَنَّمَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے ڈر سے رونے والا دوزخ میں داخل نہ ہو گا حتیٰ کہ دودھ چھاتیوں میں لوٹے اور خدا کی راہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہ ہو گا۔

۳۱۱۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ مُسْلِمٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ وَقَارَبَ وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي جَوْفِ مُؤْمِنٍ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَفَيْحُ جَهَنَّمَ وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ الْإِيمَانُ وَالْحَسَدُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! وہ مسلمان دوزخ میں نہ جائے گا جس نے کافر کو قتل کیا! پھر وہ اپنے قول اور فعل میں درست رہا!! اور اللہ کی راہ کا غبار اور دوزخ کی لپیٹ دونوں مومن کے پیٹ میں اور حسد و ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے!!

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۱۱۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں بندے کے اندر ہرگز جمع نہ ہوگا! اور بخل و ایمان ایک شخص کے دل میں کبھی اکٹھے نہ ہوں گے۔

۳۱۱۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ وَجْهِ رَجُلٍ اَبَدًا وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں کسی آدمی کے منہ پر ہرگز جمع نہ ہوگا! اور بخل و ایمان ایک آدمی کے دل میں ہرگز جمع ہو کر نہیں رہ سکتے

۳۱۱۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں انسان کے اندر جمع نہیں ہوں گے! اسی طرح بخل اور ایمان بھی ایک شخص میں جمع نہیں ہو سکتے۔

۳۱۱۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ مَنْخِرَیْ مُسْلِمٍ اَبَدًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ کی راہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں مسلمان کے نتھنوں میں ہرگز جمع نہ ہوگا۔

۳۱۱۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ مَنْخِرَیْ مُسْلِمٍ وَلَا یَجْتَمِعُ شُحٌّ وَاِیْمَانٌ فِیْ قَلْبِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں مسلمان کی ناک میں جمع نہ ہوگا! اور ایمان و بخل مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

۳۱۱۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ لَا یَجْمَعُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ غُبَارًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانَ جَهَنَّمَ فِیْ جَوْفِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَلَا یَجْمَعُ اللّٰهُ فِیْ قَلْبِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ الْاِیْمَانَ بِاللّٰهِ وَالشُّحَّ جَمِیْعًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ جہاد کے غبار اور دوزخ کے دھوئیں کو مسلمان کے اندر جمع نہ فرمائے گا! اور جس مسلمان کا اللہ پر ایمان ہے! اللہ جل شانہٗ اس کے دل میں بخل نہیں رہنے دیتے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ، غبار اور دھواں جمع نہ ہونا اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ جس شخص نے جہاد میں ذراسی تکلیف اٹھائی ہوگی اللہ جل شانہٗ بزرگی اور عزت والا اُسے جہنم میں نہ جانے دے گا۔ حسد اور بخل ایمان کے ساتھ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ یعنی حاسد اور بخیل ایمان دار نہیں ہو سکتے!!

ثَوَابُ مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

جس شخص کے قدموں پر اللہ جل شانہٗ کی راہ میں گرد و غبار پڑا ہو اُس کے ثواب کا بیان

۳۱۲۰ عَنْ اَبِيْ عَبْسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ حَرَامٌ عَلَى النَّارِ۔

سیدنا حضرت ابو عبس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص کے پاؤں پر جہاد کی دھول پڑی ہو تو وہ دوزخ پر حرام ہو گیا۔

ثَوَابُ عَيْنٍ سَهِرَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جاگنے والی آنکھ کے ثواب کا بیان

۳۱۲۱ عَنْ اَبِيْ رَيْحَانَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حُرِّمَتْ عَلَى النَّارِ عَيْنٌ سَهِرَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! وہ آنکھیں جو اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جاگیں اُن پر دوزخ حرام ہے۔

فَضْلُ غَدْوَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

صبح کے وقت اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جانے کا بیان

۳۱۲۲ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدْوَةُ وَالرَّوْحَةُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار صبح کے وقت اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جانا یا شام کو جانا ساری دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بہتر ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ فَضْلِ الرَّوْحَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ رب العزت کی راہ میں شام کو جانے کے ثواب اور خوبی کا بیان

۳۱۲۳ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ لِمَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اَوْ غَرَبَتْ۔

سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! صبح یا شام کو اللہ جل شانہ کی راہ میں ایک دفعہ جانا ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج نکلا اور ڈوبا!

یعنی ساری دنیا سے ثواب آخرت بڑھ کر ہے! کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت عمدہ و باقی ہے۔

۳۱۲۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ كُلُّهُمْ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالنَّاكِحُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تین اشخاص کی امداد کرنا اللہ جل شانہ نے اپنی ذات مقدس پر فرض فرمایا ہے۔ اول تو اللہ جل شانہ کی راہ میں مجاہد دوسرا گناہ سے بچنے کے لیے نکاح کرنے والا! اور تیسرا مکاتب جس کی نیت ادا کرنے کی ہو۔

نوٹ، مکاتب وہ غلام ہے جس کا مالک اور آقا اسے یہ کہے کہ اگر تو اتنا مال مجھے اتنی مدت میں ادا کر دے۔ تو تو آزاد ہے! اور جس قدر مال و دولت کتابت کے عوض ٹھہرے اسے بدل کتابت کہتے ہیں۔

بَابٌ الْغُزَاةُ وَفْدُ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب اس بات کے بیان میں کہ جہاد کرنے والے اللہ جل مجدہٗ کے مقرب ہیں

۳۱۲۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ الْغَازِيْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ جل مجدہٗ کے تین وفد ہیں۔ مجاہد حاجی اور عمرہ کرنے والا۔

نوٹ، وفد کے معنی ایلچی کے ہیں۔ لیکن اس سے مراد مقربان بارگاہ ہیں ان تین اشخاص کا اللہ کی راہ میں بہت بڑا مقام اور رتبہ ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ مَا تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ

باب اس بات کے بیان میں کہ اللہ جل مجدہٗ مجاہد کے لیے کس چیز کا ضامن ہوتا ہے

۲۱۲۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے! اور وہ گھر سے فقط جہاد کی نیت سے ہی اللہ کے کلام کو سچا جان کر اس بات پر یقین رکھتے ہوئے نکلے کہ اللہ جل مجدہٗ یا تو اسے جنت میں داخل فرمائے گا! یا اسے گھر میں واپس لائے گا! جہاں سے وہ نکلا تھا ثواب یا غنیمت کے ساتھ

۲۱۲۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ يَخْرُجُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْإِيمَانُ بِي وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِي أَنَّهُ ضَامِنٌ حَتَّى أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِأَيِّهِمَا كَانَ إِمَّا بِقَتْلٍ أَوْ وَفَاةٍ أَوْ أَرُدَّهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي يَخْرُجُ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی حفاظت کرتا ہے! جو شخص اس کی راہ میں اللہ پر ایمان رکھ کر خالصتاً جہاد کی نیت سے نکلے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں پہنچانے کا ضامن ہے! اس کے بعد کہ وہ شہید ہوا یا وفات پائی! یا اس کو اس کے گھر پھیر لائے جہاں سے وہ نکلا تھا ثواب یا غنیمت دے کر

نوٹ، مجاہد جوں ہی گھر سے نکلتا ہے! اللہ جل مجدہٗ اس کا نگہبان اور محافظ ہے! اور دونوں طرح اس کی بہتری کرتا ہے! جب ایمان لے کر چلتا ہے اس کے ساتھ دنیا کا مال اور آخرت کا ثواب بھی عطا فرماتا ہے شہید ہو کر جنت میں داخل ہوتا ہے: جس کی تمنا اور خواہش تمام اولیاء اور انبیاء کو ہے اور ہر عبادت کا نتیجہ جنت میں داخل ہونا ہے۔

۲۱۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں! جو شخص اللہ کی راہ میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَكَفَّلَ اللهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِي سَبِيْلِهِ أَنْ يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعَهُ سَالِمًا بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ۔

جہاد کرے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے! اُس کی مثال اس طرح ہے! جیسے کوئی شخص دن کو روزے رکھے اور رات بھر عبادت کرے اور اللہ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس کی راہ میں کون شخص اچھی طرح عبادت کرتا ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے! اللہ جل شانہٗ اُس کے لیے اِس بات کا! ضامن ہے کہ اگر وہ فوت ہو جائے تو اللہ جل شانہٗ اس کو جنت میں پہنچا دے! یا اُسے سلامتی کے ساتھ لوٹا دے یا غنیمت کا مال دے کر واپس کر دے۔

۲۱۲۹ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُوْ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَيُصِيْبُوْنَ غَنِيْمَةً إِلَّا تَعَجَّلُوْا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ فَإِنْ لَمْ يُصِيْبُوْا غَنِيْمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرؓ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور غنیمت کا مال لیتے ہیں تو انہوں نے آخرت کے مال کی دو تہائیاں دنیا میں وصول کریں اور باقی رہی اُن کے لیے ایک تہائی، اگر وہ لوٹ نہ پائیں تو اُن کا حصہ پورا رہا۔

نوٹ: ان مندرجہ غازیوں کو جن کو مال و دولت بھی ہاتھ لگے اُن کے لیے دو فائدے ہیں فوری طور پر ایک تو سلامتی اور دوسرا مال غنیمت تیسرا حصہ بہشت لہٰذا قیامت میں انہیں حصہ ملے گا!! اور جن کو مال نہ ملے یا شہید ہو کر لے تو انہیں دنیا میں کچھ فائدہ نہیں اور اُن کا ثواب بالکل آخرت پر رہا! ار شہید غازی سے بہایت افضل ہے۔

۲۱۳۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَحْكِيْهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عِبَادِيْ خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيْلِ اللهِ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِيْ ضَمِنْتُ لَهُ أَنْ أُرْجِعَهُ بِمَا أَصَابَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ وَإِنْ قَبَضْتُهُ غَفَرْتُ لَهُ وَرَحِمْتُهُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا! جو شخص میرے بندوں میں سے جہاد کرنے میری رضامندی اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے جائے میں اُس کا ضامن بن جاتا ہوں! اِس بات کا کہ اُسے ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ واپس کروں اگر میں اس کی جان کو قبض کروں تو اُسے بخشوں گا اور اس پر رحمت فرماؤں گا!

نوٹ: حدیث قدسی اس کو کہتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں کہ خداوند عزّ و جلّ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے! قرآن اور حدیث قدسی میں فرق یہ ہے کہ قرآن مجید کا لفظ اور مضمون خدا تعالیٰ کا ہوتا ہے۔ اور حدیث قدسی یہ ہے کہ لفظ سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی خداوند جل جلالہٗ نے ایک مضمون کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب میں بطور الہام ڈالا حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے اپنی عبارت میں بیان فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ مَثَلِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کی مثال کے بیان میں

۲۱۳۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِهٖ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْخَاشِعِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور اللہ جل جلالہٗ کو خوب معلوم ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی! روزہ دار اللہ جل جلالہٗ سے ڈرنے والا قیام، رکوع اور سجدہ میں ہو۔

بَابُ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب اس چیز کے بیان میں کہ جہاد کے برابر کونسا عمل ہے؟

۲۱۳۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا اَجِدُهٗ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ تَدْخُلُ مَسْجِدًا فَتَقُوْمُ لَا تَفْتُرُ وَتَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ قَالَ مَنْ يَّسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی! خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا کام بتائیے جو جہاد کے برابر ہو آپ نے فرمایا میں جہاد کے برابر کوئی کام نہیں سمجھتا!

بعد ازاں اس شخص سے ارشاد فرمایا: کیا تو ایسا! کام کرسکتا ہے کہ جب مجاہد اپنے گھر سے باہر ہو اور تو مسجد کے اندر داخل ہو اور بعد ازاں نماز کے لئے کھڑا رہے!! اور ہمیشہ کبھی نہ تھکے اور روزہ رکھے! کبھی افطار نہ کرے اس شخص نے کہا کہ ایسا کون کرسکتا ہے۔

❁ ❁ ❁

۲۱۳۳ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَاَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ خَيْرٌ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

کام بہتر ہے! آپ نے فرمایا! اللہ جل شانہٗ پر ایمان لانا پھر دریافت کیا کہ کونسا کام بہتر ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جہاد کرنا۔

۲۱۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا عمل افضل ترین ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ جل جلالہٗ پر ایمان لانا! پھر پوچھا کونسا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا! پھر پوچھا کونسا! فرمایا ایسا حج جو رب العزت کی بارگاہ میں مقبول ہو۔

نوٹ، حج مبرور کا اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ میں مقبول ہونا اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح معلوم ہے! لیکن حج کے بعد جس شخص کا دل دنیا سے بیزار ہو اور وہ عاقبت کی خوبی کا طلب گار ہو تو یہ حج کے مقبول ہونے کی علامت ہے اور جو لوگ حج سے واپس آ کر زیادہ فاسق بدکار اور بخیل ہو جاتے ہیں یہ حج کی مردودیت کی علامت ہے

دَرَجَةُ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

مجاہدین کا درجہ

۲۱۲۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُخْرَى يَرْفَعُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے ابوسعید جو شخص اللہ کے معبودِ برحق ہونے، اسلام کے دین کامل ہونے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول مقبول ہونے پر رضامند ہو گیا! ایسے شخص پر بہشت واجب ہو گئی۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ جناب حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ مبارک کلمات اچھے معلوم ہوئے عرض کیا حضور دوبارہ ارشاد فرمائیے!! پھر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایک دوسری عبادت ہے! جس کی وجہ سے انسان کے سو درجات جنت میں بلند ہوتے ہیں! اور ہر ایک درجے میں اتنا فرق ہے! جتنا کہ زمین اور آسمان کے درجے میں فرق ہے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com

سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

وہ کونسی عبادت ہے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! خدا کی راہ میں جہاد کرنا! خدا کی راہ میں جہاد کرنا!

نوٹ، خداوند قدوس کے رب اور مالک ہونے پر راضی ہونے سے مراد یہ ہے کہ خداوند قدوس جو کچھ اس کے لیے کرے وہ اس پر راضی ہو! اور اس سے تنگ نہ ہو! اور تدبیر کرے تو اتنی ہی کرے کہ شرع شریف میں جائز ہو! اسلام کے دین ہونے پر راضی ہونے کا مطلب یہ ہے! کہ اسے اسلام کے طریقے پر ہونے کے سوا خوشی اور غمی میں دوسرا کوئی طریقہ اپنانے میں خوشی نہ ہو! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر راضی ہونے کا مطلب یہ ہے۔ کہ حضور کے اوامر اور نواہی کو سب اشیاء سے مقدم کیا جائے۔

۳۱۳۶ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَمَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَغْفِرَ لَهٗ هَاجَرَ اَوْ مَاتَ فِيْ مَوْلِدِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا بِهَا فَقَالَ اِنَّ لِلْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَلَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا بَعْدِيْ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ۔

سیدنا حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے نماز ادا کی اور زکاۃ دی اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو اور وہ فوت ہو جائے تو یہ اللہ تعالے کے ذمہ ہے کہ اسے بخش دے۔ خواہ اس نے ہجرت کی ہو یا اس جگہ فوت ہو گیا جس جگہ پیدا ہوا صحابہ کرام نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کیا ہم اس بشارت سے لوگوں کو خوش کر دیں؟ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جنت کے سو درجے ہیں اور ہر درجہ میں اتنا فاصلہ ہے جس قدر زمین اور آسمان کے درمیان ہے! اور یہ مراتب و درجے ان لوگوں کے لیے تیار کیے گئے ہیں! جو اللہ جل شانہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں! اور اگر مسلمانوں پر مشکل نہ سمجھتا اور ان پر یہ امر ناگوار باعث دقت نہ ہوتا کہ میں وہ چیز نہیں پاتا جس پر انہیں سوار کروں اور میرا ساتھ چھوٹ جانے سے ان لوگوں کو نا خوشی بھی نہ ہوتی! تو میں کبھی اور کسی لشکر کی ہمراہی بھی نہ چھوڑتا! اور میں اس چیز کو پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر شہید کیا جاؤں!

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال اور دلی خواہش تھی کہ آپ ہر لشکر جہاد کے ساتھ تشریف لے جائیں۔ خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ لیکن ابتدائے اسلام میں مال و دولت اور سامان کی کمی کی وجہ سے سبھی اصحاب ایسا نہ کر سکتے تھے۔ اسی وجہ سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بغیر جانا پڑا۔ اس لیے ناپسند نہ تھا کہ نہ شریک ہو سکنے والے ثواب زیارت سے محروم رہتے۔ اس حدیث شریف میں فضیلت جہاد اور رفقاء کی معاونتوں کا بیان ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَا لِمَنْ أَسْلَمَ وَهَاجَرَ وَجَاهَدَ

٣١٢٧ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا زَعِيمٌ وَالزَّعِيمُ الْحَمِيلُ لِمَنْ آمَنَ بِي وَأَسْلَمَ وَهَاجَرَ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ وَأَنَا زَعِيمٌ لِمَنْ آمَنَ بِي وَأَسْلَمَ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى غُرَفِ الْجَنَّةِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَمْ يَدَعْ لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا وَلَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا يَمُوتُ حَيْثُ شَاءَ أَنْ يَمُوتَ -

٣١٢٨ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ أَبِي فَاكِهٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ آدَمَ بِأَطْرُقِهِ فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ تُسْلِمُ وَتَذَرُ دِينَكَ وَدِينَ آبَائِكَ فَعَصَاهُ وَأَسْلَمَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ تُهَاجِرُ وَتَدَعُ أَرْضَكَ وَسَمَاءَكَ وَإِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي الطِّوَلِ فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْجِهَادِ فَقَالَ تُجَاهِدُ فَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ وَيُقْسَمُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ

اسلام لانے والے، مہاجر اور مجاہد کے ثواب کا بیان

سیدنا حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: میں اس شخص کا ضامن ہوں جو مجھ پر ایمان لائے اور میری اطاعت کرے! اور ہجرت کرے اسے جنت کے اندر اور باہر ایک گھر ملے گا! اور میں اس شخص کا ضامن ہوں جو مجھ پر ایمان لائے: میری اطاعت کرے اور اللہ جل شانہ کی راہ میں جہاد کرے! اسے ایک گھر جنت کے باہر اور ایک جنت کے اندر! اور ایک جنت کے اوپر درجوں میں جس شخص نے ایمان ہجرت اور جہاد وغیرہ کیے اس نے نیکی کی کوئی بات نہ چھوڑی اور برائی سے گریز ترک نہ کیا۔ (یعنی اسی قدر اس کے لیے کافی ہے۔ وہ جہاں چاہے مرے۔)

سیدنا حضرت سبرہ بن ابی فاکہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!: شیطان انسان کے راستوں پر بیٹھتا ہے۔ پھر اسے اسلام کے راستے سے روکتا ہے۔ اور اس سے کہتا ہے کہ کیا تو مسلمان ہوتا ہے۔ اور اپنے دین اور اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑتا ہے بعدازاں آدمی اس کی بات نہیں سنتا اور مسلمان ہو جاتا ہے!! پھر اسے ہجرت کے راستے سے روکتا ہے! اسے کہتا ہے کہ کیا تو ہجرت کرتا ہے اور اپنے آسمان و زمین کو چھوڑتا ہے اور کہتا ہے کہ مہاجر کی مثال ایسی ہے جیسے گھوڑے کو لمبی رسی میں باندھا جاتا ہے! بعدازاں انسان اس کی بات کا انکار کرتا ہے۔ اور ہجرت کرتا ہے! بعدازاں اسے جہاد سے روکتا ہے۔ اور پوچھتا ہے کیا تو جہاد کرتا ہے جو مال اور جان کے لیے ایک آفت! اب تو لڑے گا اور مارا جائے گا بعدازاں لوگ تیری عورت کا نکاح کر دیں گے! اور تیرا مال و دولت تقسیم کر دیں گے!!!

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَمَنْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ۔

بعد ازاں انسان اس کی بات نہیں سنتا! وہ جہاد کرتا ہے! اور اس کے بعد حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے یہ نیک کام کیے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اُسے جنت میں داخل کرے اگر وہ شہید کیا جائے یا اُسے اس کی سواری گرا دے! یا وہ ڈوب کر فوت ہو جائے! اللہ جل شانہٗ پر حق ہے کہ اُسے بہشت میں لے جائے!

نوٹ: کیا تو ہجرت کرتا ہے اور اپنی زمین و وطن کو چھوڑتا ہے: زمین سے مراد وطن اور آسمان سے مراد وہ جگہ ہے! جس جگہ وہ شخص رہتا ہے! یا زمین سے مراد گھر اور آسمان سے مراد چھت ہے! گھوڑا رسی میں جیسے گھوڑے کو باندھ کر! چرنے کے لیے چھوڑتے ہیں اور وہ اپنی جگہ سے کہیں بھی نہیں جا سکتا اسی طرح مہاجر بھی اپنی ہجرت گاہ سے نہیں جا سکتا کیونکہ ہجرت گاہ کا چھوڑنا شرعاً جائز نہیں ہاں اگر بقدرِ ضرورت کہیں جانا پڑے تو جائز ہے

پھر انسان اُس کی باتوں کا انکار کرتا ہے یعنی شیطان کے وساوس کو ٹھکرا دیتا ہے: اور اللہ جل شانہٗ پر بھروسا اور توکل کر کے اس کی راہ میں نکل کھڑا ہوتا ہے۔

شیطان کے داؤ پیچ سے انسان صرف اللہ جل شانہٗ کے فضل اور کرم سے ہی نکل سکتا ہے! اور جن لوگوں پر اللہ جل جلالہٗ نے فضل اور کرم فرمایا ہو بلاشبہ وہ جنتی ہیں! اور اللہ نے ایسے ہی لوگوں کے لیے جنت تعمیر فرمائی ہے۔

بَابُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جوڑا دینے والے شخص کے بارے میں بیان

۳۱۳۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص اللہ ربّ العزت کی راہ میں دو چیزوں کا جوڑا خیرات اور صدقہ دے گا (یعنی دو کپڑے! دو جوتے یا دو گھوڑے وغیرہ) اُسے بہشت میں یہ کہہ کر بلایا جائے گا! اے اللہ کے بندے یہ بہتر چیز ہے! جو شخص نمازی ہوگا اُسے نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا! اور جو شخص مجاہد ہوگا! اُسے جہاد کے دروازے سے پکاریں گے اگر وہ شخص خیرات کرنے والوں میں سے ہوا اُسے خیرات کرنے والے دروازے سے بلائیں گے! اور جو روزہ دار

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا عَلَى الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا مِنْ ضَرُوْرَةٍ هَلْ يُدْعَى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔

ہوگا کہ باب ریان سے بلائیں گے (ریان اس دروازے کا نام ہے جس میں سے گزر کر روزہ دار جنت میں جائیں گے) سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس شخص پر کیا ہے جو سبھی دروازوں سے پکارا جائے گا! اور کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے جو سب دروازوں سے پکارا جائے گا! تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ آپ ایسے ہی ہوں گے۔

نوٹ: یعنی آپ کو سبھی دروازوں سے پکارا جائے گا! اس حدیث شریف سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی۔

مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا

اس مجاہد کا بیان جو اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے کے لیے جہاد کرے

۳۱۴۰ عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَيُقَاتِلُ لِيَغْنَمَ وَيُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک اعرابی حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ لوگ اللہ کی راہ میں اس لیے جہاد کرتے ہیں کہ ان کا ذکر اور چرچا ہوتا رہے! اور کچھ لوگ اس لیے جہاد کرتے ہیں کہ غنیمت کا مال ملے اور کچھ اس لیے جہاد کرتے ہیں کہ وہ دوسرے لوگوں پر اپنی برتری اور فوقیت جتلائیں! پھر ایسا کون ہے جو خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص اس لیے اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جہاد کرے کہ اللہ کا نام! بلند ہو تو وہ شخص اللہ کی راہ کا مجاہد ہے! (اور خدا کے لیے لڑنا اسی کا نام ہے)

مَنْ قَاتَلَ لِيُقَالَ فُلَانٌ جَرِيْءٌ

اس شخص کا بیان جو اپنے آپ کو بہادر کہلانے کے لیے جہاد کرے

۳۱۴۱ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوَّلُ النَّاسِ يُقْضٰى لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تین

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَأُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِيُقَالَ فُلَانٌ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَأُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَأُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا فَقَالَ مَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَمْ أَفْهَمْ تُحِبُّ كَمَا أَرَدْتُ أَنْ يُنْفَقَ فِيْهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنْ لِيُقَالَ إِنَّهٗ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ فَأُلْقِيَ فِي النَّارِ۔

اشخاص ایسے ہیں قیامت کے دن جن کا فیصلہ سب سے پہلے کیا جائے گا! شہید اللہ جل شانہٗ اس پر اپنی نعمتیں جتائے گا اور بعد ازاں انہیں پہچانے گا! یعنی وہ شہید سب نعمتوں کا اقرار کرے گا! بعد ازاں اللہ جل جلالہٗ شہید سے: پوچھے گا کہ تو نے ان نعمتوں کے شکر میں کونسا اچھا اور نیک عمل کیا! شہید عرض کرے گا! اے پروردگار میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید ہو گیا ارشاد ہوگا کہ تو نے جھوٹ بولا تو اس لیے لڑا کہ لوگوں میں جری اور بہادر مشہور ہو اور مخلوق یہ کہے کہ فلاں فلاں شخص بڑا جری اور بہادر تھا! اور دنیا میں تیری یہ بہادری اور جسارت مشہور ہو چکی بعد ازاں اسے دوزخ میں لے جانے کا حکم ہو گا! اور اسے فرشتے منہ کے بل گھسیٹیں گے! اور آگ میں ڈال دیا جائے گا پھر وہ شخص آئے گا جس نے خود علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا! اور قرآن مجید کی تلاوت کی! اور اللہ جل شانہٗ اس پر اپنی نعمتیں جتلائے گا! یہ شخص ان سب نعمتوں کا اقرار کرے گا! اور اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا! کہ تو نے ان نعمتوں کے بدلے کونسا عمل کیا؟ یہ شخص عرض کرے گا کہ میں نے خود علم پڑھا! اور دوسروں کو تیرے لیے ہی علم پڑھایا اور تیرے واسطے قرآن مجید پڑھا ارشاد فرمایا جائے گا کہ تو جھوٹا ہے۔ بلکہ تو نے اس لیے علم سیکھا کہ دنیا میں عالم مشہور ہو! اور قرآن مجید اس لیے پڑھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں! اور تو اس نام سے مشہور ہو چکا تھا!! پھر اس کے لیے حکم ہو گا!! اور فرشتے اسے منہ کے بل کھینچیں گے! اور وہ آخر آگ میں جا پڑے گا! پھر وہ آدمی آئے گا! جس کو اللہ جل جلالہٗ نے وسعت دی تھی اور اس کے پاس ہر قسم کا مال و دولت موجود تھا! اللہ جل شانہٗ اسے اپنی نعمتیں جتلائے گا! اور وہ اپنی ان سب نعمتوں کا اقرار کرے گا! اور پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ تو نے ان چیزوں کے شکر میں کونسا عمل کیا! وہ عرض کرے گا کہ میں نے اپنا مال و دولت خرچ کیا! ہر جگہ جہاں جہاں تیری رضامندی تھی! اور میں نے کوئی ایسا راستہ نہ چھوڑا جس میں خرچ کرنے کا تو نے حکم فرمایا تھا ارشاد ہو گا!

کہ تُو نے جھوٹ بولا ہے۔ بلکہ تو سخی کہلانے کو دیتا تھا اور تو سخی مشہور ہو چکا تھا! پھر اس کے لیے حکم ہوگا! اور فرشتے اُسے منہ کے بل کھینچ لے جائیں گے اور وہ دوزخ میں گر پڑے گا۔

مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ مِنْ غَزَاتِهِ إِلَّا عِقَالًا

اللہ جلّ شانہٗ کی راہ میں جہاد کرنے والے کسی قسم کی غرض نہ رکھنے والے شخص کا بیان مگر ایک رسّی جس سے اونٹ وغیرہ کا پاؤں باندھتے ہیں

۳۱۴۲ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص اللہ جلّ شانہٗ کی راہ میں جہاد کرے اور رسّی لینے کے سوا کسی چیز کی نیت نہ کرے، تو اسے اسی چیز کا ثواب ملے گا جو رسّی کے لینے میں ہے:

نوٹ، جہاد کا ثواب نہ ہوگا کیونکہ اس کی نیت خالص نہ تھی! اگرچہ رسّی کوئی بڑی چیز نہیں مگر معمولی سا خیال رکھنے کے لیے خلوص کم ہوتا ہے اور ثواب ختم ہو جاتا ہے! لہٰذا چاہیے کہ خداوند جل جلالہٗ کے سوا کسی اور امر کا خیال نہ کیا جائے۔

۳۱۴۳ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَزَا وَهُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص اللہ کی راہ میں اس نیت سے جہاد کرے کہ اُسے عقال (پائے بند) ملے تو اسے وہی چیز ملے گی جس چیز کا اس نے ارادہ کیا! یعنی جیسی نیت کرے ویسے ہی اسے ثواب ملے گا

مَنْ غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ

اس غازی کا بیان جو اجرت اور مشہوری کا طلب گار ہو

۳۱۴۴ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ

سیدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اگر کوئی شخص

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ مَالَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ۔

لالچ اور طمع کی خاطر یا نام آوری کے لیے مزدوری کرے تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اُسے کوئی ثواب نہ ملے گا! بعد ازاں اُس شخص نے یہی سوال تین دفعہ کیا! اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب فرمایا! کہ اسے کچھ ثواب نہ ملے گا! بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ صرف وہی عمل قبول فرماتا ہے جو خالص اس کے لیے اور اُسے کرنے سے محض اللہ رب العزت کی رضامندی مقصود ہو

نوٹ: یعنی دنیا کا مال و متاع یا نام آوری و شہوری کی مقصود نہ ہو ورنہ اس کی نیکی کسی کام نہ آئے گی۔

ثَوَابُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ

جو شخص اللہ رب العزت کی راہ میں اونٹنی کے دوبارہ دودھ لانے تک جہاد کرے اس کے ثواب کا بیان

۳۱۴۵ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا كَالزَّعْفَرَانِ وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَعَلَيْهِ طَابَعُ الشُّهَدَاءِ۔

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اللہ رب العزت اور ذوالمجد کی راہ میں اونٹنی کے دوبارہ دودھ اتارنے تک جہاد کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی! اور جس شخص نے سچے دل سے اللہ کی راہ میں مارے جانے کی تمنا کی بعد ازاں وہ مر گیا! یا قتل ہوا اسے شہید کے برابر ثواب ہے! اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں کچھ زخم لگے یا اس پر کوئی مصیبت آئے! تو قیامت کے دن ایسا ہو گا گویا کہ ابھی گھائل ہوا ہے! اور اس کا رنگ زعفرانی اور خوشبو مشک جیسی ہو گی (یعنی اس کا زخم بدنما اور بدبودار نہ ہو گا) اور جس شخص کے بدن میں اللہ جل شانہٗ کی راہ کا زخم ہوا اس پر شہداء کی مہر ہے

نوٹ: اللہ جل شانہٗ کی راہ میں سعی کرتے وقت جو زخم وغیرہ لگتے ہیں روز قیامت کو اس پر شہداء کی وہی علامت ہو گی جیسے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مہر کی نشانی ہوتی ہے۔

بَابُ مَنْ رَمٰى فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

٣١٤٦ - عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ يَا عَمْرُو حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَلَغَ الْعَدُوَّ أَوْ لَمْ يَبْلُغْ كَانَ لَهُ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَانَتْ لَهُ فِدَاءَهُ مِنَ النَّارِ عُضْوًا بِعُضْوٍ۔

٣١٤٧ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَبَلَغْتُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ عِدْلُ مُحَرَّرٍ۔

٣١٤٨ عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ حَدِّثْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمُوا مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً قَالَ ابْنُ النَّحَّامِ يَا رَسُولَ

اللہ جل شانہ کی راہ کے تیر انداز کا بیان

اللہ تعالیٰ کی راہ کے تیر انداز کا بیان

ترجمہ۔ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بوڑھا ہوا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوگا اس کے لیے نور قیامت کے دن اور جس نے مارا تیر اللہ کی راہ میں دشمن تک گیا ہو یا درمیان میں رہ گیا گویا اس نے آزاد کیا ایک غلام اور جس نے آزاد کیا ایک غلام ایماندار سو آزاد ہو گیا آگ سے اس کے بدلے میں آزاد کرنے والے کا سارا بدن ہر ایک عضو بدلے میں عضو کے۔

سیدنا حضرت ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا تو تیر مارنے کے بدلے! اُسے جنت میں جگہ ملے گی! حضرت ابونجیح نے فرمایا کہ میں نے اس دن اللہ کی راہ میں سولہ تیر چلائے اور میں نے یہ بھی آپ سے سنا کہ جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اسکا یہ تیر چلانا غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

سیدنا حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ سے حضرت شرجیل بن سمط نے پوچھا اے کعب ہمیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف بیان فرمایئے اور اس میں کمی بیشی کرنے سے ڈریں!!!

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا! جو شخص اسلام کی راہ میں اللہ جل شانہ کے لیے بوڑھا ہو تو اس کا یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لیے نور اور روشنی ہوگا! شرجیل رض نے کہا ہمیں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف بیان

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهِ وَمَا الدَّرَجَةُ قَالَ اَمَا اِنَّهَا لَيْسَتْ بِعَتَبَةِ اُمِّكَ وَلٰكِنْ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ ۔

فرما دیجئے! اور وہ یہ! انہوں نے فرمایا کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا! حضور فرماتے تھے تیر مارو۔ جس شخص کا تیر دشمن تک پہنچے گا اللہ رب العزت اس کے لیئے ایک درجہ بلند فرمائے گا! یہ سن کر ابن النحام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ درجہ کیا ہے! آپ نے فرمایا! وہ درجہ تیری ماں کی چوکھٹ نہیں ہے؟

یعنی اتنا اونچا بلکہ دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جس قدر فاصلہ ایک آدمی سو برس میں طے کر سکتا ہے!

۳۱۴۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَلَغَ الْعَدُوَّ اَخْطَاَ اَوْ اَصَابَ كَانَ لَهٗ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ وَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً كَانَ فِدَاءُ كُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔

سیدنا حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے اللہ کی راہ میں تیر مارا وہ دشمن کو لگ گیا ہو یا خطا جائے تو اُسے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا! اور جس شخص نے مسلمان غلام آزاد کیا تو اُس کا ہر ہر عضو دوزخ کی آگ سے چھٹکارا حاصل کرنے والا ہوگا! اور جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے۔ وہ اُس کے لیئے قیامت کے دن نور اور روشنی ہوگا۔

۳۱۵۰ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُدْخِلُ ثَلٰثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ وَمُنَبِّلَهٗ ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ رب العزت تین اشخاص کو ایک تیر کی وجہ سے جنتی کرے گا! اول نیک نیتی اور ثواب کی غرض سے تیر بنانے والا! دوسرا تیر چلانے والا اور تیسرا تیر انداز

بَابُ مَنْ كُلِمَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ جل شانہ کی راہ میں زخمی ہونے والے شخص کا بیان

۳۱۵۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ۔

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے اور اللہ رب العزت کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس کی راہ میں کون گھائل ہوتا ہے! وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا! کہ اس کے زخم سے خون ٹپک رہا ہوگا! جس کا رنگ بظاہر خون جیسا ہوگا! اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

۳۱۵۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمِّلُوهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ كَلْمٌ يُكْلَمُ فِي اللّٰهِ إِلَّا أَتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُرْحُهُ يَدْمَى لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! انہیں خون آلودہ ڈھانپ دو! کیونکہ جس شخص کو اللہ کی راہ میں زخم ہوگا! اسے جلایا جائے گا اور زخم سے خون بہہ رہا ہوگا! اس کا رنگ خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔

مَا يَقُولُ مَنْ يَطْعَنُهُ الْعَدُوُّ

جب دشمن لڑائی میں زخم لگائے تو زخم خوردہ مسلمان کیا کہے

۳۱۵۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَوَلَّى النَّاسُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةٍ فِي اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَفِيهِمْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَأَدْرَكَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لِلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ أَنَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَنْتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ أَنْتَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ مَنْ لِلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ أَنَا قَالَ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ غزوہ اُحد کا جب مسلمانوں کو شکست ہوئی (اور وہ بھاگ نکلے تو حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم بارہ انصاریوں کے ایک کونے میں تھے! اور ان میں طلحہ بن عبیداللہ بھی تھے! مشرکین نے انہیں اس خیال سے گھیر لیا کہ وہ تھوڑے سے آدمی ہیں لہٰذا انہیں مار دو) حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر ارشاد فرمایا! ان کی طرف سے کون جہاد کرے گا! طلحہ نے عرض کیا میں! حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تم اپنے حال پر رہو! ایک انصاری شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں!! تو پھر حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تو پھر وہ لڑا یہاں تک کہ شہید ہو گیا! بعد ازاں حضور سرورِ کونین صلی

كَمَا أَنْتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا فَقَالَ أَنْتَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ وَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَاتِلُ قِتَالَ مَنْ قَبْلَهُ حَتَّى قُتِلَ حَتَّى بَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ أَنَا فَقَاتَلَ طَلْحَةُ قِتَالَ الْأَحَدَ عَشَرَ حَتَّى ضُرِبَتْ يَدُهُ فَقُطِعَتْ أَصَابِعُهُ فَقَالَ حَسِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللَّهِ لَرَفَعَتْكَ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ ثُمَّ رَدَّ اللَّهُ الْمُشْرِكِينَ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم کیطرف سے کون جہاد کریگا۔ طلحہ نے کہا میں حضور نے فرمایا ٹھہرو۔ پھر ایک انصاری نے کہا کہ میں تو حضور نے فرمایا کہ بھر وہ لڑا یہانتک کہ شہید ہو گیا بعدازاں حضور مسلسل اسی طرح فرماتے رہے اور ایک مرد انصاری لڑائی کے لیے نکلتا چلا گیا! اور شہید ہوتا رہا! یہاں تک کہ فقط حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ رہ گئے! اس وقت حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اب جہاد کون کرے گا! حضرت طلحہ رضا نے فرمایا میں! بعدازاں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھی پہلے گیارہ اشخاص کی طرح جہاد فرمایا! حتیٰ کہ آپ کے دست مبارک پر ایک ضرب لگی اور ان کی انگلیاں کٹ گئیں! آپ نے کلمہ درد کہا! آنحضور نے ارشاد فرمایا! جب تجھے زخم لگا تھا تو اگر اس وقت بسم اللہ کہتا! تو فرشتے تجھے اٹھا لیتے اور لوگ دیکھتے رہتے! بعدازاں اللہ رب العزت نے مشرکوں کو پھیر دیا:

نوٹ: معلوم نہیں کہ ان کے دلوں میں کیا آیا کہ پھر وہاں سے لوٹ گئے ابوسفیان نے کہا کہ اب میں اگلے سال تم سے جہاد کروں گا! اور وہ لشکر سمیت واپس چلا گیا! پھر راستہ میں جا کر اسے افسوس ہوا:

بَابُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ

جس شخص کو اسی کی تلوار اُلٹ کر لگے اور وہ فوت ہو جائے اُس شخص کا بیان

۳۱۵۴ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ قَالَ

سیدنا حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے! مروی ہے! کہ غزوہ خیبر میں میرے بھائی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر (کافروں کے خلاف) بہت جہاد کیا بعدازاں تلوار اسے پلٹ کر لگی اور وہ فوت ہو گیا! اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رض نے اس امر کا خوب چرچا کیا! اور اس کے فوت ہو جانے کا اندیشہ کیا!

www.sirat-e-mustaqeem.com

سَلَمَةُ فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَأْذَنُ لِيْ أَنْ أَرْتَجِزَ بِكَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ قُلْتُ

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَدَقْتَ

فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا

وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

وَالْمُشْرِكُوْنَ

قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ هٰذَا قُلْتُ أَخِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ نَاسًا لَيَهَابُوْنَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا۔

کیونکہ وہ اپنے ہتھیار سے فوت ہوا تھا! جب حضور سرورِ عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم خیبر سے واپس تشریف لا رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت بخشیے کہ میں رجز پڑھوں۔ بعد ازاں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم فرمایا! اور سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا اے عامر سوچ سمجھ کر بات کرنا۔ عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! خدا کی قسم اگر اللہ رب العزت کی عنایت اور مہربانی نہ ہوتی! تو ہمیں ہدایت کی راہ نہ ملتی! اور ہم کسی بات پر یقین نہ لاتے اور نہ ہی ہم نماز پڑھتے۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا! کہ آپ سچ فرماتے! ہیں۔ حضرت اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا! اے اللہ کریم ہمیں تسلی اور اطمینان سے نواز! اور دشمنوں کے مقابلے میں ہمارے پاؤں جما! اور مشرک ہمارے خلاف ہو گئے۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! کہ جب میں اپنا رجز مکمل کر چکا۔ تو اس وقت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ رجز کس شخص نے بنایا ہے

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بھائی نے! حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ جل شانہ ان پر رحم فرمائے! بعد ازاں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم لوگ اس کی نماز پڑھنے سے خوف کرتے تھے!! اور کہتے کہ یہ شخص اپنے ہتھیار سے فوت ہوا ہے! حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ مِثْلَ ذَالِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ قُلْتُ إِنَّ نَاسًا لَيَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَذَبُوا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ۔

وہ سعی کرتے ہوئے اور مجاہد مرا۔

ابن شہاب کہتے ہیں۔

میں نے سلمہ بن اکوع کے بیٹے سے دریافت کیا: اس نے اپنے والد سے اسطرح حدیث شریف بیان کی لیکن یہ بات زیادہ کہی کہ جب ابن رکوع رضا نے یہ کہا کہ لوگ اس کی نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں تو اس کے جواب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا انہوں نے جھوٹ کہا وہ جہاد کرتے ہوئے فوت ہوا۔ اس کے لیے دو اجر ہیں اور حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ اپنی انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا

نوٹ: یعنی اپنے ہتھیاروں سے مرنا اور بات ہے! اور یہ موت دوسری طرح کی ہے! کیونکہ اس نے اپنا ہتھیار اپنے آپ پر نہیں چلایا! بلکہ دشمن پر چلایا تو وہ دشمن کو مارنے کی کوشش میں مرا، اگرچہ دشمن کو مارتے ہوئے اس کی تلوار اس پر لوٹ پڑی تو اس میں اس شخص کا کوئی قصور نہیں۔

بَابُ تَمَنِّي الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى

اللہ جل شانہٗ کی راہ میں شہید ہونے کی خواہش اور آرزو کرنے کا بیان

۳۱۵۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلَكِنْ لَا يَجِدُونَ حَمُولَةً وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَوَدِدْتُ أَنِّي قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ أُحْيِيتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں: کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر میری امت پر مشکل اور تکلیف دہ امر نہ ہوتا تو میں کسی لشکر کا ساتھ بھی نہ چھوڑتا! لیکن لوگوں کے پاس سواری نہیں ہے اور میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس پر میں ان سب کو سوار کروں اور ان کے لیے یہ امر بھی شاق ہے! کہ وہ میرا ساتھ چھوڑ دیں! اور میری بہت زیادہ خواہش ہے کہ میں اللہ جل شانہٗ

www.sirat-e-mustaqeem.com

أُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثَلَاثًا۔

٢١٥٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ أَنْفُسُهُمْ بِأَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيٰى ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيٰى ثُمَّ أُقْتَلُ۔

٢١٥٧ عَنْ أَبِي عَمِيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ يَقْبِضُهَا رَبُّهَا تُحِبُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ وَأَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا غَيْرُ الشَّهِيْدِ قَالَ ابْنُ أَبِي عَمِيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَنْ أُقْتَلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لِي أَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ۔

بَابُ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

٢١٥٨ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر جلایا جاؤں اور پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تین دفعہ فرمایا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر لوگوں کو میرا ساتھ چھوٹ جانے کے سبب سے ناخوشی نہ ہوتی اور یہ مشکل نہ ہوتی کہ میرے پاس انہیں سوار کرنے کے لیے کوئی جانور نہیں تو میں کسی ادنیٰ لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا جب کہ وہ لشکر اللہ جل شانہ کی راہ میں جہاد کرنے کی غرض سے جاتا مجھے اپنی جان کے مالک کی قسم میری یہ شدید خواہش ہے کہ میں اللہ رب العزت کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں اور پھر مارا جاؤں

سیدنا حضرت ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی مسلمان شخص کا دل یہ نہ چاہے گا کہ وہ مرنے کے بعد دنیا میں لوٹ آجائے خواہ اسے ساری دنیا ہی دے دیں لیکن شہید پھر بھی یہ چاہے گا کہ میں دنیا میں جاؤں اور اللہ کی راہ میں دوبارہ مارا جاؤں جناب ابن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گاؤں یا شہر میں رہنے سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جاتا مجھے زیادہ پسند ہے۔

اللہ رب العزت کی راہ میں شہید ہونے والے کا بیان

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام سے غزوہ احد کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَأَيْنَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ـ

وہاں ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے یہ بات ارشاد فرمائیے کہ اگر میں اللہ رب العزت کی راہ میں شہید کیا جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؛ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ جنت میں پھر اس نے وہ کھجوریں جنہیں وہ کھا رہا تھا جنت کے شوق میں آگے پھینک دیں اور پھر اس نے جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

اللہ جل شانہ کی راہ میں لڑنے والے مقروض کا بیان

۳۱۵۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ أَيُكَفِّرُ اللهُ عَنِّي سَيِّئَاتِي قَالَ نَعَمْ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ هَا أَنَا ذَا قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ أَيُكَفِّرُ اللهُ عَنِّي سَيِّئَاتِي قَالَ نَعَمْ إِلَّا الدَّيْنَ سَارَّنِي بِهِ جِبْرِيلُ آنِفًا ـ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے! اس شخص نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا فرمائیے اگر میں اللہ کی راہ میں جم کر جہاد کروں::...ثواب حاصل کرنے کی نیت سے اور جنگ سے روگردانی نہ کروں تو کیا میرے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی! تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں بعد ازاں! جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھڑی خاموش رہے! پھر آپ نے پوچھا وہ سائل کہاں ہے! اس نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تو نے کیا کہا تھا اس شخص نے عرض کیا اگر میں اللہ رب العزت کی راہ میں ثابت قدم رہ کر شہید کیا جاؤں اور ثواب حاصل کرنے کے لیے جہاد کروں اور دشمن کے مقابلے سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۱۶۰ عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله أرأيت إن قتلت في سبيل الله صابرا محتسبا مقبلا غير مدبر أيكفر الله عني خطاياي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم فلما ولى الرجل ناداه رسول الله صلى الله عليه وسلم أو أمر به فنودي له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت فأعاد عليه قوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم إلا الدين كذلك قال لي جبريل عليه السلام۔

۳۱۶۱ عن أبي قتادة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قام فيهم فذكر لهم أن الجهاد في سبيل الله والإيمان بالله أفضل الأعمال فقام رجل فقال يا رسول الله أرأيت إن قتلت في سبيل

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا اگر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جم کر ثواب کی نیت سے جہاد کروں اور راہ فرار اختیار نہ کروں تو خداوند قدوس میرے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا! تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہاں جب وہ شخص چلا گیا تو اسے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے بلایا! یا بلانے کا حکم صادر فرمایا حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تو نے کیسے پوچھا تھا! تو اس شخص نے اپنی بات دوبارہ دہرائی تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں مگر قرض کیونکہ وہ بندوں کا حق ہے یہ جناب جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے ایسے ہی کہا ہے

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام میں کھڑے ہوئے اور ان کے سامنے ذکر کیا۔ کہ خداوند قدوس کی راہ میں جہاد کرنا! اللہ رب العزت پر ایمان لانا!

فرار نہ ہوں تو کیا اس سے اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا! تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہاں مگر اللہ رب العزت قرض نہ بخشے گا (کیونکہ قرض بندے کا حق ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابھی ابھی جناب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللهِ يُكَفِّرُ اللهُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَ اَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ۔

سب گناہوں سے ڈھکے ہے اسی دوران ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں تو کیا خداوند قدوس جل جلالہ میرے گناہوں کو بخش دے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں بشرطیکہ تم ثابت قدم رہے اور ثواب کی نیت رکھے! اور دشمن سے پیٹھ پھیر کر نہ دوڑے تاہم قرض معاف نہیں ہو سکتا! کیونکہ جناب جبرائیل علیہ السلام نے ایسے ہی ارشاد فرمایا ہے۔

٣٢٦٢ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَرَاَيْتَ اِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِيْ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ حَتّٰى اُقْتَلَ اَيُكَفِّرُ اللهُ عَنِّيْ خَطَايَايَ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقُوْلُ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ عَلَيْكَ دَيْنٌ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا! اور آپ اس وقت منبر پر تھے! اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں! اگر میں تلوار اللہ کی راہ میں! حصول ثواب کی غرض سے اور ثابت قدم رہ کر ماروں اور دشمن کے مقابلے سے منہ نہ پھیروں یہاں تک کہ مارا جاؤں تو کیا خداوند تعالیٰ میرے گناہوں کو مٹا دے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے دوبارہ یاد فرمایا اور ارشاد فرمایا دیکھئے یہ ہیں جناب جبرائیل علیہ السلام اور فرماتے ہیں کہ قرض معاف نہ ہو گا۔

مَا يَتَمَنّٰى فِيْ سَبِيْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ رب العزت کی راہ میں لڑنے والا کس چیز کی خواہش اور آرزو کرے گا؟

٣٢٦٣ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ وَلَهَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْكُمْ وَلَهَا الدُّنْيَا

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کوئی شخص جان نہیں دیتا جس کے لیے خدا کی نزدیک بہتری ہو جسے یہ بات خوش لگے! کہ وہ دنیا کی طرف پلٹ آئے

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِلَّا الْقَتِيلُ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى۔

اسی حالت پر کہ اسے تمام دنیا ملے (یعنی جس کی مغفرت ہو گئی اسے دنیا میں دوبارہ آنے کی آرزو نہیں، خواہ اسے ہفت اقلیم کی بادشاہی کیوں نہ ملے) اِل مگر شہید وہ یہ چاہتا ہے کہ دنیا میں واپس آئے پھر دنیا میں دوبارہ خدا کی راہ میں شہید کیا جائے۔

نوٹ، حدیث ھٰذا سے شہادت کی عمدگی کا بیان ہے۔ اور اس کے سوا کوئی آرزو اور خواہش نہیں ہوگی! کہ پھر شہید ہو تا کہ وہ اللہ رب العزت کے نزدیک زیادہ عزت پائے۔

مَا يَتَمَنَّى أَهْلُ الْجَنَّةِ

جنت میں کی جانے والی آرزو کا بیان

۳۱۶۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ خَيْرُ مَنْزِلٍ فَيَقُولُ سَلْ وَتَمَنَّ فَيَقُولُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَرُدَّنِي إِلَى الدُّنْيَا فَأُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ جنت والوں میں سے ایک شخص لایا جائے گا پھر اللہ رب العزت اور زوا لجمدا سے ارشاد فرمائے گا اے اولاد آدم تجھے کیا ٹھکانہ ملا؟ وہ کہے گا اے! رب مجھے بہترین جگہ ملی پھر اسے خداوند قدوس ارشاد فرمائے گا! کہ مانگو اور کسی چیز کی آرزو و خواہش کرو! وہ کہے گا! میری آرزو یہ ہے۔ کہ اے اللہ پھر مجھے دنیا کی طرف بھیج تاکہ میں تیری راہ میں شہید کیا جاؤں دس دفعہ یہ سوال اس لیے کرے گا! کہ وہ خداوند جل جلالہٗ کے ہاں شہید کا مقام اور مرتبہ دیکھے گا۔

مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنَ الْأَلَمِ

شہید کو کتنی تکلیف پہنچتی ہے؟

۳۱۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهِيدُ لَا يَجِدُ مَسَّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمُ الْقَرْصَةَ يُقْرَصُهَا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! شہادت کے وقت شہید کو اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے۔ جیسے تم کسے

کیکی چکی لینے کے وقت ہوتی ہے۔

نوٹ، اور اس کے بعد ہمیشہ آرام ہوتا ہے! دورانِ شہادت اس کو اتنی ایذا پہنچتی ہے! جتنی کسی شخص کو کھٹمل یا چیونٹی کا ٹتے وقت ہوتی ہے۔

مَسْأَلَةُ الشَّهَادَةِ

شہادت کی خواہش کرنے کا بیان

۳۱۶۶ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ۔

سیدنا حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص صدقِ دل اور سچی نیت سے اللہ کی راہ میں شہادت کا طلب گار ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو مقام شہداء میں پہنچا دے گا اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو جائے

۳۱۶۷ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مَنْ قُبِضَ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ فَهُوَ شَهِيدٌ الْمَقْتُولُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ شَهِيدٌ وَالْغَرِقُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ شَهِيدٌ وَالنُّفَسَاءُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ شَهِيدٌ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! پانچ صورتوں میں مرنے والا! شہید ہے! اللہ جل شانہٗ کی راہ میں شامل جہاد ہو کر پھر شہید ہونے والا! ڈوب کر مرنے والا! یا دستوں میں مرنے والا! یا طاعون کی بیماری سے فوت ہونے والا! یا عورت نفاس میں فوت ہو جائے! ان سب کا درجہ شہادت ہے۔

نوٹ، طاعون کی بیماری سے مراد وبا ہے۔ یعنی درجاتِ شہادت کچھ کافر ہی کے ہاتھوں مرنے پر منحصر نہیں بلکہ درجاتِ شہادت صبر پر موقوف ہیں! اور ان چیزوں میں انتہائی صبر کرنا پڑتا ہے! اور اگر کوئی شخص بے صبر ہو خواہ وہ کافر کے ہاتھوں سے مر جائے یا ان بیماریوں میں فوت ہو جائے تو وہ کسی میں ثواب کا ایسا درجہ نہ پائے گا۔

۳۱۶۸ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِلَى رَبِّنَا فِي الَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُونِ فَيَقُولُ الشُّهَدَاءُ إِخْوَانُنَا قُتِلُوا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُولُ الْمُتَوَفَّوْنَ

سیدنا حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! شہداء اور اپنے بستر پر فوت ہونے والوں میں۔ ہمارے رب کے رو برو ان افراد کے متعلق جو طاعون سے مر گئے ہیں جھگڑا ہو گا شہداء کہیں گے یہ لوگ ہمارے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلٰى فُرُشِهِمْ إِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا انْظُرُوْا إِلٰى جِرَاحِهِمْ فَإِنِ اشْتَبَهَ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدِ اشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ ۔

بھائی ہیں کیونکہ یہ ایسے ہی مارے گئے ہیں جیسے ہم مارے گئے! اور بستروں میں رہنے والے کہیں گے یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں کیونکہ یہ اسیطرح مرے جیسے ہم مرے تھے ہمارے رب کی طرف سے فیصلہ ہوجائے گا! ان لوگوں کے زخموں کو دیکھو اگر شہداء سے ملتے ہیں تو لاشبہ شہداء میں سے ہیں اور ان کے ساتھی ہیں اور جب انہیں دیکھیں گے تو ان کے زخم شہداء جیسے ہوں گے۔

اِجْتِمَاعُ الْقَاتِلِ وَالْمَقْتُوْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

شہید اور اس کے قاتل کے جنتی ہونے کا بیان

۲۱۶۹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَعْجَبُ مِنْ رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرٰى لَيَضْحَكُ مِنْ رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ

سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورعالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ رب العزت وذوالجلال دو آدمیوں پر تعجب فرماتا ہے۔ کہ وہ دونوں لڑے اور ایک نے دوسرے کو مار ڈالا! اور دوسری مرتبہ حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ اللہ رب العزت ان دو آدمیوں کے معاملے کی طرف ہنستا ہے۔ کہ ایک نے دوسرے کو مارا اور دونوں جنت میں داخل ہوگئے!

تَفْسِيْرُ ذٰلِكَ

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ إِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ جل جلالہ ان دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنستا ہے۔ کہ ایک نے دوسرے کو شہید کیا اور دونوں بہشت میں داخل ہوگئے اور اس کا بیان کچھ اسطرح ہے کہ ان میں سے ایک شخص اللہ رب العزت کی راہ میں لڑتا تھا! وہ شہید ہوا اور مارنے والے شخص نے توبہ کی (یعنی اللہ رب العزت نے اسے اسلام نصیب فرمایا)! اس کے بعد وہ شخص بھی اللہ رب العزت کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوا! اور اس نے بھی

www.sirat-e-mustaqeem.com

درجہ شہادت پایا۔

نوٹ: ہنسنے سے مراد یہاں خوش ہونا ہے۔ کیونکہ خداوند قدوس اپنے بندوں پر نہایت رحیم اور کریم ہے اور وہ چاہتا ہے کہ کسی انسان پر عذاب نہ ہو لیکن یہ سب ہماری شامت اعمال ہے جو عذاب کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

فَضْلُ الرِّبَاطِ

اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کی خوبی اور بزرگی

۳۱۶۱ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَابَطَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا أُجْرِيَ لَهُ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنَ الْأَجْرِ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ الرِّزْقُ وَأَمِنَ مِنَ الْفَتَّانِ۔

سیدنا حضرت سلمان خیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے اللہ کی راہ میں ایک رات دن کا پہرہ دیا! تو اسے ایک ماہ کے روزوں اور نماز کا ثواب ملے گا اور جو شخص پہرہ دینے کی حالت میں فوت ہوا اس کے لیے اسی قدر ثواب اور رزق جاری رہے گا! اور وہ شخص فتنہ ڈالنے والے کے فساد سے بچ گیا۔

☆ ☆ ☆

نوٹ: جہاد کے زمانے میں کسی جگہ چوکی لگانے کو رباط کہتے ہیں جہاد سے دشمن کے آنے کا احتمال ہو فتان سے مراد قبر اور حشر کے فتنے اور فساد ہیں جو شخص پہرہ دیتے ہوئے فوت ہو گیا اسے اس پہرے کا ثواب قیامت تک ملتا رہے گا! اور اس کے رزق میں وسعت و کشادگی کے علاوہ اسے ہمیشہ ثواب ملتا رہے گا۔

۳۱۶۲ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَابَطَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً كَانَتْ لَهُ كَصِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ فَإِنْ مَاتَ أُجْرِيَ عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ۔

سیدنا حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے اللہ رب العزت کی راہ میں ایک دن رات کا پہرہ دیا! اسے ایک ماہ کے روزوں اور نمازوں کے برابر ثواب ملے گا اور اگر مر گیا تو اس کا وہ کام جاری رہے گا! جو کچھ وہ کر رہا تھا! اور وہ قبر و حشر کے فتنوں سے محفوظ رہا اور اس کا رزق ختم نہ ہو گا!

☆ ☆ ☆

۳۱۶۳ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ۔

۳۱۴۴ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ۔

نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہٗ کی راہ میں ایک دن پہرہ دینا ہزار دنوں اور مقاموں سے بہتر ہے۔

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کی راہ میں ایک دن ہزار دنوں سے بہتر ہے۔

فَضْلُ الْجِهَادِ فِي الْبَحْرِ

دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت کا بیان

۳۱۴۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحَاقُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ وَقَالَ الْحَارِثُ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَضَحِكَ فَقُلْتُ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم مقام قباء کی طرف تشریف لے جاتے (مدینہ منورہ کے نزدیک ایک جگہ کا نام) تو آپ حضرت اُم حرام کے پاس تشریف لاتے! اور وہ آپ کو کھانا کھلاتی! اور اُم حرام بنت ملحان حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ ایک دن حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر تشریف لائے تو اُم حرام نے آپ کو کھانا کھلایا اور بیٹھ کر آپ کے سر مبارک کی جوئیں دیکھنے لگی! بعد ازاں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے اس کے بعد ہنستے ہوئے اٹھے اُم حرام فرماتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیا دیکھ کر ہنستے ہیں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مجھے خداوند قدوس نے میری اُمت کے لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے دکھائے! اور وہ لوگ اس دریا کی بلندی پر چڑھ رہے ہیں! اور تختوں پر بادشاہ بنے بیٹھے ہیں! یا یوں ارشاد فرمایا! کہ وہ بادشاہوں کی طرح تختوں پر ہیں راوی کو اس امر میں شک ہے کہ کونسا لفظ ارشاد

أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مُلُوكٌ عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

فرمایا تھا یا اس کے بجز ارشاد فرمایا تھا! ملحان کی بیٹی فرماتی ہیں میں نے عرض کیا کہ اللہ سے دعا کیجیے یارسول اللہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ ان میں سے کر دے آپ نے اس کیلیے دعا کی پھر سو گئے حارث کی روایت میں یوں ہے کہ آپ پھر سوئے پھر جاگے آپ پھر ہنسے میں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس بات پر ہنسے ہیں! آپ نے حسب سابق جواب ارشاد فرمایا! پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے دعا فرمائیے آپ نے ارشاد فرمایا! تو ان پہلوں میں شریک ہو چکی ہے! (لہٰذا کیا ضرورت ہے! کہ آپ دوسرے لشکر میں بھی شامل ہوں) سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعد ازاں حضرت ام حرام سمندر میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں سوار ہوئیں تو دریا سے نکلتے وقت جانور پر سے گر کر فوت ہو گئیں۔

✣ ✣ ✣

✣ ✣ ✣

۳۱۶۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي وَأُمِّي مَا أَضْحَكَكَ قَالَ رَأَيْتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ هٰذَا الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قُلْتُ أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَإِنَّكِ مِنْهُمْ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ يَعْنِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ قُلْتُ أُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ ام حرام نے کہا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے! اور پھر سو گئے! اس کے بعد آپ ہنستے ہوئے اٹھے میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کس بات پہ ہنستے تھے؟ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! میں نے اپنی اُمت کے لوگوں کو اس دریا میں سوار ہوئے ہوئے دیکھا! جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر سوار ہوتے ہیں! میں نے کہا میرے لیئے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے! آپ نے ارشاد فرمایا! تو انہی میں سے ہے آپ پھر سو گئے اس کے بعد ہنستے ہوئے اٹھے! میں نے پھر دریافت کیا! آپ نے وہی بات بیان

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَرَكِبَ الْبَحْرَ مَعَهُ فَلَمَّا خَرَجَتْ قُدِّمَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصُرِعَتْ فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا.

فرمائی جو قبل ازیں بیان ہو چکی! میں نے عرض کیا حضور یہ دعا فرمائیے کہ اللہ مجھے ان میں سے کر دے تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تو اول والوں میں ہو چکی ہے! پھر یہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آگئیں! اور ان حضرات کے ساتھ دریا کے سفر کو گئیں! جب نکلنے لگیں تو ان کے سامنے خچر لایا گیا! اس پر سوار ہوئیں پھر گریں تو ان کی گردن ٹوٹ گئی۔

غَزْوَةُ الْهِنْدِ

ہندوستان میں جہاد کا بیان

٣١٧٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أُنْفِقْ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي فَإِنْ أُقْتَلْ كُنْتُ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ أَرْجِعْ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا! کہ مسلمان ہندوستان میں جہاد کریں گے اگر وہ جہاد میری موجودگی میں ہوا تو میں اپنی جان اور مال اللہ رب العزت کی راہ میں! قربان کروں گا! اگر میں شہید ہو جاؤں تو میں سب سے افضل ترین شہداء میں سے ہوں گا! اگر میں زندہ رہا تو میں وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں گا! جو عذاب جہنم سے آزاد کر دیا گیا ہے۔

نوٹ: جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ وعدہ بھی پورا ہوا کہ مسلمانوں نے ہندوستان فتح کر لیا۔

٣١٧٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ...

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا! کہ مسلمان

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أَنْفَقْتُ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي وَإِنْ قُتِلْتُ كُنْتُ أَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ رَجَعْتُ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ۔

۲۱۷۹ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔

غَزْوَةُ التُّرْكِ وَالْحَبَشَةِ

۲۱۸۰ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَفْرِ الْخَنْدَقِ عَرَضَتْ لَهُمْ صَخْرَةٌ حَالَتْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْحَفْرِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ الْمِعْوَلَ وَوَضَعَ رِدَاءَهُ نَاحِيَةَ الْخَنْدَقِ وَقَالَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ فَنَدَرَ ثُلُثُ الْحَجَرِ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَائِمٌ يَنْظُرُ فَبَرَقَ مَعَ ضَرْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرْقَةٌ ثُمَّ

ہندوستان میں جہاد کریں گے اگر وہ جہاد میری! موجودگی میں ہوا تو میں اپنی جان اور مال اللہ رب العزت کی راہ میں قربان کروں گا! اگر میں شہید ہو جاؤں تو میں سب سے افضل ترین شہداء میں سے ہوں گا اگر میں زندہ رہا تو میں وہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ ہوں گا) جو عذاب جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔

سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! میری امت کے دو گروہ ہوں کو اللہ رب العزت دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا! ان میں سے ایک ہندوستان میں جہاد کرے گا اور دوسرا حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہو گا۔

ترک اور حبشہ کے جہاد کا بیان

ایک صحابی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھودنے کا حکم فرمایا! اس وقت ایک بہت بڑا پتھر نکلا اور خندق کھودنے میں رکاوٹ پیدا ہو گئی! لوگوں کو اس کا توڑنا مشکل معلوم ہوا بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم وہ ہتھیار لے کر کھڑے ہوئے جس سے پتھر کو توڑتے ہیں! اور آپ نے اپنی چادر مبارک خندق میں رکھ دی! اور یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔

تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

اور ہتھیار اٹھا کر مارا جس سے ایک تہائی پتھر ٹوٹ پڑا۔۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

ضَرَبَ الثَّانِيَةَ وَقَالَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ فَنَدَرَ الثُّلُثُ الْآخَرُ فَبَرَقَتْ بَرْقَةٌ فَرَآهَا سَلْمَانُ ثُمَّ ضَرَبَ الثَّالِثَةَ وَقَالَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. فَنَدَرَ الثُّلُثُ الْبَاقِي وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ وَجَلَسَ قَالَ سَلْمَانُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْتُكَ حِينَ ضَرَبْتَ مَا تَضْرِبُ ضَرْبَةً إِلَّا كَانَتْ مَعَهَا بَرْقَةٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ رَأَيْتَ ذٰلِكَ فَقَالَ إِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنِّي حِينَ ضَرَبْتُ الضَّرْبَةَ الْأُولَى رُفِعَتْ لِي مَدَائِنُ كِسْرَى وَمَا حَوْلَهَا وَمَدَائِنُ كَثِيرَةٌ حَتَّى رَأَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالَ لَهُ مَنْ حَضَرَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَفْتَحَهَا عَلَيْنَا وَيُغَنِّمَنَا دِيَارَهُمْ وَيُخَرِّبَ بِأَيْدِينَا بِلَادَهُمْ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبْتُ الضَّرْبَةَ الثَّانِيَةَ فَرُفِعَتْ لِي مَدَائِنُ قَيْصَرَ وَمَا حَوْلَهَا حَتَّى رَأَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالُوا يَا

آیت کا مطلب یہ ہے: تیرے پروردگار کا کلام پورا ہوا اور سچائی وانصاف میں کوئی اس کی باتوں کو بدلنے والا نہیں! اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اس وقت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وہاں کھڑے تھے! اور آپ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہے تھے! آپ کے مارتے وقت بجلی کی ایک تیز چمک پیدا ہوئی۔ پھر دوبارہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی آیت تلاوت فرما کر اسی کا تہیا سے مارا بعدازاں ویسی ہی چمک پیدا ہوئی! اور پتھر سے دوسری تہائی جدا و الگ ہو گئی! تیسری دفعہ جب آیت شریفہ: پڑھ کر مارا تو تیسرا ٹکڑا بھی گر پڑا! اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ سے ہٹ گئے! بعدازاں آپ اپنی چادر لے کر بیٹھ گئے! حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں دیکھ رہا تھا کہ جب آپ چوٹ مارتے تھے اس کے ساتھ ہی ایک چمک پیدا ہوتی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا! اے سلمان! کیا آپ نے وہ چمک دیکھی تھی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو دین حق کے ساتھ ارسال فرمایا ہے! میں نے اسے دیکھا ہے! بعدازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب میں نے پہلی چوٹ ماری (تو میرے سامنے سے سبھی پردے اٹھا دیے گئے یہاں تک کہ میں نے اسے دیکھا ہے) اپنی آنکھوں سے شہر فارس اور اس کے اردگرد کی بستیوں کو دیکھا اور دوسرے بہت سے شہر دیکھے! جو وہاں حاضر تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل سے دعا فرمائیں کہ وہ ملک ہمارے ہاتھوں سے فتح ہوں اور وہاں کا مال غنیمت مسلمانوں کو مل سکے! اور وہ شہر ہمارے ہاتھوں خراب و برباد ہوں! بعدازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کی دعا

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ يَّفْتَحَهَا عَلَيْنَا وَيُغَنِّمَنَا
دِيَارَهُمْ وَيُخَرِّبَ بِاَيْدِيْنَا بِلَادَهُمْ
فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبْتُ الثَّالِثَةَ
فَرُفِعَتْ لِيْ مَدَائِنُ الْحَبَشَةِ وَمَا حَوْلَهَا
مِنَ الْقُرٰى حَتّٰى رَاَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ دَعُوا الْحَبَشَةَ
مَا وَدَعُوْكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ
مَا تَرَكُوْكُمْ

فرمائی بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب میں نے دوسری ضرب ماری تو میرے سامنے سے تمام پردے ہٹا دیئے گئے! کہ میں نے اپنی آنکھوں سے روم کے شہر کو دیکھا اور اس کے ارد گرد جو بستیاں تھیں اور بہت سے شہر میں نے وہاں دیکھے! وہاں جو لوگ حاضر تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رب العزت سے دعا فرمائیں کہ وہ ممالک ہمارے ہاتھوں سے فتح ہوں اور وہاں کا مال غنیمت ہمیں ملے اور وہ شہر ہمارے ہاتھوں سے برباد و خراب! ہوں بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی دعا فرمائی۔

جب میں نے تیسری ضرب ماری تب مجھے حبش کے شہر اور جو کچھ اس کے پاس آبادی تھی دکھائی دی۔ اور میں نے انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا اس وقت آپ نے فرمایا کہ حبش کو چھوڑ دو جب تک وہ تم سے نہ بولیں اور ترک کو چھوڑ دو جب تک وہ تم کو چھوڑے رہیں۔

۳۱۸۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُوْنَ الشَّعَرَ وَيَمْشُوْنَ فِي الشَّعَرِ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں ہونے کی جب تک تم نہ لڑو گے ترکوں سے جن کے منہ گول ہوں گے جیسے موٹے تہ بہ تہ ڈھالوں کی طرح بال پہنیں گے اور بالوں میں چلیں گے (بالوں والے جوتے ہوں گے)

اَلْاِسْتِنْصَارُ بِالضَّعِيْفِ

ناتواں اور کمزور شخص سے امداد طلب کرنا

۳۱۸۲ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهُ ظَنَّ اَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِضَعِيْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَاِخْلَاصِهِمْ۔

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ خیال آیا کہ میرا درجہ دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بڑھ کر ہے! تب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ جل شانہ اس امت کی ناتواں اور کمزور افراد کی مدد ان کی دعا نماز اور سچائی کی برکت سے کرے گا!

نوٹ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ چونکہ مالدار تھے اور آپ بہادر بھی زور آور تیر انداز تھے! اگر تم زور آور اور بہادر مالدار ہو تو ناتواں غرباء و مساکین کو حقیر نہ سمجھو شاید اللہ جل شانہ کے نزدیک ان کی قبول ہوں اور ان کے طفیل تمہیں فتح نصیب ہوتی ہو! امراء اور معنی یہ ہے کہ غرور و تکبر کرنا اور اپنے آپ سے دوسروں کو حقیر جاننا اسلام کے خلاف ہے۔

۳۱۸۳ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَبْغُوْنِي الضَّعِيْفَ فَاِنَّكُمْ اِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ

حضرت جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ سیدنا حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا! میرے لیے غریب و مسکین کو تلاش کرو کیونکہ تمہیں روزی و رزق

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِضُعَفَائِكُمْ.

فَضْلُ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

۳۱۸۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا.

۳۱۸۵- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ.

۳۱۸۶- عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْحَجَّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ أَتَانَا آتٍ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوا فِي الْمَسْجِدِ وَفَزِعُوا فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَى نَفَرٍ فِي وَسَطِ الْمَسْجِدِ وَفِيهِمْ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَإِنَّا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْهِ مُلَاءَةٌ صَفْرَاءُ قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ أَهَاهُنَا طَلْحَةُ أَهَاهُنَا الزُّبَيْرُ أَهَاهُنَا سَعْدٌ قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ إِنِّي أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

ناتواں اور غریبوں کی وجہ سے ملتا ہے

غازی کو جہاد کی تیاری کرانے والے کی فضیلت کا بیان

سیدنا حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اللہ رب العزت کی راہ میں جانے کے لیے غازی کو جہاد کی تیاری کرا دی اس شخص نے گویا! خود جہاد کیا اور جو شخص اس کے گھر والوں کی حفاظت کے لیے پیچھے رہ گیا اور یا اس کے گھر والوں کی حفاظت و نگہبانی ایمانداری سے کی تو وہ بھی غازی ہوا۔

دونوں حدیث کا ترجمہ ایک ہی ہے۔

دونوں حدیث مبارک کا ترجمہ ایک ہی ہے

سیدنا حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ ہم حج کرنے کی خاطر گھر سے نکلے! اور ہمارا قافلہ مدینہ منورہ میں آیا! جس وقت ہم اپنا سامان اپنی اپنی منزلوں اور گھریوں پر اتار رہے تھے! اس وقت ایک شخص آیا اور اس نے عرض کی لوگ مسجد میں جمع ہیں اور ڈرے ہوئے ہیں۔

ہم نے بھی جا کر دیکھا کہ مسجد کے درمیان لوگ جمع ہیں! اور وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت زبیر حضرت طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم موجود تھے! اسی دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک زرد چادر اوڑھ کر تشریف لائے جس سے! آپ نے اپنا سر مبارک ڈھانپ لیا تھا! اور ارشاد فرمانے لگے کہ کیا اس جگہ حضرت طلحہ زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم موجود ہیں! سبھی نے کہا کہ ہاں موجود ہیں! بعد ازاں فرمایا! اللہ وحدہ لاشریک کی قسم میں تم سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِيْنَ أَلْفًا أَوْ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ أَلْفًا فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ بِئْرَ رُوْمَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِيْنَ وَأَجْرُهَا لَكَ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوْهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ جَهَّزَ هٰؤُلَاءِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ يَعْنِي جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى لَمْ يَفْقِدُوْا

پوچھتا ہوں! کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!! جو شخص فلاں جگہ کی سرزمین خریدے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا!! میں نے بیس پچیس ہزار درہم دے کر اسے خرید لیا! بعد ازاں میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے فلاں جگہ خریدی ہے! تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس جگہ کو مسجد کے لیے دے دیجئے!! اور آپ کو اس کا اجر و ثواب ملے گا! سبھی لوگوں نے بیک زبان کہا ہاں۔ اے ہمارے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ یہ بات سچی ہے! (اس بات کے جواب میں سبھی نے ہاں کہا) بعد ازاں حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں تمہیں اس بات کی قسم دیتا ہوں کہ! اللہ جل شانہ کے سوا کوئی معبودِ برحق اور سچا نہیں! کیا تمہیں وہ وقت یاد نہیں جب کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص رومہ کے کنویں (بئر رومہ) کو مول لے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا! بعد ازاں میں نے اسی کنویں کو اتنے اتنے داموں کے ساتھ خرید لیا! اور میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا! اور میں نے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ میں نے اسے اتنی رقم سے خرید لیا ہے۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اسے مسلمانوں کے پینے کے لیے چھوڑ دیجئے! اور اس کا ثواب ملے گا! سب لوگ اللہ جل شانہ وعم نوالہ کو یاد کر کے بولے کہ ہاں اسی طرح ہی ہے! جیسے آپ کہتے ہیں! بعد ازاں اسی طرح قسم دے کر پوچھا! کیا تمہیں وہ زمانہ معلوم ہے۔ جب کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کا منہ دیکھ کر ارشاد فرمایا تھا!

www.sirat-e-mustaqeem.com

عِقَالًا وَلَا خِطَامًا فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔

جو شخص ان غازیوں کو جہاد کی تیاری کرا دے! اللہ رب العزت اس کی مغفرت فرمائے گا! اور یہ جیش عسرت تنگ دستی کے لشکر کے متعلق کی بات ہے! سیدنا حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اس لشکر کی ایسی تیاری کرائی کہ کسی شخص کو ایک ایسی رسی کی ضرورت اور حاجت نہ رہے جس سے اونٹ وغیرہ کے پاؤں باندھتے ہیں! سبھی نے اللہ رب العزت کو یاد کیا! سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے تین دفعہ ارشاد فرمایا۔ اے اللہ تو گواہ رہے۔

فَضْلُ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ رب العزت کی راہ میں خرچ کرنے کی خوبی اور فضیلت کا بیان

۳۱۸۴ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا **جو شخص اللہ رب العزت کی راہ میں جوڑا خرچ کرے** اسے بہشت میں: یا عبد اللہ ھذا خیر کہہ کر یاد فرمایا جائے گا! یعنی اے اللہ رب العزت کے بندے یہ تیرے لیے بہتر ہے! پھر جو شخص نمازی ہوگا! اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا! اور جو شخص مجاہد ہوگا! اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص خیرات کرنے والا ہو اسے خیرات کرنے والے دروازے سے بلایا جائے گا! اور جو شخص روزہ دار ہوگا اسے باب ریان سے پکارا جائے گا! حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص پر کیا حرج ہوگا: جسے ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا: اور کیا کوئی ایسا

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.

شخص بھی ہوگا! جسے ان سب دروازوں سے پکارا! جائے گا! تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہاں ایسے لوگ بھی ہوں گے اور مجھے امید ہے کہ آپ انہی لوگوں میں سے ہوں گے!

۲۱۸۸ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا فُلَانُ هَلُمَّ فَادْخُلْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَاكَ الَّذِیْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.

سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ رب العزت کی راہ میں جوڑا دے۔ تو اسے بہشت کے چوکیدار سب دروازوں سے پکاریں گے! اور کہیں گے! آؤ بھائی ادھر آؤ اور اس دروازے سے اندر داخل ہو! سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو تو کسی طرح کا بھی نقصان نہیں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے توقع ہے کہ آپ بھی انہی میں سے ہوں گے (انہیں بہشت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا)

نوٹ، جوڑا خرچ کرنے کا مطلب دو اشرفیاں دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیاں اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت اور آپ کا جنتی ہونا ثابت ہوا

۲۱۸۹ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُّنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَّهٗ زَوْجَيْنِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ اِلٰى مَا عِنْدَهٗ قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ اِنْ كَانَتْ اِبِلًا فَبَعِيْرَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ.

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس مسلمان نے ہر قسم کے مال سے اللہ رب العزت کی راہ میں جوڑا دیا! بہشت کے سب دربان اس کے سامنے آئیں گے اور اسے اپنی چیزوں کی طرف پکاریں گے

(جناب صعصعہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کس طرح ہے (یعنی ہر مال کے جوڑا دینے کا کیا مطلب ہے) آپ نے فرمایا کہ اگر اونٹ رکھتا ہو تو اسے دو اونٹ دینے چاہئیں اور اگر گائے رکھتا ہو تو دو گائیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

دی جائیں!

۳۱۹۰ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهٗ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ۔

سیدنا حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔! اس کے لیے سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے:

نوٹ، یہ اس آیت شریفہ کا مفہوم ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ الخ

یعنی ان لوگوں کی مثال جو اللہ راہ میں خرچ کرتے ہیں! ایک دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔

فَضْلُ الصَّدَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

خداوند قدوس کی راہ میں صدقے اور خیرات کی فضیلت

۳۱۹۱ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاْتِيَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَبْعِ مِائَةِ نَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ۔

سیدنا حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے اللہ رب العزت کی راہ میں ایک اونٹنی مہار والی بطور صدقہ دی تو اس وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس کے بدلے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں مہار والی اس کے بدلے میں آئیں گی۔

۳۱۹۲ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللّٰهِ وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ كَانَ نَوْمُهٗ وَنُبْهُهٗ اَجْرًا كُلُّهٗ وَاَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْاِمَامَ وَ

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جہاد کی دو قسمیں ہیں۔ جس شخص نے اللہ رب العزت کی رضامندی چاہی۔ اور امام کی فرمانبرداری کرتے ہوئے جہاد کیا! اور اللہ کی راہ میں اپنی پسند کی چیز خرچ کی اپنے دوست کے ساتھ نرمی برتی اور وہ فساد سے باز رہا! تو اس کا سونا اور جاگنا اور سب اجر و ثواب میں برابر ہوں گے! اور جو شخص دکھانے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَحْسَنَ فِي الْاَرْضِ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ.

یا سنائے کے لیئے جہاد کرے اللہ امیر کا نافرمانی کرے اور زمین میں فساد کرے تو وہ پورا نہ اترے گا۔

نوٹ: یعنی نہ ثواب ہوا نہ عذاب اور اس کا اسطرح واپس آنا بھی مشکل ہے!! بلکہ وہ الٹا عذاب میں گرفتار ہوگا۔

حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ

مجاہدین کی عورتوں کی عزت

۳۱۹۳ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَخْلُفُ فِي امْرَأَةِ رَجُلٍ مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فَيَخُونُهُ فِيهَا إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَخَذَ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ.

سیدنا حضرت سلمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مجاہدوں کی عورتیں بیٹھنے والوں کے لیئے ایسے ہی حرام ہیں جیسے ان کی مائیں ان پر حرام ہیں! پھر اگر کوئی شخص عورتوں کی نگہبانی اور حفاظت کے لیئے گھر پر ٹھہرایا، اگر اس نے کسی مجاہد کے گھر میں خیانت کی تو اسے قیامت کے روز کھڑا رکھیں گے یہاں تک کہ یہ مجاہد اس کے اعمال سے جس قدر چاہے لے لے گا! اور جو چیز چاہے گا! پھر اس کے علاوہ تمہارا کیا گمان ہے۔

نوٹ: یعنی تم کیا سمجھے ہو کہ کچھ چھوڑے گا!! بلکہ سب نیکیاں لے لے گا!

مَنْ خَانَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ

غازی کے گھر والوں کے ساتھ خیانت کرنے والوں کا بیان

۳۱۹۴ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَإِذَا خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ فَخَانَهُ قِيلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا خَائِنُكَ

سیدنا حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے! کہ حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مجاہدوں کی عورتیں گھر بیٹھنے والوں پر اسطرح حرام ہیں! جیسے ان کی مائیں ان کے حق میں حرام ہیں! اگر مجاہد کسی شخص کو گھر پر چھوڑ گیا! اور اس نے مجاہد کی امانت میں خیانت کی تو قیامت روز مجاہد کے لیے حکم ہوگا کہ یہ وہ شخص ہے! کہ جس نے تیری راہ میں خیانت

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِي أَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَمَا ظَنُّكُمْ

کی۔ تو تو اس کی نیکیوں میں جس قدر چاہے لے لے! (تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) تم کیا سمجھتے ہو کہ وہ کتنا لے گا!

۳۱۹۵ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ فِي الْحُرْمَةِ كَأُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ إِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ يَا فُلَانُ هٰذَا فُلَانٌ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ ثُمَّ الْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا ظَنُّكُمْ تَرَوْنَ يَدَعُ لَهُ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْئًا.

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! گھر رہ جانے والوں پر مجاہدین کی بیویاں حرام ہیں! جیسے اِن گھر رہنے والوں پر ان کی مائیں حرام ہیں اگر کسی گھر رہنے والے شخص کو مجاہد نے اپنا گھر سپرد کیا تاکہ وہ اِس کے بال بچوں کی نگہبانی کرے! پھر اگر اس نے خیانت کی! تو قیامت کے دن یہ گھر رہنے والا کھڑا کیا جائے گا! اور مجاہد کو پکار کر حکم فرمایا جائے گا۔ کہ اے فلاں! اِس کی نیکیوں میں سے لے لے جس قدر تیرا جی چاہے! بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف متوجہ ہوگئے! اور آپ پوچھنے لگے کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ اِس کی نیکیوں میں سے کچھ چھوڑ دے گا؟

نوٹ! یعنی مجاہد کی عدم موجودگی میں اگر اس نے کوئی خیانت کی ہوگی تو اللہ رب العزت قیامت کے روز اسے ظاہر فرما دے گا اگرچہ یہ امر مجاہد کے لیے نامعلوم تھا!

۳۱۹۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاهِدُوا بِأَيْدِيكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں زبان اور مال سے جہاد کرنے کا حکم فرمایا۔

نوٹ! ہاتھوں سے جہاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تلوار اور بندوق سے لڑا جائے! اور زبان سے جہاد کا مطلب یہ ہے کہ کافروں کی بُرائی کرے کافر جو اسلام پر اعتراض کریں ۔۔ اِن کا جواب دے اور مال سے جہاد یہ ہے کہ وہ شخص خداوند قدوس کی رضامندی میں اپنا مال و دولت صرف کرے

۳۱۹۷ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ مَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنَّا.

سیدنا حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو مارنے کا حکم صادر فرمایا! اور ارشاد فرمایا! جو شخص سانپوں سے ڈرے وہ ہم میں سے نہیں

۳۱۹۸ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ جَبْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ جَبْرًا فَلَمَّا دَخَلَ سَمِعَ النِّسَاءَ يَبْكِينَ وَيَقُلْنَ كُنَّا نَحْسَبُ وَفَاتَكَ قَتْلًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ إِلَّا مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ إِنَّ شُهَدَاءَكُمْ إِذًا لَقَلِيلٌ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللهِ شَهَادَةٌ وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ وَالْحَرَقُ شَهَادَةٌ وَالْغَرَقُ شَهَادَةٌ وَالْمَغْمُومُ يَعْنِي الْهَدِمَ شَهَادَةٌ وَالْمَجْنُوبُ شَهَادَةٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدَةٌ قَالَ رَجُلٌ أَتَبْكِينَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ دَعْهُنَّ فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ عَلَيْهِ بَاكِيَةٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن جبر رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن جبر سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جبر کی عیادت کے لیے تشریف لائے! جب آپ گھر میں تشریف لائے تو آپ نے عورتوں کے رونے کی آواز سنی اور ساتھ یہ کہہ رہی تھیں کہ ہماری خواہش تھی کہ تم اللہ جل شانہ کی راہ میں مرتا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیا تم شہید صرف اسی شخص کو سمجھتے ہو جو جہاد میں فوت ہو جائے! اگر ایسی بات ہو تو تم میں سے بہت کم لوگ شہید ہوں گے! اللہ رب العزت کی راہ میں جان دینا شہادت ہے پیٹ کی مرض میں مرنے والا شہید ہے! اور جل کر مرنے والا شہید ہے! اور پانی میں (بے اختیاری سے) غرق ہو کر فوت ہونے والا شہید ہے! اور دب کر مرنے والا شہید ہے! اور ذات الجنب سے مر جانے والا شہید ہے! اور عورت اگر بچہ جنتے وقت فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے کسی شخص نے کہا کہ آپ روتی ہیں اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں! تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ان سے کچھ نہ کہیے یعنی رونے دو کیونکہ مرنے سے قبل رونا ممنوع نہیں البتہ جب مر جائے تو پھر کوئی رونے والی اس پر آنسو نہ بہائے!

نوٹ، یعنی چلا کر نہ روئے! اور خاموشی سے رونا آنسو بہانا درست ہے اس میں کوئی حرج نہیں

۳۱۹۹ عَنْ جَبْرٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيِّتٍ فَبَكَى النِّسَاءُ فَقَالَ جَبْرٌ أَتَبْكِينَ مَا دَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا قَالَ دَعْهُنَّ يَبْكِينَ مَا دَامَ بَيْنَهُنَّ فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ.

سیدنا حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی میت کے جنازے کے لیے گئے!! تو عورتیں بھی رونے لگیں! حضرت جبیر رضی اللہ عنہ بولے کہ تم روتی ہو اور جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم یہاں پر تشریف فرما ہیں!

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب تک کہ مردہ زندہ ہے انہیں رونے دو! جب وہ فوت ہو جائے تو کوئی عورت نہ روئے!!

آخر كتاب الجهاد

کتاب الجہاد ختم شد

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کے احکام میں کتاب

نکاح اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا بیان اور اس چیز کا بیان جو اللہ جل شانہٗ عم نوالہ نے اپنی حبیب مکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیئے درست کی اور باقی مخلوق کو اس سے منع فرمایا تاکہ اس سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت جملہ مخلوق پر ظاہر ہو۔

۳۲۰۰ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ مَيْمُوْنَةُ إِذَا رَفَعْتُمْ جَنَازَتَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَهٗ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَوَاحِدَةٌ لَمْ يَكُنْ يَقْسِمُ لَهَا.

سیدنا حضرت عطار رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازے میں مقام سرف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں، جب تم ان کا جنازہ سوں سے اٹھاؤ اسے جھکانا نہ لگے۔ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نو ازواج مطہرات کے ساتھ رہتے تھے اور ہر ایک کی باری مقرر فرماتے مگر ایک زوجہ مطہرہ کی باری مقرر نہ فرماتے۔

نوٹ: مقام سرف مکہ مکرمہ سے دو منزل دور ہے۔

حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی نو ۹ بیویاں حضرت سودہ، حضرت عائشہ، حفصہ، ام سلمہ، زینب بنت جحش، جویریہ، صفیہ، میمونہ رضی اللہ عنہن تھیں۔ ان سب کی باری ایک ایک رات مقرر تھی۔ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم۔ ہر ایک کی باری میں ان کے پاس رہتے مگر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا ضعیف ہوگئیں اور انہوں نے اپنی باری بھی ام المومنین حضرت عائشہ کو دے دی لہٰذا آپ حضرت سودہ کی باری میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام پذیر رہتے۔

۳۲۰۱ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ تِسْعُ نِسْوَةٍ يُصِيْبُهُنَّ إِلَّا سَوْدَةَ فَإِنَّهَا وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا

حضرت عطار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے وقت آپ کی نو ۹ بیویاں تھیں اور آپ ان کے ہاں ان کی باری کے مطابق تشریف لے جاتے لیکن

www.sirat-e-mustaqeem.com

لِعَائِشَةَ۔

آپ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ کیونکہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی دن رات کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی۔

۳۲۰۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِہٖ فِی اللَّیْلَۃِ الْوَاحِدَۃِ وَلَہٗ یَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَۃٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی نو ازواج مطہرات تھیں آپ ان کے پاس ایک رات میں تشریف لے جاتے۔

نوٹ: ایک رات میں سب کے پاس تشریف لے جاتے اور ایسا آپ کبھی کبھی کرتے ورنہ آپ عموماً ایک رات میں ایک ہی بیوی کے پاس قیام پذیر ہوتے۔

۳۲۰۳ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَغَارُ عَلَی اللَّاتِیْ وَھَبْنَ اَنْفُسَھُنَّ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَقُوْلُ اَتَھَبُ الْحُرَّۃُ نَفْسَھَا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْھُنَّ وَتُؤْوِیْ اِلَیْکَ مَنْ تَشَآءُ قُلْتُ وَاللّٰہِ مَا اَرٰی رَبَّکَ اِلَّا یُسَارِعُ لَکَ فِیْ ھَوَاکَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں ان عورتوں کی اس بات سے شرم کرتی جو اپنی جان حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو بخش دیا کریں! مجھے تعجب ہوتا کہ آزاد عورتیں اپنی جان مفت بخش دیتی ہیں! (یعنی مجھ کو یہ بات تعجب اور حیرت کی معلوم ہوتی!)

بعد ازاں اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْھُنَّ وَتُؤْوِیْ اِلَیْکَ مَنْ تَشَآءُ اے رسول تو جسے چاہے ان میں پیچھے رکھ دے! اور جسے چاہے اپنے پاس جگہ دے۔ اس وقت میں نے کہا خدا کی قسم آپ کا رب آپ کی خواہش اور مرضی کے مطابق چلتا ہے۔

۳۲۰۴ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَنَا فِی الْقَوْمِ اِذْ قَالَتِ امْرَاَۃٌ اِنِّیْ قَدْ وَھَبْتُ نَفْسِیْ لَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَرَاَیْ رَاْیَکَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ ھَلْ زَوِّجْنِیْھَا فَقَالَ اذْھَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِیْدٍ فَذَھَبَ فَلَمْ یَجِدْ شَیْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِیْدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَعَکَ مِنْ سُوَرِ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزَوَّجَہٗ مَعَہٗ مِنْ سُوَرِ الْقُرْاٰنِ۔

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک دن ہم سب ایک جگہ میں تھے اتنے میں ایک عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو اپنی جان بخش دی! آپ جیسے چاہیں کریں یہ بات سن کر ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت سے میرا نکاح کرا دیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم جاؤ کچھ لے آؤ۔ خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ وہ گیا اور اسے کوئی چیز نہ ملی۔ اور نہ ہی لوہے کی کوئی انگوٹھی ملی! آپ نے ارشاد فرمایا! کیا تجھے قرآن مجید سے کچھ سورتیں حفظ ہیں؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے اس عورت کا نکاح قرآن کی ان سورتوں کے بدلے میں کیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ: یہ ارشاد فرمایا کہ تیرا اس شخص سے قرآن حکیم پڑھ لینا ہی تیرا مہر ہے۔

مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَرَّمَهٗ عَلٰى خَلْقِهٖ لِيَزِيْدَهٗ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قُرْبَةً إِلَيْهِ

جو باتیں اللہ رب العزت نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے درست کیں اور دوسرے لوگوں کیلئے درست قرار نہ دیں! تاکہ وہ مخلوق میں اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ بڑھائے اس کا بیان

۳۲۰۵: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهَا حِيْنَ أُمِرَ أَنْ يُخَيِّرَ أَزْوَاجَهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَدَأَ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِيْ أَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَا يَأْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ فَقُلْتُ أَفِيْ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّيْ أُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اس روز تشریف لائے جس روز آپ کو اس امر کا حکم ہوا کہ آپ اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دے دیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس دن حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے میرے ہاں تشریف لائے! اور ارشاد فرمانے لگے میں آپ سے ایک بات کا ذکر کرتا ہوں اور آپ اس بات کے جواب میں جلدی نہ کرنا (کیونکہ غور وفکر اور سوچ کر کہنے میں تمہارا کچھ!! نقصان نہیں۔) اور اپنے والدین سے اس امر میں مشورہ کر لیجئے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لیے ارشاد فرمائی تھی کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ میرے ماں باپ آپ سے جدائی اختیار کرنے کا مشورہ نہ دیں گے بعد ازاں آپ نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ میں نے پوچھا کیا یہی بات ہے۔ جس کے لیے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ پس میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دار آخرت کو چاہتی ہوں اور اس آیت شریفہ کا ترجمہ یہ ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

"اے نبی اپنی ازواج مطہرات سے ارشاد فرمایئے اگر تمہیں دنیا کی زندگی اور یہاں کی رونق چاہیے تو آؤ میں تمہیں کچھ فائدہ دوں اور تمہیں اولیں وقت میں رخصت کروں"!

نوٹ: حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے جب لوگوں کو دیکھا کہ وہ آسودہ حال ہو رہے ہیں۔ تو انہوں نے چاہا۔ کہ ہم بھی آسودہ حال ہوں۔ اور بعض نے تو اس سلسلے میں گفتگو بھی کر ڈالی۔

اس پر سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک گھر نہ جانے کی قسم کھالی! بعدازاں ایک ماہ کے بعد یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ اور حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے۔ سب سے پہلے آپؐ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا تو آپؓ نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی اختیار کی! بعدازاں سب نے اسی طرح کیا! حضور کے گھر میں عموماً فاقہ رہتا اور یہ فقر اختیاری تھا، جو آتا آپؐ فوراً اسے غرباء میں تقسیم فرما دیتے۔ اور پھر آپؐ کو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیئے قرض لینا پڑتا!

۳۲۰۶ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ أَوَكَانَ طَلَاقًا.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجات مطہرات کو صرف اختیار دیا تھا، اور کیا اختیار دینے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے؟

نوٹ: یعنی صرف اختیار دینے سے طلاق نہیں پڑتی اگر عورت اپنے تئیں اختیار کرے تو اسے طلاق ہو جاتی ہے!

۳۲۰۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ہمیں حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا اور ہم نے آپ کو اختیار کر لیا لہٰذا وہ اختیار دینا طلاق نہ ہوا

۳۲۰۸ عَنْ عَائِشَةَ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہونے سے پہلے، آپ کے لیئے عورتیں حلال ہو گئیں!

۳۲۰۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَحَلَّ اللّٰهُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ مَا شَاءَ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ اللہ جل مجدہ نے حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف سے قبل یہ امر حلال کیا کہ آپ جس عورت سے چاہیں نکاح فرمالیں!

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ، اللہ رب العزت نے سب سے پہلے قرآن مجید میں یہ حکم نازل فرمایا کہ آپ کو زیادہ عورتوں سے نکاح نہ چاہیے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہو گیا اور آپ کو اختیار ہو گیا کہ آپ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح کر سکتے ہیں!

اَلْحَثُّ عَلَى النِّكَاحِ

نکاح کی ترغیب دلانے کا بیان

۳۲۱۰ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فِتْيَةٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمْ اَفْهَمْ فِتْيَةً كَمَا اَرَدْتُ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ۔

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے اور وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ارشاد فرمانے لگے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نوجوانوں کے پاس تشریف لائے امام نسائی نے کہا کہ میں فتیۃ کا لفظ حسب منشاء نہ سمجھ سکا۔ اور ارشاد فرمایا تم میں سے جو کوئی (اپنی بیوی کو) کھلانے پلانے کی۔ استطاعت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح کرنے سے نگاہ نیچی رہتی ہے! اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے۔ اور جس شخص کو اس قدر استطاعت نہ ہو تو وہ روزے رکھے روزہ اس کو خصی بنا دے گا!

نوٹ، استطاعت رکھتا ہو یعنی کھلانے پلانے کی! نگاہ نیچی رہتی ہے۔ یعنی بیگانی عورتوں پر نہیں پڑتی شرمگاہ زنا سے محفوظ ہوتی ہے۔ جو شخص اس قدر مقدور نہ رکھے یعنی مفلس اور غریب ہو وہ روزے رکھے روزے کے خصی بنانے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ اس کی شہوت مٹا دے گا!

۳۲۱۱ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ هَلْ لَكَ فِيْ فَتَاةٍ اُزَوِّجُكَهَا فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ عَلْقَمَةَ فَحَدَّثَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ نے فرمایا۔ اگر تمہیں کسی نوجوان عورت کی خواہش ہو تو میں اسی سے تمہارا نکاح کرا دیتا ہوں۔ بعد ازاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں حدیث شریف سنائی کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو استطاعت ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے۔ کیونکہ نکاح انسان کی نگاہ کو پست کر دیتا ہے۔ زنا سے بچاتا ہے اور جس کو نکاح کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.

کی طاقت نہ ہو تو اُسے روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ اس کیلئے روزہ خصی ہونے کی طرح ہے:

۳۲۱۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا۔ تم لوگوں میں سے جس شخص کو استطاعت ہو اسے چاہیئے کہ وہ نکاح کرے! اور جسے طاقت نہیں وہ روزے اختیار کرے کیونکہ روزہ مجرد آدمی کے حق میں ایسے ہے۔ جیسے کسی آدمی کو خصی کر دیا جائے:

۳۲۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَنْكِحْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے نوجوانوں کی جماعت تمہیں نکاح کر لینا چاہیئے اگر تمہیں طاقت ہو کیونکہ نکاح آنکھوں کو بدنظری سے محفوظ رکھتا ہے اور مرد و عورت کی شرمگاہوں کو بدکاری سے بچاتا ہے۔ اور جس شخص کو استطاعت نہیں اسے چاہیئے کہ وہ روزہ رکھا کرے کیونکہ روزہ اس کی شہوت کا توڑ ہے۔

۳۲۱۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

نوٹ۔ اوپر والی اور اس حدیث شریف کا ترجمہ ایک ہی ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث شریف کو بھی اوپر والی حدیث کی مانند قرار دیا ہے:

۳۲۱۵ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِنًى فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَلَا أُزَوِّجُكَ جَارِيَةً شَابَّةً فَلَعَلَّهَا أَنْ تُذَكِّرَكَ بَعْضَ مَا مَضَى مِنْكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں تھا وہاں ان کی ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان سے گفتگو فرمانے لگے! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اے ابو عبدالرحمن میں آپ کا نکاح ایک نوجوان لڑکی سے کرا دوں!! مجھے امید ہے کہ وہ آپ کو آپ کے گذشتہ ایام یاد دلائے گی (یعنی نوجوانی کی طرح لطف اندوز ہونگے)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! آپ مجھے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ.

یہ بات ارشاد فرماتے ہیں حالانکہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پہلے ہی یہ بات یوں ارشاد فرمائی تھی: اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جس شخص کو استطاعت ہو اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرے

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

مجرد رہنے سے منع کرنے کے متعلق باب

۳۲۱۶ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا.

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو مجرد رہنے کی اجازت نہ دی۔ اگر آپ انہیں مجرد رہنے کی اجازت بخشتے تو ہم خصی ہو جاتے۔ (یعنی خوب مجرد رہتے)

۳۲۱۷ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجرد رہنے سے منع فرمایا۔

۳۲۱۸ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے مجرد رہنے سے منع فرمایا!

۳۲۱۹ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ قَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِيَ الْعَنَتَ وَلَا أَجِدُ طَوْلًا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ أَفَأَخْتَصِي فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَالَ ثَلَاثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نوجوان ہوں! اور مجھے گناہوں میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ اور مجھ میں اتنی وسعت اور فراخی نہیں کہ میں کسی عورت سے نکاح کروں۔ لہٰذا اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں خصی ہو جاؤں آپ نے کوئی توجہ نہ فرمائی یہاں تک کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ أَوْ دَعْ۔

تے تین دفعہ کہا! بعد ازاں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوہریرہ قلم لکھ کر خشک ہو چکا جو کچھ آگے ہونے والا ہے۔ چاہے آپ خصی ہو جائیں یا نہ ہوں!

نوٹ، یعنی جو کچھ آپ کے آگے ہونے والا ہے قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکی اور کچھ کم و بیش نہ ہو گا! اس کے علاوہ اگر آپ کی قسمت میں اولاد ہے تو ضرور ہو گی اور خصی ہونے سے کیا فائدہ؟

۳۲۲۰ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قُلْتُ إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنِ التَّبَتُّلِ فَمَا تَرَيْنَ فِيْهِ قَالَتْ فَلَا تَفْعَلْ أَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً فَلَا تَبَتَّلْ۔

سیدنا حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب آپ مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میں مجرد رہوں گا (اور کبھی نکاح نہ کروں گا!) آپ اس کے بارے میں کیا ارشاد فرماتی ہیں کہ یہ اچھا ہے یا کیسا؟ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کبھی ایسا کام ہرگز نہ کرنا! کیا آپ نے وہ بات نہیں سنی جو اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمائی ہے۔ یعنی یہ آیت۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ الخ

ہم نے آپ سے قبل رسول ارسال فرمائے جنہیں ہم نے عورتیں اور اولاد بخشی تھی! یہ آیت پڑھ کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا۔ کہ اے سعد! ہرگز تبتل اختیار نہ کیجئے

۳۲۲۱ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا آكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَصُوْمُ فَلَا أُفْطِرُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ صحابہ کرام میں سے بعض اصحاب یوں کہنے لگے۔ کہ ہم نکاح نہ کریں گے اور کچھ یوں کہنے لگے کہ ہم گوشت نہ کھائیں گے اور بعض نے کہا ہم بستر پر نہ سوئیں گے! اور بعض دوسرے یہ کہنے لگے کہ ہم روزہ رکھ کر افطار نہ کریں گے۔ یعنی ہمیشہ روزہ رکھیں گے۔ اور کسی دن بے روزہ نہ رہیں گے اس بات کی اطلاع حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا فرمائی اور ارشاد فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

لٰكِنِّىْ اُصَلِّىْ وَاَنَامُ وَاَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِىْ فَلَيْسَ مِنِّىْ۔

ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں اور میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں سوتا بھی ہوں اور روزہ رکھ کر افطار بھی کرتا۔ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں! اس کے باوجود بھی اگر کوئی شخص میرے طریقے سے انحراف کرے تو وہ ہم میں سے نہیں۔

بَابُ مَعُوْنَةِ اللّٰهِ النَّاكِحَ الَّذِىْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ

اس امر کے بارے میں باب کہ کوئی شخص گناہ سے بچنے کیلئے نکاح کرے اللہ جل شانہ اس کا مددگار ہے

۲۲۲۲ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَوْنُهُمُ الْمُكَاتَبُ الَّذِىْ يُرِيْدُ الْاَدَآءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِىْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شخصوں کی مدد کرنا اللہ رب العزت نے اپنی ذات مبارک پر ضروری اور ایک لازمی حق قرار دے دیا ہے۔ ایک تو وہ مکاتب جس کا ارادہ بدل کتابت ادا کرنے کا ہو۔ دوسرا اس ارادے سے نکاح کرنے والا کہ وہ گناہ سے بچے اور پاک دامن رہے۔ اور تیسرا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

نِكَاحُ الْاَبْكَارِ

کنواری عورت کو نکاح میں لانے کا بیان

۲۲۲۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تَزَوَّجْتُ فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نکاح کیا اور اس کے بعد حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے پوچھا اے جابر آپ نے نکاح کیا۔ میں نے عرض کی ہاں! آپ نے پوچھا کنواری یا بیوہ سے میں نے عرض کیا بیوہ سے آپ نے فرمایا تو نے کنواری عورت سے نکاح کیوں نہ کیا تاکہ اس سے کھیلتا۔ اور وہ تجھ سے کھیلتی!

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۲۲۴ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ هَلْ أَصَبْتَ امْرَأَةً بَعْدِي قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِكْرًا أَمْ أَيِّمًا قُلْتُ أَيِّمًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میری ملاقات حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوئی آپ نے پوچھا! اے جابر! کیا آپ ہمارے بعد بیوی والے ہیں میں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے دریافت فرمایا کنواری سے نکاح کیا یا بیوہ سے؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا بیوہ کے ساتھ نکاح کیا! آپ نے فرمایا۔ تو نے کنواری عورت سے نکاح کیوں نہ کیا جو تجھے کھلاتی

تَزَوُّجُ الْمَرْأَةِ مِثْلَهَا فِي السِّنِّ

عورت کا اس کے ہم عمر سے نکاح کرنا چاہیے

۳۲۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا صَغِيرَةٌ فَخَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے حضور کی خدمت میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام دیا تو آپ نے فرمایا کہ فاطمہ چھوٹی ہے اور پھر حضرت علی نے پیغام دیا تو آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا۔

نوٹ، چھوٹی فرمانے سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ ان دونوں حضرات کی عمر بڑی تھی اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ان سے عمر میں چھوٹی تھیں

تَزَوُّجُ الْمَوْلَى الْعَرَبِيَّةَ

غلام مرد کا آزاد عورت کے ساتھ نکاح کرنا

۳۲۲۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ طَلَّقَ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فِي إِمَارَةِ مَرْوَانَ بِنْتَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ قَيْسٍ الْبَتَّةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ تَأْمُرُهَا بِالِانْتِقَالِ مِنْ بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمِعَ بِذَلِكَ مَرْوَانُ فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنَةِ سَعِيدٍ فَأَمَرَهَا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے حضرت سعید بن زید کی لڑکی کو طلاق دی۔ حالانکہ جناب عبداللہ ابھی جوان تھے۔ اور ان ایام میں مروان کی حکومت تھی۔ اور طلاق البتہ ایسی طلاق ہے جس میں عورت کا کچھ بھی حصہ باقی نہ رہے اسے دی۔ بعد ازاں اس عورت کی خالہ نے جس کا نام فاطمہ تھا! اسے کہلا بھیجا کہ آپ عبداللہ بن عمرو کے گھر نہ ٹھہریں۔ اور وہاں

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَنْ تَرْجِعَ إِلَى مَسْكَنِهَا وَسَاءَلَهَا مَا حَمَلَهَا عَلَى الْإِنْتِقَالِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَعْتَدَّ فِي مَسْكَنِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُخْبِرُهُ أَنَّ خَالَتَهَا أَمَرَتْهَا بِذَلِكَ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ فَلَمَّا أَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِتَطْلِيقَةٍ هِيَ بَقِيَّةُ طَلَاقِهَا وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَتِهَا فَأَرْسَلَتْ زَعَمَتْ إِلَى الْحَارِثِ وَعَيَّاشٍ تَسْأَلُهُمَا الَّذِي أَمَرَ لَهَا بِهِ زَوْجُهَا فَقَالَا وَاللَّهِ مَا لَهَا عِنْدَنَا نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا وَمَا لَهَا أَنْ تَكُونَ فِي مَسْكَنِنَا إِلَّا بِإِذْنِنَا فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَصَدَّقَهُمَا قَالَتْ فَاطِمَةُ فَأَيْنَ أَنْتَقِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ انْتَقِلِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى الَّذِي سَمَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَاعْتَدَدْتُ عِنْدَهُ وَكَانَ رَجُلًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَكُنْتُ أَضَعُ ثِيَابِي عِنْدَهُ حَتَّى أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا مَرْوَانُ وَقَالَ لَمْ أَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَحَدٍ قَبْلَكِ وَسَآخُذُ بِالْقَضِيَّةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ

سے چلی جائیں! بعدازاں مروان نے یہ بات سنی اور اسے پھر سے وہیں جا کر رہنے کا حکم دیا۔ جہاں سے وہ چلی آئی تھی اور اس کی وجہ دریافت کی کہ وہاں سے کس وجہ سے چلی آئی ہیں۔ اور اپنے گھر میں عدت کیوں نہ پوری کی۔ اس عورت نے مروان کو کہلا بھیجا کہ میں اپنی خالہ کے کہنے پر نکل آئی تھی۔ پھر اس کی خالہ قیس کی بیٹی فاطمہ نے یوں بیان کیا کہ میں عمرو بن حفص کی منکوحہ تھی۔ بعدازاں جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ کو یمن کا امیر بنا کر ارسال فرمایا تو میرا خاوند بھی ان کے ساتھ گیا۔ پھر جو طلاق میں طلاقوں سے باقی رہ گئی تھی وہاں جا کر مجھے کہلا بھیجی اور مجھے نفقہ دینے کے لیے حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ سے کہلا بھیجا! میں نے ان دونوں سے دریافت کرایا کہ میرے خاوند نے! مجھے کیا حکم کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اسے نفقہ یعنی خرچ نہ ملے گا! ہاں اگر حاملہ ہوتی تو اس کو نفقہ ملے گا اور یہ بھی کہا کہ اس کو ہماری اجازت کے بغیر ہمارے گھر میں ٹھہرنا بھی درست نہیں۔ بعدازاں حضرت فاطمہ فرمانے لگیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور یہ قصہ آپ کو سنایا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ دونوں! سچ کہتے ہیں پھر میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کہاں چلی جاؤں آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم ابن ام مکتوم نابینا کے ہاں جا کر رہو جن کا ذکر اللہ رب العزت نے اپنی کتاب مقدس میں فرمایا ہے۔ حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نے ابن ام مکتوم کے پاس عدت کے ایام گزارے اور چونکہ آپ نابینا تھے اس! لیے میں آپ کے پاس اپنے کپڑے اتار رہتی۔ پھر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کر دیا مروان نے ان کا

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهَا مُخْتَفِيَةً.

انکار کیا۔ اور کہا کہ ہم نے اس سے پہلے یہ حدیث شریف کسی سے نہیں سنی اور ہم اسی طریقہ پر عمل کریں گے جس پر لوگوں کو عمل کرتے ہوئے دیکھا! (یہ حدیث شریف مختصر ہے)

نوٹ: حدیث شریف کی ابتداء میں ارشاد ہے۔
ایسی طلاق دی جس میں عورت کا کچھ علاقہ باقی نہ رہے یعنی طلاق بائن جس کے بعد رجعت نہ ہو سکے! مصنف نے اس حدیث سے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ آزاد عورت کا غلام مرد سے نکاح کیا جا سکتا ہے۔ جیسے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس کو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیا

۳۲۲۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ ابْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ ابْنَةَ أَخِيهِ هِنْدًا بِنْتَ الْوَلِيدِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ ابْنَهُ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عتبہ کے بیٹے جناب حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سالم کو متبنّٰی کیا! حضرت سالم کسی انصاری عورت کے آزاد غلام تھے۔ اور جناب ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں حاضر تھے۔ بعد ازاں ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سالم کا نکاح اپنی بھتیجی ہند سے کر دیا! جو ولید بن عتبہ کی بیٹی تھی! اور اسی طرح! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے زید رضی کو اپنا! فرزند بنایا تھا اور جاہلیت میں دستور تھا کہ متبنّٰی بنانے والے کو اس لڑکے کا باپ کہا کرتے۔ اور وہ لڑکا اس کی میراث کا وارث ہوتا مگر کافی مدت تک یوں ہی دستور رہا پھر اللہ رب العزت والمجد نے یہ آیت شریفہ اس بارے متعلق نازل فرمائی!

ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ

یعنی متبنّٰی بیٹوں کو ان کے باپ کا نام لے کر پکارو! کیونکہ اللہ کے نزدیک یہی طریقہ انصاف ہے۔ اگر تم ان کے باپ کو نہ جانتے ہو تو وہ دین میں تمہارے

www.sirat-e-mustaqeem.com

الدِّيْنِ مُخْتَصَرٌ .

بھائی اور رفیق ہیں الغرض جن کا باپ معلوم نہ ہو تو وہ دین کے بھائی اور رفیق ہیں؛ مختصرًا

۳۲۲۸ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَأَنْكَحَ أَبُوْ حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ سَالِمًا بِنْتَ أَخِيْهِ هِنْدًا بِنْتَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَكَانَتْ هِنْدًا بِنْتَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِّنْ أَفْضَلِ أَيَامَى قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ادْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ رُدَّ كُلُّ أَحَدٍ يَنْتَمِيْ مِنْ أُولٰئِكَ إِلٰى أَبِيْهِ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ يُعْلَمُ أَبُوْهُ رُدَّ إِلٰى مَوَالِيْهِ .

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جو غزوہ بدر میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے! آپ نے ایک انصاری عورت کے غلام حضرت سالم کو اپنا متبنی بنایا جیسے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کو اپنا متبنی بنایا۔ اور حضرت ابو حذیفہ نے حضرت سالم کا نکاح اپنی بھتیجی ہند نامی ولید کی بیٹی سے کر دیا۔ اور ہند، وہ عورت تھیں جنہوں نے ابتدائی دور میں ہجرت کی تھی۔ اور اس وقت وہ تمام بیواؤں اور قریشی عورتوں سے افضل تھیں۔ جب اللہ رب العزت نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ آیت شریفہ نازل فرمائی!

ادْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ .

یعنی اپنے متبنی غلاموں کو ان کے والد کا نام! لے کر پکارو کریہی اللہ کے ہاں قرین انصاف ہے۔ بعد ازاں ہر ایک متبنی غلام کو ان کے آباؤ واجداد کی طرف نسبت کرنے لگے اگر کسی کے باپ کا نام معلوم نہ ہوتا تو وہ ان کے آقاؤں کی طرف منسوب کر دیا جاتا

اَلْحَسَبُ

حسب کا بیان

۳۲۲۹ عَنْ أَبِيْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَابَ أَهْلِ الدُّنْيَا الَّذِيْ يَذْهَبُوْنَ إِلَيْهِ الْمَالُ .

سیدنا حضرت ابو محمد بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا دار کا حسب و نسب مال و دولت ہے!

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ: یعنی وہ لوگ مالداری اور تونگری کو حسب سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حسب اِن عمدہ عادات اور بہترین اخلاق کو کہتے ہیں جو پشت در پشت چلتی ہوں خواہ روپیہ پیسہ اور مال اور دولت نہ بھی ہو!

علی ما تنکح المرأۃ

عورت میں کونسی خوبی دیکھ کر اس سے نکاح کیا جائے

۳۲۲۴ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّ لِيْ اَخَوَاتٌ فَخَشِيْتُ اَنْ تَدْخُلَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَاكَ اِذَنْ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰی دِيْنِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک عورت کے ساتھ نکاح فرمایا۔ جس کے بعد اِن کی ملاقات حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئی: تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ اے جابر کیا آپ نے نکاح کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے دریافت فرمایا۔ کنواری یا بیوہ عورت سے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا بیوہ: سے یعنی اس کا نکاح ایک دفعہ ہو چکا ہے! آپ نے فرمایا کیوں آپ نے کنواری عورت سے نکاح کیوں نہ کیا؟ جو آپ کا دل بہلاتی! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بہنیں ہیں! اور میں اس عورت کو ان کے پاس لانے سے ڈرا آپ نے فرمایا اگر ایسی بات ہے تو تو نے بہت اچھا کیا! اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عورت سے اس کی دینداری یا اس کی مالداری یا حسن و جمال کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے! اور تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم دین والی عورت سے نکاح کرو ورنہ آپ کے ہاتھ آلودہ ہوں۔

نوٹ: تربت یداک سے بددعا دینا مراد نہیں بلکہ عموماً یہ ایک روزمرہ کا محاورہ تھا البتہ اس سے یہ بددعا ہو سکتی ہے کہ تو اس کے خلاف کرے گا تو تیرا کام ناکارہ اور بے فائدہ ہو جائے گا!

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْعَقِيمِ

بانجھ عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے!!

۳۲۳۱ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَمَنْصَبٍ إِلَّا أَنَّهَا لَا تَلِدُ فَأَتَزَوَّجُهَا فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَنَهَاهُ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَلُودَ الْوَدُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ

سیدنا حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ایک شریف اور مرتبہ والی عورت ملی ہے لیکن اس کی اولاد نہیں کیا میں اس کے ساتھ نکاح کر لوں! آپ نے اسے منع فرمایا۔ بعد ازاں وہ پھر آیا، پھر منع کیا! پھر تیسری دفعہ آیا اور آپ نے منع فرمایا۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم ایسی عورت سے نکاح کرو جس سے اولاد ہو اور وہ عورت مرد کی دوست عاشق کی طرح ہو کیونکہ میں تم میں سے اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا!

تَزْوِيجُ الزَّانِيَةِ

زانی عورت کو نکاح میں لانا

۳۲۳۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكَانَ رَجُلًا شَدِيدًا وَكَانَ يَحْمِلُ الْأُسَارَى مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَدَعَوْتُ رَجُلًا لِأَحْمِلَهُ وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا عَنَاقٌ وَكَانَتْ صَدِيقَتَهُ فَخَرَجَتْ فَرَأَتْ سَوَادًا فِي ظِلِّ الْحَائِطِ فَقَالَتْ مَنْ هٰذَا مَرْثَدٌ مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا مَرْثَدُ انْطَلِقِ اللَّيْلَةَ فَبِتْ عِنْدَنَا

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مرثد بن ابی مرثد غنوی ایک سخت کوش شخص تھا! اور مکہ سے قیدیوں کو سوار کر کے مدینہ منورہ کی طرف لایا کرتا!

مرثد نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو بلایا تاکہ اسے سواری پر بٹھاؤں۔ اور مکہ مکرمہ میں ایک زانیہ عناق نامی اس کی آشنا تھی۔ مرثد کہتے ہیں کہ جب میں نکلا تو دیوار کے سائے میں میری نظر سیاہی (آدمی کا سایہ) پر پڑی! وہ بولی کہ یہ کون ہے؟ اچھا مرثد ہیں! اے مرثد خوش آمدید۔ چلئے آج کی رات ڈیرے میں ہمارے ساتھ ہو جائیے! مرثد کہتے ہیں کہ میں نے کہا! اے عناق! حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے زنا کو

www.sirat-e-mustaqeem.com

فِي الرَّحْلِ قُلْتُ يَا عَنَاقُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الزِّنَاءَ
قَالَتْ يَا اَهْلَ الْخِيَامِ هٰذَا
الدُّلْدُلُ هٰذَا الَّذِيْ يَحْمِلُ
اُسَرَاءَكُمْ مِنْ مَّكَّةَ
اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَسَلَكْتُ
الْخَنْدَمَةَ فَطَلَبَنِيْ ثَمَانِيَةٌ
فَجَاءُوْا حَتّٰى قَامُوْا عَلٰى
رَاْسِيْ فَبَالُوْا فَطَارَ بَوْلُ
هُمْ عَلَيَّ وَاَعْمَاهُمُ اللّٰهُ
عَنِّيْ فَجِئْتُ اِلٰى صَاحِبِيْ
فَحَمَلْتُهٗ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ
بِهٖ اِلَى الْاَرَاكِ فَكَكْتُ
عَنْهُ كَبْلَهٗ فَجِئْتُ اِلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَنْكِحُ عَنَاقَ فَسَكَتَ عَنِّيْ
فَنَزَلَتِ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ
اَوْ مُشْرِكٌ فَدَعَانِيْ فَقَرَاَهَا عَلَيَّ وَ
قَالَ لَا تَنْكِحْهَا.

دلدل (رات کو نکلنے والا ایک پرندہ) حرام فرمایا ہے! وہ بولی اے خیمہ والو یہ دلدل
حاضر ہے اور وہ تمہارے قیدیوں کو مکہ مکرمہ سے!
مدینہ منورہ تک اٹھائے جاتے تھے یہ سن کر میں ایک
خندمہ کی طرف چلا مرثد کہتے ہیں کہ میں تلاش کرتے
ہوئے آٹھ آدمی آگئے اور وہ میرے سر پر آ کر کھڑے
ہو گئے! بعد ازاں ان کا پیشاب مجھ پر پڑا۔ لیکن
اللہ تعالیٰ نے انہیں اندھا کر دیا! بعد ازاں میں اپنے
ساتھی کے پاس آیا۔ اور اس کو سوار کر لیا۔ جب میں
اپنے مقام اراک تک پہنچا تو میں نے اس کی قید کھول
دی بعد ازاں میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے دریافت کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں عناق سے نکاح کر سکتا ہوں!
حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بات کا کچھ
جواب نہ دیا! بعد ازاں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی!
اَلزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ
اَوْ مُشْرِكٌ۔
یعنی مشرک بدکار عورت کو صرف بدکار مرد یا مشرک
ہی بیاہ میں لا سکتا ہے" مرثد کہتے ہیں کہ مجھے حضور سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا۔ اور آپ نے یہ آیت
شریفہ میری موجودگی میں تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا! اس
سے نکاح نہ کرو!

نوٹ: مرد اگر بدکار ہو تو وہ نیک سیرت اور پاکیزہ فطرت نہ بیاہ لائے۔ اور اگر نیک ہو تو وہ بدکار عورت نہ لائے
(۱) ایک تو یہ کہ اس کا کفو نہیں۔ لہٰذا اس کے لیے یہ عار ہے
(۲) دوسرے یہ کہ ایک کو دوسرے سے علت یا بیماری لگ جائے! موضح قرآن
بعض علماء کے نزدیک یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا! اس وقت بدکار عورتوں سے نکاح حرام تھا! اور اس کے بعد
درست ہو گیا اب زانیہ اگر توبہ کرے تو اس سے نکاح درست ہے!

۳۲۳۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ
رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی
ہے کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِنْدِي امْرَأَةً مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَهِيَ لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ قَالَ طَلِّقْهَا قَالَ لَا أَصْبِرُ عَنْهَا قَالَ اسْتَمْتِعْ بِهَا.

میں آیا اور عرض کیا کہ میری ایک بیوی ہے اور وہ مجھے لوگوں کی بہ نسبت زیادہ عزیز ہے۔ لیکن اس میں ایک نقص ہے کہ اگر لوگوں میں سے کوئی شخص اسے ہاتھ لگاتا ہے تو وہ منع نہیں کرتی۔ یعنی زنا پر راضی ہو جاتی ہے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اسے طلاق دے دو! تو وہ شخص کہنے لگا کہ میں اس کے بغیر صبر نہیں کر سکتا! آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم اس سے اپنا مطلب نکالو!

كَرَاهِيَةُ تَزْوِيجِ الزُّنَاةِ

زانی عورتوں سے نکاح کرنا مکروہ ہے!

۳۲۳۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعَةٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورتوں سے چار چیزوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے، مال خاندانی شرافت حسن و جمال اور دین کے سبب سے ان سے نکاح کیا جاتا ہے۔ تو اپنا کام دیندار عورت سے نکال تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں!

أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ

تمام عورتوں میں سے بہترین عورت کون ہے

۳۲۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ کسی شخص نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں میں سے کونسی عورت اچھی ہوتی ہے: تو آپ نے ارشاد فرمایا جو اپنے خاوند کو خوش کرے جب اس کا خاوند اس کی طرف دیکھے، اور جب وہ حکم کرنے تو یہ بجا لائے! اور یہ اپنے دل میں مخالفت نہ رکھے! اور اپنے مال کو کہ خاوند کو برا لگے!

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ

نیک بیوی کا ملنا کتنی خوبیوں کا حامل ہے

۳۲۳۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْاَۃُ الصَّالِحَۃُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دنیا کل متاع، پونجی اور فائدہ ہے۔ لیکن اس میں سب سے بڑھ کر جو متاع اور پونجی ہے وہ نیک سیرت عورت ہے!

نوٹ، یعنی جس شخص کو خوش بخت اور خوش اخلاق عورت ملے اُسے دنیا میں سب سے بڑھ کر دولت ملی۔

اَلْمَرْاَۃُ الْغَيْرٰى

جس عورت میں رشک بہت زیادہ ہو اس کا بیان

۳۲۳۷ عَنْ اَنَسٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا نَتَزَوَّجُ مِنْ نِسَآءِ الْاَنْصَارِ قَالَ اِنَّ فِيْهِنَّ لَغَيْرَۃً شَدِيْدَۃً۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لوگوں نے عرض کیا کیا ہم لوگ انصاری عورتوں سے نکاح کر لیا کریں؟

(یعنی مدینہ منورہ والی عورتوں سے) مکہ مکرمہ والے نکاح کر لیا کریں یا کہ نہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: انصاری عورتوں میں بہت زیادہ رشک پایا جاتا ہے!!

اِبَاحَۃُ النَّظَرِ قَبْلَ التَّزْوِيْجِ

نکاح سے قبل عورت کو دیکھنے کے جواز کا بیان

۳۲۳۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَۃَ قَالَ خَطَبَ رَجُلٌ اِمْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا قَالَ لَا فَاَمَرَهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَيْهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے ایک انصاری عورت کے پاس پیغام بھیجا تو اسے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو نے اسے دیکھ بھی لیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس عورت کو دیکھ لیجیے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۲۳۹۔ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَأَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَظَرْتَ إِلَيْهَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے، کہ میں نے حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک عورت کو پیغام نکاح بھیجا آپ نے پوچھا کیا تم نے اسے دیکھ بھی لیا ہے کہ نہیں۔ میں نے عرض کیا نہیں! آپ نے ارشاد فرمایا! اس عورت کو دیکھ لیجئے اس سے محبت والفت بڑھے گی

اَلتَّزْوِيجُ فِي شَوَّالٍ

عید کے مہینے میں نکاح کرنے کا بیان

۳۲۴۰۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَأُدْخِلْتُ عَلَيْهِ فِي شَوَّالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُحِبُّ أَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَهَا فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَائِهِ كَانَتْ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عید کے مہینے میں نکاح کیا اور شوال میں مجھے آپ کے ہاں رخصت کیا گیا اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا لوگوں کے لیے مستحب جانتی تھیں۔ شوال میں عورتوں کی رخصتی ہو، کیونکہ مجھ سے بڑھ کر کوئی عورت حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مشرف اور زیادہ خاطر ہونے والی نہ تھی

اَلْخِطْبَةُ فِي النِّكَاحِ

نکاح کا پیغام بھیجنا

۳۲۴۱۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ قَالَتْ خَطَبَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَوْلَاهُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ كُنْتُ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ أُسَامَةَ

سیدنا حضرت عامر بن شراحیل نے حضرت فاطمہ قیس کی بیٹی سے سنا جو کہ ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے سب سے پہلے ہجرت کی تھی!! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنا حال عامر بن شراحیل سے اسطرح بیان کرتی ہیں اور فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کئی صحابہ کرام رض کے ذریعے پیغام بھیجا! اور حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے واسطے پیغام بھیجا جو حضور کے غلام تھے! اور حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور سرور

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَمْرِي بِيَدِكَ فَأَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْطَلِقِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ وَأُمُّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيفَانُ فَقُلْتُ سَأَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلِي فَإِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ كَثِيرَةُ الضِّيفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ أَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ وَلٰكِنِ انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ فَانْتَقَلْتُ إِلَيْهِ مُخْتَصَرٌ۔

کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا! جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ وہ حضرت اسامہ رضؓ سے محبت رکھے! فاطمہ فرماتی ہیں۔ کہ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے گفتگو فرمائی تو میں نے عرض کیا حضور میں آپ کے اختیار میں ہوں۔ آپ جس سے چاہیں اس سے میرا نکاح فرمائیے بعدازاں ارشاد فرمایا کہ ام شریک کے پاس جائیے اور ام شریک انصار میں سے ایک نیک عورت تھیں (یعنی مدینہ منورہ والوں میں سے) اور اللہ جل جلالہٗ عم نوالہٗ کی راہ میں بہت زیادہ خرچ کرتی تھیں اور مہمان ان کے پاس آتے رہتے۔ فاطمہ بنت قیس نے کہا کہ ہاں میں ایسا ہی کرتی ہوں یعنی میں ام شریک کے پاس جا کر ٹھہرتی ہوں تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایسا نہ کیجیو! کیونکہ ام شریک کے مکان میں مہمانوں کی کثرت ہے۔ شاید اس طرح تمہاری اوڑھنی سرک جائے! یا پنڈلیوں پر سے کپڑا اٹھ جائے! بعدازاں لوگ تجھے ننگی اور کھلی دیکھیں گے تو تجھے برا معلوم ہوگا! تیرا اپنے چچازاد بھائی عبداللہ بن ام مکتوم کے پاس جانا مناسب ہے! اور وہ قبیلہ فہر سے تعلق رکھتے ہیں۔ فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں ان کے پاس چلی گئی اور اس حدیث شریف کو مختصراً بیان کیا گیا

نوٹ! یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے رہنے کا حال اس حدیث شریف میں بیان نہیں کیا بلکہ دوسری حدیث شریف میں بیان کیا ہے!

اَلنَّهْيُ أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيهِ

ایک شخص کے دیئے گئے پیغام پر پیغام کے ممنوع ہونے کا بیان

۳۲۴۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ بَعْضٍ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایک کے پیغام پر دوسرا کوئی شخص پیغام نکاح نہ بھیجے!

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۲۴۳ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا یَبِیْعُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَکْتَفِیَٔ مَا فِیْ اِنَائِهَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! خریدار کو دھوکا دینے کے لیے چیزوں کی قیمت میں اضافہ نہ کیا کرو، اور مقیم شخص مسافر کا مال فروخت نہ کرے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے مول پر مول نہ لگائے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ کرے! اور کوئی عورت اپنی مسلمان بہن کو طلاق نہ دلوائے! تاکہ وہ اس کے برتن میں جو کچھ موجود ہے اسے اونڈھا لے!

ف: کوئی عورت اپنی مسلمان بہن کو طلاق نہ دلوائے یعنی اپنی خواہش کے لیے طلاق نہ دلوائے! جو چیز اس کے برتن میں ہے یعنی جو کچھ اس کے حصے میں ہے!

غرض یہ کہ ایک عورت مسلمان ہو کر دوسرے مسلمان کے لیے ایسا نہ کرے کہ اگر فلاں عورت کو طلاق ہو جائے گی تو میں اس کے ساتھ آرام اور سکون سے رہوں گی! اور اس سوکن کا حصہ مجھے ملے گا! کیونکہ ہر کسی کا حصہ اس کے ساتھ ہے۔ اور ایک کا حصہ دوسرے کو نہیں مل سکتا! پھر اسے ظلم وجور اور ناحق طلاق دینا کیا فائدہ؟؟

۳۲۴۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔

۳۲۴۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ عَلٰی اَنْ یَنْکِحَ اَوْ یَتْرُکَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔ یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا اسے چھوڑ دے!

۳۲۴۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ

ترجمہ کئی بار ہو چکا ہے

خِطْبَةُ الرَّجُلِ اِذَا تَرَکَ الْخَاطِبُ اَوْ اَذِنَ لَهٗ

پہلے پیغام دینے والے کی اجازت سے یا اس کے چھوڑ دینے کے بعد نکاح کا پیغام دینا چاہیے

۳۲۴۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهٗ اَوْ يَاْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ.

۳۲۳۸ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَوْبَانَ اَنَّهُمَا سَاَلَا فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ عَنْ اَمْرِهَا فَقَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثَةً فَكَانَ يَرْزُقُنِيْ طَعَامًا فِيْهِ شَيْءٌ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَئِنْ كَانَتْ لِيَ النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى لَاَطْلُبَنَّهَا وَلَا اَقْبَلُ هٰذَا فَقَالَ الْوَكِيْلُ لَيْسَ لَكِ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ قَالَتْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ فَاعْتَدِّيْ عِنْدَ فُلَانَةَ قَالَتْ وَكَانَ يَاْتِيْهَا اَصْحَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اعْتَدِّيْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ اَعْمٰى فَاِذَا حَلَلْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰذِنِيْنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ

کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم میں سے کوئی شخص فروخت ہونے کے وقت کسی دوسرے کی چیز پر فروخت نہ کیا کرے۔ (یعنی ایک کے خریدار کو پاس والا بیوپاری نہ بلایا کرے۔ تاکہ اس کے بیوپار میں خلل نہ پڑے) اور کوئی شخص دوسرے آدمی کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ کرے جب تک کہ پیغام دینے والا اسے چھوڑ نہ دے یا وہ اس کی اجازت نہ دے!

سیدنا حضرت ابوسلمہ اور

حضرت عبدالرحمٰن بن ثوبان رضی اللہ عنہما دونوں حضرات سے مروی ہے۔ کہ ان دونوں حضرات نے حضرت فاطمہ بنت قیس سے ان کا حال دریافت کیا۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے احوال بیان فرمانے لگیں! اور کہنے لگیں کہ میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دی تھیں اور مجھے کھانے کے لیے کچھ اناج بھی دیا جو اچھا نہ تھا (یعنی چھوٹا جیسے جو وغیرہ)! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے خاوند کے وکیل سے کہا اگر مجھے کھانا اور ٹھکانہ دینا اس پر پہنچتا ہوگا! تو میں اس سے یہ دونوں چیزیں لوں گی! اور میں یہ اناج نہیں لیتی! بعد ازاں میرے خاوند کے وکیل نے جواب دیا! تمہیں کھانا اور ٹھکانہ دونوں نہیں مل سکتے! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں اس بات کا تذکرہ کیا بعد ازاں آپ نے اسی طرح۔ ارشاد فرمایا۔ یعنی تجھے کھانا اور ٹھکانہ تیرے خاوند کی طرف سے نہیں پہنچتا چلو جاؤ اور عدت کے دن فلاں فلاں عورت کے پاس پورے کرو! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا اس عورت کے پاس آپ کے آدمی آیا جایا کرتے ہیں آپ نے فرمایا! ہاں ابن ام مکتوم رضہ کے ہاں اپنی عدت کے دن گزارو!

www.sirat-e-mustaqeem.com

آذَنْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ خَطَبَكِ فَقُلْتُ مُعَاوِيَةُ وَرَجُلٌ آخَرُ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَإِنَّهُ غُلَامٌ مِنْ غِلْمَانِ قُرَيْشٍ لَا شَيْءَ لَهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَإِنَّهُ صَاحِبُ شَرٍّ لَا خَيْرَ فِيهِ وَلٰكِنِ انْكِحِي أُسَامَةَ فَكَرِهْتُ فَقَالَ لَهَا ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَكَحْتُهُ.

یہ عورتیں عدت گزار رہی ہیں۔ بہرحال حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہاری عدت کے ایام پورے ہو جائیں تو تم مجھ سے اجازت لینا!
فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ایام عدت پورے ہو چکے تو آپ نے دریافت فرمایا
آپ کے پاس کس شخص کا پیغام آیا؟ میں نے عرض کیا کہ معاویہ اور ایک دوسرے قریشی شخص کا۔
حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت معاویہؓ تو قریشی لڑکوں میں سے ایک لڑکے ہی ہیں اور ان کے پاس کچھ بھی نہیں۔ اور رہے دوسرے آدمی تو وہ اتنے شدید ہیں کہ ان کے پاس بھلائی کا نام ہی نہیں لہٰذا آپ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کریں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت اسامہؓ کے نام سے نفرت کی۔ آپ نے تین دفعہ یہی ارشاد فرمایا! آپ فرماتی ہیں کہ میں نے پھر حضرت اسامہ رضی اللہ سے نکاح کر لیا!

بَابُ إِذَا اسْتَشَارَتِ الْمَرْأَةُ رَجُلًا فِيمَنْ يَخْطُبُهَا هَلْ تُخْبِرُهَا بِمَا يَعْلَمُ

اس بات کے بارے میں باب اگر کوئی عورت پیغام پوچھنے والے کی حالت کے متعلق دریافت کرے تو جو کچھ معلوم ہو اسے بیان کر دینا چاہیے!!

٣٢٢٩ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو ابْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا اَلْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهُ بِشَعِيْرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللهِ مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَاَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِيْ وَاعْتَدِّيْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهُ رَجُلٌ اَعْمٰى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِيْنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهُ وَلٰكِنِ انْكِحِيْ اُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِيْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللهُ فِيْهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ بِهٖ.

اللہ عنہا راوی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کو۔ ابو عمرو بن حفص نے طلاق دے دی اور انہیں بالکل بے تعلق کر دیا۔ ابو عمرو کہیں گئے ہوئے تھے ان وکیل نے فاطمہ کو کچھ جو بھیجے جس پر وہ ناخوش ہوئیں۔

بعدازاں ابو عمرو کے وکیل نے کہا خدا کی قسم ہم پر کوئی شے نہیں بعدازاں فاطمہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور یہ قصہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا: آپ نے ارشاد فرمایا تمہیں خرچ نہ ملے گا! بعدازاں آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ جا کر اپنی عدت کے دن پورے کیجئے ام شریک کے پاس پھر فرمایا ام شریک کے پاس صحابہ کرام کی آمد بکثرت ہے لہٰذا آپ ابن مکتوم کے ہاں عدت گزاریں۔ کیونکہ وہ نابینا ہیں! اگر آپ اپنے کپڑے اتاریں گی تو کوئی حرج نہیں۔ اور جب آپ کی عدت پوری ہو جائے تو تب مجھے اطلاع دیجئے! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں!۔ جب مجھے عدت سے نکلنا حلال ہوا یعنی پوری ہو گئی عدت اور دوسروں سے نکاح کر لینا جائز ہو گیا تو میں نے حضرت معاویہ اور ابو جہم کے پیغام ارسال کرنے کا ذکر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا! اور آپ نے ارشاد فرمایا۔ ابو جہم کے کندھے سے لٹھ نہیں اترتا! معاویہ غریب ہیں ان کے پاس ایک کوڑی نہیں۔ لہٰذا آپ حضرت اسامہ سے نکاح کر لیجئے فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے میری طبیعت نے کراہت محسوس کی بعدازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

میں نے نکاح کر لیا اور اللہ رب العزت نے اس کے نکاح میں بھلائی اور برکت دے دی لوگوں نے مجھ پر رشک کیا۔

إِذَا اسْتَشَارَ رَجُلٌ رَجُلًا فِي الْمَرْأَةِ هَلْ يُخْبِرُهُ بِمَا يَعْلَمُ

جب پوچھے کوئی آدمی کسی شخص سے ایک عورت کا حال جسے نکاح کرنا منظور ہے تو کہہ دیوے وہ شخص جس سے دریافت کیا جاتا ہے جو کچھ جانتا ہو

٣٢٥٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا نَظَرْتَ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَ وَالصَّوَابُ أَبُو هُرَيْرَةَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میں عورت کرنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا تو نے دیکھ لیا ہے اس عورت کو کیونکہ انصاری لوگوں کی آنکھوں میں کچھ نقص ہوتا ہے۔

إِذَا اسْتَشَارَ رَجُلٌ رَجُلًا فِي الْمَرْأَةِ هَلْ يُخْبِرُهُ بِمَا يَعْلَمُ

جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے عورت کا حال دریافت کرے جسے نکاح کرنا منظور ہے تو وہ شخص جس سے دریافت کیا جاتا ہے، وہ کہہ دے جو وہ جانتا ہو

٣٢٥١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک انصاری حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں! آپ نے فرمایا اس کو دیکھ لے، کیونکہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ نقص ہوتا ہے!!

نوٹ: حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں پر عورتوں کو قیاس کیا! یا بے قصد

بَابُ عَرْضِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ عَلَى مَنْ يَرْضَى

اس بات کے بیان میں باب کہ لڑکی والا لڑکی کے حال کو اس شخص کے سامنے پیش کرے جس سے وہ خوش ہو

٣٢٥٢ عَنْ عُمَرَ قَالَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راوی ہیں آپ کی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

www.sirat-e-mustaqeem.com

خُنَيْسٍ يَعْنِي ابْنَ حُذَافَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ فَلَقِيتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي ذٰلِكَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَلَقِيتُهُ فَقَالَ مَا أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَخَطَبَهَا إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ شَيْئًا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بیوہ ہو گئیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا خاوند خنیس جن کا نام ابن حذافہ تھا اور ابن حذافہ صحابی تھے اور ان صحابہ کرام میں سے تھے جو بدری تھے۔ اور وہ مدینہ منورہ میں فوت ہو گئے تو جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میری ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پیش کیا اور میں نے کہا کہ اگر آپ پسند کرتے ہیں تو میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر دیتا ہوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں اس پر غور کروں گا اور میں کئی راتیں ٹھہرا رہا۔ بعد ازاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ کہ میں ان دنوں نکاح نہیں کرنا چاہتا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری ملاقات سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ اور میں نے آپ سے کہا۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں آپ کا نکاح حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں۔ لیکن جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کچھ نہ فرمایا۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ مجھے آپ کے جواب نہ دینے پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے جواب سے بھی زیادہ رنج ہوا۔ بعد ازاں میں کئی راتیں ٹھہرا رہا۔ آخر کار حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے رشتے کا پیغام بھیجا اور میں نے آپ کا نکاح حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ بعد ازاں سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی اور پوچھا غالباً آپ کو میرے خاموش رہنے سے رنج اور افسوس ہوا ہو گا۔ جب آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے متعلق تذکرہ فرمایا تھا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ جب آپ نے میرے سامنے حفصہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ يَذْكُرُهَا وَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَهَا نَكَحْتُهَا

بَابُ عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلٰى مَنْ تَرْضٰى

۳۲۵۳ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ فَقَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَكَ فِيَّ حَاجَةٌ.

۳۲۵۴ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَتْ ابْنَةُ أَنَسٍ فَقَالَتْ مَا كَانَ أَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ أَنَسٌ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ذکر کیا اور میں نے کچھ جواب نہ دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے سنا تھا۔ اور میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنا مناسب خیال نہ کیا۔ اور میں نے سوچا کہ اگر آپ اس سے نکاح نہ کریں گے تو میں خود کر لوں گا!

باب اس امر کے بیان میں کہ عورت جس شخص سے راضی ہو اس سے خود نکاح کرنے کی درخواست کر سکتی ہے

سیدنا حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور ان کے پاس آپ کی لڑکی بھی موجود تھی۔ حضرت انس فرمانے لگے کہ ایک عورت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ اور خود سامنے ہو کر عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کو میری کچھ حاجت اور ضرورت ہے؟ (یعنی اگر آپ کو عورت کی خواہش ہو تو مجھ سے نکاح کر لیجیے)

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کیا (نکاح کی درخواست کی) جیسا کہ اوپر مذکور ہوا یہ سن کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہنس پڑیں اور کہنے لگیں کہ یہ عورت کتنی بے شرم تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ سے یہ عورت بہتر تھی کیونکہ اس نے اپنے تئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلٰوةُ الْمَرْاَةِ اِذَا خُطِبَتْ وَاسْتِخَارَتُهَا رَبَّهَا

۳۲۵۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ اُذْكُرْهَا عَلَيَّ قَالَ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ اَبْشِرِيْ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُكِ فَقَالَتْ مَا اَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتّٰى اَسْتَامِرَ رَبِّيْ فَقَامَتْ اِلٰى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَدَخَلَ بِغَيْرِ اَمْرٍ۔

۳۲۵۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ تَفْخَرُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْكَحَنِيْ مِنَ السَّمَاءِ

جب کسی عورت کو نکاح کا پیغام آئے تو وہ نماز پڑھے اور اپنے رب سے استخارہ کرے

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہو چکی تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ کہ جائیے۔ اور حضرت زینب کے پاس میرا ذکر کیجئے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جا کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اے زینب خوشی کیجئے کیونکہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا ذکر کر رہے تھے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا میں ابھی کچھ نہ کروں گی یہاں تک کہ میں اپنے رب کا حکم لے لوں۔ یہ کہہ کر وہ اپنی مسجد میں کھڑی ہو گئیں۔ اور قرآن مجید نازل ہوا۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بے اجازت ان کے گھر میں تشریف لائے۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں یوں نازل فرمایا ہے۔ کہ ہم نے آپ کا نکاح حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے کر دیا۔ بعد ازاں جب نکاح ہو گیا تو آنے میں اجازت کی ضرورت ہی کیا تھی۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ زینب بنت جحش سب عورتوں پر فخر کیا کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ اللہ رب العزت نے میرا نکاح آسمان پر فرمایا۔ اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَفِيهَا نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ .

اور انہی کے بارے میں پردے کی آیت نازل ہوئی!

كَيْفَ الِاسْتِخَارَةُ

۳۲۵۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ .

استخارہ کرنے کا طریقہ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر کام کے لیے استخارہ سکھلاتے۔ جیسے آپ قرآن مجید کی سورت سکھانے کا اہتمام فرماتے!!

ویسے ہی آپ استخارہ سکھانے کی کوشش کرتے جب کسی شخص کو کوئی کام در پیش ہوتا تو آپ اسطرح ارشاد فرماتے۔ کہ وہ شخص دو رکعت نماز نفل پڑھے اور اس کے بعد دعا کرے اے اللہ رب العزت میں تجھ سے خیر اور بھلائی مانگتا ہوں تیرے علم کی برکت سے اور تیری قدرت کی مدد چاہتا ہوں۔ اور تجھ سے تیرا بہت بڑا فضل اور کرم چاہتا ہوں۔ کیونکہ تو زبردست اور طاقت والا ہے۔ اور میں عاجز اور بے سکت ہوں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تجھے غیب کے احوال اچھی طرح معلوم ہیں۔ اے میرے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے دنیا اور دین میں بہترین ہے اور اس کام کا خاتمہ اور انجام میرے لیے اچھا ہو گا راوی کہتا ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فی دینی ومعاشی ارشاد فرمایا یا آپ نے فی عاجل امری وآجلہ ارشاد فرمایا (یعنی راوی کو یہ شک ہوا غرضیکہ دونوں کے تقریباً ایک ہی معنی ہیں عاجلہ سے مراد فی الحال اور آجلہ سے مراد اس کام کا خاتمہ باحسن طریقہ غرضیکہ دونوں الفاظ میں سے کوئی سا لفظ بھی پڑھ لے) پھر کہے اے اللہ میرے اس کام کو میرے قبضے میں کر اور اسے میرے لیے

www.sirat-e-mustaqeem.com

آسان اور بابرکت فرما دے گا اور اگر تو جانتا ہے۔ کہ یہ کام میرے لیئے برا ہے۔ اور میرے دین و دنیا میں یہ نقصان دہ ہے اور اس کا انجام میرے حق میں برا ہوگا تو اس کام کو مجھ سے ٹال دے۔ یعنی اسے مکمل نہ فرما۔ اور مجھے صبر عنایت فرما اور جہاں سے ہو سکے میرا بھلا کر اور اس چیز کے ساتھ میرا دل خوش کر اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ استخارہ کرنے والا اپنی ضرورت کا نام لے۔ مثلاً اس طرح کہے۔ اللھم ان کنت تعلم ھذا النکاح یا ھذہ التجارۃ خیرلی غرض اسے جو کام بھی پیش آئے اس کا نام امر کے لفظ کی جگہ لیا جائے کیونکہ امر کام کو کہتے ہیں۔

اِنْكَاحُ الْاِبْنِ اُمَّهٗ

۳۲۵۸ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا بَعَثَ اِلَيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ فَلَمْ تَزَوَّجْهُ فَبَعَثَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ اَخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ امْرَاَةٌ غَيْرٰى وَاَنِّيْ امْرَاَةٌ مُصْبِيَةٌ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَوْلِيَائِيْ شَاهِدًا فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَقُلْ لَهَا اَمَّا قَوْلُكِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ غَيْرٰى فَسَاَدْعُو اللّٰهَ لَكِ فَيُذْهِبُ غَيْرَتَكِ وَاَمَّا قَوْلُكِ اِنِّيْ امْرَاَةٌ مُّصْبِيَةٌ فَسَتُكْفَيْنَ صِبْيَانَكِ وَ

بیٹا اپنی ماں کا نکاح غیر کے ساتھ کرا سکتا ہے

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہو چکی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آدمی پیغام نکاح لے کر آپ کے پاس آیا اور آپ نے اسے قبول نہ فرمایا۔ بعدازاں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ارسال شدہ نکاح کا پیغام دینے آئے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں ایک غیرت مند اور بچوں والی عورت ہوں اور میرے سرپرست بھی یہاں حاضر نہیں ہیں۔ بعدازاں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا تذکرہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ آپ پھر ان کے پاس جائیں اور ان سے کہیں کہ یہ جو کچھ آپ کہتی ہیں کہ میں غیرت مند عورت ہوں تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں اپنے خدا سے دعا کر دوں گا کہ تمہاری جلن باقی نہ رکھے گا اور تمہارا یہ کہنا کہ میں بچوں والی عورت

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَمَّا قَوْلُكِ أَنْ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدٌ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِكِ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذَلِكَ فَقَالَتْ لِابْنِهَا يَا عُمَرُ قُمْ فَزَوِّجْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهُ مُخْتَصَرٌ۔

ہوں تو تو عنقریب ان کی خود کفیل ہو جائے گی اور آپ جو یہ کہتی ہیں کہ میرے والی (سرپرست) یہاں موجود نہیں ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ تیرے والی خواہ وہ غائب ہوں یا حاضر سب اس بات کو بُرا نہ مانیں گے۔ یہ بات سُن کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا۔ اے عمر! اٹھیے اور میرا نکاح حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیجئے۔ تو عمر بن ابی سلمہ نے اپنی والدہ ماجدہ کا نکاح حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا (حدیث قصداً مختصر ہے)۔

إِنْكَاحُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ الصَّغِيرَةَ

کوئی آدمی چھوٹی لڑکی کا نکاح کرنا چاہے تو کر سکتا ہے

۳۲۵۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ان کی عمر سات سال کی تھی تو آپ یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا اور آپ کے ساتھ نو برس کی عمر میں خلوت ہوئی۔

۳۲۶۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَبْعِ سِنِينَ وَدَخَلَ عَلَيَّ لِتِسْعِ سِنِينَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ان کی عمر سات برس تھی تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح فرمایا اور جب ان کی عمر نو برس کی تھی تو ان کے ساتھ خلوت ہوئی۔

۳۲۶۱ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَبْعِ سِنِينَ وَصَحِبْتُهُ تِسْعًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سال کی عمر میں نکاح اور نو برس کی عمر میں خلوت فرمائی۔

نوٹ:۔ جب آپ سے نکاح کیا تو آپ نابالغ تھیں ان کے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا نکاح کر دیا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ باپ اپنی نابالغ لڑکی کا جس سے چاہے نکاح کر سکتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۲۶۲ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح کیا تو اس وقت آپ کی عمر نو برس تھی اور جب حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا تو آپ کی عمر اٹھارہ برس تھی۔

إِنْكَاحُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ الْكَبِيْرَةَ

کسی شخص کا اپنی بڑی بیٹی کا نکاح کرنا

۳۲۶۳ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ عُمَرُ فَأَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ قَالَ سَأَنْظُرُ فِيْ أَمْرِيْ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِيْ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِيْ أَنْ لَّا أَتَزَوَّجَ يَوْمِيْ هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت حفصہؓ جو خنیس بن حذافہ کی بیوی تھیں وہ بیوہ ہوگئیں۔ اور آپ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے مدینہ منورہ میں فوت ہوگئے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا حال ان کے پاس بیان کیا۔ اور میں نے کہا کہ اگر تمہاری خواہش ہو تو میں تمہارا نکاح حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں اپنے حالات دیکھ کر جواب عرض کروں گا پھر ایک ملاقات میں انہوں نے کہا کہ میں ان دنوں نکاح نہیں کروں گا۔ سیدنا فاروق اعظم فرماتے ہیں بعد ازاں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے بھی یہی کہا اگر آپ کو خواہش ہو تو میں آپ کا نکاح حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں۔ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے جتنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر غصہ آیا اتنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر بھی نہ آیا تھا۔ بعد ازاں میری کئی راتیں اسی طرح گزر گئیں۔ بعد ازاں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیام

www.sirat-e-mustaqeem.com

شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ شَيْئًا فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي قَدْ كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا وَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا۔

بھیجا۔ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا۔ بعدازاں میری ملاقات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے شاید تمہیں خفگی اور ناراضگی ہوئی ہو اس وقت جبکہ آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا حال میرے پاس بیان کیا تھا۔ اور میں نے پلٹ کر اس کا کوئی جواب آپ کو نہ دیا۔ آپ نے کہا ہاں اس کی وجہ یہ تھی کہ مجھے علم تھا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہؓ کا ذکر کیا ہے اور میں ایسا آدمی نہیں جو کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بھید کا افشا کروں میں نے اپنے دل میں اس بات کا خیال کر لیا تھا کہ اگر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کریں گے۔ تو میں کر لوں گا۔

اِسْتِئْذَانُ الْبِكْرِ فِي نَفْسِهَا

کنواری عورت کا نکاح کرنے کے لیے اس سے مشورہ کرنا

۳۲۶۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صِمَاتُهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نوجوان بیوہ عورت اپنی ذات کے متعلق اپنے ولی کی نسبت زیادہ مستحق ہے۔ اور نوجوان عورت سے اجازت (اذن) نکاح حاصل کرنا چاہیے۔ اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے۔

۳۲۶۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نوجوان بیوہ عورت اپنی ذات کے متعلق اپنے ولی کی نسبت زیادہ مستحق ہے اور عقلمند (کنواری) سے اجازت نکاح حاصل کرنا چاہیے۔ اور اس کی اجازت خاموشی،

www.sirat-e-mustaqeem.com

رہتا ہے۔

۳۲۶۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَوْلَى بِأَمْرِهَا وَالْيَتِيْمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نوجوان بیوہ عورت اپنی ذات کے معاملہ میں اپنے والی یعنی سرپرست کی نسبت اپنی جان و نفس کی خود زیادہ مالک ہے اور نوجوان باکرہ عورت جب بالغ ہو جائے تو اس سے اذن لیا جائے اور اس کا اذن دینا خاموش رہنا ہے۔

۳۲۶۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ وَالْيَتِيْمَةُ تُسْتَأْمَرُ فَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر عورت کنواری نہ ہو تو اس کے ولی کا اس پر کچھ بس نہیں چلتا اور کنواری عورت سے اجازت لے کر اس کا نکاح کرنا چاہیئے۔ اور پوچھنے کے وقت خاموش رہنا ہی اس کا اقرار اور اجازت دینا ہے۔

اِسْتِيْمَارُ الْأَبِ الْبِكْرَ فِيْ نَفْسِهَا

والد کو چاہیئے کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح کرنے سے قبل اس سے پوچھ لے

۳۲۶۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْمِرُهَا أَبُوْهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو عورت کنواری نہیں وہ اپنی ذات کی خود مالک ہے اور کنواری عورت سے بھی اس کا والد اس کی اجازت لے کر نکاح کرے۔ اور اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے

اِسْتِيْمَارُ الثَّيِّبِ فِيْ نَفْسِهَا

اگر اس عورت کا نکاح کرنا چاہے جو کنواری نہ ہو تو اس عورت سے اجازت لے

۳۲۶۹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ثیبہ عورت کا نکاح اس کے اذن کے بغیر نہ کرنا چاہیئے اور کنواری عورت کا نکاح بھی اس کے اذن اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلَا تُنْكَحُ بِكْرٌ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ إِذْنُهَا أَنْ تَسْكُتَ۔

رضی سے کرنا چاہیئے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنواری عورت کیسے اذن دے گی (یعنی وہ تو بہت شرماتی ہے) آپ نے ارشاد فرمایا اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت اور اذن ہے۔

إِذْنُ الْبِكْرِ

کنواری عورت کے اذن دینے کا بیان

۳۲۷۰ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَأْمِرُوا النِّسَاءَ فِي أَبْضَاعِهِنَّ قِيلَ فَإِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِي وَتَسْكُتُ قَالَ هُوَ إِذْنُهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عورتوں سے ان کی پونجی کے متعلق اجازت اور حکم لے لیا کرو۔ کسی نے عرض کیا کہ کنواری عورت تو شرم کرتی اور خاموش ہو جاتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کا خاموش رہنا اس کا اذن ہے۔

۳۲۷۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نوجوان بیوہ کا نکاح اس کے اذن کے بغیر نہ کرو۔ اور نہ ہی کنواری عورت کا اس کی اجازت کے بغیر۔ لوگوں نے عرض کیا کہ کنواری عورت کس طرح اجازت دے گی۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کا خاموش رہنا ہی اس کا اذن ہے۔

اَلثَّيِّبُ يُزَوِّجُهَا أَبُوْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ

اگر عورت کنواری نہ ہو اور اس کا باپ اس کی مرضی کے خلاف نکاح کر لے تو ایسی عورت کا کیا حکم ہے۔

۳۲۷۲ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت خنساء رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ ان کے والد حضرت خذام نے ان کا نکاح کیا دیا تھا کیونکہ وہ کنواری نہ تھیں تو اسے برا معلوم ہوا۔ لہٰذا یہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَرَدَّ نِكَاحَهُ۔

اَلْبِكْرُ يُزَوِّجُهَا اَبُوْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ

۳۲۷۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَتَاةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتْ اِنَّ اَبِيْ زَوَّجَنِيْ ابْنَ اَخِيْهِ لِيَرْفَعَ بِيْ خَسِيْسَتَهُ وَاَنَا كَارِهَةٌ فَقَالَتِ اجْلِسِيْ حَتّٰى يَأْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْهَا فَدَعَاهُ فَجَعَلَ الْاَمْرَ اِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَزْتُ مَا صَنَعَ اَبِيْ وَلٰكِنْ اَرَدْتُ اَنْ اَعْلَمَ اَنَّ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ۔

۳۲۷۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسْتَامَرُ الْيَتِيْمَةُ فِيْ نَفْسِهَا فَاِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا۔

نکاح توڑ ڈالا۔

اگر کنواری عورت کا نکاح اس کا والد کر دے اور وہ ناراض ہو تو اس کا کیا حکم ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ ان کے پاس ایک نوجوان لڑکی آئی اور کہنے لگی کہ میرے والد نے اپنے بھتیجے کے ساتھ میرا نکاح کر دیا ہے تاکہ میری وجہ سے اس کی نحوست اور خساست جاتی رہے اور میں اس کے ساتھ نکاح ہو جانے پر خوش نہیں ہوں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ بیٹھ جائیں اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف لانے دیں۔ اس کے بعد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضور کو اس کے متعلق اطلاع دی گئی تو آپ نے اس کے والد کو بلا بھیجا اور اس لڑکی کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دے دیا وہ لڑکی کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ بات ہو گئی جو کچھ میرا والد کر چکا یعنی اب تو نکاح ہو چکا اور والد کا کیا ہوا میں نہیں لوٹاتی۔ تاہم میں یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ کیا عورتوں کو بھی اس امر میں کچھ اختیار ہوتا ہے کہ نہیں۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ باکرہ عورت سے اس کی ذات اور نفس کے بارے میں اجازت لی جائے۔ اگر وہ خاموش رہے تو یہی اس کی اجازت ہے۔ اور اگر انکار کیا تو اس پر زبردستی نہیں کی جا سکتی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلرُّخْصَةُ فِي نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

احرام کی حالت میں ہو کر نکاح کرنا درست ہے

۲۲۷۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَفِي حَدِيْثِ يَعْلٰى بِسَرِفَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث کی بیٹی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے اور حضرت یعلی کی حدیث پاک میں مقام سرف کا بھی ذکر ہے۔

۲۲۷۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔

۲۲۷۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَجَعَلَتْ اَمْرَهَا اِلَى الْعَبَّاسِ فَاَنْكَحَهَا اِيَّاهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت میمونہؓ کے وکیل تھے اور انہوں نے آپ کا نکاح حضور علیہ السلام سے کر دیا۔

۲۲۷۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے نکاح کیا اور آپ محرم تھے۔

اَلنَّهْيُ عَنْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

محرم کو نکاح کرنے کی ممانعت

۲۲۷۹ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ۔

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محرم اپنا اور دوسرے کا نکاح نہ کرے اور نہ ہی نکاح کا پیغام دے۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا اور اس سے گزری ہوئی حدیث میں اختلاف ہے تاہم علماء کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث شریف کو ترجیح دی ہے۔ اور اس حدیث شریف کو ممانعت تنزیہی پر محمول

www.sirat-e-mustaqeem.com

کیا ہے۔

۳۲۸۰ عَنْ عثمان عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ۔

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محرم اپنا اور دوسرے کا نکاح نہ کرے۔ اور نہ ہی نکاح کا پیغام دے۔

مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَلَامِ عِنْدَ النِّكَاحِ

نکاح کرنے کے وقت کونسا کلام مستحب ہے

۳۲۸۱ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ۔ وَيَقْرَأُ ثَلٰثَ آيَاتٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز میں تشہد اور حاجت میں تشہد سکھایا نماز اور حاجت میں تشہد سکھایا اور حاجت میں تشہد یہ ہے تمام تعریفیں اللہ جل جلالہ عم نوالہ کے لیے ہیں۔ ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اللہ سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اے اللہ ہمیں ہمارے نفس کی شرارتوں سے پناہ دے۔ اور جس شخص کو اللہ رب العزت ہدایت دے اسے دنیا کی کوئی طاقت گمراہ نہیں کر سکتی اور جس شخص کو اللہ رب العزت اپنی درگاہ سے راندھے اسے کوئی راہ ہدایت پر نہیں لا سکتا۔ اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ رب العزت کے سوا کوئی بھی معبود نہیں۔ اور میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور آپ نے قرآن پاک کی تین آیات تلاوت فرمائیں۔

نوٹ:۔ حاجت سے مراد نکاح وغیرہ ہے اور عبدیت و رسالت پر گواہی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت پر فرض ہے۔ اور جامع ترمذی میں ہے کہ سفیان ثوری نے ان تین آیات کو بیان فرمایا پہلی آیت تو یہ ہے۔ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔ اور دوسری آیت میں ہے يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا اور تیسری آیت میں ہے يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔

پہلی آیت سورۃ آل عمران کے دسویں رکوع کی ابتدا ہے۔ اور اس کا ترجمہ اس طرح ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو جیسے ڈرنے کا حق ہے اور تم صرف حالت ایمان پر ہی وفات پاؤ۔ دوسری آیت سورہ نساء کی ابتدا کی آیت ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اے ایمان والو تم اللہ سے ڈرتے رہو جس کا تم آپس میں واسطہ دیتے ہو اور رشتوں سے آگاہ و خبردار رہو۔ اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح علم ہے۔

تیسری آیت سورۂ احزاب کے آخری رکوع میں ہے۔ اور اس کا ترجمہ یہ ہے۔

اے ایمان والو! اللہ رب العزت سے ڈرتے رہو اور صاف و سیدھی بات کہو جس سے اللہ تعالیٰ تمہارے کام سنوار دے اور گناہ بخش دے اور جو شخص اللہ اور اس کے حبیب کے ارشاد کے مطابق چلا اس نے بہت بڑی مراد کو پالیا۔

٣٢٨٢ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِيْنُهُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَمَّا بَعْدُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی معاملہ میں گفتگو کی تو آپ نے یہ خطبہ پڑھا الحمد للہ تا آخر اما بعد (یعنی توحید اور اثبات رسالت کے بعد مطلب پہ کہ جس کو بڑا اور اہم کام درپیش آئے یا لوگوں کو نصیحت کرنی مقصود و منظور ہو۔ تو وہ مسنون کام کرنے سے پہلے یہ خطبہ پڑھے۔)

مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخُطْبَةِ

خطبہ کے مکروہ ہونے کا بیان

٣٢٨٣ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ تَشَهَّدَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ دو افراد نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خطبہ پڑھا۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى یعنی جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے ہدایت اور بندگی پائی اور جس نے ان کی نافرمانی کی بلاشک و شبہ وہ گمراہ ہوا اور اس نے اپنا راستہ کھو دیا۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سن کر ارشاد فرمایا۔ تو برا خطیب ہے۔

نوٹ:۔ یعنی خطیب مذکور کو یوں کہنا چاہیے تھا۔ ومن یعص اللہ ورسولہ۔ لیکن ایسا نہیں کیا۔ لہٰذا حضور نے انہیں یہ ارشاد فرمایا۔

بَابُ الْكَلَامِ الَّذِيْ يَنْعَقِدُ بِهِ النِّكَاحُ

اس کلام کے بیان میں باب جس سے نکاح ہو جاتا ہے

٣٢٨٤ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اِنِّيْ لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَأْ فِيهَا رَأْيَكَ فَسَكَتَ فَلَمْ يُجِبْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَأْ فِيهَا رَأْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَمْ أَجِدْ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ نَعَمْ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا قَالَ أَنْكَحْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

حاضر تھا۔ اور ایک عورت کھڑی ہو کر کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ میں اپنے آپ کو آپ کے حوالے کرتی ہوں۔ لہٰذا اب جو کچھ آپ کی سمجھ میں آئے سو وہ کیجیے آپ چپ ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا پھر وہ کھڑی ہوئی اور بولی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے تئیں آپ کو بخشا آپ جو چاہیں سو کریں اسی دوران ایک آدمی کھڑا ہوا جو کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ نکاح کرا دیجیے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کوئی مہر وغیرہ ہے؟ اس نے کہا نہیں حضور نے فرمایا جاؤ اور ڈھونڈ کر لاؤ! خواہ تمہیں لوہے کی انگوٹھی ہی ملے اس نے جا کر ڈھونڈا اور تلاش کیا آخر پھر آ کر کہنے لگا۔ حضور نہ تو مجھے کوئی لوہے کی انگوٹھی ملی اور نہ ہی کوئی اور چیز ملی۔ آپ نے پوچھا کیا آپ کو قرآن مجید سے کچھ یاد ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں۔ فلاں فلاں سورت یعنی کچھ سورتیں ہیں۔ سو وہ قرآن مجید یاد ہیں آپ نے فرمایا۔ میں آپ کا نکاح اس عورت سے اس قرآن کے عوض جو آپ کو معلوم اور یاد ہے کرتا ہوں۔

اَلشُّرُوطُ فِي النِّكَاحِ

نکاح کی شروط کا بیان

۳۲۸۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ يُوفَى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے وہ شرط پوری کرنے کے قابل ہے جس سے تمہارے لیے عورت کی شرمگاہ حلال ہوئی یعنی مہر کا ادا کرنا سب سے مقدم ہے۔

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جو شرط کی جائے اس کو پورا کرنا لازمی ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے مہر فرض ہوا اس کے بعد دوسری شرطیں لگیں، لہٰذا جو پہلے اور مقدم ہے اسے پہلے ہی ذکر ہونا چاہیے۔

۳۲۸۶ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ يُوفَى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ۔

(ترجمہ وہی جو اوپر گزرا)

اَلنِّكَاحُ الَّذِي تَحِلُّ بِهِ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لِمُطَلِّقِهَا

اس نکاح کا بیان جس سے تین طلاقیں دی گئی عورت حلال ہو جاتی ہے

۳۲۸۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رفاعہ کی عورت حضور سرور کونین صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَأَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ۔

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں کہ حضرت رفاعہ نے مجھے ایسی طلاق دی جس میں میرا ان کے ساتھ کچھ تعلق نہ رہا۔ یعنی تین طلاق دی تھیں بعد ازاں حضرت عبدالرحمٰن ابن زبیر رضی اللہ عنہ میرے خاوند ہوئے ان کے پاس تو کپڑے کے پلے جیسا ہے یعنی بہت نحیف و نزار اور کمزور ہیں۔ یہ بات سن کر حضرت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور ارشاد فرمایا شاید تم یہ چاہتی ہو کہ تم رفاعہ کے پاس چلی جاؤ! یہ بات کبھی نہیں ہو سکتی! جب تک وہ تمہارے مزے کو نہ چکھے اور تم اس کے مزے کو نہ چکھو۔

نوٹ:۔ یعنی تین طلاق کے بعد صرف دوسرے سے نکاح کرنا کافی نہیں بلکہ اس سے صحبت بھی ضروری ہے جب تک عبدالرحمٰن آپ کے ساتھ وطی نہ کریں گے تو آپ رفاعہ کر جائز اور حلال نہ ہوں گی۔

تَحْرِيْمُ الرَّبِيْبَةِ الَّتِي فِي حَجْرِهِ

اس ربیبہ عورت کے حرام ہونے کا بیان جو مرد کی پرورش میں ہو

۳۲۸۸ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ وَأُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ تُحِبِّيْنَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ يُشَارِكُنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْتَكِ لَا تَحِلُّ لِي فَقُلْتُ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيْدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ

حضرت عروہ حضرت ابوسلمہ کی بیٹی حضرت زینب اور ان کی ماں ام سلمہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ سے راوی ہیں کہ حضرت ام

جلیبہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی تھیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ میری بہن سے نکاح کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری خوشی اور رضامندی اسی میں ہے؟ میں نے کہا ہاں (میں اس پر رضامند ہوں) کیونکہ میں آپ کی اکیلی اور واحد بیوی نہیں (بلکہ مجھ پر سوکنیں ہیں) پھر بہن کی بہتری ہو تو مجھے انتہائی خوشی ہوگی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آپ کی بہن میرے لیے حلال نہیں بعد ازاں میں نے کہا خدا کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تو آپس میں ذکر کرتی تھیں کہ آپ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی درہ کے ساتھ نکاح کرنے۔

فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنَّهَا رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي أَنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ

تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْأُمِّ وَالْبِنْتِ

٣٢٨٩ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْكِحْ بِنْتَ أَبِي يَعْنِي أُخْتَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحِبِّينَ ذٰلِكَ قَالَتْ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ يُشْرِكُنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ تَنْكِحُ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ

کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ام سلمہ کی بیٹی کے متعلق کہتی ہو میں نے کہا ہاں۔ آپ فرمانے لگے اگر وہ بیٹی میری ربیبہ نہ بھی ہوتی تو بھی وہ میرے لیے حلال نہ ہوتی۔ کیونکہ وہ دودھ کے رشتہ میں میری بھتیجی ہیں۔ مجھے اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا اور تم آئندہ کبھی اپنی بہن اور بیٹیوں کو میرے نکاح کے لیے تجویز نہ کرنا۔

ماں اور بیٹی کا جمع کرنا حرام ہے

ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ کہ آپ میری بہن سے نکاح کر لیجئے۔ آپ نے پوچھا کیا آپ یہ بات دل سے چاہتی ہیں؟ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاں! اور میں وہ عورت نہیں جو اپنے خاوند کے پاس اکلوتی ہو۔ بلکہ میں تو تہ دل سے اس بات کی متمنی ہوں کہ میری بہن بھلائی میں شامل ہو جائے۔ آپ نے فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تو سنا ہے کہ آپ درہ سے نکاح کرنے کا ارادہ کرتے ہیں جو حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ آپ نے پوچھا کہ کیا تم ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی کہتی ہو؟ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو ام سلمہ کی بیٹی ہی کا ذکر ہے آپ نے فرمایا خدا کی قسم اگر وہ میری پرورش میں نہ بھی ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہ تھی۔ کیونکہ وہ میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہیں۔ کیونکہ مجھے اور حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کو حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com

تو ثویبہ رضی اللہ عنہا نے دونوں کو دودھ پلایا بعد ازاں آپ نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ کہ آئندہ کبھی اپنی بیٹیوں اور بہنوں کے نکاح کی تجویز میرے ساتھ نہ کرنا۔

۳۲۹۰ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لَوْ أَنِّي لَمْ أَنْكِحْ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِي إِنَّ أَبَاهَا أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم نے سنا ہے کہ آپ ابو سلمہؓ کی بیٹی درہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپ فرمانے لگے کیا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں۔ اگر میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح نہ بھی کرتا تو آپ میرے لیے حلال نہ تھیں کیونکہ اس کا باپ دودھ کے رشتے سے میرا بھائی ہے۔

نوٹ:۔ یعنی درہ مجھے کسی طرح بھی حلال نہیں ہو سکتی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کی ماں میرے نکاح میں ہے لہٰذا وہ میری ربیبہ ہوئی اور ربیبہ حرام ہوتی ہے۔ جبکہ وہ مرد کی پرورش میں ہو اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس کا باپ دودھ کے رشتے سے میرا بھائی ہے۔

تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ

دو بہنوں کا ایک مرد کے نکاح میں جمع ہونا حرام ہے

۳۲۹۱ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي قَالَ فَأَصْنَعُ مَاذَا قَالَتْ تَزَوَّجُهَا قَالَ فَإِنَّ ذَلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكِ قَالَتْ نَعَمْ لَسْتُ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ يَشْرَكُنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي قَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قَالَتْ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ وَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلَا

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو میری بہن کی طرف کچھ رغبت ہے کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا میں کیا کروں ام حبیبہ نے کہا کہ نکاح کر لیجئے۔ آپ نے پوچھا اس نکاح کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ اور اس کام میں آپ کے دل کی خوشی کیا ہے! حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میں اس میں خوش ہوں۔ کیونکہ میں اکیلی نہیں ہوں۔ پھر میں اس بات میں بھی خوش ہوں کہ میری بہن اس بھلائی اور نیکی میں شامل ہو جائے۔ آپ نے فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ میں نے سنا ہے کہ آپ درہ بنت ام سلمہ کو نکاح کا پیغام دے رہے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی درہ جو ابو سلمہ کی بیٹی ہے ام حبیبہ نے عرض کیا ہاں! آپ نے فرمایا اگر وہ میری ربیبہ نہ بھی ہوتیں تو تب بھی میرے لیے حلال نہ تھیں کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تو پھر کبھی اپنی بہنوں اور بیٹیوں کا ذکر میرے سامنے نہ کرنا۔

اَلْجَمْعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا

بھتیجی اور پھوپھی کا جمع کرنا

۳۲۹۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بھتیجی اور پھوپھی کو ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی خالہ اور بھانجی کو جمع کیا جائے۔

۳۲۹۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بھتیجی اور پھوپھی کو ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی خالہ اور بھانجی کو جمع کیا جائے۔

۳۲۹۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی پر بھتیجی اور خالہ پر بھانجی کا نکاح کرنے سے منع فرمایا۔

۳۲۹۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَرْبَعٍ يُجْمَعُ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةُ وَعَمَّتُهَا وَالْمَرْأَةُ وَخَالَتُهَا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں چار عورتوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔ بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ۔ بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا الٹ یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔)

۳۲۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُنْكَحُ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں چار عورتوں

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا

کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔ بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا الٹا یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔

۳۳۹۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ عَلَى خَالَتِهَا.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں چار عورتوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور الٹا اس کا یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔

۳۳۹۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں چار عورتوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔ بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا الٹا یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔

تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا

بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا حرام ہے

۳۳۹۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَعَلَى خَالَتِهَا.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بھتیجی سے پھوپھی پر اور بھانجی سے خالہ پر نکاح نہ کیا جائے۔

۳۴۰۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی کی موجودگی میں بھتیجی سے نکاح کرنے کو منع فرمایا اور اگر بھتیجی نکاح میں ہو تو آپ نے اس کی پھوپھی سے نکاح کرنے کو منع فرمایا۔

۳۴۰۱ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورت کی بھتیجی سے اس کی پھوپھی کے ہوتے ہوئے نکاح نہ کیا جائے۔ اور نہ خالہ کے ہوتے ہوئے بھانجی سے نکاح کیا جائے۔

۳۳۰۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھوپھی کے ہوتے ہوئے بھتیجی سے نکاح نہ کیا جائے اور نہ خالہ کے ہوتے ہوئے بھانجی سے نکاح کیا جائے۔

۳۳۰۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بھتیجی کے ہوتے ہوئے پھوپھی سے اور بھانجی کا خالہ پر نکاح کرنے سے منع فرمایا۔

مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ

دودھ کے باعث کون کون سے رشتے حرام ہوجاتے ہیں

۳۳۰۴ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَرَّمَتْهُ الْوِلَادَةُ حَرَّمَتْهُ الرَّضَاعَةُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدائش کے وقت جتنے رشتے حرام ہوجاتے ہیں۔ اتنے ہی رشتے دودھ پینے کے باعث حرام ہوجاتے ہیں۔ (یعنی رضاعت اور ولادت کا حکم نکاح کے حرام ہونے میں ایک ہی ہے۔)

۳۳۰۵ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمّٰى اَفْلَحَ اِسْتَاْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَحْتَجِبِيْ مِنْهُ فَاِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپؓ کو اطلاع دی گئی کہ آپ کے چچا افلح نامی آپ کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کرتے ہیں اور حضرت افلح دودھ کے رشتے سے چچا تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے پردہ کیا اور اس امر کی اطلاع حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپ ان سے پردہ نہ کریں کیونکہ دودھ سے اتنے ہی لوگ محرم ہوجاتے جتنے رشتے نسب سے محرم ہوجاتے ہیں۔

۳۳۰۶ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دودھ پلانے سے اتنے رشتے (بھی)

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنَ النَّسَبِ۔

۔ حرام ہوتے ہیں جتنے نسب سے حرام ہوتے ہیں

۳۲۷ عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دودھ پلانے سے اتنے ہی رشتے ناطے حرام ہو جاتے ہیں جتنے کہ اولاد یا نسل میں ہونے سے حرام ہوتے ہیں۔

نوٹ:۔ اوران کی تفصیل قرآن مجید کی سورہ نساء میں دی گئی ہے۔

تَحْرِيمُ ابْنَةِ الْأَخِ مِنَ الرَّضَاعَةِ

رضاعی بھائی کی بیٹی کے حرام ہونے کا بیان

۳۲۸ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَكَ تَتُوقُ فِي قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا قَالَ وَعِنْدَكَ أَحَدٌ قُلْتُ بِنْتُ حَمْزَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہم سے الگ ہوتے ہیں اور قریش کی لڑکیوں سے نکاح فرمانے کا شوق رکھتے ہیں (یعنی بنو ہاشم کو چھوڑ کر قریش میں کیوں تلاش کرتے ہیں۔) آپ نے پوچھا کہ تمہارے خیال میں کوئی عورت ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی۔ آپ نے فرمایا وہ تو میری دودھ کے رشتے سے بھتیجی ہے اور وہ میرے لیے حلال نہیں۔

۳۲۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتُ حَمْزَةَ فَقَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا تذکرہ ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہیں۔

۳۳۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدَ عَلَى بِنْتِ حَمْزَةَ فَقَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ وَاللّٰهِ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت حمزہ کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تو دودھ کے ناطے سے میری بھتیجی ہیں۔ خدا کی قسم دودھ ویسے ہی حرام کرتا ہے۔ جیسے کہ نسب حرام کرتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

اَلْقَدْرُ الَّذِیْ یُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَۃِ

کتنا دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے

۳۳۱۱ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ فِیْمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ الْحَارِثُ فِیْمَا اُنْزِلَ اللّٰہُ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَّعْلُوْمَاتٍ یُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَّعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ مِمَّا یُقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ رب العزت کی طرف سے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی گئی۔ عشر رضعات معلومات۔ ان دس گھونٹوں کا حکم معلوم ہے۔ کہ یہ نکاح کو حرام کرتے ہیں پھر پہلی آیت شریفہ اس آیت سے منسوخ ہو گئی۔ یعنی خمس معلومات جس کے معنی پانچ گھونٹ کے ہیں۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور وہ آیت قرآن مجید میں پڑھی جاتی تھی۔

نوٹ:۔ چونکہ قرآن مجید میں آیت مذکورہ نہیں ہے۔ کیونکہ بعد ازاں اس کی تلاوت منسوخ ہو چکی تھی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس امر کی خبر نہ ہوئی تھی اور بعض علماء کے نزدیک اس آیت شریفہ کا حکم باقی رہا۔ بعض علماء کے نزدیک یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا ہے۔ لہٰذا تھوڑا دودھ پینا بھی حرام کر دے گا۔

۳۳۱۲ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرَّضَاعِ فَقَالَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَۃُ وَلَا الْاِمْلَاجَتَانِ وَقَالَ قَتَادَۃُ الْمَصَّۃُ وَلَا الْمَصَّتَانِ۔

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ کسی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے رضاعت کا مسئلہ پوچھا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا۔ ایک یا دو بار چھاتی چوسنے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اسی طرح ہے (مصّ یعنی چوسنا)

۳۳۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّۃُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ سے رضاعت کا مسئلہ پوچھا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا۔ ایک یا دو بار چھاتی چوسنے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

۳۳۱۴ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّۃُ وَالْمَصَّتَانِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک یا دو بار چھاتیوں سے دودھ چوسنا نکاح کو حرام نہیں کرتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۳۱۵ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَتَبْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ نَسْأَلُهُ عَنِ الرَّضَاعَةِ فَكَتَبَ أَنَّ شُرَيْحًا حَدَّثَنَا أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ كَانَا يَقُولَانِ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيَّ حَدَّثَنَا أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا تُحَرِّمُ الْخَطْفَةُ وَالْخَطْفَتَانِ۔۔

سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے رضاعت کے متعلق حضرت ابراہیم بن یزید نخعی کی طرف استفتاء بھیجا۔ آپ نے جواب میں لکھا۔ کہ مجھے حضرت شریح اور حضرت علی اور حضرت مسعود رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ دودھ پینے سے نکاح حرام ہو جاتا ہے اگرچہ تھوڑا ہو یا بہت اور یہ بھی لکھا کہ ابو الشعثاء محاربی نے مجھ سے بیان کیا اور آپ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک یا دو دفعہ اچک لینا نکاح کو حرام نہیں کرتا۔ یعنی ایک یا دو گھونٹ پی لینے سے نکاح باقی رہتا ہے۔

نوٹ :۔ رضاع عورت کا دودھ پینے سے ثابت ہوتا ہے۔ مرد یا جانور کا دودھ پینے سے ثابت نہیں ہوتا اور دودھ پینے سے مراد یہی معروف طریقہ نہیں۔ بلکہ اگر حلق یا ناک میں ٹپکایا گیا۔ جب بھی یہی حکم ہے۔ اور تھوڑا پیا یا زیادہ بہرحال حرمت ثابت ہوگی۔ جبکہ اندر پہنچ جانا معلوم ہو۔ اور اگر چھاتی منہ میں لی مگر یہ معلوم نہیں کہ دودھ پیا کہ حرمت ثابت نہیں (ہدایہ۔ جوہرہ نیرہ)

(بہار شریعت حصہ ہفتم مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز ۳۴)

۳۳۱۶ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ انْظُرْنَ مَا إِخْوَانُكُنَّ وَمَرَّةً أُخْرَى انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَإِنَّ الرَّضَاعَةَ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ بات حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ آئی۔ میں نے آپ کے چہرہ پر غصہ دیکھا بعد ازاں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو دودھ کے رشتے سے میرے بھائی ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم دیکھ لیا کرو کہ کون سے لوگ تمہارے بھائی ہیں اور دوسری دفعہ یوں ارشاد فرمایا۔ کہ اس بات کو اچھی طرح دیکھ لیا کرو کہ دودھ کے رشتے سے کون سی عورتیں تمہاری بہنیں ہیں۔ کیونکہ دودھ پینے کا اعتبار بھوک میں ہے۔

نوٹ :۔ یعنی دودھ کی حاجت کے سن میں جو رضاعت ہو وہی معتبر ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

٣٣١٧ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَإِنَّهَا سَمِعَتْ رَجُلًا يَسْتَأْذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الرَّجُلُ يَسْتَأْذِنُ فِيْ بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ایک روز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاں تشریف فرما تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے سنا کہ کوئی شخص حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے اندر آنے کی اجازت طلب کرتا ہے میں نے کہا اے رسول اللہ یہ آدمی آپکے گھر آنے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے اسے پہچانا تو معلوم ہوا کہ وہ حفصہؓ کے دودھ کے رشتے میں چچا ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں۔ اگر فلاں فلاں شخص زندہ ہوتا تو دودھ کے رشتے سے میرا چچا تھا اور میرے ہاں بھی آیا کرتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دودھ کا رشتہ نکاح کو حرام کر دیتا ہے۔ جیسے اولاد اور نسل میں ہونے سے حرام کر دیتا ہے۔

٣٣١٨ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّيْ أَبُو الْجَعْدِ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَرَدَدْتُهُ وَقَالَ هِشَامٌ هُوَ أَبُو الْقُعَيْسِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنِيْ لَهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے رضاعی چچا ابو الجعد میرے پاس آئے اور میں نے انہیں لوٹا دیا۔ یعنی گھر میں نہ آنے دیا۔ اور ہشام نے کہا وہ ابو القعیس تھے۔ بعد ازاں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ حضور سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اسے گھر میں آنے کی اجازت دو۔

٣٣١٩ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلٰى عَائِشَةَ بَعْدَ آيَةِ الْحِجَابِ فَأَبَتْ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنِيْ لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابو قعیس رضی اللہ عنہ کے بھائی نے مجھ سے گھر کے اندر پردے کی آیت نازل ہونے کے بعد اذن طلب کیا۔ اور میں نے اسے اندر آنے کا اذن نہ دیا۔ اس بات کا تذکرہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے اجازت دیجئے تاکہ وہ گھر میں آئیں۔ کیونکہ وہ دودھ کے رشتے سے تمہارا چچا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھے عورت نے دودھ

www.sirat-e-mustaqeem.com

پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا۔ بعدازاں حضور نے ارشاد فرمایا وہ تمہارے چچا ہیں اور تمہارے پاس آسکتے ہیں۔

٣٣٢٠ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ وَهُوَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابو قعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے گھر کے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کیا۔ حالانکہ وہ دودھ کے رشتے سے میرے چچا تھا۔ جس وقت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسے گھر آنے کی اجازت دو کیونکہ وہ آپ کے چچا ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہ قصہ آیت حجاب آنے کے بعد کا ہے۔

٣٣٢١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي أَفْلَحُ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ ائْذَنِي لَهُ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھ سے میرے چچا افلح نے گھر میں آنے کا اذن پردہ کی آیت اترنے کے بعد مانگا اور میں نے اسے اذن نہ دیا۔ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے آپ سے یہ مسئلہ پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے اجازت دو کیونکہ وہ تمہارا چچا ہے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا بعدازاں آپ نے ارشاد فرمایا اسے اجازت دو تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں وہ تمہارے چچا ہیں۔

٣٣٢٢ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ فَقُلْتُ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهُ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابو قعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے گھر میں آنے کی اجازت طلب کی۔ اور میں نے انہیں اذن نہ دیا۔ اور کہا کہ میں اس وقت تک اجازت نہ دوں گی۔ جب تک حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت حاصل نہ کرلوں۔ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کی

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَقَالَ ائْذَنِي فَإِنَّهُ عَمُّكِ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ

خدمت میں عرض کیا - ابو قعیس کے بھائی افلح آئے اور اندر آنے کی اجازت مانگتے تھے - میں نے انہیں گھر کے اندر نہ آنے دیا اور انکار کر دیا - آپ نے ارشاد فرمایا انہیں گھر کے اندر آنے کی اجازت دو - کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں - میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دودھ ابو قعیس کی بیوی نے پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا آپ نے حکم فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو وہ آپ کے چچا ہیں -

بَابُ رَضَاعِ الْكَبِيرِ

بڑی عمر میں دودھ پلانے کا بیان

۳۳۲۳ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ قَالَتْ قُلْتُ إِنَّهُ لَذُو لِحْيَةٍ فَقَالَ أَرْضِعِيهِ أَنَّهُ يَذْهَبُ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ بَعْدُ.

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہیل کی بیٹی سہلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں - اور عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ مجھے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے منہ پر غصے کا اثر معلوم ہوتا ہے - جب کبھی حضرت سالم میرے پاس تشریف لاتے ہیں - آپ نے ارشاد فرمایا تم انہیں دودھ پلا دو - انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو داڑھی والے ہیں - پھر آپ نے فرمایا - آپ انہیں دودھ پلائیں اور آپ کا یہ دودھ پلانا حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے منہ پر کی چیز کو دور کر دے گا - یعنی حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کا غصہ جاتا رہے گا - حضرت سہلہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس کے بعد حضرت ابو حذیفہ کے چہرہ پر ایسی کوئی چیز نہ دیکھی -

۳۳۲۴ عَنْ عَائِشَةَ رض جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ قَالَ فَأَرْضِعِيهِ قَالَتْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہیل کی بیٹی حضرت سہلہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں کہ میں حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے تیور بدلے ہوئے دیکھتی ہوں - جب سالم گھر میں تشریف لاتے ہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَقَالَ أَلَسْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ ثُمَّ جَاءَتْ بَعْدُ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا رَأَيْتُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ بَعْدُ شَيْئًا أَكْرَهُهُ۔

۳۳۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ أَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ حَتَّى يَذْهَبَ غَيْرَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ فَأَرْضَعَتْهُ وَهُوَ رَجُلٌ قَالَ رَبِيعَةُ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِسَالِمٍ۔

۳۳۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَقَدْ عَقَلَ مَا يَعْقِلُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ بِذٰلِكَ فَمَكَثْتُ حَوْلًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ وَلَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقَالَ حَدِّثْ بِهِ وَلَا تَهَابُهُ۔

آپ نے ارشاد فرمایا تم اسے دودھ پلا دو۔ اس نے عرض کیا کہ کس طرح پلاؤں وہ تو جوان مرد ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا مجھے معلوم نہیں کہ وہ بڑی عمر والے ہیں! بعد ازاں پھر ایک دن حاضر ہو کر کہنے لگی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث فرمایا۔ میں نے حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کو کبھی نہ دیکھا کہ انہوں نے اپنے تیور بدلے ہوں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو اس بات کا حکم فرمایا کہ وہ حضرت ابو حذیفہ کے آزاد کردہ۔ غلام حضرت سالم کو دودھ پلائیں کیونکہ اس طرح حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی (غیرت و غصہ) سرد ہو جائے گا۔ پھر اس عورت نے دودھ حضرت سالم کو پلایا اگرچہ وہ لڑکا نہ تھا بلکہ پورا مرد تھا اور حدیث ہذا میں راوی ربیعہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے لیے رخصت تھی (یعنی یہ حکم حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص تھا۔ بعد کسی کو بڑے پن میں دودھ پلانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی ہے)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہلہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا کہ سالم ہمارے گھر آتے ہیں اور وہ بالغوں کی طرح باشعور ہیں اور سیانے و عقلمند مردوں کی طرح وہ سب باتیں جانتے ہیں۔ تو آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا۔ تو تم انہیں اپنا دودھ پلاؤ اور تمہارے ساتھ ان کا نکاح حرام ہو جائے گا۔

(اسی وجہ سے ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں ایک برس تک ٹھہرا رہا۔ اور میں نے اس حدیث پاک کو بیان نہ کیا۔ بعد ازاں جب میری ملاقات حضرت قاسم سے ہوئی تو آپ نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

فرمایا کہ اس حدیث شریف کو بیان کیجئے اور اسے بیان کرنے میں خوف نہ کیجئے۔

نوٹ:۔ حدیث پاک میں ارشاد فرمایا کہ وہ عاقل بالغ ہے اور عاقل بالغ مردوں کی طرح سب کچھ جانتا ہے بجز یہیں ابن ابی ملیکہؒ نے اس حدیث پاک کو حضرت قاسم کے لیے روایت فرمایا۔ کیونکہ حدیث ہذا اکثر علماء کے مذہب کے خلاف تھی بعد ازاں قاسم کے کہنے پر روایت کرنے لگے۔

۳۲۲۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ فَأَتَتْ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوهُ وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَإِنِّي أَظُنُّ فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ فَأَرْضَعَتْهُ فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالمؓ ان کے گھر والوں کے ساتھ رہا کرتے تھے یعنی جہاں سب لوگ رہتے تھے۔ ان میں مل کر حضرت سالم رضی اللہ عنہ بھی رہائش پذیر تھے۔ اور ان کے لیے کوئی الگ اور جدا گھر نہ تھا بعد ازاں حضرت سہیل کی بیٹی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ اور فرمانے لگیں کہ حضرت سالمؓ عاقل بالغ مرد ہیں اور انہیں سب کچھ معلوم ہے وہ گھر میں آتے ہیں۔ اور میرا خیال ہے کہ حضرت ابو حذیفہ کو ان کا گھر میں آنا ناگوار گزرتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ آپ اسے اپنا دودھ پلا دیں تو اس کے حق میں حرام ہو جائے گی! اس نے حضرت سالمؓ کو دودھ پلا دیا۔ اور بعد ازاں وہ بات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے دل سے جاتی رہی۔ بعد ازاں حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ اور عرض کرنے لگیں کہ میں نے جب سے حضرت سالمؓ کو دودھ پلایا تب سے وہ بات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے دل سے نکل گئی۔

۳۲۲۸ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضْعَةِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُرِيدُ

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات نے انکار کیا اور کہا کہ اس رضاعت کے باعث کسی شخص کو گھر میں آنے کی رخصت اور اجازت نہیں

رِضَاعَةَ الْكَبِيرِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ مَا نُرَى الَّذِي أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ إِلَّا رُخْصَةً فِي رَضَاعَةِ سَالِمٍ وَحْدَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهٰذِهِ الرَّضْعَةِ وَلَا يَرَانَا۔

ہونی چاہئے۔ اس رضاعت کا مطلب یہ ہے کہ بڑی عمر میں اگر کسی شخص کو دودھ پلایا جائے تو اس کی وجہ سے کسی شخص کو گھر میں آنے کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ اور سب نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ حضرت سہلہ کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم فرمایا تھا تو اس کی وجہ سے کسی شخص کو گھر میں آنے کی اجازت نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت سہلہ کو جو حکم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ وہ حضرت سالم کے ساتھ مخصوص تھا۔ اور انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ ہمارے گھر میں اس رضاعت کے سبب کوئی نہ آیا۔

نوٹ:۔ اگر یہ حکم عام ہوتا تو ہم بھی اسے گھروں میں رواج دیتے۔ تاہم یہ حکم عام نہیں۔

۲۲۲۹ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُدْخَلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ مَا نُرَى هٰذِهِ إِلَّا رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً لِسَالِمٍ فَلَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلَا يَرَانَا۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات نے اس مسئلہ کے عام ہونے کا انکار کیا اور اس کے باعث سے وہ کسی کا گھر میں آنا جائز نہ رکھتی تھیں اور سب نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ کسی شخص کے لیے ہمارے ہاں یہ رخصت نہیں بلکہ اس حکم کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سالم کے لیے خاص کیا تھا۔ اور اس رضاعت کی وجہ سے ہمارے ہاں کوئی شخص نہ آئے اور نہ ہمیں کوئی دیکھے (اور کسی شخص کو یہ حکم نہیں۔ کہ وہ اس پر قیاس کر سکے اور اس کی اجازت دے۔

اَلْغِيلَةُ

دودھ پلانے والی عورت سے جماع کرنا

۲۲۳۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جُدَامَةَ بِنْتَ وَهْبٍ حَدَّثَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جدامہ بنت وہب نے روایت کی کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرا خیال تھا کہ میں لوگوں کو دودھ پلانے کی حالت میں جماع کرنے سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

ذَكَرْتُ أَنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ يَصْنَعُهُ وَقَالَ إِسْحٰقُ يَصْنَعُوْنَهُ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ۔

منع کروں۔ بعد ازاں مجھے یاد پڑا کہ فارس اور روم کے لوگ جماع کرتے تھے۔ اور ان کی اولاد کو کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ (اور اسحاق کی روایت میں یَصْنَعُوْنَهُ ہے اور ایک روایت میں یصنعہ ہے۔ تاہم معانی میں کچھ فرق نہیں)۔

نوٹ:۔ اہل عرب کا خیال تھا بچے کی ماں جب بچے کو دودھ پلاتی ہو تو اس سے صحبت نہیں کرنی چاہیئے اور اس سے لڑکا ضعیف اور نحیف و کمزور ہو جاتا ہے۔ یہ خیال درست نہیں۔ البتہ اگر حمل ٹھہر جائے تو اس کا دودھ بچے کو نقصان پہنچاتا ہے۔

بَابُ الْعَزْلِ

عورت کے رحم میں نطفے کو داخل نہ کرنا بلکہ اسے فرج کے باہر گرا دینے کا بیان

۳۳۳۱ عَنْ أَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذُكِرَ ذٰلِكَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا ذَاكُمْ قُلْنَا الرَّجُلُ تَكُوْنُ لَهُ الْمَرْأَةُ فَيُصِيْبُهَا وَيَكْرَهُ الْحَمْلَ وَتَكُوْنُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُصِيْبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوْا فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس امر کا ذکر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تم میں کس چیز کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ ہم نے عرض کیا کہ کسی شخص کی عورت ہے اور وہ اس سے قربت کرتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اس کے باوجود عورت حاملہ نہ ہو۔ اسی طرح لونڈی کے پاس جاتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کو حمل نہ ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم پر ایسا نہ کرنا گناہ نہیں یعنی اگر انزال باہر نکال کر کرو تو کچھ برکت نہیں کیونکہ وہ قدر ہے۔

نوٹ:۔ اللہ جل شانہ کی طرف سے نطفہ کا قرار پانا مقرر ہو چکا ہے اس میں کوئی حیلہ نہیں چلتا۔ اگر اللہ رب العزت کو منظور ہوا کہ حمل ٹھہرے تو وہ تمہیں اس وقت اس کام سے باز رکھے گا اور تم نطفہ کو باہر نہ ڈال سکو گے۔ اور اس کام سے یہ خیال ہی ہرگز نہ کرنا چاہیئے کہ جب ہمارا جی چاہے گا تو ہم نطفہ ٹھہرا لیں گے۔ حالانکہ یہ خیال درست نہیں۔

۳۳۳۲ عَنْ أَبِي سَعِيْدِنِ الزُّرَقِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي تُرْضِعُ وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَا قُدِّرَ فِي الرَّحِمِ سَيَكُوْنُ۔

سیدنا حضرت ابو سعید زرقی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے نطفہ ضائع کرنے کا مسئلہ دریافت کیا۔ اور وہ کہنے لگا کہ میں حمل نہیں ٹھہرانا چاہتا۔ اور میری بیوی میں نطفہ قرار پاتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو کچھ پہلے سے رحم میں رکھا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ یعنی تقدیر کا لکھا

www.sirat-e-mustaqeem.com

نہ رہ سکے گا۔

حَقُّ الرَّضَاعِ وَحُرْمَتُهُ

حق رضاعت کیا ہے اور کس طرح ادا ہو سکتا ہے

۳۳۲۳ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ قَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ۔

جناب حضرت حجاج ابن حجاج نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق رضاعت کس طرح ادا ہو؟ آپ نے ارشاد فرمایا ایک غلام یا لونڈی دینے سے۔

نوٹ:۔ دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا لونڈی مول لے کر دے تاکہ وہ اس کی خدمت کرے۔

الشَّهَادَةُ فِي الرَّضَاعِ

گواہی سے رضاعت کا ثابت ہونا

۳۳۲۴ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقُلْتُ إِنِّي تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنِي امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ۔

سیدنا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا بعدازاں ایک حبشی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت میں فلاں ابن فلاں عورت کے متعلق بیان کیا کہ میں نے اس سے نکاح کیا۔ بعدازاں ایک حبشی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے آپ نے اپنا رخ انور میری طرف سے پھیر لیا۔ میں پھر آپ کے سامنے گیا۔ اور میں نے عرض کیا وہ جھوٹی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو کیسے جھوٹا کہیں وہ اس بات کا اقرار کرتی ہے کہ تم دونوں کو اس نے دودھ پلایا۔ جس سے تو نے نکاح کیا ہے۔ اسے چھوڑ دو۔

نِكَاحُ مَا نَكَحَ الْآبَاءُ

باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنے والے کا حکم

۳۳۲۵ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَقِيتُ خَالِي وَمَعَهُ الرَّايَةُ فَقُلْتُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری ملاقات میرے ماموں سے ہوئی ان کے پاس ایک جھنڈا بھی تھا۔ میں نے پوچھا کدھر کا قصد ہے؟

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَۃَ اَبِیْہِ مِنْ بَعْدِہٖ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَہٗ اَوْ اَقْتُلَہٗ ۔

تو آپ نے جواب دیا کہ مجھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے تاکہ میں اس کی گردن اڑا دوں یا مقتول کر دوں اس کی گردن زدنی کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اپنے والد کی بیوی سے اس کی وفات کے بعد نکاح کر لیا ہے۔

۳۳۳۶ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَصَبْتُ عَمِّیْ وَمَعَہٗ رَایَۃٌ فَقُلْتُ اَیْنَ تُرِیْدُ فَقَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی رَجُلٍ نَکَحَ امْرَاَۃَ اَبِیْہِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَہٗ وَاٰخُذَ مَالَہٗ ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت فرماتے ہیں کہ میری ملاقات اپنے چچا سے ہوئی اور ان کے پاس ایک جھنڈا تھا۔ میں نے دریافت کیا آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں تو انہوں نے مجھے بتایا کہ مجھے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے تاکہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں اس کا مال و دولت لے لوں۔

تَاوِیْلُ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ

اس آیت شریفہ کی تفسیر وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی آیت شریفہ کا نزول کہاں اور کس وقت ہوا

۳۳۳۷ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَیْشًا اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْہُمْ وَظَہَرُوْا عَلَیْہِمْ فَاَصَابُوْا لَہُمْ سَبَایَا لَہُنَّ اَزْوَاجٌ فِی الْمُشْرِکِیْنَ فَکَانَ الْمُسْلِمُوْنَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْیَانِہِنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اَیْ ہٰذَا لَکُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُہُنَّ ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کی طرف لشکر بھیجا (اوطاس طائف میں ایک جگہ کا نام ہے) پھر دشمن سے مقابلہ ہوا۔ انہیں مارا اور ہم ان مشرکوں پر غالب آئے اور ہمارے ہاتھ لونڈیاں لگیں۔ اور ان کے خاوند مشرکوں میں ہی رہ گئے۔ یعنی عورتیں ہاتھ آئیں۔ مسلمانوں نے ان کے ساتھ جماع کرنے سے پرہیز کیا۔ پھر اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے یہ آیت شریفہ والمحصنت من النساء الا ما ملکت ایمانکم۔ یعنی تم پر وہ عورتیں حرام ہیں جو دوسرے آدمیوں کے نکاح میں ہیں۔ لیکن جب تم ان کے مالک ہو جاؤ،

www.sirat-e-mustaqeem.com

تو اس وقت حرام نہیں ملا اور حدیث ہذا میں جو تفسیر آئی ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے۔ اور وہ تفسیر یہ ہے کہ یعنی یہ عورتیں عدت گزرنے کے بعد تمہارے لیے ہیں۔ کیونکہ یہ عورتیں جہاد میں پکڑی گئی تھیں لہٰذا لونڈیاں ہو گئیں۔ اگرچہ ان کے خاوند کافر زندہ ہوں۔ لیکن عدت کے بعد مسلمان ان سے صحبت کر سکتے ہیں۔)

بَابُ الشِّغَارِ

بیٹی یا بہن کے مہر پر نکاح کرنے کی ممانعت کا بیان

۳۲۲۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ شغار کا مطلب ہے کہ دو شخص آپس میں نکاح کریں مثلاً ایک شخص اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے سے کر دے اور اس کے مہر کے بدلے میں اپنے داماد کی بہن سے نکاح کرے۔ جاہلیت کے دور میں ایسا دستور تھا۔ اسلام کی رو سے ایسا نکاح کرنا حرام ہے۔

۳۲۲۹ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں نہ جلب ہے۔ نہ جنب ہے اور نہ شغار۔ اور جس شخص نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

نوٹ:۔ جلب زکوٰۃ میں مصدق کے پاس مال منگوانا۔ اس میں اہل مال و دولت کو تکلیف ہوتی ہے۔ گھوڑ دوڑ میں اپنے گھوڑے کے پیچھے رہنا۔ تاکہ اسے ڈانٹا جائے۔ اور وہ آگے نکل جائے۔ اور جنب یہ کہ دوسرا گھوڑا اپنے ساتھ رکھے جب وہ گھوڑا تھک جائے جس پر سوار تھا۔ تو دوسرے پر سوار ہو جائے یہ بے ایمانی اور شرط کے خلاف ہے۔

۳۲۳۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ فَاحِشٌ وَالصَّوَابُ حَدِيْثُ بِشْرٍ ۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں نہ جلب ہے نہ جنب ہے اور نہ ہی شغار۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ فاحش غلطی ہے اور صحیح حدیث بشر والی ہے۔

تَفْسِيْرُ الشِّغَارِ

شغار کا بیان

۳۲۳۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُّزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُّزَوِّجَهُ ابْنَتَهٗ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا اور شغار کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس کے ساتھ کر دے اس شرط پر کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح اس کے ساتھ کر دے اور وہ دونوں عورتوں کا مہر کچھ بھی مقرر نہ کریں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۳۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَالشِّغَارُ كَانَ يُزَوِّجُ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ أُخْتَهُ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا۔ اور راویوں میں سے عبیداللہ نے بیان فرمایا کہ شغار کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط پر کردے کہ وہ دوسرا آدمی اپنی بہن کا نکاح اس سے کر دے۔

اَلتَّزْوِيجُ عَلَى سُوَرٍ مِّنَ الْقُرْآنِ

قرآن مجید کی سورتیں سکھانے پر نکاح کا بیان

۳۳۴۳ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُ لِأَهَبَ نَفْسِي لَكَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ لَّمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے آپکو آپکے حوالے کرتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا۔ آپ نے نظر اٹھا کر دیکھا۔ بعدازاں آپ نے سرمبارک نیچے کر لیا۔ جب عورت نے دیکھا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں کچھ فیصلہ نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی۔ اسی دوران حضور کے صحابہ کرام میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ اس عورت کو نہیں چاہتے تو آپ اس کا نکاح مجھ سے کرا دیجئے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کچھ ہے۔ اس نے عرض کیا خدا کی قسم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کچھ نہیں آپ نے فرمایا دیکھو اگرچہ تمہیں لوہے کی انگوٹھی بھی مل جائے تو لے آئیے۔ وہ گیا اور واپس آکر کہنے لگا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی تاہم میرا یہ تہبند حاضر ہے۔ اور میں اسے آدھا دے دوں گا آپ نے پوچھا کہ یہ تمہاری چادر کا کیا کریں گی۔ اگر تو پہنے تو اس کیلئے کچھ نہیں اگر وہ پہنے گی تو ننگا رہے گا وہ آدمی دیر تک بیٹھا رہا۔ بعدازاں اٹھ کر چلا اور آپ اس کی طرف آپ نے جاتے وقت دیکھا۔ آپ نے

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ هَلْ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۔

حکم فرمایا۔ وہ بلایا گیا۔ جب وہ آیا تو آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہیں قرآن مجید میں سے کچھ علم ہے؟ اس نے عرض کیا۔ مجھے فلاں فلاں سورت یاد ہے آپ نے وہیں ارشاد فرمایا کہ حفظ کر کے سنا سکتا ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے اس عورت کو تمہاری ملک میں اس قرآن مجید کے بدلے کر دیا جو تمہیں یاد ہے۔

اَلتَّزْوِيجُ عَلَى الْإِسْلَامِ

اس شرط پر نکاح کرنا کہ مرد مسلمان ہو جائے

۳۳۴۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ صِدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْإِسْلَامَ أَسْلَمَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ أَبِي طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَإِنْ أَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَأَسْلَمَ فَكَانَ صِدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سُلیم سے نکاح فرمایا اور ان کا مہر اسلام تھا۔ حضرت ام سلیم حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے پہلے مسلمان ہوئیں۔ بعد ازاں ابو طلحہؓ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا ام سلیمؓ نے جواب دیا کہ میں تو مسلمان ہو چکی ہوں اگر تو بھی مسلمان ہو جائے تو میں تجھ سے نکاح کر لوں گی۔ بعد ازاں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے اور ان کا مہر اسلام قرار پایا۔

۳۳۴۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَبَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا مِثْلُكَ يَا أَبَا طَلْحَةَ يُرَدُّ وَلٰكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ وَأَنَا امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَكَ فَإِنْ تُسْلِمْ فَذَاكَ مَهْرِي وَلَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَأَسْلَمَ فَكَانَ ذٰلِكَ مَهْرَهَا قَالَ ثَابِتٌ فَمَا سَمِعْتُ بِامْرَأَةٍ قَطُّ كَانَتْ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم کو نکاح کا پیغام دیا حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا۔ اللہ کی قسم اے ابو طلحہ آپ رد کرنے کے قابل نہیں (یعنی آپ کی بات مانی جائے گی) مگر صرف اس واسطے کہ آپ کافر ہیں اور میں مسلمان ہوں میرے لیے جائز اور حلال نہیں کہ میں تجھ سے نکاح کروں ہاں اگر تم اسلام لے آؤ گے تو تمہارا مسلمان ہونا مہر ہو جائے گا۔ اور کچھ مہر مقرر نہیں کرتی (اور میں مہر کی جگہ اسلام لانے کو ہی سمجھتی ہوں۔ اور آپ سے کسی اور چیز کی درخواست نہیں کروں گی) بعد ازاں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے اور مہر وہی رہا حضرت ثابت

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَهْرًا قَطُّ مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ الْإِسْلَامَ فَدَخَلَ بِهَا فَوَلَدَتْ لَهُ.

(جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بعد راوی ہیں) فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی ایسی عورت نہیں سنی جس کا مہر ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بزرگ اور بہتر ہو۔ کیونکہ حضرت ام سلیم کا مہر اسلام تھا اور اسلام سے بڑھ کر کون سی چیز ہو سکتی ہے) ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے قربت کی اور آپ کے نطفے سے بچے پیدا ہوئے۔

التَّزْوِيجُ عَلَى الْعِتْقِ

آزاد کرنے کو مہر قرار دے کر نکاح کر لینے کا بیان

۳۳۴۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَهُ صَدَاقَهَا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد فرمایا اور آپ نے آزاد کرنے کو مہر قرار فرمایا۔

۳۳۴۷ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد فرمایا۔ اور آزادی ہی کو اپنا مہر مقرر فرمایا۔

عِتْقُ الرَّجُلِ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

لونڈی کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کرنے کا اجر

۳۳۴۸ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا وَعَبْدٌ يُؤَدِّي حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الْكِتَابِ.

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین افراد کو دگنا اجر و ثواب ملے گا۔ پہلا وہ شخص جس کے پاس لونڈی ہو اور اس نے اس طرح ادب سکھایا ہو جس طرح ادب سکھانے کا حق ہے۔ اور اس طرح علم سکھایا جیسے علم سکھانے کا حق ہے (یعنی علم و ادب میں اسے لائق اور فائق کیا) اور وہ آزاد کرنے کے بعد اس سے نکاح کرے اور دوسرا وہ غلام جو اپنے مالک اور اللہ جل جلالہ کا حق ادا کرے اور وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ایمان لائے۔

۳۳۴۹ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

جَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ

جس شخص نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا اور پھر اس سے نکاح کر لیا اس کیلئے آزاد کرنے اور نکاح کرنے کے دو اجر ہیں۔

اَلْقِسْطُ فِي الْأَصْدِقَةِ

مہروں میں عدل اور انصاف کرنے کا بیان

٣٣٤٠ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَتُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ فَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فِيهِنَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ إِلٰى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَالَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ أَنَّهُ يُتْلٰى فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولٰى الَّتِي فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ

سیدنا حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے اس آیت شریفہ کی تفسیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کی وہ آیت یہ ہے کہ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ یعنی اور اگر ڈر ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند آئیں حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میری بہن کے بیٹے۔ اس آیت میں ان عورتوں کا بیان ہے۔ جو اپنے والیوں کے پاس پرورش پاتی ہیں اور وہ لڑکیاں اس مال سے حصہ پاتی ہیں جو انہیں ورثہ کے سبب سے ملا ہے۔ ان کے والیوں نے اس کی صورت۔۔۔ جمال دیکھ کر یوں چاہا کہ وہ انہیں اپنے نکاح میں لے لیں۔ مگر صرف اتنے ہی مال سے جتنا انہیں غیر آدمی دے سکتا ہے۔ یعنی آپ ان سے نکاح نہ کریں اور دوسروں سے ان کا نکاح کر دیں تو دوسرا مہر زیادہ دے گا۔ لیکن والی یہ چاہتے ہیں کہ وہ بے انصافی کر کے تھوڑے مال پر ان کو اپنے نکاح میں دبیں سو اللہ جل شانہ نے ان کے ساتھ کم مہر پر نکاح کرنے سے منع فرمایا۔ اور حکم ہوا کہ اگر نکاح کرنا چاہتے ہو تو ان کے معاملہ میں انصاف کرو اور اعلیٰ درجے کا مہر مقرر کرو۔ وگرنہ ان کے سوا جسے چاہو اس کے ساتھ نکاح کرو، عروہ نے کہا۔ بعد ازاں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کہ اس معاملے کے بعد لوگوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معاملے کے متعلق استفتاء کیا اور اللہ ذی الجلال والاکرام

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَكُونُ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ
عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ فِي الْآيَةِ
الْأُخْرٰى وَتَرْغَبُوْنَ أَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ
رَغْبَةَ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيْمَتِهِ
الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِهٖ حِيْنَ
تَكُوْنُ قَلِيْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ
فَنُهُوْا أَنْ يَنْكِحُوْا مَا رَغِبُوْا
فِيْ مَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ
إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ
عَنْهُنَّ۔

نے یہ آیت نازل فرمائی وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ إِلٰى قَوْلِهٖ وَتَرْغَبُوْنَ أَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ یعنی تجھ سے عورتوں کے متعلق پوچھتے ہیں تو آپ فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے بارے فتویٰ صادر فرماتا ہے۔ اور وہ جو تمہیں ہیں نے کتاب میں سنائی ہیں۔ لہٰذا تم جن یتیم عورتوں کو ان کا مقررشدہ حق نہیں دیتے اور چاہتے ہو کہ انہیں نکاح میں لے لو اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس پچھلی آیت میں اللہ رب العزت نے جو یہ فرمایا وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اس سے پہلی آیت شریفہ مراد ہے یعنی قرآن: وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اور دوسری آیت میں فرمایا وَتَرْغَبُوْنَ أَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اس آیت سے یہ غرض ہے کہ جو یتیم لڑکیاں تمہاری پرورش میں ہیں اگر وہ مال و دولت اور حسن وجمال میں اچھی نہ ہوں تو ان کی طرف رغبت نہیں کرتے۔ لہٰذا تمہیں ان سے نکاح کرنا ممنوع ہوا جن کے مال کی رغبت کرتے ہو کیونکہ رغبت کے باوجود مہر میں کمی کرنا بے انصافی ہے۔

۲۲۵۱ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ
عَائِشَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ فَعَلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى
اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوْقِيَّةً وَنَشٍّ وَذٰلِكَ
خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ۔

سیدنا حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے بتایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ اور نش کیا اور اس کے پانچ سو درہم ہوئے۔

۲۲۵۲ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ الصَّدَاقُ
إِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوَاقٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مہر دس اوقیہ تھا۔

۲۲۵۳ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ قَالَ قَالَ عُمَرُ
بْنُ الْخَطَّابِ أَلَا لَا تُغْلُوْا صُدُقَ
النِّسَاءِ فَإِنَّهٗ لَوْ كَانَ مَكْرُمَةً فِي
الدُّنْيَا أَوْ تَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

سیدنا حضرت ابوعجفا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا خبردار عورتوں کے مہروں میں غلو اور زیادتی نہ کیا کرو کیونکہ اگر ایسا کرنا دنیا میں عزت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَانَ أَوْلَاكُمْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصْدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أُصْدِقَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِهِ أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُغْلِي بِصَدُقَةِ امْرَأَتِهِ حَتَّى يَكُونَ لَهَا عَدَاوَةٌ فِي نَفْسِهِ وَحَتَّى يَقُولَ كُلِّفْتُ لَكُمْ عِلْقَ الْقِرْبَةِ وَكُنْتُ غُلَامًا عَرَبِيًّا مُوَلَّدًا فَلَا أَدْرِي مَا عِلْقُ الْقِرْبَةِ قَالَ وَأُخْرَى يَقُولُونَهَا لِمَنْ قُتِلَ فِي مَغَازِيكُمْ أَوْ مَاتَ قُتِلَ فُلَانٌ شَهِيدًا أَوْ مَاتَ فُلَانٌ شَهِيدًا وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ قَدْ أَوْقَرَ عَجُزَ دَابَّتِهِ أَوْ دَفَّ رَاحِلَتِهِ ذَهَبًا أَوْ وَرِقًا يَطْلُبُ التِّجَارَةَ فَلَا تَقُولُوا ذَاكُمْ وَلَكِنْ قُولُوا كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ مَاتَ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ۔

پرہیزگاری ہوتا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کے اولین مستحق تھے۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی اور لڑکی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ مقرر نہیں فرمایا۔ اور آدمی اپنی بیوی کے مہر میں غلو اور زیادتی کرتا ہے۔ یہاں تک اس کو اپنی بیوی سے دشمنی ہو جاتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں نے تمہارے لیے مشک کی رسی کی تکلیف اٹھائی (عرق کا ماحصل ہے یعنی پسینہ میں ہی لایا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مجھے پسینہ آیا جیسے تکلیف سے مشک پسیجتی ہے)۔ ابو العجفاء کہتے ہیں کہ میں ایک خالص عرب نہ تھا تو مجھے معلوم نہ ہوا کہ علق القربۃ کسے کہتے ہیں۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ لوگ ایک اور بات کیا کرتے ہیں۔ تم میں سے جو شخص لڑائی میں مارا جائے یا مر جائے تو کہتے ہیں کہ وہ شہید ہوا اور مارا گیا اور غالباً اس نے اپنے اونٹ کی سرین پر بوجھ لاد رکھا ہو یا کجاوے پر سونے چاندی کا کوئی سامان سوداگری لادا ہو (یعنی اس کی نیت خالص جہاد کی نہ ہو) تو تم ایسا مت کہو۔ بلکہ اس طرح کہو جیسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے جو شخص اللہ کی راہ میں فوت ہو وہ جنت میں جائے گا۔ اور کسی شخص کے متعلق کچھ نہ کہو اللہ رب العزت کو معلوم ہے کہ اس کی نیت اور ارادہ کیا تھا۔

۳۳۵۲ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ زَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ وَأَمْهَرَهَا أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَجَهَّزَهَا مِنْ عِنْدِهِ وَبَعَثَ بِهَا مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَلَمْ يَبْعَثْ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ وَكَانَ مَهْرُ نِسَائِهِ أَرْبَعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا۔ در آنحالیکہ وہ حبش کی سرزمین پر تھیں۔ وہاں کے بادشاہ نے جس کا نام نجاشی تھا۔ نکاح کر کے جہیز وغیرہ اپنی جیب سے دیا۔ اور چار ہزار درہم مہر مقرر کیا۔ اور اسے حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ دے کر بھیجا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو ایک حبہ نہیں بھیجا تھا۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج

www.sirat-e-mustaqeem.com

عطرات کا مہر چار سو درہم تھا۔

اَلتَّزْوِيجُ عَلٰى نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ

سونے کی ایک گٹھلی پر نکاح کرنا

۳۲۷۹ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهٖ اَثَرُ الصُّفْرَةِ فَسَاَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ سُقْتَ اِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اس وقت آپ کے کپڑے یا بدن پر پیلا دھبہ لگا ہوا تھا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا۔ آپ نے جواب دیا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے پوچھا۔ تو نے کیا مہر دیا۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ سونے کی ایک گٹھلی۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی کا کیوں نہ ہو۔

عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ بَشَاشَةُ الْعُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ كَمْ اَصْدَقْتَهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر شادی کی خوشی کا نشان دیکھا اس وقت میں نے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے۔ تو آپ نے پوچھا کہ تم نے اس کا کیا مہر باندھا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ایک سونے کی گٹھلی پر۔

۳۲۸۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ عَلٰى صِدَاقٍ اَوْ حِبَاءٍ اَوْ عِدَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ اُعْطِيَهٗ وَاَحَقُّ مَا اُكْرِمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهٗ اَوْ اُخْتُهٗ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس عورت نے مہر یا بخشش پر یا بخشش کے وعدہ پر نکاح کیا تو یہ سب چیزیں عورت کی ہیں۔ اور جو چیز عقد نکاح کے بعد ہوگی وہ دینے والے کا حق ہے۔ اور انسان کی عزت و بزرگی بہن و بیٹی کے سبب سے ہے

نوٹ:۔ ۱۔ یعنی اگر بہن اور بیٹی کو دینے دلانے سے خوش رکھے گا تو وہ تحسین و آفرین کا مستحق ہوگا۔

۲۔ نکاح باندھنے سے پہلے جو کچھ عورت کو دے دیا یا دینے کا اقرار کیا تو وہ عورت کا مال ہوگا اور اس میں خاوند

www.sirat-e-mustaqeem.com

وغیرہ کا کچھ تعلق نہیں۔ اور جو کچھ نکاح باندھنے کے بعد عورت کو دیا جاتا ہے۔ وہ دینے والے کا حق ہے۔ یعنی اس میں دینے والے کا دعویٰ چل سکتا ہے۔ اور اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ سسرال والوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے۔

إِبَاحَةُ التَّزَوُّجِ بِغَيْرِ صَدَاقٍ

۳۳۵۸ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا أُتِيَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَّلَمْ يَفْرِضْ لَهَا فَتُوُفِّيَ قَبْلَ أَنْ يَّدْخُلَ بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ سَلُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْهَا أَثَرًا قَالُوْا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا نَجِدُ فِيْهَا يَعْنِي أَثَرًا قَالَ أَقُوْلُ بِرَأْيِي فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ لَهَا كَمَهْرِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَشْجَعَ فَقَالَ فِي مِثْلِ هٰذَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فِي امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بِرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ تَزَوَّجَتْ رَجُلًا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَّدْخُلَ بِهَا فَقَضٰى لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ صَدَاقِ نِسَائِهَا وَلَهَا الْمِيْرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَرَفَعَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدَيْهِ وَكَبَّرَ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ فِي هٰذَا

مہر کے بغیر نکاح کرنے کی اباحت اور جواز کا بیان

سیدنا حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقدمہ آیا۔ اس طرح کہ ایک شخص نے کسی عورت کے ساتھ نکاح کیا اور اس میں مہر کا کچھ حصہ نہ رکھا تھا۔ یعنی مہر کی تعیین نہ کی۔ اور وہ شخص صحبت کرنے کے بغیر فوت ہو گیا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں سے پوچھو کیا تمہیں اس مسئلہ کے بارے میں کوئی حدیث معلوم ہے؟ لوگوں نے کہا ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنی عقل و دانش سے کہوں گا اگر درست ہوا تو یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ کہ ارشاد فرمایا اس عورت کو مہر مثل دینا چاہیے! یعنی اس طرح کا مہر جو اس عورت کے قبیلے اور خاندان کی دوسری عورتوں کا ہے جو اس عورت کی ہم عمر ہیں۔ اس عورت کا مہر دلیا ہی ہے۔ اور یہ بغیر زیادتی اور نقصان کے ہے اور اس عورت کا حصہ اس کے ترکے میں بھی ہے۔ اور اسے عدت بھی گزارنی چاہیے۔ یہ بات سن کر ایک قبیلہ اشجع کا ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ ہماری ایک عورت کے جھگڑے کا فیصلہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا تھا۔ اس عورت کو بروع بنت واشق کہتے ہیں اور اس نے ایک شخص سے نکاح کیا پھر وہ فوت ہو گیا اور اسے یہ بھی توفیق نہ ملی کہ وہ صحبت کرتا پھر اس کے لیے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مہر کا حکم فرمایا۔ جو اس عورت جیسی دوسری عورتوں کا تھا اور اس کو میراث میں شامل کیا اور اس عورت کے لیے

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْحَدِيثَ الْاَسْوَدَ غَيْرُ زَائِدَةَ۔

عدت کا حکم کیا یہ بات سن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھائے اور خوش ہو کر اللہ اکبر کہا۔ کہ آپ کا فیصلہ درست نکلا۔ امام نسائی نے فرمایا کہ زائدہ کے سوا ایسی حدیث میں اسود کا ذکر کسی نے نہیں کیا۔

۳۳۵۹ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ اُتِيَ فِي امْرَاَةٍ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صِدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَاخْتَلَفُوا اِلَيْهِ قَرِيبًا مِنْ شَهْرٍ لَا يُفْتِيهِمْ ثُمَّ قَالَ اَرٰى لَهَا صِدَاقَ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَشَهِدَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ مِثْلَ مَا قَضَيْتَ۔

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں۔ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت کا جھگڑا پیش ہوا اور وہ جھگڑا یہ تھا کہ ایک عورت سے کسی شخص نے نکاح کیا اور اس کا مہر مقرر نہ کیا۔ اور نہ ہی اس سے صحبت کی اور وہ ویسے ہی فوت ہو گیا۔ لوگ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں یہ مسئلہ معلوم کرنے کے لیے ایک ماہ تک چکر لگاتے رہے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں فتویٰ نہ دیا۔ آخر ایک دن آپ ارشاد فرمانے لگے کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس عورت کا مہر اس کے کنبے کی عورتوں کی طرح ہے نہ ہی یہ کم ہے اور نہ زیادہ اور اس کے لیے میراث بھی ہے۔ نیز عدت گزارنا بھی اس پر لازم ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بات پر حضرت معقل بن سنان نے گواہی دی اور فرمایا کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع واشق کی بیٹی کے جھگڑے کا فیصلہ اسی طرح کیا تھا جیسے آپ نے کیا ہے۔

۳۳۶۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَمَاتَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا قَالَ الصِّدَاقُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ فَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِهِ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ۔

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے مقدمے میں حکم فرمایا جس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور مر گیا۔ اور اس کا مہر مقرر نہ کیا۔ اور نہ ہی صحبت کی اس طرح کہ ایسی عورت کو مہر اور میراث دلایا جائے۔ یہ سن کر حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے واشق کی بیٹی بروع کے حق میں اسی طرح کا فیصلہ سنا تھا۔

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی ایک روایت

٣٣٦٣ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ أَتَاهُ قَوْمٌ فَقَالُوا إِنَّ رَجُلًا مِنَّا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَجْمَعْهَا إِلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا سُئِلْتُ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ هٰذِهِ فَأْتُوْا غَيْرِيْ فَاخْتَلَفُوْا إِلَيْهِ فِيْهَا شَهْرًا ثُمَّ قَالُوْا لَهُ فِيْ آخِرِ ذٰلِكَ مَنْ نَسْأَلُ إِنْ لَمْ نَسْأَلْكَ وَأَنْتَ مِنْ أَجِلَّةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَلَا نَجِدُ غَيْرَكَ قَالَ سَأَقُوْلُ فِيْهَا بِجَهْدِ رَأْيِيْ فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَمِنِّيْ وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مِنْهُ بَرِيْءٌ أَرٰى أَنْ أَجْعَلَ لَهَا صَدَاقَ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَ وَذٰلِكَ بِسَمْعِ أُنَاسٍ مِنْ أَشْجَعَ فَقَامُوْا فَقَالُوْا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَضَيْتَ بِمَا قَضٰى بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ مِنَّا يُقَالُ لَهَا بِرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ قَالَ فَمَا رُؤِيَ

زردی ہے۔

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کسی قوم کے لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ جناب ایک شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا تھا۔ نہ ہی اس کا مہر مقرر کیا اور نہ ہی اس سے صحبت کی۔ اور اس حالت میں فوت ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ ایسا مشکل مسئلہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد آج تک کسی شخص نے ہم سے نہیں پوچھا۔ لہٰذا تم کسی اور شخص کے پاس جاؤ غرض ان لوگوں نے ان کا پیچھا ایک ماہ تک کیا اور آخر کہنے لگے کہ ہم کس کے پاس جائیں اور کس سے پوچھیں؟ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے تمہارے جیسے بزرگ اس شہر میں نہیں ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اب میں اپنی رائے کے زور سے بیان کرتا ہوں اگر یہ درست اور صواب ہوا تو اللہ کی جانب سے ہے جو وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے اور اگر خطا اور غلط ہوا تو یہ میرا قصور ہے اور شیطان کا۔ کیونکہ اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم دونوں خطاء اور غلطی سے بری ہیں میری عقل و دانش میں اسے اتنا مہر دینا چاہیئے جتنا اس طرح کی دوسری عورتوں کا ہے۔ نہ اس سے کم اور نہ زیادہ، اور اس کے لیے میراث بھی ہے۔ اور اسے چار ماہ دس دن عدت گزارنی چاہیئے۔ اور کہا کچھ لوگوں نے اشجع سے یہ مسئلہ سنا۔ پھر سب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے ایسا فیصلہ فرمایا جیسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری قوم کا فرمایا تھا۔ اور اس عورت کا نام بروع بنت واشق مشہور تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ کو ایسا خوش کبھی نہیں دیکھا مگر اسلام لانے کے وقت

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَبْدُ اللّٰهِ فَرَحَ فَرْحَةً يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِإِسْلَامِهِ -

یعنی یہ بات سن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے کیونکہ ان کی رائے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کے مطابق ہو گئی۔

نوٹ:- حدیث ہذا سے اجماع اور قیاس پر دلیل اور برہان ملتی ہے۔

هِبَةُ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ بِغَيْرِ صَدَاقٍ

ایسی عورت کا بیان جس نے اپنے آپ کو کسی مرد کے لیے بلا مہر ہبہ کر دیا ہو

۳۲۶۲ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَ مَا أَجِدُ شَيْئًا قَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَكَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ -

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک عورت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یارسول اللہ میں اپنی جان کو آپ کی خدمت اقدس میں ہبہ کرتی ہوں اور یہ کہنے کے بعد دیر تک کھڑی رہی اتنے میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کو اس عورت کی خواہش نہیں تو آپ میرے ساتھ اس کا نکاح کرا دیجئے۔ آپ نے پوچھا کیا تیرے پاس کچھ ہے؟ اس نے عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور ڈھونڈو خواہ تمہیں لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ملے۔ وہ تلاش کرنے گیا اور اسے کچھ نہ ملا! آپ نے اسے پوچھا کیا تمہیں قرآن مجید میں سے کچھ یاد ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اس عورت کا نکاح تم سے کر دیا۔ اس قرآن مجید کے بدلے جو تمہیں یاد ہے۔

بَابُ إِحْلَالِ الْفَرْجِ

فرج کا کسی شخص کے لیے حلال کرنا

۳۲۶۳ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ جَلَدْتُهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے لیے جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تھا یہ حکم ارشاد فرمایا۔ کہ اگر اس کی بیوی نے وہ عورت حلال کر دی تھی تو میں اسے سو کوڑے ماروں گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَارْجُمْهُ۔ اور اگر حلال نہیں کی تھی تو میں اس کو رجم کروں گا۔

نوٹ:۔ کیونکہ جب مالک نے لونڈی کا فرج کسی شخص کے لیے حلال کر دیا تو وہ حلال نہیں ہوتی تاہم شبہ کی وجہ سے زنا کی حد جاری نہیں ہوگی اور اسے تعزیر کے طور پر سو کوڑے مارے جائیں گے۔

۳۳۶۵ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُنَيْنٍ وَيُنْبَزُ قُرْقُورًا اَنَّهُ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهِ فَرُفِعَ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فَقَالَ لَاَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ فَكَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهُ فَجُلِدَ مِائَةً قَالَ قَتَادَةُ فَكَتَبْتُ اِلَى حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ فَكَتَبَ اِلَيَّ بِهٰذَا۔

سیدنا حضرت جیب بن سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس اس شخص کا جھگڑا آیا جس کا نام عبدالرحمٰن بن حنین تھا، اور لوگ اسے قرقور کے نام سے بھی پکارتے تھے اور جھگڑا یہ تھا کہ اس شخص نے بیوی کی لونڈی کے ساتھ زنا کیا۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں اس طرح فیصلہ کروں گا جس طرح حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا۔ اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تیری بیوی نے تیرے لیے لونڈی حلال کر دی تو میں تجھے کوڑے ماروں گا ورنہ تجھے پتھروں سے رجم کروں گا۔ آخر یہ ہوا کہ اسے سو کوڑے مارے گئے۔ کیونکہ اس کی بیوی نے اسے وہ لونڈی حلال کر دی تھی۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جیب بن سالم رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا اور انہوں نے مجھے یہی لکھ بھیجا تھا۔

۳۳۶۶ عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ رَجُلٍ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهِ اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهُ فَاجْلِدْهُ مِائَةً وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهُ فَارْجُمْهُ۔

حضرت نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تھا یہ فیصلہ کیا کہ اگر اس کی بیوی نے اس کے لیے حلال کر دی تھی تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور اگر حلال نہیں کی تھی تو اسے سنگسار کیا جائے۔

---

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۳۶۷ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ وَطِئَ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا وَإِنْ كَانَ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا۔

سیدنا حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا فیصلہ فرمایا۔ کہ اس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تھا۔ اس طرح پر اگر اس مرد نے اس سے زبردستی زنا کیا تو وہ لونڈی آزاد ہو گی اور مرد کو اس طرح کی لونڈی اپنی بیوی کو دینی ہو گی اور اگر اس کی مرضی سے کیا تو وہ لونڈی مرد کی ہو گی اور ایسی ہی لونڈی بیوی کو خرید کر دے گا۔

۳۳۶۸ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ أَنَّ رَجُلًا غَشِيَ جَارِيَةً لِامْرَأَتِهِ فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ مِنْ مَالِهِ وَعَلَيْهِ الشَّرْوَى لِسَيِّدَتِهَا وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لِسَيِّدَتِهَا وَمِثْلُهَا مِنْ مَالِهِ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا۔ بعد ازاں یہ معاملہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش ہوا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر اس آدمی نے زبردستی اور اس کی ناراضگی سے زنا کیا تو وہ لونڈی آزاد ہو گئی اسکے مال سے یہ شخص دوسری لونڈی خرید کر اپنی بیوی کو دے اور اگر زبردستی نہیں کی بلکہ خوشی اور رضا مندی سے یہ کام ہوا تو یہ لونڈی اس کی ہو گی جس کی پہلی تھی۔ اور اپنے مال میں سے اس شخص پر دوسری لونڈی دینی واجب ہو گی۔

تَحْرِيمُ الْمُتْعَةِ

متعہ کے حرام ہونے کا بیان

۳۳۶۹ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا لَا يَرَى بِالْمُتْعَةِ بَأْسًا فَقَالَ إِنَّكَ تَائِهٌ أَنَّهُ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

حضرت محمد رضی اللہ عنہ کے دو بیٹوں جناب حسن اور عبداللہ نے اپنے والد سے روایت فرمائی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی کہ ایک شخص متعہ کی حرمت کو کچھ نہیں سمجھتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو گمراہ ہے۔ کیونکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خیبر کے دن متعہ اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔

۳۳۷۰ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَلُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ جو گدھا شہری نہ ہو لیکن گورخر حلال ہے)

۳۳۷۱ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن عورتوں سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى يَوْمَ حُنَيْنٍ وَ قَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ مِنْ كِتَابِهٖ۔

متعہ کرنے سے منع فرمایا اور ابن مثنیٰ فرماتے ہیں کہ آپ نے یوم حنین کو منع فرمایا۔ یوں ہی جناب عبدالوہاب نے اپنی کتاب میں سے حدیث بیان کی۔

۳۳۰۲ عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَ رَجُلٌ اِلَى امْرَاَةٍ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا اَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِيْنِيْ فَقُلْتُ رِدَائِيْ وَ قَالَ صَاحِبِيْ رِدَائِيْ وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِيْ اَجْوَدَ مِنْ رِدَائِيْ وَ كُنْتُ اَشَبَّ مِنْهُ فَاِذَا نَظَرَتْ اِلٰى رِدَاءِ صَاحِبِيْ اَعْجَبَهَا وَ اِذَا نَظَرَتْ اِلَيَّ اَعْجَبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ اَنْتَ وَ رِدَاؤُكَ يَكْفِيْنِيْ فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مِنْ هٰذِهِ النِّسَآءِ اللَّاتِيْ يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا۔

سیدنا حضرت سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کرنے کی اجازت بخشی تو میں اور ایک دوسرا آدمی قبیلہ بنو عامر کی ایک عورت کے پاس گئے اور ہم نے اپنی خواہش اس سے بیان کی۔ اس نے پوچھا کہ مجھے کیا دو گے؟ میں نے کہا کہ میں تمہیں چادر دیتا ہوں اور میرے ساتھی نے بھی یہی کہا۔ میرے ساتھی کے پاس مجھ سے اچھی چادر تھی۔ لیکن میں اس سے کم سن تھا اور اس سے زیادہ نوجوان تھا۔ جب وہ عورت میرے ساتھی کی چادر دیکھتی تو وہ اس کی طرف جھکتی۔ اور جب وہ مجھ کو دیکھتی تو میں اسے اچھا معلوم ہوتا تھا۔ پھر وہ مجھے کہنے لگی۔ تو کیونکہ تو اور تیری چادر مجھے پسند ہے۔ بعد ازاں میں نے اسے اس کے بعد تین دن رکھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس ایسی عورتیں ہیں انہیں چاہیے کہ وہ ان عورتوں کو نکال دیں۔

اِعْلَانُ النِّكَاحِ بِالصَّوْتِ وَضَرْبِ الدُّفِّ

نکاح کی آواز اور دف بجانے کا اعلان

۳۳۰۳ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ

سیدنا حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حلال نکاح اور حرام کی تمیز آواز اور دف سے ہوتی ہے۔

كَيْفَ يُدْعٰى لِلرَّجُلِ اِذَا تَزَوَّجَ

نکاح کیے جانے والے شخص کو اس وقت کیا دعا دینی چاہیئے

۳۳۰۴ عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ۔

محمد بن حاطب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال و حرام (نکاح) کی تمیز آواز سے ہوتی ہے۔

۳۳۰۵ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ تَزَوَّجَ عَقِيْلُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ جُشَمٍ فَقِيْلَ لَهٗ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ قَالَ قُوْلُوْا كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عقیل ابن ابی طالب نے بنی جشم کی ایک عورت سے نکاح کیا تو انہیں لوگوں نے بالرفاء والبنین کہہ کر دعا دی۔ حضرت عقیل فرمانے لگے کہ جس طرح حضور سرور کونین صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَ بَارَكَ لَكُمْ۔

علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تم بھی اسی طرح کہو اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا تھا بارک اللہ فیکم و بارک لکم اللہ تعالیٰ تمہاری ہر چیز میں برکت دے اور تمہیں برکت والا کرے۔

دُعَاءُ مَنْ لَمْ يَشْهَدِ التَّزْوِيْجَ

نکاح کے وقت حاضر نہ ہو سکنے والے شخص کو دعا دینے کا بیان

۳۲۷۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن کے کپڑے پر زرد نشان دیکھا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے۔ حضرت عبدالرحمن نے عرض کیا میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے اور گٹھلی کے برابر سونا بطور مہر مقرر کیا ہے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بارک اللہ لک ارشاد فرما کر دعا دی۔ یعنی اللہ تمہارے نکاح میں برکت دے اور ارشاد فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ تمہیں ولیمہ میں ایک بکری ہی کیوں نہ دینی پڑے۔

الرُّخْصَةُ فِي الصُّفْرَةِ عِنْدَ التَّزْوِيْجِ

شادی میں زرد چیز لگانے کی رخصت کا بیان

۳۲۷۷ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ وَعَلَيْهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَالَ وَمَا أَصْدَقْتَ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تشریف لائے اور ان پر زعفران کا دھندلا سا عکس تھا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ حضرت عبدالرحمن نے عرض کیا کہ یہ شادی کا نشان ہے۔ آپ نے پوچھا کہ کتنا مہر باندھا تو عرض کیا گیا کہ ایک گٹھلی کے برابر سونا باندھا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ولیمہ کرو خواہ تمہیں اس میں ایک بکری ہی دینی پڑے۔

نِحْلَةُ الْخَلْوَةِ

خلوت کی بخشش دینے کا بیان

۳۲۷۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ كَأَنَّهُ يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زردی کا اثر مجھ پر دیکھا (یہ قول عبدالرحمٰن کا ہے) آپ نے پوچھا یہ کیا ہے کہا یہ نکاح کرنے کا نشان ہے میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو۔

۳۲۷۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْهُ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ تَزَوَّجْتُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنِ بِهَا قَالَ اَعْطِهَا شَيْئًا قُلْتُ مَا عِنْدِيْ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَاَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ قُلْتُ هِيَ عِنْدِيْ قَالَ فَاَعْطِهَا اِيَّاهُ۔

کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ اور میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ میری زوجہ محترمہ کی میرے ہاں کی رخصتی فرمائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے کچھ دو۔ میں نے عرض کیا۔ کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے پوچھا تمہاری زرہ حطمیہ کہاں گئی؟ میں نے عرض کیا وہ تو میرے پاس ہے۔ آپ نے فرمایا یہی دلہن کو دے دیجئے۔

نوٹ:۔ حطم بن الحارث کی طرف منسوب ہے۔ جو زرہ بنایا کرتے تھے۔

۳۲۸۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهَا شَيْئًا قَالَ مَا عِنْدِيْ قَالَ فَاَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ کے نکاح کے وقت ارشاد فرمایا کہ آپ حضرت فاطمہؓ کو کچھ دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے پوچھا تمہاری زرہ کہاں گئی۔

اَلْبِنَاءُ فِيْ شَوَّالٍ

عید کے ماہ میں دلہن کو خاوند کے پاس بھیجنا

۳۲۸۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَوَّالٍ وَاُدْخِلْتُ عَلَيْهِ فِيْ شَوَّالٍ فَاَيُّ نِسَائِهٖ كَانَ اَحْظٰى عِنْدَهٗ مِنِّيْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں مجھ سے نکاح فرمایا اور شوال میں میری رخصتی ہوئی مجھ سے بڑھ کر آپ سے کوئی بیوی محظوظ نہیں ہوئی۔

اَلْبِنَاءُ بِابْنَةِ تِسْعٍ

نو برس کی عمر میں رخصتی

۳۲۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَبَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نے ان سے چھ برس کی عمر میں نکاح کیا اور نو برس کی عمر میں رخصتی ہوئی۔

اَلْبِنَاءُ فِي السَّفَرِ

سفر میں رخصتی

۳۲۸۳ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا الْغَدَاةَ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَخَذَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ

وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسُ

وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا قَالَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَأَهْدَتْهَا إِلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ عَرُوسًا قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر جانے کا ارادہ فرمایا۔ تو ہم نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی۔ بعد ازاں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور [illegible] سوار ہوئے اور میں ابو طلحہ کے ساتھ [illegible] جب حضور سرورِ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی گلیوں میں پہنچے [illegible] کی ران مبارک سے ہو رہا تھا اور میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران مبارک کی سفیدی دیکھ رہا تھا جب بستی میں داخل ہوئے تو ارشاد فرمانے لگے اللہ اکبر خیبر تباہ و برباد ہوا [illegible] لوگوں کے گھروں اور صحنوں میں ہم آتے تو برا دن چڑھے گا ان لوگوں کے حق میں جو ڈرائے گئے۔ آپ نے تین دفعہ ایسا ہی ارشاد فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم وہاں پہنچے تو اس وقت لوگ اپنے کام کاج کے لیے جا رہے تھے۔ عبدالعزیز فرماتے ہیں۔ خیبر کے لوگ کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس لشکر کے سردار ہیں۔ اور بعض کی روایت میں ہے اور لشکر ہے

یعنی وہ یہ کہتے بھاگ دوڑ رہے تھے۔ کہ لشکر آیا لشکر آیا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد ازاں ہم نے زبردستی ڈر کر خیبر فتح کیا۔ اور قیدی عورتوں کو جمع کیا گیا۔ ایک صحابی دحیہ کلبی حاضر ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ان لونڈیوں میں سے ایک لونڈی مجھے عنایت فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جاؤ ان میں سے ایک لونڈی لے لو۔ انہوں نے ان لونڈیوں میں سے ایک لونڈی صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ اسی دوران ایک شخص نے آکر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے صفیہ کو حضرت دحیہ کے حوالے کر دیا وہ عورت حضرت دحیہ کے لائق نہیں) کیونکہ وہ قریظہ اور بنو نظیر قبائل کی بیٹی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اسے بلاؤ پھر وہ عورت آئی جب وہ عورت آئی تو آپ نے اس پر نظر ڈالی اور حضرت دحیہ کلبی کو فرمایا تم ان میں سے کوئی اور لونڈی لے لو راوی کہتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کیا اور ان سے نکاح کیا حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَلْيَجِئْ بِهِ قَالَ وَبَسَطَ
نِطَعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ
يَجِيْئُ بِالْاَقِطِ وَ
جَعَلَ الرَّجُلُ
يَجِيْئُ بِالتَّمْرِ
وَجَعَلَ
الرَّجُلُ
يَجِيْئُ بِالسَّمْنِ
فَحَاسُوْا حَيْسًا فَكَانَتْ
وَلِيْمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۳۸۵ عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ
بْنِ اَخْطَبَ بِطَرِيْقِ خَيْبَرَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ
حِيْنَ عَرَّسَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ فِيْمَنْ ضُرِبَ
عَلَيْهَا الْحِجَابُ۔

۳۳۸۶ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ
ثَلَاثًا يَبْنِيْ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ
الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهِ فَمَا كَانَ
فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ اَمَرَ
بِالْاَنْطَاعِ وَ اَلْقٰى عَلَيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَ
الْاَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيْمَتَهُ
فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ
الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ
فَقَالُوْا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ
مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ فَلَمَّا
ارْتَحَلَ وَطَّاَ لَهَا خَلْفَهُ
وَمَدَّ الْحِجَابَ

ثابت نے حضرت انس سے دریافت کیا اور پوچھنے لگے اس کا مہر انہوں نے کیا باندھا تھا۔ انہوں نے جواب دیا اس لونڈی کا مہر اس کا آزاد کر دینا تھا۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ابھی راستے میں ہی تھے کہ حضرت ام سلیم ان کو آراستہ و پیراستہ کر کے رات کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور صبح تک آپ ان کے پاس رہے اور ارشاد فرمایا۔ صبح کو جو کچھ جس کے پاس ہو وہ ساتھ لائے! اور چمڑا بچھایا گیا تو صبح کے وقت لوگوں نے مختلف اشیاء لانا شروع کیں۔ کوئی پنیر کوئی کھجور لایا کوئی گھی۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو اکٹھا کر دیا۔ یہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے راستے میں تین دن ٹھہرے۔ جب آپ نے صفیہ بنت حیی بن اخطب سے شادی کی۔ اور بعد ازاں آپ ..... پردہ نشین عورتوں میں شامل کی گئیں۔ (یعنی ازواج مطہرات میں)

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین دن اور تین راتیں قیام فرمایا۔ اور آپ صفیہ بنت حیی کے پاس ٹھہرے رہے اور میں نے مسلمانوں کو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ کی دعوت کے لیے بلایا۔ حضورؐ نے دسترخوان بچھانے کا حکم فرمایا۔ اور روٹی اور گوشت اس وقت وہاں موجود نہ تھا۔ بعد ازاں اس چمڑے کے دسترخوان پر کھجوریں۔ گھی اور پنیر پڑنے لگی اور حضور کا ولیمہ اس پر ختم ہو گیا (یعنی کسی نے کھجور لا کر رکھ دیں کسی نے پنیر اور کسی نے گھی اور اس کا مالیدہ بنا کر سب نے کھایا) بعد ازاں لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا بھی ایک بیوی ہو گئیں جیسے دوسری عورتیں حضور کی بیویاں ہیں اور یہ بھی مسلمانوں کی ماؤں میں سے ایک ہیں یا ابھی لونڈی ہیں! پھر کہنے لگے اگر پردے میں رہیں تو

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ۔

کر امہات المومنین میں سے ہیں یعنی بیویوں میں شامل ہیں ورنہ لونڈی ہیں۔ جب کوچ ہوا تو بجاوے پر بچھونا ---- پچھلی طرف سے بچھایا گیا اور ان کے اور دوسرے لوگوں کے درمیان پردہ تانا گیا۔

اَللَّهْوُ وَالْغِنَاءُ عِنْدَ الْعُرْسِ

۳۳۸۷ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى قُرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فِي عُرْسٍ وَإِذَا جَوَارٍ يُغَنِّينَ فَقُلْتُ أَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَهْلِ بَدْرٍ يُفْعَلُ هَذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَا اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَإِنْ شِئْتَ اذْهَبْ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ۔

شادی میں کھیلنا اور گانا کیسا ہے

سیدنا حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں ایک شادی میں شامل ہوا جہاں قرظہ بن کعب اور حضرت ابو مسعود انصاری بھی شامل تھے۔ اتفاقاً وہاں لڑکیاں گا رہی تھیں میں نے کہا تم دونوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور اہل بدر میں شامل ہو اور تمہاری موجودگی میں یہ کام ہو رہا ہے وہ دونوں اصحاب فرمانے لگے اگر تمہارا جی چاہے تو تم ہمارے ساتھ بیٹھ کر سنو ورنہ چلے جاؤ۔ ہمیں شادی میں کھیلنے کی رخصت دی گئی ہے (کیونکہ شادی ایک خوشی ہے اور اس میں باجا کھیل کود کی اجازت ہے گانے بجانے میں اگر دوسری حرام چیزیں نہ ہوں تو یہ حرام نہیں ہے۔)

جِهَازُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ

۳۳۸۸ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي خَمِيلٍ وَقِرْبَةٍ وَوِسَادَةٍ حَشْوُهَا إِذْخِرٌ۔

اپنی بیٹی کو جہیز دینے کا بیان

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مشک اور تکیہ کا جہیز دیا جس میں اذخر کہلانے والی گھاس بھری ہوئی تھی۔ اور آپ نے سیاہ رنگ کی چادر مخمل بھی دی۔

اَلْفُرُشُ

۳۳۸۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِأَهْلِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ۔

بچھونا رکھنے کا بیان

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مرد کے لیے ایک بچھونا۔ اس کی بیوی کے لیے دوسرا۔ تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے

www.sirat-e-mustaqeem.com

الأنماط

٣٣٩٠ عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تزوجت قلت نعم قال هل اتخذتم أنماطا قلت وأنى لنا أنماط قال إنها ستكون

کڑھائی شدہ چادر رکھنے کا بیان

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے نکاح کیا۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے پوچھا کہ نہالی بھی بنائی ہے۔ میں نے عرض کیا میرے پاس نہالیاں نہیں ہیں۔ تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اب ہوں گی (یعنی عنقریب مسلمان مالدار ہو جائیں گے اور ان کے پاس نہالیاں اور دوسری آرام کی اشیاء ہوں گی۔)

الهدية لمن عرس

٣٣٩١ عن أنس بن مالك قال تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخل بأهله قال وصنعت أمي أم سليم حيسا قال فذهبت به إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت إن أمي تقرئك السلام وتقول لك إن هذا لك منا قليل قال ضعه ثم قال اذهب فادع فلانا وفلانا ومن لقيت وسمى رجالا فدعوت من سمى ومن لقيته قلت لأنس عدة كم كانوا قال يعني زهاء ثلاث مائة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليتحلق عشرة عشرة فليأكل كل إنسان مما يليه فأكلوا حتى شبعوا فخرجت

شادی کرنے والے کو ہدیہ اور تحفہ پیش کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا۔ اور آپ اپنے اہل کے پاس تشریف لے گئے! اور میری والدہ نے حیس بنایا (جو کہ ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور اور گھی اور پنیر ملا کر بنایا جاتا ہے۔ بعد ازاں میں اس کھانے کو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گیا۔ اور میں نے عرض کیا کہ میری والدہ نے آپ کو سلام عرض کیا ہے۔ اور عرض کیا ہے کہ یہ تھوڑی سی چیز آپ کے لیے ہے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسے رکھ دو اور جاؤ فلاں فلاں آدمیوں کو بلا لاؤ۔ اور آپ کو جو کوئی ملے اسے بھی بلا کر لاؤ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں کا نام لیا اور پھر میں ان لوگوں کو بلا کر لایا جن کا آپ نے نام لیا تھا اور انہیں جو شخص مجھے راستے میں ملا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے دریافت کیا کہ کل کتنے آدمی تھے۔ انہوں نے کہا کہ تعداد میں تین سو۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دس دس افراد حلقہ بنا کر بیٹھو اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب لوگوں نے کھانا کھا لیا اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

طَائِفَةٌ وَ دَخَلَتْ طَائِفَةٌ قَالَ لِي يَا اَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِي حِيْنَ رَفَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِيْنَ وَضَعْتُ

دوبارہ دوسرا گروپ آیا اور انہوں نے بھی کھانا کھا لیا۔ اس طرح ایک گروہ آتا تھا اور دوسرا جاتا تھا۔ جب سب لوگ کھانا تناول فرما چکے تو آپ نے مجھے حکم فرمایا۔ کہ اے انس اس کھانے کو اٹھا لیجئے۔ میں نے وہ کھانا اٹھا لیا جو میں نے رکھا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ اٹھاتے وقت زیادہ تھا یا رکھتے وقت۔

نوٹ:۔ یعنی کم ہونے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ بلکہ یہ خیال ہوا کہ شاید پہلے سے زیادہ ہو گیا یا اتنا ہی ہے۔ حدیث ہذا سے نہ صرف ولیمے کے وقت کھانا دینے کا ثبوت ملتا ہے۔ بلکہ یہ بھی ثابت ہوا کہ کھانے کا بڑھنا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔

۳۳۹۲ عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ اٰخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فَاٰخَى بَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ اِنَّ لِي مَالًا فَهُوَ بَيْنِي وَ بَيْنَكَ شَطْرَانِ وَلِي امْرَاَتَانِ فَانْظُرْ اَيُّهُمَا اَحَبُّ اِلَيْكَ فَاَنَا اُطَلِّقُهَا فَاِذَا حَلَّتْ فَتَزَوَّجْهَا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي اَهْلِكَ وَ مَالِكَ دُلُّوْنِي اَيْ عَلَى السُّوْقِ فَلَمْ يَرْجِعْ حَتّٰى رَجَعَ بِسَمْنٍ وَ اَقِطٍ قَدْ اَفْضَلَهُ قَالَ وَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور انصار کو بھائی بھائی بنا دیا۔ تو آپ نے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا کہ میرے پاس مال و دولت ہے۔ اور میں اسے دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ ایک حصہ تم لے لو۔ اور ایک حصہ میں اپنے پاس رکھوں گا اور میرے پاس دو بیویاں ہیں آپ دیکھیں ان میں سے جو آپ کو پسند ہو میں اسے طلاق دے دوں گا اور جب عدت گزر جائے تو آپ اس سے نکاح کر لیں۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ رب العزت تمہاری بیویوں اور مال میں برکت دے۔ مجھے بازار دکھلا دو پھر وہ بازار تشریف لے گئے حتیٰ کہ گھی اور پنیر کو نفع کما کر لائے۔ حضرت عبدالرحمن نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر زردی کا نشان ملاحظہ فرمایا تو دریافت فرمایا کہ زردی کا یہ نشان کیسا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے ایک انصاریہ عورت سے نکاح کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم ولیمہ کرو خواہ تمہیں ایک بکری ہی کا کرنا پڑے۔

آخر کتاب النکاح

نکاح کی کتاب ختم شد

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ عِشْرَةِ النِّسَآءِ

بیویوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے

۳۳۹۳ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا النِّسَآءُ وَالطِّيْبُ وَ جُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دنیا کی تمام چیزوں میں مجھے عورتیں اور خوشبو سب سے بڑھ کر پسند ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

۳۳۹۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَيَّ النِّسَآءُ وَالطِّيْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبت عورتوں اور خوشبو سے ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

۳۳۹۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَآءِ مِنَ الْخَيْلِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ السلام کو عورت کے بعد گھوڑوں سے زیادہ کسی شے سے محبت نہیں تھی۔

مَيْلُ الرَّجُلِ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ دُوْنَ بَعْضٍ

ایک بیوی سے نسبتاً زیادہ محبت کرنا

۳۳۹۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ امْرَاَتَانِ يَمِيْلُ لِاِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَحَدُ شِقَّيْهِ مَائِلٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک طرف زیادہ میلان رکھے۔ تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا بدن ایک طرف جھکا ہو گا۔

۳۳۹۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَيَعْدِلُ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا فِعْلِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ اَرْسَلَهٗ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں سے ہر ایک کے پاس باری باری قیام پذیر ہوتے۔ بعد ازاں ارشاد فرماتے یا اللہ میرا یہ کام ہے جس میں میں اختیار رکھتا ہوں۔ لہٰذا تو مجھے اس کام میں نہ پکڑ۔ جو تو مالک ہے اور یہ میرے اختیار میں نہیں۔

نوٹ:۔ یعنی دل کی محبت میں میرا بس اور طاقت نہیں چلتی۔ مگر جس قدر میرے مقدور اور طاقت میں ہے میں ظاہری انصاف کرتا ہوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

حُبُّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهٖ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ

۳۲۹۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِي فِي مِرْطِي فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ وَأَنَا سَاكِتَةٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ بُنَيَّةُ أَلَسْتِ تُحِبِّينَ مَنْ أُحِبُّ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَأَحِبِّي هٰذِهٖ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَتْ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَالَّذِي قَالَ لَهَا فَقُلْنَ لَهَا مَا نَرَاكِ أَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولِي لَهُ إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ فَاطِمَةُ لَا وَاللهِ لَا أُكَلِّمُهُ فِيهَا أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ إِلَى رَسُولِ

ایک بیوی کو دوسری بیویوں سے زیادہ چاہنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے آپ کی صاحب زادی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور آپ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ ایک چادر میں لیٹے ہوئے تھے۔ تو آپ نے اجازت بخشی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اندر تشریف لائیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ازواج مطہرات نے مجھے اندر بھیجا ہے اور وہ چاہتی ہیں کہ آپ دوسری ازواج مطہرات اور حضرت ابی قحافہ کی بیٹی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے درمیان انصاف فرمائیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں خاموش تھی اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہرہ سے دریافت فرمایا۔ اے بیٹی کیا تم اس شخص کو نہیں چاہتیں جسے میں چاہتا ہوں؟ آپ نے عرض کیا کیوں نہیں آپ نے ارشاد فرمایا تو پھر اس سے محبت رکھو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا یہ سن کر کھڑی ہو گئیں اور آپ کی ازواج مطہرات کے پاس واپس چلی گئیں اور جا کر وہ کچھ بیان کیا جو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا تم نے کوئی کام نہ کیا۔ اب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پھر جائیے اور کہیئے کہ آپ کی بیویاں حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی میں انصاف چاہتی ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا خدا کی قسم میں اب آپ سے اس کے متعلق کچھ بھی عرض نہیں کروں گی۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے حضرت زینب بنت جحش کو

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ الَّتِيْ كَانَتْ تُسَامِيْنِيْ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّيْنِ مِنْ زَيْنَبَ وَأَتْقَى لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَصْدَقَ حَدِيْثًا وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَعْظَمَ صَدَقَةً

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا ان بیویوں میں سے میری برابر کی عورت تھیں (یعنی درجے اور مرتبے اور حسن و جمال میں مساوی تھیں) اور میں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر دینداری خدا ترسی اور سچائی۔ رشتہ داریوں کو برقرار رکھنے کی اور صدقہ و خیرات کرنے والی کوئی خاتون نہیں دیکھی اور آپ وہ خاتون ہیں جو کام کاج اور محنت کرنے کے لیے اپنے آپ کو تھکا دینے والی تھیں۔ یعنی اس کام میں جو صدقہ و خیرات کرنے میں انہیں کرنا پڑتا

وَأَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِيْ تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقَرَّبُ بِهِ مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيْهَا تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ فِيْ مِرْطِهَا عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ كَانَتْ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا فَأَذِنَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِيْ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِيْ ابْنَةِ أَبِيْ قُحَافَةَ وَوَقَعَتْ بِيْ فَاسْتَطَالَتْ وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْقُبُ طَرْفَهُ هَلْ أَذِنَ لِيْ فِيْهَا فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتّٰى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا بِشَيْءٍ حَتّٰى أَثْخَنْتُ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا بِنْتُ أَبِيْ بَكْرٍ۔

آپ میں فقط یہ بات کہ آپ مزاج کی تیز اور گرم تھیں اور آپ کو غصہ بہت جلد آجاتا۔ تاہم جلدی جاتا رہتا آپ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور آپ چادر میں اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ لیٹے ہوئے تھے۔ جیسے حضرت فاطمہؓ کے تشریف لانے کے وقت تھے۔ آپ نے انہیں اندر آنے کی اجازت بخشی وہ آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ازواج مطہرات نے مجھے ارسال کیا ہے اور وہ ایسی بات کے متمنی ہیں۔ کہ آپ حضرت ابو قحافہ کی بیٹی کے متعلق انصاف فرمائیں اور وہ مجھے برا بھلا کہنے لگیں اور خوب زبان درازی کی میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک کو دیکھ رہی تھی کہ کیا آپ مجھے جواب دینے کی اجازت بھی دیتے ہیں یا کہ نہیں۔ حضرت زینب اپنے ایسی حال پر تھیں کہ مجھے معلوم ہو گیا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا جواب دینا برا محسوس نہ ہوگا۔

تب تو میں نے انہیں بھی کہنا شروع کیا اور ان کو گفتگو نہ کرنے دی۔ یہاں تک کہ میں ان پر غالب آگئی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آخر یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ یعنی ایسے عظیم ترین شخص کی بیٹی ہیں تو کیونکر لائق و فائق نہ ہوں اور بات چیت میں کس طرح شکست کھا سکتی ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۳۹۹ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ ذَكَرَتْ نَحْوَهُ وَقَالَتْ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ فَاسْتَأْذَنَتْ فَأَذِنَ لَهَا فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ نَحْوَهُ خَالَفَهُمَا مَعْمَرٌ رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

(ترجمہ اوپر گزر چکا)

۳۴۰۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اجْتَمَعْنَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَ فَاطِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ لَهَا إِنَّ نِسَاءَكَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَتْ فَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا قَالَتْ لَهُ إِنَّ نِسَاءَكَ أَرْسَلْنَنِي وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُحِبِّينِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَأَحِبِّيهَا قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرْتُهُنَّ مَا قَالَ فَقُلْنَ لَهَا إِنَّكِ لَمْ تَصْنَعِي شَيْئًا فَارْجِعِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَتِ ابْنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ حَقًّا فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ قَالَتْ عَائِشَةُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات جمع ہوئیں اور انہوں نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا اور عرض کیا کہ آپ کی ازواج حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے متعلق انصاف چاہتی ہیں۔ حضرت فاطمۃ الزہراء حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور آپ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک چادر میں تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ۔ آپ کی بیویوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور وہ حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے متعلق انصاف کی خواستگار ہیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا۔ کیا آپ مجھ سے محبت رکھتی ہیں۔ انہوں نے عرض کیا ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا تو پھر آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی محبت رکھیں۔ یہ سن کر حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا واپس آئیں اور آپ کی ازواج مطہرات سے وہی کچھ بیان کیا جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا آپ نے کچھ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيَّ تَشْتِمُنِي فَجَعَلْتُ أُرَاقِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظُرُ طَرْفَهُ هَلْ يَأْذَنُ لِي مِنْ أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهَا قَالَتْ فَشَتَمَتْنِي حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهَا فَاسْتَقْبَلْتُهَا فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ أَفْحَمْتُهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمْ أَرَ امْرَأَةً خَيْرًا وَلَا أَكْثَرَ صَدَقَةً وَلَا أَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَبْذَلَ لِنَفْسِهَا فِي كُلِّ شَيْءٍ يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللهِ تَعَالَى مِنْ زَيْنَبَ مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَ فِيهَا تُوشِكُ مِنْهَا الْفَيْأَةُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ

دکیا۔ اب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پھر حاضر ہوں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں اب دوبارہ نہیں جاؤں گی اور آخر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے برعکس کس طرح کرتیں۔ پھر آپ کی ازواج مطہرات نے حضرت زینب بنت جحش کو بھیجا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضرت زینبؓ وہ بیوی ہیں جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں میرے برابر تھیں (عزت خاندان اور خوبصورتی میں) تب حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آپ کی ازواج مطہرات نے مجھے ارسال کیا ہے۔ اور وہ حضرت ابوقحافہ کی بیٹی کے بارے میں انصاف کی خواستگار ہیں۔ بعد ازاں وہ میری طرف متوجہ ہو کر مجھ سے ناراض ہونے لگیں۔ میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی طرف دیکھتی رہی کیا آپ مجھے ان کے جواب دینے کی اجازت دیتے ہیں یا کہ نہیں۔ وہ مجھے بُرا کہتی رہیں۔ یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا جواب دینا بُرا معلوم نہ ہوگا۔ اس وقت میں بھی بولی اور انہیں تھوڑی دیر تک خاموش کر دیا۔ تب حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نیکی۔ خیرات اور رشتہ پروری میں کوئی عورت نہیں دیکھی جو اپنی جان کی خاطر محنت و مشقت اٹھاتی ہو اور ثواب حاصل کرنے کی خاطر مگر حضرت زینب رضی اللہ عنہا۔ آپ میں معمولی سی طبیعت کی تیزی اور خفت تھی

www.sirat-e-mustaqeem.com

الَّذِی قَبْلَهُ۔

جو فوراً جاتی رہتی۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ روایت خطا ہے۔ اور صحیح روایت وہ ہے جو اس سے پہلے گزری ہے۔!

۳۳۰۱ عَنْ أَبِی مُوسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بزرگی اور فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جیسے ثرید باقی کھانوں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔

نوٹ:۔ ثرید ایک ایسا کھانا ہے جو گوشت روٹی اور شوربے سے بنایا جاتا ہے۔ اور عرب کے ملک میں یہ کھانا سب کھانوں سے افضل اور بہتر شمار ہوتا ہے۔

۳۳۰۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ام المومنین حضرت عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا) کی بزرگی اور فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جیسے ثرید باقی کھانوں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔

۳۳۰۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِیْنِی فِی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا أَتَانِی الْوَحْیُ فِی لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ إِلَّا هِیَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے ام سلمہؓ مجھے حضرت عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا۔) کے متعلق پریشان نہ کیجئے خدا کی قسم! جب میں کسی عورت کے ساتھ لحاف میں تھا تو مجھ پر کبھی وحی نہیں آئی! ہاں مگر جب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھا تو مجھ پر وحی آئی۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر میں حضرت عائشہ کے ساتھ تھے کہ ایک دفعہ یہ آیت اتری انک لا تهدی من احببت اس حدیث سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

۳۳۰۴ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ نِسَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمْنَهَا أَنْ تُكَلِّمَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے آپ سے عرض کیا کہ آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کریں۔ حضرت عائشہ کے متعلق! لوگوں کی یہ حالت

www.sirat-e-mustaqeem.com

النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَتَقُولُ لَهُ إِنَّا نُحِبُّ الْخَيْرَ كَمَا تُحِبُّ عَائِشَةُ فَكَلَّمَتْهُ فَلَمْ يُجِبْهَا فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمَتْهُ أَيْضًا فَلَمْ يُجِبْهَا وَقُلْنَ مَا رَدَّ عَلَيْكِ قَالَتْ لَمْ يُجِبْنِي قُلْنَ لَا تَدَعِيهِ حَتَّى يَرُدَّ عَلَيْكِ أَوْ تَنْظُرِينَ مَا يَقُولُ فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ إِلَّا فِي لِحَافِ عَائِشَةَ

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَانِ الْحَدِيثَانِ صَحِيحَانِ عَنْ عَبْدَةَ.

ہوتی کہ جس دن حضرت عائشہ صدیقہ کی باری ہوتی تو وہ تحفے بھیجتے۔ اور عرض کرتے کہ ہم اس طرح بھلائی کے خواستگار ہیں جیسے آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو چاہتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں۔ تو آپ نے جواب نہ فرمایا۔ جب آپ کی باری کا دن آیا تو پھر کہا لیکن آپ نے پھر کوئی جواب نہ دیا۔ اور تمام بیویوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب ہی نہ دیا۔ بیویوں نے کہا کہ آپ مسلسل کہے جائیں۔ یہاں تک کہ آپ جواب دیں۔ دیکھئے جواب کیا ملتا ہے۔ جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری کے دن پھر کہا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔ مجھے حضرت عائشہ کے متعلق مت ستا۔ کیونکہ تم میں سے کسی بیوی کے بستر میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی ہاں مگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بستر میں نازل ہوئی۔

حضرت امام نسائی فرماتے ہیں کہ جناب حضرت عبدہ کی روایت سے یہ دونوں احادیث درست ہیں۔

۳۴۰۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باری دیکھ کر آپ کو تحفے بھیجتے تھے۔ اور اس سے غرض یہ تھی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں۔

نوٹ:۔ کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت رکھتے تھے۔ تو ان کی باری آنے پر آپ بہت زیادہ خوش ہوتے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے لیے آپ کے حالات زندگی اور فضائل ملاحظہ ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَنَا مَعَهُ فَقُمْتُ فَأَجَفْتُ الْبَابَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ لِي يَا عَائِشَةُ إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ۔

پر اللہ رب العزت نے وحی ارسال فرمائی میں آپکے ساتھ تھی میں یہ صورت حال دیکھ کر اٹھی اور اپنے اور آپ کے درمیان دروازے کی آڑ کر لی۔ جب وحی ختم ہو چکی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ! حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کو سلام فرماتے ہیں۔

۳۳۰۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا نَرَى۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا۔ جبرئیل علیہ السلام آپ کو سلام فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا۔ ان پر بھی سلام اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ آپ انہیں دیکھتے ہیں جنہیں ہم نہیں دیکھ سکتے۔

۳۳۰۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ مِثْلَهُ سَوَاءً قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ وَالَّذِي قَبْلَهُ خَطَأٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں اور آپ کو سلام فرماتے ہیں۔ ویسے ہی جیسے حدیث سابقہ میں گزرا۔

جناب امام نسائی فرماتے ہیں کہ روایت ہذا درست ہے اور پہلی خطا۔

بَابُ الْغَيْرَةِ

رشک اور جوش کا بیان

۳۳۰۹ عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَرْسَلَتْ أُخْرَى بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ يَدَ الرَّسُولِ فَسَقَطَتِ الْقَصْعَةُ فَانْكَسَرَتْ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُّكُمْ كُلُوا فَأَكَلُوا فَأَمْسَكَ حَتَّى جَاءَتْ بِقَصْعَتِهَا الَّتِي فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الرَّسُولِ وَتَرَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس تھے تو آپ کی ایک اور زوجہ نے کھانے کا پیالہ ارسال خدمت فرمایا۔ اس زوجہ نے ناراض ہو کر پیالہ لانے والے کے ہاتھ پہ مارا۔ اور وہ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ٹکڑے لے کر ملائے۔ اور آپ اس میں کھانا جمع فرمانے لگے اور ارشاد فرمایا (سو کن کے کھانا بھیجنے) سے تمہاری والدہ جل گئی اس کو کھاؤ اور آپ تشریف فرما رہے۔ یہاں تک کہ وہ بیوی اپنے گھر سے ثابت پیالہ لے کر حاضر خدمت ہوئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ کھانے والے کو دیا اور ٹوٹا ہوا پیالہ اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

كَسَرَتْهَا۔

بیوی کے گھر میں دیا جس نے اسے توڑا تھا۔

٣٣١٠ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا يَعْنِي أَتَتْ بِطَعَامٍ فِي صَحْفَةٍ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَجَاءَتْ عَائِشَةُ مُتَّزِرَةً بِكِسَاءٍ وَمَعَهَا فِهْرٌ فَفَلَقَتْ بِهِ الصَّحْفَةَ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ فِلْقَتَيِ الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ كُلُوا غَارَتْ أُمُّكُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحْفَةَ عَائِشَةَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أُمِّ أُمِّ سَلَمَةَ رض وَأَعْطَى صَحْفَةَ أُمِّ سَلَمَةَ عَائِشَةَ رض۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپؓ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کرامؓ کیلیے ایک پیالہ میں کھانا لے کر حاضر خدمت ہوئیں۔ تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چادر اوڑھے ہوئے آئیں ان کے ہاتھ میں ایک پتھر تھا۔ جس سے انہوں نے پیالے کو توڑ ڈالا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں ٹکڑے پیالے کے ملائے اور ارشاد فرمایا کھاؤ تمہاری والدہ جوش میں آ گئی۔ اور آپ نے یہ دو مرتبہ ارشاد فرمایا۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ثابت پیالہ لے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھجوایا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ٹوٹا ہوا پیالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔

٣٣١١ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا رَأَيْتُ صَانِعَةَ طَعَامٍ مِثْلَ صَفِيَّةَ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَاءً فِيهِ طَعَامٌ فَمَا مَلَكْتُ نَفْسِي أَنْ كَسَرْتُهُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَفَّارَتِهِ فَقَالَ إِنَاءٌ كَإِنَاءٍ وَطَعَامٌ كَطَعَامٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی مثل کھانا تیار کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی۔ ایک بار انہوں نے حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا بھرا برتن ارسال کیا۔ میں برداشت نہ کر سکی۔ لہٰذا میں نے (جلن کی وجہ سے) اس کو توڑ ڈالا۔ بعد ازاں میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اس کا بدلہ کیا ہے۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ برتن کا بدلہ ویسا ہی برتن ہے۔ اور کھانا کا بدلہ ویسا ہی کھانا ہے۔

٣٣١٢ عَنْ عَائِشَةَ تَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش کے پاس قیام پذیر رہتے اور آپ شہد پیتے ایک دفعہ میں نے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں۔ وہ عرض کرے کہ آپ سے مغافیر کی بو آتی ہے غالباً آپ نے مغافیر کھائی ہیں۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں میں سے کسی کے پاس تشریف

www.sirat-e-mustaqeem.com

زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُوْدَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ إِنْ تَتُوْبَا إِلَى اللّٰهِ لِعَائِشَةَ رض وَحَفْصَةَ وَ إِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيْثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا۔

سے سگئے۔ تو ان سے یہی کہا آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں میں نے زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے اور اب کبھی نہیں پیوں گا (کیونکہ دوسروں کو ناگوار گزرنے والی بُو سے آپ کو حقیقی نفرت تھی) تو اس وقت یہ آیت شریفہ نازل ہوئی " یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ

اے نبی آپ ان چیزوں کو اپنے اوپر کیوں حرام فرماتے ہیں جنہیں اللہ نے آپ کے لیے حلال فرمایا یعنی شہد کو۔ اِنْ تَتُوْبَا اِلَی اللّٰہِ اگر تم عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما دونوں اللہ کی طرف توبہ کرتی ہو۔ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی عورت سے ایک بات چھپا کر بولی۔

۳۴۱۳ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ يَطَؤُهَا فَلَمْ تَزَلْ بِهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ حَتّٰى حَرَّمَهَا عَلَى نَفْسِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لونڈی تھی جس سے آپ محبت فرماتے۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما دونوں آپ سے مسلسل عرض کرتی رہتیں حتیٰ کہ آپ نے اس لونڈی کو اپنے آپ پر حرام فرمایا تب اللہ رب العزت نے یہ آیۂ شریفہ نازل فرمائی۔ اے نبی! آپ اس کو اپنے آپ پر کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ پر حلال فرمائی!! ——— آخر تک

۳۴۱۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْتَمَسْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ شَعْرِهِ فَقَالَ قَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ فَقُلْتُ أَمَا لَكَ شَيْطَانٌ فَقَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ایک رات میں نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا تو میں نے اپنا ہاتھ ان کے بالوں میں ڈالا آپ نے پوچھا کیا تمہارے پاس تمہارا شیطان آیا! میں نے عرض کیا کہ آپ کے لیے شیطان نہیں ہے۔ فرمایا کیوں نہیں۔ میرے لیے بھی شیطان ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے میں میری امداد فرمائی حتیٰ کہ وہ میرا تابعدار بن گیا۔

نوٹ۔ یعنی شیطان کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کا زور مجھ پر نہیں۔ اور باقی لوگوں پر تو اس کا زور چلتا ہے۔

۳۴۱۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ ذَهَبَ اِلٰى بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَتَجَسَّسْتُهٗ فَاِذَا هُوَ رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَقَالَتْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اِنَّكَ لَفِيْ شَاْنٍ وَاِنِّيْ لَفِيْ شَاْنٍ اٰخَرَ۔

(ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے) مروی ہے۔ کہ میں نے ایک رات حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا تو میں نے خیال کیا کہ آپ کسی اور بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ میں نے آپ کو تلاش کیا تو آپ رکوع میں تھے۔ یا سجدے میں فرما رہے تھے۔ اے اللہ تو پاک ہے۔ میں تیری تعریف کرتا ہوں۔ تیرے سوا معبود کوئی نہیں۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ دوسرے کاموں میں مشغول ہیں۔

نوٹ :- یعنی مجھے تو شک ہوا کہ آپ دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے حالانکہ آپ عبادت میں مصروف ہیں

٢٢١٥ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ افْتَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ ذَهَبَ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ فَتَجَسَّسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاِذَا هُوَ رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اِنَّكَ لَفِيْ شَاْنٍ وَاِنِّيْ لَفِيْ شَاْنٍ اٰخَرَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو سمجھا کہ آپ کسی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں میں نے تلاش کیا۔ پھر میں واپس آئی تو میں نے دیکھا کہ آپ سجدے یا رکوع میں ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں "اے پروردگار تو پاک ہے اور تیری حمد کی گئی ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں" میں نے عرض کیا، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ اپنا کام کر رہے ہیں اور میں اپنا کام کر رہی ہوں!

٢٢١٦ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِّيْ قُلْنَا بَلٰى قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِيَ الَّتِيْ انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَوَضَعَ رِدَاءَهٗ وَبَسَطَ اِزَارَهٗ عَلٰى فِرَاشِهٖ وَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ اَنِّيْ قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَاَخَذَ رِدَاءَهٗ رُوَيْدًا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا وَخَرَجَ وَاَجَافَهٗ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِيْ فِيْ رَاْسِيْ فَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ اِزَارِيْ وَانْطَلَقْتُ فِيْ اَثَرِهٖ حَتّٰى جَاءَ الْبَقِيْعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ

سیدنا حضرت محمد بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سُنا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نہیں حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا حال اور اپنا حال بیان کرتی ہوں۔ ہم نے عرض کیا۔ کیوں نہیں ضرور بیان کیجئے! آپ نے بتایا کہ میری ایک رات کی باری میں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے کروٹ لی۔ اور آپ نے اپنی جوتیاں اپنے پاؤں مبارک کے نزدیک رکھیں۔ آپ نے اپنی چادر بچھائی اور اپنا تہبند بچھونے پر پھیلایا۔ پھر آپ اتنی دیر قیام پذیر رہے کہ آپ نے خیال کیا کہ میں سو گئی۔ اس کے بعد آپ نے چپکے سے جوتیاں پہنیں۔ اور پھرتی سے چادر لی۔ اور آہستہ سے دروازہ کھولا اور آپ باہر نکلے۔ بعد ازاں آپ نے آہستہ سے دروازہ بند کر لیا۔ میں نے بھی جلدی سے اوڑھنی

www.sirat-e-mustaqeem.com

انْحَرَفَ وَ انْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ
فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ
وَ سَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ
اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكِ
يَا عَائِشُ رَابِيَةً قَالَ سُلَيْمَانُ حَسِبْتُهُ
قَالَ حَشْيَا قَالَ لَتُخْبِرِنِّي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي
اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ
قَالَ أَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي
قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَلَهَزَنِي لَهْزَةً
فِي صَدْرِي أَوْجَعَتْنِي قَالَ أَظَنَنْتِ
أَنْ يَحِيفَ اللهُ عَلَيْكِ وَ رَسُولُهُ
قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ
عَلِمَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ نَعَمْ
قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ وَلَمْ يَكُنْ
يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَ قَدْ وَضَعْتِ
ثِيَابَكِ فَنَادَانِي وَ أَخْفَى مِنْكِ
فَأَجَبْتُهُ وَ أَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَ
ظَنَنْتُ أَنَّكِ قَدْ رَقَدْتِ
كَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ وَخَشِيتُ
أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي
أَنْ آتِيَ أَهْلَ
الْبَقِيعِ فَأَسْتَغْفِرَ
لَهُمْ۔

اپنے سر پر ڈالی، اور ازار پہنی اور آپ کے پیچھے پیچھے چلی۔ یہاں تک کہ آپ بقیع میں تشریف لائے اور تین دفعہ ہاتھ اٹھائے اور دیر تک کھڑے رہے پھر آپ لوٹے اور میں بھی لوٹی۔ آپ تیز چلے اور میں بھی تیز چلی۔ آپ پہنچنے لگے اور میں بھی پہنچی۔ آپ دوڑنے لگے اور میں بھی دوڑی۔ میں آگے نکل کر گھر کے اندر آئی اور لیٹی تھی کہ آپ تشریف لائے! آپ نے پوچھا اے عائشہ تمہیں کیا ہوا، تمہارا پیٹ پھولا ہوا ہے سانس چڑھ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بتاؤ ورنہ مجھے خداوند کریم بتا دے گا، جو لطیف اور خبیر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں بعد ازاں میں نے سب حال عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ آپ ہی تھیں۔ میں سوچ رہا تھا کہ میرے سامنے سے کون گزر رہا ہے میں نے عرض کیا ہاں میں ہی تھی! یہ سن کر آپ نے میرے سینے میں گھونسا مارا کہ مجھے درد ہو گیا۔ اور پوچھا کیا تو نے یہ سمجھا کہ اللہ اور اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم آپ پر ظلم کریں گے (کہ میں تیری باری میں دوسری بیوی کے پاس جاؤں گا!) میں نے عرض کیا کہ لوگ کہاں تک چھپائیں گے اللہ رب العزت نے آپ کو بتلا دیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں جناب جبرئیل میرے پاس تشریف لائے۔ اور تمہارے پاس نہ آسکے کیونکہ تو نے کپڑے اتار رکھے تھے! بعد ازاں مجھے چپکے سے پکارا اور میں تجھ سے چھپ کر گیا کیونکہ میرا خیال تھا کہ آپ آرام فرما رہی ہیں۔ اور مجھے آپ کو جگانا ناگوار گزرا۔ میں اس لیے ڈرا کہ کہیں وحشت نہ ہو۔ اور تو اکیلی نہ رہو۔ بعد ازاں مجھے حضرت جبرئیل نے کہا کہ میں بقیع میں جاؤں اور وہاں مدفون لوگوں کے لیے دعا کروں! فاتحہ!!

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۳۱۸ عَنْ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ قَالَتْ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلَى قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي هُوَ عِنْدِي تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَوَضَعَ رِدَاءَهُ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ أَنِّي قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا.

وَخَرَجَ وَأَجَافَهُ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي فَانْطَلَقْتُ فِي إِثْرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ لَا قَالَ لَتُخْبِرِنِّي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُهُ أَمَامِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمُ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِي فَأَخْفَى مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُ مِنْكِ فَظَنَنْتُ أَنْ قَدْ رَقَدْتِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ رَوَاهُ عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَائِشَةَ عَلَى غَيْرِ هَذَا اللَّفْظِ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
اتنا فرق ہے کہ جب آپ نے فرمایا اے عائشہ تجھے کیا ہوا تیری سانس چڑھی ہوئی ہے۔ پیٹ پھولا ہوا ہے تو میں نے کہا کچھ نہیں! آپ نے فرمایا بتاتی ہے تو بتا نہیں تو اللہ جو لطیف وخبیر ہے مجھے بتا دے گا۔

۳۳۱۹ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

٣٤١٩ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَعْتَدُ ثَمَّهُ مِنَ اللَّيْلِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

كِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کے بارے میں کتاب

بَابُ وَقْتِ الطَّلَاقِ لِلْعِدَّةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ بِهَا النِّسَآءُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ مُرْ عَبْدَ اللَّهِ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا هٰذِهِ ثُمَّ تَحِيضُ حَيْضَةً أُخْرٰى فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُفَارِقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا وَإِنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ۔

طلاق دینے کا بیان اس عدت کے موافق جس میں اللہ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم فرمایا

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنی زوجہ محترمہ کو طلاق دی اور آپ حائضہ [illegible] تھیں۔ جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں یہ تذکرہ بطور استفسار کے کیا (یعنی یہ بات دریافت کرنے کے لیے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ طلاق دینا درست ہے یا نہیں) آپ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ حضرت عبداللہ سے کہیں کہ وہ رجوع کر لیں (یعنی اس طلاق کو توڑ ڈالے اور اس عورت کو اپنی بیوی بنا لے) بعد ازاں وہ اسے پاک ہونے تک چھوڑ دے! جب وہ اپنے حیض سے پاک ہو جائے! اور پھر دوسری دفعہ حائضہ ہو کر پاک ہو جائے۔ تب اگر اس کا جی چاہے تو وہ جماع کرنے سے جدائی اختیار کرے۔ اور اگر چھوڑنے کو جی نہ چاہے تو وہ اسے رکھ لے کیونکہ اللہ رب العزت نے عورتوں کو طلاق دینے کا اسی عدت کے مطابق حکم کیا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۴۲۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے اپنی بیوی کو دوران حیض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں طلاق دی، تو جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ مسئلہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی عورت کو طلاق دے دی ہے اور یہ طلاق دینا کیسا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عبداللہ کو کہو کہ وہ اپنی عورت کی طرف رجوع کریں اور پھر اسے اپنے ہاں ٹھہرا رکھے یہاں تک کہ وہ اپنے حیض سے پاک ہو جائے جب اسے دوسرا حیض آ جائے اور وہ دوسرے حیض سے پاک ہو جائے تو تب اگر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا جی چاہے تو رکھے وگرنہ اسے طلاق دے دے لیکن وہ اس دوسرے حیض کے بعد بھی اس کے قریب نہ جائے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا یہی عدت ہے اور اسی کے مطابق طلاق دینے کا حکم اللہ رب العزت نے فرمایا ہے۔

۳۴۲۲ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ كَيْفَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً وَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَذَاكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

جناب حضرت زبیدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت زہری سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ عدت پر طلاق کیسی ہوتی ہے (یعنی اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا طلقوھن لعدتھن تو اس کا کیا مطلب ہے اور عدت پر طلاق دینا کیسے ہوتا ہے)۔ حضرت زہری نے جواب دیا کہ میں نے جناب سالم بن عبداللہ سے سنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں اپنی بیوی کو طلاق دی اور وہ بیوی حائضہ تھیں۔ پھر اس امر کا تذکرہ میرے والد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا۔ آپ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لیے یہ مناسب ہے کہ وہ رجوع کر لیں اور آپ اسے پاک ہو لینے دیں۔ بعد ازاں اگر اسے طلاق دینا درست اور اچھا معلوم ہو تو وہ اسے پاکی کی حالت میں صحبت کے بغیر طلاق دے دیں۔ پھر آپ

www.sirat-e-mustaqeem.com

بْنُ عُمَرَ فَرَاجَعْتُهَا وَحَسِبْتُ لَهَا التَّطْلِيقَةَ الَّتِي طَلَّقْتُهَا

نے ارشاد فرمایا۔ یہی معنی ہے للعدۃ کا جو اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رجوع کیا اور اس طلاق کو حساب میں لگایا جو میں پہلے دے چکا تھا۔ کیونکہ وہ طلاق اگرچہ سنت کے خلاف تھی مگر واقع ہو گئی۔

۳۴۲۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَيْمَنَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ لَهُ طَلَّقَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ رض رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا فَرَدَّهَا عَلَيَّ قَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يٰۤأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ[1]

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن ایمن نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت فرمایا۔ کہ آپ اس شخص کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی ہو۔ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے۔ کہ میں نے حالت حیض میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں طلاق دی۔ بعد ازاں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا اور بیان کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی آپ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ رجوع کر لینا مناسب ہے اور اسے میری طرف واپس کر دیا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب وہ پاک ہو جائے گی تو تب اسے طلاق دے دینا یا نہ دینا آپ کے اختیار میں ہے اور جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس کے بعد حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی۔ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ فِیْ قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ یعنی اے نبی جب آپ اپنی عورتوں کو طلاق دیں تو آپ انہیں ان کی عدت سے پہلے طلاق دیں۔

۳۴۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يٰۤأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ رب العزت کے فرمان یاایها النبی اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن کے متعلق مروی ہے آپ فرماتے ہیں فی قبل عدتهن یعنی جب عورت حیض سے پاک ہو جائے۔ تب طلاق دینا چاہیے۔

---

[1] قرآن مجید میں فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ طَلَاقِ السُّنَّةِ

طلاق سنت کا بیان

۳۴۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ تَطْلِيقَةٌ وَهِيَ طَاهِرٌ فِي غَيْرِ جِمَاعٍ فَإِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ طَلَّقَهَا أُخْرَى فَإِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ طَلَّقَهَا أُخْرَى ثُمَّ تَعْتَدُّ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحَيْضَةٍ قَالَ الْأَعْمَشُ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ طلاق سنت اس طرح ہے کہ انسان عورت کو پاکی کے وقت جماع کیے بغیر طلاق دے اور جب اسے حیض آئے اور وہ پاک ہو جائے تو اس وقت اسے ایک اور طلاق دے پھر جب اسے حیض آئے اور وہ اس سے پاک ہو جائے تب وہ اسے ایک اور طلاق دے۔ بعد ازاں عورت ایک حیض عدت گزارے حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا اور آپ نے بھی اسی طرح بیان کیا۔

نوٹ:۔ یعنی ہر طہر میں ایک طلاق دینا سنت کے مطابق ہے اور تین طلاقیں ایک دفعہ دینا خلاف سنت ہے گر واقع ہو جاتی ہیں۔

۳۴۲۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا فِي غَيْرِ جِمَاعٍ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حالت طہر میں بغیر جماع کیے طلاق دینا سنت ہے۔

بَابُ مَا يَفْعَلُ إِذَا طَلَّقَ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ

اگر کسی شخص نے بوقت حیض ایک طلاق دی تو اس کا حکم

۳۴۲۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْ عَبْدَ اللّٰهِ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا اغْتَسَلَتْ فَلْيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَحِيضَ فَإِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا الْأُخْرٰى فَلَا يَمَسُّهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا فَإِنْ شَاءَ أَنْ يُمْسِكَهَا فَلْيُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے حالت حیض میں اپنی زوجہ کو طلاق دی تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس قصے کی خبر دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ سے کہو وہ رجوع کرے اور جب وہ عورت حیض سے پاک ہو جائے اور نہا لے اس کو ٹھہرا رہنے دے یہاں تک کہ وہ دوسرے حیض سے فارغ ہو کر نہا لے اور وہ شخص اس سے صحبت نہ کرے بعد ازاں وہ اسے طلاق دے اگر وہ چاہے اس سے صحبت کرے تو اسے رکھے اور طلاق نہ دے۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے جس عدت کے مطابق عورتوں کو طلاق دینے کا حکم صادر فرمایا ہے تو یہ وہی عدت ہے یعنی اس طرح طلاق دینے کا نام عدت پر طلاق دینا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۴۲۸- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ أَوْ حَامِلٌ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی اور اس بات کا تذکرہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے کہو کہ وہ رجوع کرے پھر جب وہ پاک ہوگی یا حاملہ ہو جائے گی تو تب اسے طلاق دینا۔

بَابُ الطَّلَاقِ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ

غیر عدت میں طلاق دینے کا حکم

۳۴۲۹- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَّقَهَا وَهِيَ طَاهِرٌ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی زوجہ کو ان کی طرف لوٹا دیا۔ یہاں تک کہ جب وہ حیض سے پاک ہوگئی تو آپ نے اسے طلاق دی

اَلطَّلَاقُ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ وَمَا يُحْتَسَبُ مِنْهُ عَلَى الْمُطَلِّقِ

اگر کوئی شخص طہر میں طلاق دینے کی بجائے حیض میں طلاق دے تو اس کا کیا حکم ہے اور کیا یہ طلاق شمار ہوگی یا نہیں۔

۳۴۳۰- عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رض عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ عِدَّتَهَا فَقُلْتُ لَهُ فَيَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ فَقَالَ مَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ

سیدنا حضرت یونس بن جبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کا مسئلہ دریافت کیا جس نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دی ہو! آپ پوچھنے لگے کیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جانتا ہے جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی بعد ازاں یہ مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا اسے حکم دو کہ وہ اپنی عورت سے رجوع کرے اور بعد ازاں اس کی عدت اس شمار میں آئے گی۔ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں اگر وہ رجوع نہ کرتا اور حماقت کرتا تو کیا وہ طلاق شمار نہ ہوتی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۴۲۱ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ اَتَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ فَاَمَرَهُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا قُلْتُ لَهُ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ اَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ قَالَ مَهْ وَاِنْ عَجَزَ اَوِ اسْتَحْمَقَ۔

سیدنا حضرت یونس بن جبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کا مسئلہ دریافت کیا۔ جس نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دی ہو آپ پوچھنے لگے کیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جانتا ہے جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی بعد ازاں یہ مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا اسے حکم دو کہ وہ اپنی عورت سے رجوع کرے اور بعد ازاں اس کی عدت کا انتظار کرے میں نے دریافت کیا کیا وہ طلاق جو وہ حالت حیض میں دے چکے ہیں وہ اس میں شمار آئے گی۔ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں اگر وہ رجوع نہ کرتا اور حماقت کرتا تو کیا وہ طلاق شمار نہ ہوتی۔

اَلثَّلَاثُ الْمَجْمُوْعَةُ وَمَا فِيْهِ مِنَ التَّغْلِيْظِ

بیک وقت تین طلاقیں دینے کی سختی اور غصے کا بیان

۳۴۲۲ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ اَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَقْتُلُهُ۔

سیدنا حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دی ہیں یہ سن کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ غصہ کی حالت میں ارشاد فرمانے لگے۔ کیا اللہ کی کتاب مقدس کی صریح تعلیمات کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ حالانکہ میں ابھی تم میں موجود ہوں۔ یہ بات سن کر ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اسے قتل کر ڈالوں۔؟

نوٹ:۔ اللہ کی کتاب سے مذاق کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اس میں نازل کیا گیا ہے اس کے مطابق عمل نہ کرنا۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ۔ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الفاسقون اور ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الظالمون۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل شدہ کلام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہ کافر فاسق اور ظالم ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

۳۴۴۳ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ

بیک وقت تین طلاقیں دینے کی اجازت

حضرت سہل بن سعد بن ساعدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ سے حضرت عویمر عجلانی نے بیان فرمایا کہ میں حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو پائے اور وہ اس مرد کو مار ڈالے تو کیا اس مارنے کے بدلے میں اہل شرع اسے بھی مار دیں اگر ایسا ہے تو وہ بیوی والا کیا کرے۔ میں نے کہا اے عاصم یہ مسئلہ آپ میری طرف سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمائیں بعد ازاں حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے یہ مسئلہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مسئلہ پوچھنا بُرا معلوم ہوا اور مسائل پر ایسی بات پوچھنے کی وجہ سے عیب رکھا۔ تو حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو اس طرح کتنا بُرا معلوم ہوا یعنی عیب دیتے ہوئے جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا تو آپ کو رنج اور پریشانی ہوئی اور آپ پچھتائے کہ میں نے یہ مسئلہ ناحق دریافت کیا۔ تو آپ کو جب حضرت عاصم رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے گھر واپس تشریف لائے تب حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے آکر عرض کیا کہ آپ کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا حضرت عاصم فرمانے لگے کہ تم نے مجھے یہ بات کہہ کر اچھا نہیں کیا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کا بُرا مانا حضرت عویمر رضی اللہ عنہ یہ بات سن کر ارشاد فرمانے لگے خدا کی قسم میں اس مسئلہ کو آپؐ سے ضرور دریافت کروں گا۔ یہ کہہ کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں روانہ ہوا اور سب لوگوں کے درمیان میں جا کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ ارشاد فرمائیے کہ اگر

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَ اَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ عُوَيْمِرٌ يَعْنِيْ قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّأْمُرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کسی شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھا۔ اگر وہ شخص اسے مار ڈالے تو کیا اسے بھی اس کے بدلہ میں قتل کر دیں گے یا اس قتل کرنے والے کا کیا حال ہوگا۔ اس وقت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرے اور تیری بیوی کے لیے حکم نازل ہوا ہے کہ تو جا اور اس عورت کو لے کر آ۔ جناب حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ان دونوں یعنی عویمر اور اس کی بیوی نے لعان کیا اور ہم لوگ بھی جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے جناب حضرت عویمر لعان سے فارغ ہو چکے تو آپ ارشاد فرمانے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اب بھی اس عورت کو گھر میں رکھوں تو میں جھوٹا اور بہتان لگانے والا ٹھہرا اسی وقت تین طلاقیں دے دیں اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم مبارک کا بھی انتظار نہ کیا۔

نوٹ: ۔ عورت اور مرد میں لعان کا مطلب یہ ہے کہ مرد اللہ کا نام لے کر پہلے چار دفعہ اپنی صداقت پر گواہی دے اور پانچویں دفعہ اپنے آپ پر لعنت کرے کہ اگر وہ جھوٹا ہو اور اس طرح عورت بھی اللہ کا نام لے کر چار دفعہ گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے یعنی اسے جھوٹا کہے۔ اور پانچویں دفعہ اپنے آپ پر لعنت کرے اگر مرد سچا ہو تاہم حدیث ہذا سے بیک وقت تین طلاقیں دینے کی رخصت معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ عویمر کا فعل ہے۔ بعض علماء کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص تین طلاقیں ایک ہی دفعہ دے دے تو صرف ایک طلاق واقع ہوگی۔ مگر اکثر علماء کا فرمانا ہے کہ اگرچہ یہ فعل برا ہے اور خلاف سنت مگر تینوں طلاقیں مغلظہ کی صورت میں واقع ہوں گی

۳۴۴۲ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَنَا بِنْتُ اٰلِ خَالِدٍ وَ اِنَّ زَوْجِيْ فُلَانًا اَرْسَلَ اِلَيَّ بِطَلَاقِيْ وَ اِنِّيْ سَأَلْتُ اَهْلَهُ النَّفَقَةَ وَالسُّكْنٰى فَاَبَوْا عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ اَرْسَلَ اِلَيْهَا بِثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ میں آل خالد کی بیٹی ہوں اور فلاں فلاں شخص کی بیوی ہوں اور اس نے مجھے طلاق کہلا بھیجی ہے اور میں اس شخص سے نفقہ اور رہنے کے لیے مکان مانگتی ہوں۔ اور مرد کی طرف کے لوگ انکاری ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاوند نے اسے تین طلاقیں دی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا نفقہ، خرچہ اور رہائش کی جگہ اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى لِلْمَرْأَةِ إِذَا كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ۔

عورت کو ملتی ہے جس عورت سے مرد رجوع کر سکے اور مرد تین طلاقوں کے بعد رجوع بھی نہیں کر سکتا تو اسے نفقہ بھی نہ ملے گا۔)

۳۴۲۵ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَيْسَ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ۔

سیدہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اسے مرد کی طرف سے نہ گھر دیا جائے اور نہ ہی نفقہ۔

۳۴۲۶ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الْمَخْزُوْمِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَ فَاطِمَةَ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ فَقَالَ لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنٰى۔

سیدہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابو عمرو مخزومی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں دیں۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ قبیلہ بنی مخزوم کے ساتھ مل کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابو عمرو بن حفص رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں دیں۔ تو پھر کیا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نفقہ دلایا جائے گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ نہ ہی اس کو نفقہ ملے گا اور نہ رہائش کے لیے گھر۔

بَابُ طَلَاقِ الثَّلَاثِ الْمُتَفَرِّقَةِ قَبْلَ الدُّخُوْلِ بِالزَّوْجَةِ

جماع سے قبل تین طلاقیں متفرق دینے کا بیان

۳۴۲۷ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ جَاءَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رض تُرَدُّ إِلَى الْوَاحِدَةِ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابو صہباء رضی اللہ عنہ جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے ابن عباس رضی اللہ عنہ کیا آپ نہیں جانتے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں تین طلاقیں ایک طلاق کی طرف رد کی جاتی تھیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا۔ ہاں رد کی جاتی تھیں۔

نوٹ:۔ ایک طلاق کی طرف رد کیا جانے کا مطلب ہے کہ تین طلاقیں دینے سے ایک طلاق متصور ہوتی تھی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

الطلاق للتي تنكح زوجا ثم لا يدخل بها

اگر کوئی شخص جماع کرنے سے قبل بیوی کو طلاق دے دے

۳۴۳۸ عن عائشة قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رجل طلق امرأته فتزوجت زوجا غيره فدخل بها ثم طلقها قبل أن يواقعها أتحل للأول فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لا حتى يذوق الآخر عسيلتها وتذوق عسيلته۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے چکا ہو اور پھر اس کی بیوی نے دوسرے کسی شوہر سے نکاح کر لیا۔ وہ دوسرا شوہر اور عورت ایک جگہ جمع بھی ہوئے۔ لیکن مرد نے اس سے جماع نہ کیا اور اس عورت کو طلاق دے دی۔ تو کیا ایسی عورت پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جاتی ہے یا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ حلال نہیں ہوتی جب تک یہ دوسرا مرد اس عورت کا مزہ نہ چکھے اور مرد عورت کا مزہ نہ چکھے۔

نوٹ:۔ خلوت کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ زوج اول کے لیے وہ عورت تب حلال ہوگی جب زوج ثانی اس کے ساتھ جماع کرے۔

۳۴۳۹ عن عائشة قالت جاءت امرأة رفاعة القرظي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إني نكحت عبد الرحمن بن الزبير والله ما معه إلا مثل هذه الهدبة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلك تريدين أن ترجعي إلى رفاعة لا حتى يذوق عسيلتك وتذوقي عسيلته۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رفاعہ کی بیوی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر کے ساتھ نکاح کیا ہے اور آپ کی حالت یہ ہے کہ آپ کے پاس کپڑے کی جھالر کے سوا کچھ نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا شاید تم رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو گی یہ بات نہ ہو سکے گی جب تک کہ حضرت عبدالرحمٰن تمہارا اور تو عبدالرحمٰن کا مزہ نہ چکھ لے۔

نوٹ: یعنی تو اس وقت نکاح کر سکتی ہے۔ جب عبدالرحمٰن تجھ سے صحبت کرے اور پھر طلاق دے جماع کے بغیر پہلے خاوند سے نکاح درست اور جائز نہیں۔ ہدبہ کپڑے کی جھالر کو کہتے ہیں۔ اس کپڑے کی جھالر کی مثال حضرت عبدالرحمٰن کے ڈھیلے ہونے اور کم شہوت ہونے کی بنا پر دی گئی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

طَلَاقُ الْبَتَّةِ

۳۴۳۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبُوْبَكْرٍ عِنْدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ وَ إِنَّهُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ جِلْبَابِهَا وَ خَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ بِالْبَابِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَابَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ هٰذِهِ تَجْهَرُ بِمَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُرِيْدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِيْ إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ وَ يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ۔

طلاق بائنہ کا بیان

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور اس وقت جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے وہ عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی تھی اور وہ مجھے طلاق دے چکا ہے اور ایسی طلاق جو عورت کو مرد سے بالکل بے تعلق اور بے واسطہ کر دیتی ہے۔ یعنی تین طلاقیں اور اسے چھوڑ کر میں نے حضرت عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا۔ خدا کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب عبدالرحمن کے پاس اس چادر کے پلے یعنی جھالر کے سوا کچھ نہیں اور آپ نے اپنی چادر کا پلہ پکڑ کر یہ بات ارشاد فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ اس وقت حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ دروازے پر تھے۔ اور آپ نے انہیں اندر آنے کی اجازت نہ دی اور فرمایا۔ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا آپ سنتے ہیں یہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی وہی کچھ کہتی ہیں۔ جو کچھ عام طور پر کہتی ہے بعد ازاں آپ نے اس عورت سے پوچھا کیا تو رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے۔ اور ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ جب تک تو اس کا اور وہ تیرا مزہ نہ چکھ لے یعنی تجھ سے ہم بستر نہ ہو۔

أَمْرُكِ بِيَدِكِ

۳۴۳۱ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوْبَ هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا قَالَ فِيْ أَمْرُكِ بِيَدِكِ إِنَّهَا ثَلَاثٌ غَيْرَ الْحَسَنِ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِيْ

امرک بیدک کی تحقیق اور اختلاف کا بیان

سیدنا حضرت حماد بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت ایوب سے دریافت کیا کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جس نے کسی عورت سے کہا ہو امرک بیدک کہنے سے تین طلاق واقع ہو جاتی ہے سوائے حسن کے (آپ فرماتے ہیں کہ یہ بات کہنے سے تین طلاق واقع ہو

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَتَادَةُ عَنْ كَثِيْرٍ مَوْلَى بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ فَلَقِيْتُ كَثِيْرًا فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِيَ قَالَ أَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُنْكَرٌ

جاتی ہیں۔ حضرت ایوبؒ نے جواب دیا کہ میں نے کسی شخص کو یہ کہتے نہیں سنا۔ پھر فرمایا اللھم اغفر یعنی اے اللہ بخش دے اگر ان سے غلطی ہو گئی ہو تو۔ مگر وہ حدیث پاک جو حضرت قتادہ نے کثیر کی روایت سے بیان کی ہے اور کثیرؒ نے ابوسلمہؓ سے جناب ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح بیان کیا کہ وہ تین طلاقیں ہوتی ہیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے کثیر سے اس روایت کے متعلق پوچھا اور اسے اس حدیث شریف کا کچھ حال معلوم نہ تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ بعد ازاں میں حضرت ابوقتادہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ان سے یہ حال بیان کیا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ یہ بات بھول گئے۔ اس کتاب کے مصنف حضرت ابوعبدالرحمٰن (امام نسائی) فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے۔

نوٹ:۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے حدیث ہذا کو محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے پوچھا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ حدیث ہذا جناب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔ یعنی یہ جناب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمانا ہے اور حضور سرور کائنات تک حدیث ہذا نہیں پہنچی اور امرک بیدک کہنے کے معنی یہ ہیں کہ جب عورت کو طلاق دینے کے ارادے سے مرد اس طرح کہے کہ تیرا معاملہ تیرے اپنے ہاتھ میں ہے۔ تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ جناب حضرت حسن فرماتے ہیں۔ کہ جب کوئی کہے امرک بیدک تو اس قول سے ہی تین طلاقیں ہو جاتی ہیں۔ اور حضرت ایوبؒ نے اس سے انکار کیا اور یہ بات کہی کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح سنا کہ جناب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں۔ کہ اس کی یہ بات کہنے سے تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔ مگر قتادہ نے اس حدیث پاک کو حضرت کثیر سے نقل کیا تھا۔ جب جناب ایوب خود حضرت کثیر سے ملے تو آپ نے فرمایا۔ مجھے معلوم نہیں بھسا نساں یہ روایت بے اعتبار ہو گئی اور درست یہ ہے کہ امرک بیدک کہنے سے عورت کو اختیار ہو جاتا ہے۔ لہذا اس کو جو وہ چاہے ایک طلاق دے۔ خواہ وہ بائن طلاق دے یا ایک طلاق۔ یا تین طلاقیں دے دے۔

بَابُ إِحْلَالِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَالنِّكَاحُ الَّذِيْ يُحِلُّهَا بِهٖ

تین طلاقیں دی گئیں مطلقہ کے حلال ہونے اور اس کے نکاح کے ذکر میں جو اسے جائز اور حلال کر دیتا ہے

۳۴۴۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

رِفَاعَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ فَأَبَتَّ طَلَاقِيْ وَإِنِّيْ تَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِيْ إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ۔

مروی ہے کہ حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دی تھیں۔ اور بعد ازاں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا جن کے پاس کپڑے کی جھالر کے سوا کچھ نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر تبسم فرمایا اور فرمایا شاید تیرا ارادہ ہے کہ تو رفاعہؓ سے پھر نکاح کرے ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ حضرت عبدالرحمٰن اور تم ایک دوسرے کا ذائقہ نہ چکھ لو

۳۴۴۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَةً ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ فَقَالَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور اس عورت نے دوسرا خاوند کر لیا اس خاوند نے چھونے سے قبل ہی طلاق دے دی اور بعد ازاں یہ مسئلہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا ایسی عورت پہلے خاوند کے لیے درست اور جائز ہوتی ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جائز نہیں ہوتی جب تک کہ اس عورت کا مزہ دوسرا خاوند پہلے خاوند کی طرح نہ چکھ لے۔

نوٹ:۔ یعنی نکاح کر کے چھوڑ دینے سے زوج اول کے لیے حلال نہیں ہوتی۔ کیونکہ تین طلاقیں ایسی چیز ہے جس سے عورت مرد کے قبضے سے بالکل باہر نکل جاتی ہے اور بالکل قبضے سے باہر ہونا اس وقت معلوم ہوگا جب عورت دوسرے کے قبضہ اور تصرف میں پوری طرح آ جائے اور وہ پہلے خاوند کی طرح اس سے معاملے کرے۔ یعنی ایک مکان میں اکیلا رہنے یا نکاح کر لینے یا ذرا سا چھو لینے سے تصرف پورا نہیں ہوتا۔ اس لیے ارشاد فرمایا کہ جب تک دونوں ایک دوسرے کا مزہ نہ چکھ لیں تب تک پہلے خاوند کو جائز اور درست نہیں کہ وہ اس عورت سے نکاح کرے اور اس میں اور بھی کئی اسرار ہیں جو غور و فکر اور تدبر سے ظاہر ہوں گے۔

۳۴۴۴ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ الْغُمَيْصَاءَ أَوِ الرُّمَيْصَاءَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْتَكِيْ زَوْجَهَا أَنَّهُ لَا يَصِلُ إِلَيْهَا فَلَمْ تَلْبَثْ أَنْ جَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ كَاذِبَةٌ وَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (راوی کو شک ہے) (غمیصا یا رمیصاء) نامی ایک عورت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس نے آتے ہی اپنے خاوند کی اس بات میں شکایت کی کہ وہ اس کے قریب نہیں آیا۔ بعد ازاں تھوڑی دیر بعد اس کا خاوند بھی آ پہنچا اور کہنے لگا کہ یہ عورت

www.sirat-e-mustaqeem.com

هُوَ يَصِلُ إِلَيْهَا وَلٰكِنَّهَا تُرِيْدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلٰى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتّٰى تَذُوْقَ عُسَيْلَتَهُ۔

بولتی ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کے پاس جاتا ہوں۔ تاہم اس کا ارادہ ہے کہ میں اس سے چھوٹ کر پہلے خاوند کے پاس چلی جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ایسا کرنا ٹھیک نہیں۔ مگر صرف اس وقت جب تو اس کا شہد چکھ لے۔

نوٹ:۔ یعنی مرد اور عورت میں صحبت ہو جائے اور وہ ایک دوسرے سے فائدہ اٹھا لیں۔

۳۴۳۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهُ الْمَرْأَةُ يُطَلِّقُهَا ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَتَرْجِعُ إِلٰى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتّٰى تَذُوْقَ الْعُسَيْلَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپؐ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی کے حالات کے بارے میں سنا کہ اس کی ایک بیوی تھی اور اس نے اسے طلاق دے دی (یعنی تین طلاقیں۔ بعد ازاں اس عورت سے دوسرے شخص نے نکاح کر لیا اور پھر دوسرے نے بھی جماع کیے بغیر اس عورت کو طلاق دے دی۔ بعد ازاں اس عورت نے خصم اول کی طرف جانا چاہا آپؐ نے ارشاد فرمایا ایسا ممکن نہیں۔ جب تک کہ وہ دوسرے خاوند کے شہد کو نہ چکھے (یعنی اس سے جماع نہ کرے تب تک وہ پہلے خاوند کے حق میں جائز نہیں ہو سکتی)۔

۳۴۳۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُغْلِقُ الْبَابَ وَيُرْخِي السِّتْرَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ لَا تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ حَتّٰى يُجَامِعَهَا الْآخَرُ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا أَوْلٰى بِالصَّوَابِ۔

جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح مسئلہ دریافت کیا۔ کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں۔ بعد ازاں اس سے دوسرے آدمی نے نکاح کر لیا۔ اور نکاح ہونے کے بعد دونوں کوٹھڑی کے اندر چلے گئے دروازہ بند کر دیا اور پردے بھی چھوڑ دیے گئے۔ یعنی خلوت صحیحہ ہو گئی۔ لیکن مرد نے جماع نہیں کیا اور اس عورت کو طلاق دے دی تو کیا یہ عورت پہلے خاوند کے لیے جائز ہو گئی؟ آپؐ نے فرمایا نہیں جب تک یہ اس سے جماع نہ کرے کتاب ہذا کے مصنف فرماتے ہیں یہ حدیث اقرب الی الصواب۔

بَابُ إِحْلَالِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَمَا فِيْهِ مِنَ التَّغْلِيْظِ

تین طلاقیں دی ہوئی عورت سے حلالہ کرنے کا اور جو کچھ اس کام کے کرنے والے پر سخت بات کہی گئی ہے اس کا ذکر۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۴۴۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُتَوَشِّمَةَ وَالْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ وَاٰكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهٗ وَالْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نیلا گودنے اور گدوانے والی عورت پر لعنت فرمائی اور بالوں میں بال ملانے اور ملوانے والی پر بیاج کھانے اور کھلانے والی پر اور حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے ان پر لعنت فرمائی۔

بَابُ مُوَاجَهَةِ الرَّجُلِ الْمَرْاَةَ بِالطَّلَاقِ

اس بات کا بیان کہ مرد عورت کا منہ دیکھتے ہی طلاق دیدے

۳۴۴۸ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْكِلَابِيَّةَ لَمَّا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيْمٍ اِلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ایک کلابی عورت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تو کہنے لگی اعوذ باللہ منک میں اللہ تعالیٰ کی آپ سے پناہ مانگتی ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تو نے بہت بڑی ہستی کی پناہ لی۔ لہٰذا تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلی جاؤ۔

بَابُ اِرْسَالِ الرَّجُلِ اِلٰى زَوْجَتِهٖ بِالطَّلَاقِ

اپنی بیوی کو کسی شخص کی زبانی طلاق کہلا بھیجنے کا بیان

۳۴۴۹ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ ... تَقُوْلُ اَرْسَلَ اِلَيَّ زَوْجِيْ بِطَلَاقِيْ فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَمْ طَلَّقَكِ فَقُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ وَاعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ تُلْقِيْنَ ثِيَابَكِ عِنْدَهٗ فَاِذَا انْقَضَتْ

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے میرے خاوند نے طلاق کہلا بھیجی اور بعد ازاں میں نے اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا۔ کہ آپ کو کتنی طلاقیں دی گئی ہیں۔ میں نے عرض کیا تین۔ آپ نے فرمایا تجھے عدت بیٹھنے کے لیے تیرے خاوند کی طرف سے خرچہ نہ ملے گا۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ اپنے چچا کے بیٹے کے گھر میں ایام عدت پورے کریں یعنی ابن ام مکتوم کے پاس کیونکہ وہ اندھے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عِدَّتُكِ فَآذِنِينِي مُخْتَصَرًا۔

آدمی ہیں اور آپ ان کی موجودگی میں اپنے کپڑے بھی اتار سکتی ہیں۔ اور ارشاد فرمایا جب تمہاری عدت پوری ہو جائے۔ تو اس وقت مجھے اطلاع دے دو۔ یہ حدیث شریف مختصر ہے۔

۳۳۵۰۔ عَنْ تَمِيمٍ مَوْلَى فَاطِمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ نَحْوَهُ۔

حضرت فاطمہ کے آزاد کردہ غلام جناب حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت فاطمہ رضی سے اس طرح روایت کی ہے۔ یعنی جیسے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت اوپر گزری

نوٹ:۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کی زبانی کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق کہلا بھیجے تو طلاق واقع ہو جائے گی اور عورت اپنی عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے ہاں عورت کو مطلع کر دینا چاہیئے کہ وہ اپنا کچھ بندوبست کر سکے۔

تَأْوِيلُ قَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ۔

اس بات کا بیان کہ آیت یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللّٰہ لک کے کیا معنی ہیں

۳۳۵۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي جَعَلْتُ امْرَأَتِي عَلَيَّ حَرَامًا قَالَ كَذَبْتَ لَيْسَتْ عَلَيْكَ بِحَرَامٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ عَلَيْكَ أَغْلَظُ الْكَفَّارَةِ عِتْقُ رَقَبَةٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو اپنے آپ پر حرام کر لیا جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تو جھوٹا ہے اور وہ عورت تجھ پر حرام نہیں اور پھر یہ آیت شریف پڑھی یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللّٰہ لک اور فرمایا تم پر لازم ہے کہ ایک سخت کفارہ دو یعنی ایک غلام آزاد کرو

نوٹ:۔ حدیث شریف کا مطلب ہے کہ ایک حلال چیز کو حرام کر دینے سے وہ چیز حرام نہیں ہو جاتی بلکہ کفارہ دینا لازم آتا ہے اور وہ سخت ترین یعنی غلام کا آزاد کرنا ہے۔

تَأْوِيلُ هٰذِهِ الْآيَةِ عَلَى وَجْهٍ آخَرَ

آیت یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللّٰہ لک کی ایک دوسری تاویل۔

۳۳۵۲۔ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَيَّتُنَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس دیر تک قیام پذیر رہتے اور شہد نوش فرماتے۔ تو میں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

www.sirat-e-mustaqeem.com

دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ وَقَالَ لَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ إِلَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا كُلُّهُ فِي حَدِيثِ عَطَاءٍ۔

نے مشورہ کیا کہ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی کے پاس تشریف لائیں تو آپ سے کہا جائے کہ آپ سے مغافیر کی بو آتی ہے۔ پھر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے وہی بات کہی آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے شہد کے سوا کچھ نہیں کھایا اور وہ بھی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس سے۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں پھر دوبارہ کبھی نہیں پیوں گا۔ تب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان چیزوں کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ رب العزت نے آپ پر حلال کر دی ہیں اور یہ ان تتوبا میں حضرت ام المومنین حضرت عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کے لیے ارشاد فرمایا اگر تم دونوں توبہ کرتی ہو۔ تو تمہارے دل جھک پڑے ہیں اور جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کوئی بات ایک عورت سے چھپا کر ارشاد فرمائی اور وہ بات جو اوپر مذکور ہوئی ہے یعنی بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زینب اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف میں یہ سارا قصہ نقل کیا گیا ہے۔

حضرت شاہ عبدالقادر علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیوی کے پاس جانا چھوڑ دیا۔ یا ایک بیوی کے پاس سے شہد پینا موقوف کر دیا۔ یہ دوسری ازواج مطہرات کی خاطر تھا۔ اس پر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا اور قسم کا کھولنا کفارہ دینا ہے اب جو کوئی اپنے مال کے متعلق کہے کہ یہ مجھ پر حرام ہے تو قسم واقع ہو گئی اور وہ اس کا کفارہ دے اور کھانے یا کپڑے کو کام میں لائے خواہ وہ کھانا ہو یا کپڑا یا لونڈی۔ (موضح قرآن)

بَابُ الْحَقِي بِأَهْلِكِ

اپنی زوجہ کو یہ کہنے کا بیان کہ جاؤ تم اپنے اہل خانہ کے ساتھ رہو

۳۴۵۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب حضرت کعب

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهٗ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَقَالَ فِيْهِ إِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنِيْ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بن مالک رضی اللہ عنہ سے سُنا اور وہ اس وقت اپنا حال بیان فرماتے جب وہ غزوہ تبوک میں شامل ہوتے وقت پیچھے رہ گئے تھے اور اس بیان میں جناب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچانک میرے پاس حضور سرورِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد آیا اور اس نے کہا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے یعنی جس طرح آئندہ حدیث پاک میں اس امر کا تذکرہ آتا ہے۔

نوٹ: اس حدیث پاک کو علیحدہ اس لیے بیان فرمایا گیا ہے چونکہ اسناد میں فرق تھا اور اہل حدیث حضرات کی اصطلاح میں اسے تحویل کہتے ہیں۔

۳۴۵۴ **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهٗ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ قِصَّتَهٗ وَقَالَ إِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ** أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِيْ اِلْحَقِيْ بِأَهْلِكِ فَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو اس وقت کا حال بیان فرماتے سُنا جب آپ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں نہ جا سکے۔ راوی کا کہنا ہے کہ یہ سارا قصہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد آیا اور کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکے لیے یہ حکم فرمایا ہے کہ آپ اپنی بیوی سے الگ ہو جائیں۔ **حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا اس سے الگ ہونے** سے طلاق دینا مراد ہے یا کیا مطلب ہے۔ قاصد نے بتایا کہ طلاق دینا مراد نہیں بلکہ اس میں جدا رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے نزدیک جانے سے منع کیا گیا ہے۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس جا کر رہو۔ میرے قریب مت آئیو۔ جب تک اللہ رب العزت والمجد اس امر میں کچھ حکم نہ فرمائے۔

۳۴۵۵ **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَعْبِ بْنَ مَالِكٍ قَالَ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والدِ گرامی حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے سنا اور راوی کا کہنا ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ ان

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى صَاحِبَيَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْتَزِلُوْا نِسَآءَكُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُوْلِ أُطَلِّقُ امْرَأَتِيْ أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا - بَلْ تَعْتَزِلُهَا فَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُوْنِيْ فِيْهِمْ فَلَحِقَتْ بِهِمْ -

تین افراد میں سے ہیں جن کی توبہ قبول ہوئی۔ حضرت کعب اپنا حال بیان فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور میرے ساتھیوں کے پاس قاصد ارسال کیا اور اس نے بیان کیا کہ حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں حکم فرمایا کہ تم اپنی عورتوں سے الگ ہو جاؤ اور ان کے قریب نہ جاؤ۔ حضرت کعب فرماتے ہیں میں نے قاصد سے دریافت فرمایا کیا میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں یا کیا کروں۔ اس نے کہا کہ اسے طلاق نہ دو بلکہ اس سے الگ رہو اور اس کے نزدیک نہ جاؤ۔ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا جاؤ اپنے لوگوں سے ملو اور وہیں رہنا۔ پھر آپ کی بیوی اپنے لوگوں میں جا ملی۔

۳۴۵۶ عَنْ كَعْبٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَقَالَ فِيْهِ إِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنِيْ وَيَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا فَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِيْ بِأَهْلِكِ وَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ -

سیدنا حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں جاتے ہوئے پیچھے رہ گئے تھے۔ اور راوی اس سلسلے میں یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ حضرت کعب نے یہ بھی فرمایا کہ اس دوران حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کا ایلچی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لیے حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی بیوی سے الگ رہو (یعنی مجھے اور میرے ساتھیوں کو حکم دیا) میں نے قاصد سے دریافت کیا کیا میں اپنی عورت کو طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ قاصد نے کہا کہ جدا رہنے اور قربت نہ کرنے کا حکم ہے۔ کعب فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ آپ جا کر اپنے گھر والوں سے مل جائیں اور آپ اس وقت تک وہیں رہنا جب تک اللہ رب العزت اس کے متعلق کچھ فیصلہ نہ اتار دے۔

۳۴۵۷ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ كَعْبًا يُحَدِّثُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى صَاحِبَيَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

سیدنا حضرت عبید اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سُنا وہ فرماتے کہ حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس ایک شخص کو ارسال فرمایا۔ اور میرے

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْمُرُکُمْ أَنْ تَعْتَزِلُوْا نِسَاءَکُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُوْلِ أُطَلِّقُ امْرَأَتِیْ أَمْ مَا ذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ تَعْتَزِلُهَا وَلَا تَقْرَبُهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِی الْحَقِیْ بِأَهْلِكِ فَكُوْنِیْ فِیْهِمْ حَتّٰی یَقْضِیَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فَلَحِقَتْ بِهِمْ۔

دونوں کے پاس بھی۔ اس نے بتایا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی بیویوں سے کنارہ کرو اور ان کے پاس نہ جاؤ۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص سے دریافت کیا کیا میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں یا کیا کروں۔ اس نے کہا کہ طلاق نہ دو بلکہ اس کو اپنے سے الگ کردو۔ اور اس کے قریب نہ جاؤ۔ کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ جاؤ اور ان کے ساتھ رہو جب تک اللہ رب العزت اور بزرگی والا اس امر میں حکم فرمائے۔ بعدازاں ان کی زوجہ چلی گئیں یعنی اپنے ماں باپ کے پاس جاکر رہنے لگیں۔

۳۴۷۸ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ فِیْ حَدِیْثِهٖ إِذَا رَسُوْلٌ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَانِیْ فَقَالَ اعْتَزِلِ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا تَقْرَبْهَا وَلَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ الْحَقِیْ بِأَهْلِكِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ اور آپ نے اس حدیث شریف میں بیان فرمایا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک قاصد میرے پاس آیا اور اس قاصد نے کہا کہ تم اس عورت سے الگ ہو جاؤ۔ بعدازاں میں نے اس قاصد سے دریافت کیا کہ میں اپنی عورت کو طلاق دے دوں اس نے کہا طلاق نہ دو لیکن اس کے قریب نہ جاؤ۔ اور حدیث ہذا میں اَلْحَقِیْ بِاَھْلِکِ کا ذکر نہیں آیا۔

نوٹ ۱۔ یعنی یہ بیان نہیں فرمایا کہ حضرت کعبؓ نے اپنی بیوی سے فرمایا۔ کہ جاؤ تم اپنے گھر والوں کے ساتھ جاؤ جیسے گذشتہ روایات میں بیان فرمایا گیا ہے۔

بَابُ طَلَاقِ الْعَبْدِ

غلام کے طلاق دینے کا بیان

۳۴۷۹ عَنْ أَبِیْ حَسَنٍ مَوْلٰی بَنِیْ نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَامْرَأَتِیْ مَمْلُوْكَیْنِ فَطَلَّقْتُهَا تَطْلِیْقَتَیْنِ ثُمَّ أُعْتِقْنَا جَمِیْعًا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ

سیدنا ابوالحسن مولیٰ بن نوفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور میری بیوی دونوں غلامی میں تھے۔ بعدازاں میں نے اس عورت کو دو طلاقیں دیں اس کے بعد ہم دونوں اکٹھے ایک ہی دفعہ آزاد کیے گئے۔ میں نے حضرت ابن

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِنْ رَاجَعْتَهَا كَانَتْ عِنْدَكَ عَلَى وَاحِدَةٍ قَضَى بِذَالِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - خَالَفَهُ مَعْمَرٌ

عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا۔ اگر تو اسے دوبارہ نکاح میں لائے گا تو وہ تمہارے نزدیک ایک طلاق رہے گی۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کا حکم فرمایا ہے اور حضرت معمر نے روایت ہٰذا کی مخالفت کی ہے۔

نوٹ: تمہارے نزدیک وہ عورت ایک طلاق پر رہے گی یعنی اس کے آزاد ہونے سے تجھے تین طلاق کا اختیار ہو گا۔ جس طرح دوسری آزاد عورتیں ہیں تو تم دو طلاقیں دے چکے تھے اب مزید ایک ہی طلاق کا اختیار باقی ہے۔

۳۴۰ عَنِ الْحَسَنِ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض عَنْ عَبْدٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ أُعْتِقَا أَيَتَزَوَّجُهَا قَالَ نَعَمْ قِيْلَ عَنْ مَنْ قَالَ أَفْتَى بِذَالِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لِمَعْمَرٍ الْحَسَنُ هٰذَا مَنْ هُوَ لَقَدْ حَمَلَ صَخْرَةً عَظِيْمَةً۔

بنی نوفل کے مولیٰ حضرت حسن رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی شخص نے اس شخص کے بارے مسئلہ پوچھا۔ جس نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دی ہوں اور بعد ازاں وہ دونوں آزاد ہو گئے ہوں۔ تو کیا وہ آزاد غلام اس لونڈی سے نکاح کر سکتا ہے۔ جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا۔ ہاں کر سکتا ہے کسی شخص نے اس مسئلہ کی سند حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے جواب میں فتویٰ دیا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فتویٰ دیا ابن المبارک نے معمر سے دریافت فرمایا۔ یہ حسن کون ہیں اس نے اپنے آپ پر بڑی بھاری اور بوجھل ذمہ داری لی۔ کیونکہ اگر روایت ہٰذا غلط ہو تو سینکڑوں ناجائز نکاحوں کے گناہ کا بوجھ انہی پر پڑے گا۔

بَابُ مَتٰى يَقَعُ طَلَاقُ الصَّبِيِّ

لڑکے کا کس عمر میں طلاق دینا معتبر ہوتا ہے

عَنِ ابْنَيْ قُرَيْظَةَ أَنَّهُمْ عُرِضُوْا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَمَنْ كَانَ مُحْتَلِمًا أَوْ نَبَتَتْ عَانَتُهُ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مُحْتَلِمًا أَوْ تَنْبُتْ عَانَتُهُ تُرِكَ۔

قریظہ کے دو لڑکوں .... سے مروی ہے کہ انہیں قریظہ کے ہنگامہ کے دن حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو جس لڑکے کو احتلام ہو جاتا یا اس کے زیر ناف بال اگ آئیں اس کو قتل کر دینے کا حکم ہوا۔ اور اگر ان دو نشانیوں میں سے کچھ نہ پایا جاتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۴۶۲ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ حُكْمِ سَعْدٍ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ غُلَامًا فَشَكُّوا فِيَّ فَلَمْ يَجِدُونِي أُنْبِتُّ فَاسْتُبْقِيتُ فَهَا أَنَا ذَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ۔

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سعد نے بنو قریظہ کو قتل کرنے کا حکم دیا تو میں اس وقت نوعمر لڑکا تھا۔ بعد ازاں مجھے انہوں نے دیکھا اور میرے مارنے میں شک کیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ میرے زیر ناف بال نہیں ہیں تو مجھے کچھ نہ کہا۔ اور میں وہی ہوں جو تمہارے روبرو موجود ہوں۔

۳۴۶۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے دن جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیے گئے اور ان کی عمر اس وقت چودہ برس تھی آپ نے انہیں قبول نہ فرمایا۔ بعد ازاں دوبارہ یوم خندق کو پیش کیے گئے۔ جب ان کی عمر پندرہ برس کی تھی؛ تو تب انہیں قبول کر لیا۔

نوٹ:۔ یعنی انہیں مجاہدین میں شریک کیا اور مردوں کی طرح اس کا مال غنیمت میں حصہ مقرر کیا۔ ثابت ہوا کہ پندرہ سال کا لڑکا جوان ہو جاتا ہے۔

بَابُ مَنْ لَا يَقَعُ طَلَاقُهُ مِنَ الْأَزْوَاجِ — بعض افراد کا طلاق دینا معتبر نہیں ہے

۳۴۶۴ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبَرَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ أَوْ يُفِيقَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین افراد سے قلم اٹھا دی گئی۔ سونے والے سے جاگنے تک اور بچے سے بڑے ہونے تک۔ دیوانے سے سیانے ہونے یا اچھا ہونے تک۔

نوٹ:۔ یعنی یہ تین افراد جو اچھا یا برا کام کریں اللہ کے ہاں اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور نہ ہی ان کے لیے حساب کتاب ہے لہٰذا ان کا طلاق دینا بھی درست نہیں۔

بَابُ مَنْ طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ — جو شخص آہستہ اور اپنے دل میں طلاق دے اس کا کیا حکم ہے

۳۴۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِيْ كُلَّ شَيْءٍ حَدَّثَتْ بِهٖ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهٖ أَوْ تَعْمَلْ۔

میری امت کو ان خیالات اور باتوں کی پکڑ سے بچا لیا جو ان کے دلوں میں کھٹکتے ہیں۔ جب تک وہ انہیں زبان پر نہ لائیں یا عمل نہ کریں۔

نوٹ:۔ دلوں کے خطرات اور وساوس کی کئی قسمیں ہیں ایک تو وہ ہیں جو خود بخود جی میں آ جائیں۔ عربی زبان میں اسے ہاجس کہتے ہیں۔ اور یہ تمام امتوں سے معاف ہے۔ دوسری حالت وہ خیال ہے کہ جو دل میں پھرتا رہے اور اسے خواطر کہتے ہیں۔ اس قسم کے خطرات اس امت محمدیہ سے معاف ہیں اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی امت پر رحمت ہے تیسری وہ حالت اور خیال ہے جو دل میں پھرتا رہے اور اس کی محبت اور لذت پیدا ہوئی۔ اور اس کے پورا کرنے اور حاصل کرنے کی طرف دل راغب ہوا اس پر امت ہذا پہ گرفت نہیں جب تک اسے عمل میں نہ لایا جائے۔ بلکہ اگر قصد اور ارادہ کر لیا۔ اور بعد ازاں اسے اپنے جی میں روک لیا تو اس کے بدلے نیکی دی جائے گی اور ان تینوں کے علاوہ چوتھی غلطی بھی ہے وہ کہ دل گناہ پر مستقل ہو جائے اور دل کو اس کے کرنے پر یہاں تک مضبوط کرے کہ اس کے کرنے میں نہ کچھ قصور باقی نہ رہے۔ کسی اور وجہ سے اس کام میں ذرا آ جائے تو اس میں عذاب اور پکڑ ہے تاہم یہ گرفت اور عذاب پورے گناہ کے برابر اور مساوی نہیں کیونکہ کرنے کا ارادہ یا اہتمام کرنے سے گناہ نہیں ہو جاتا۔ زنا یا چوری کرنے کے بعد ہی یہ ثابت ہوتی ہے۔ غرضیکہ زنا کا ارادہ اور زنا دونوں گناہ میں برابر نہیں۔ ارادہ اس سے نچلے درجے میں ہے اور یہاں حدیث ہذا لانے سے غرض یہ ہے کہ دل میں طلاق کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی جب تک کہ زبان سے نہ کہے۔

۳۴۶۶ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ وَحَدَّثَتْ بِهٖ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ بِهٖ

۳۴۶۷ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَجَاوَزَ لِأُمَّتِيْ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ أَوْ تَعْمَلْ بِهٖ۔ (دونوں کا ترجمہ اوپر گزرا)

اَلطَّلَاقُ بِالْإِشَارَةِ الْمَفْهُوْمَةِ

اس اشارے سے طلاق دینا جو سمجھا جا سکتا ہے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارٌ فَارِسِيٌّ طَيِّبُ الْمَرَقَةِ فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعِنْدَهُ عَائِشَةُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ بِيَدِهٖ أَنْ تَعَالَ وَأَوْمَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عَائِشَةَ أَيْ وَهٰذِهٖ؟ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ الْآخَرُ هٰكَذَا بِيَدِهٖ أَنْ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فارسی پڑوسی تھا جو شوربہ بہت عمدہ بناتا تھا۔ ایک دفعہ وہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کے پاس ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں تو اس نے اپنے ہاتھ کا اشارہ کیا کہ تشریف لائیے اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ فرمایا یعنی انہیں بھی لاؤں۔ اس نے ہاتھ سے دو تین دفعہ اشارہ کیا۔

نوٹ: تو آپ نے اس کے اشارے پر عمل کیا۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جو شخص گفتگو نہ کر سکے اس کا سمجھ میں آنے والا اشارہ بولنے والے شخص کی طرح ہے اگر اشارے سے طلاق دے اور معلوم ہو جائے کہ طلاق دیتا ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ الْكَلَامِ اِذَا قُصِدَ بِهٖ فِيْمَا يَحْتَمِلُ مَعْنَاهُ

اس کلام کا بیان جس کے متعدد معانی ہوں اگر فقط ایک ہی معنی کا قصد اور ارادہ کیا جائے تو وہ قصد کرنا صحیح ہو گا

۳۴۶۹ عَنْ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى الدُّنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔ انسان کو وہی کچھ ملے گا۔ جو کوئی اس کی نیت ہوئی۔ پس جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی خاطر نکلا تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف شمار ہوگی (یعنی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرے گا) اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے واسطے ہے۔ تو اسے دنیا ملے گی یا عورت کے لیے ہے تو اسے عورت ملے گی۔ انسان کی ہجرت اور گھر چھوڑنا جس نیت خیال اور ارادے سے ہوگا اسے وہی چیز ملے گی۔

نوٹ: مثل مشہور ہے جیسی نیت ویسی مراد۔ یعنی آدمی کو عمل کا ثواب نیت کے مطابق ملتا ہے اور اس کے عمل کا اعتبار نیت سے ہوتا ہے اور اس جگہ حدیث ہٰذا کو اس لیے لائے ہیں۔ کہ ایک کلام جو کئی معنوں کا احتمال رکھتا ہے۔ تو اس کے مفہوم اور معنی مراد لینے میں نیت پر حکم ہوگا۔ اور جیسا ارادہ ہوگا ویسے ہی اس پر حکم کیا جائے گا۔ چنانچہ ہجرت میں ارادے اور نیت کی وجہ سے زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر کسی شخص نے ہجرت کرتے ہوئے اپنا گھر بار چھوڑ دیا اور کافروں کے علاقے سے نکل کر مسلمانوں کے ملک میں چلا گیا۔ اور دل کا ارادہ و نیت اللہ کی رضا جوئی تھی تو ہجرت اللہ کے لیے ہوگی اور وہاں دنیوی فائدہ بھی مل گیا۔ اور وہ اللہ کا انعام و اکرام ہے۔ اس طرح اس شخص کی ہجرت میں کچھ خلل نہ آئے گا۔ مکہ مکرمہ سے مسلمانوں نے جب مدینہ منورہ میں ہجرت کی تو اس وقت ایک عورت ام قیس بھی ہجرت کر کے مدینہ آئی اور اس عورت کے عشق اور محبت میں اہل مکہ کے ایک شخص نے بھی ہجرت کی۔ لوگوں نے اس شخص کو مہاجر ام قیس کا لقب دیا تو اس وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث پاک بیان فرمائی۔

بَابُ الْاِبَانَةِ وَالْاِفْصَاحِ بِالْكَلِمَةِ الْمَلْفُوْظِ بِهَا لِمَا لَا يَحْتَمِلُ مَعْنَاهَا لَمْ تُوْجِبْ شَيْئًا وَلَمْ تُثْبِتْ حُكْمًا ✱

اس کلام کا بیان جس کے معنی بعید کا ارادہ کیا گیا ہو تو وہ ارادہ لغو ہو گا۔

۳۴۷۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُنْظُرُوْا کَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰہُ عَنِّیْ شَتْمَ قُرَیْشٍ وَ لَعْنَہُمْ اِنَّہُمْ یَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَ یَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَ اَنَا مُحَمَّدٌ۔

کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ غور و فکر کرو اور دیکھو کہ اللہ رب العزت مجھے لوگوں کی گالیوں اور لعنت سے کس طرح بچاتا ہے۔ وہ لوگ مجھے مذمم اور برا کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

نوٹ: یعنی وہ لوگ محمد کو بگاڑ کر مذمم کہتے اور محمد نہیں کہتے۔ کیونکہ لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معانی سراہا ہوا اور مذمم کے معنی برا تو ان لوگوں کی گالیاں سب مذمم پر پڑتی ہیں محمد پر نہیں۔ اگرچہ وہ مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھیں۔

بَابُ التَّوْقِیْتِ فِی الْخِیَارِ

باب خیار کی مدت متعین کرنے میں۔

۳۴۴۱ عَنْ عَائِشَۃَ رض زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا اُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَخْیِیْرِ اَزْوَاجِہٖ بَدَاَ بِیْ فَقَالَ اِنِّیْ ذَاکِرٌ لَکِ اَمْرًا فَلَا عَلَیْکِ اَنْ لَا تَعْجَلِیْ حَتّٰی تَسْتَاْمِرِیْ اَبَوَیْکِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَیَّ لَمْ یَکُوْنَا لِیَاْمُرَانِیْ بِفِرَاقِہٖ ثُمَّ تَلَا ہٰذِہِ الْاٰیَۃَ یٰاَیُّہَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا اِلٰی قَوْلِہٖ جَمِیْلًا فَقُلْتُ اَفِیْ ہٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَیَّ فَاِنِّیْ اُرِیْدُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلَہٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ قَالَتْ عَائِشَۃُ ثُمَّ فَعَلَ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ وَلَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ حِیْنَ قَالَ لَہُنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاخْتَرْنَہٗ طَلَاقًا مِنْ اَجْلِ اَنَّہُنَّ اخْتَرْنَہٗ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس دن حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیویوں کو اختیار دینے کا حکم ہوا تو آپ نے اختیار دینا مجھ سے شروع فرمایا اور ارشاد فرمانے لگے میں آپ سے ایک بات کا تذکرہ کروں گا اور تم مجھ سے اس میں اپنے والدین سے مشورہ کے بغیر جلدی نہ کرنا اور جواب نہ دینا۔ کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ ان کے والدین انہیں حضور سے علیحدگی کا مشورہ نہ دیں گے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعد ازاں آپ نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی۔ ترجمہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی ازواج مطہرات سے ارشاد فرما دیجئے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور دنیا کی رونق چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ فائدہ دوں اور اچھی طرح رخصت کر دوں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے یہ آیت سن کر کہا کیا میں فقط اس بات کے لیے اپنے والدین سے صلاح مشورہ کروں میں نے اللہ رب العزت والمجد اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعد ازاں سب ازواج مطہرات نے ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا تھا۔ یعنی سب بیبیوں نے ایسا ہی کیا اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا۔ اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ازواج مطہرات سے یہ پوچھنا ان کو طلاق دینا نہ تھا کیونکہ ازواج مطہرات نے نبی کو اختیار کیا۔ اور ان کے غیر کو اختیار نہیں کیا۔

۳۴۴۲ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِيْ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِيْ أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ وَاللّٰهِ إِنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا لِيَأْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ فَقَرَأَ عَلَيَّ يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَقُلْتُ أَفِيْ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ وَإِنِّيْ أُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالْأَوَّلُ أَوْلٰى بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور پہلے مجھ سے ارشاد فرمایا اے عائشہ میں تمہیں ایک بات کہتا ہوں اور تم جلدی نہ کرنا اور اس بات کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کرو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ نے مشورہ لینے کو فرمایا اور یہ مجھے معلوم تھا کہ میرے والدین آپ سے جدائی کرنے کی صلاح مجھے نہ دیں گے۔ لہٰذا ان پر آیت شریفہ تلاوت فرمائی۔ یا ایھا النبي قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الخ یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے فرمائیے کہ اگر تمہیں دنیا کی زندگی اور رونق مطلوب ہے الخ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا اتنی سی معمولی بات کے لیے اپنے والدین سے مشورہ کروں یعنی اس کے متعلق مشورہ لینا اتنا ضروری نہیں۔ بلکہ میں مشورہ لیے بغیر یہ بات کہتی ہوں کہ میں نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ خطا ہے اور پہلی روایت درست ہے اور سبحانہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے۔

بَابٌ فِي الْمُخَيَّرَةِ تَخْتَارُ زَوْجَهَا

ان عورتوں کے بارے میں باب جنہیں اختیار دیا گیا اور انہوں نے اپنے خاوند کو اختیار کر لیا۔

۳۴۴۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو اختیار دیا اور اختیار دینے سے انہیں طلاق نہ ہوتی کیونکہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۴۴۴ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دیا اور آپ کے اختیار دینے سے انہیں طلاق نہ ہوئی (کیونکہ جب انہیں اختیار دیا تو انہوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا۔)

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ جب کسی عورت کو اس کا خاوند اختیار دے یعنی اسے یہ کہے کہ تو مختار ہے اور اپنے نفس کو طلاق چاہتی ہے تو طلاق لے لے۔ بعد ازاں وہ عورت کہے کہ میں تجھے چھوڑ کر نہیں جاتی تو اس عورت کو طلاق نہیں ہوتی۔

۳۴۴۵ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دیا اور آپ کے اختیار دینے سے انہیں طلاق نہ ہوئی (کیونکہ جب انہیں اختیار دیا تو انہوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا۔)

۳۴۴۶ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ أَفَكَانَ طَلَاقًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دیا۔ کیا اختیار دینے سے ان کو طلاق ہو گئی (یعنی طلاق نہیں ہوئی)

۳۴۴۷ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهَا عَلَيْنَا شَيْئًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا اور ہم نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا تو اس اختیار ٹھہرانے سے ہم پر کوئی چیز واقع نہ ہوئی۔

خِيَارُ الْمَمْلُوْكَيْنِ يُعْتَقَانِ

جب خاوند اور بیوی دونوں غلام اور لونڈی ہوں بعد ازاں آزاد ہو جائیں تو اختیار ہوگا

۳۴۴۸ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ لِعَائِشَةَ غُلَامٌ وَجَارِيَةٌ قَالَتْ فَأَرَدْتُ أَنْ أُعْتِقَهُمَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْدَئِي بِالْغُلَامِ قَبْلَ الْجَارِيَةِ۔

سیدنا حضرت قاسم بن محمد سے مروی ہے۔ کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس غلام اور لونڈی تھے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں آزاد کرنے کا ارادہ کیا اور بعد ازاں اس امر کا ذکر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ لونڈی سے قبل غلام آزاد کرنا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ: تاکہ لونڈی کو جدائی کا اختیار نہ رہے۔ کیونکہ اگر لونڈی آزاد ہو اور اس کا خاوند غلام ہو تو اسے اختیار ہوتا ہے۔

بَابُ خِيَارِ الْاَمَةِ

لونڈی کو اختیار دینے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ إِحْدَى السُّنَنِ إِنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً فِيْهَا لَحْمٌ فَقَالُوْا بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میں تین سنتیں تھیں ایک تو یہ کہ آپ آزاد کی گئیں اور پھر آپ کو خاوند کے پاس رہنے میں اختیار دیا گیا یعنی اسے کہا گیا کہ اگر تمہاری خوشی ہو تو اپنے خاوند کے پاس رہو یا اسے چھوڑ کر دوسرے کو کر لو۔ دوسری یہ کہ بریرہ کے معاملے میں میراث آزاد کرنے والے شخص کے لیے ہے اور تیسری بات یہ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور اس وقت ہنڈیا میں گوشت ابل رہا تھا۔ آپ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روٹی اور سالن جو گھر میں موجود تھا لے گئیں تو آپ نے فرمایا کیا میں نے ہنڈیا نہیں دیکھی جس میں گوشت پک رہا ہے۔ وہ کیوں نہیں لائے۔ گھر والوں نے عرض کیا ہاں پکتا تو ہے لیکن وہ گوشت کسی نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ دیا ہے اور آپ صدقہ کی کوئی چیز تناول نہیں فرماتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ ان کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

نوٹ۔ بریرہ نامی ایک عورت انصار کی لونڈی تھی اور انہوں نے کہا اے بریرہ آپ ہمیں اتنا مال دیں تو ہم آپ کو آزاد کر دیں گے۔ جب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی امداد سے اس کے آزاد ہونے کی صورت بندھی تو وہ لوگ بریرہ رضی اللہ عنہا سے کہنے لگے جب تو فوت ہو جائے گی تو تیرے مال کے وارث ہم ہوں گے۔ تو اس وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ الولاءُ لمن اُعتق آزاد کیے گئے شخص کی میراث آزاد کرنے والے شخص کی ہے اس جگہ حدیث بیان کرنے سے پہلا مسئلہ لونڈی آزاد کرنے کا معلوم ہوا تھا اور یہ امر بھی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے معلوم ہوا کہ صدقہ اپنی جگہ پہنچ جانے کے بعد صدقہ نہیں رہتا اور اس کا حکم بدل جاتا ہے۔ لہٰذا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرما لیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ گوشت حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے صدقہ تھا اور ہمارے لیے وہ ہدیہ اور تحفہ ہے۔

۳۴۸۰۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ أَرَادَ أَهْلُهَا أَنْ يَّبِيْعُوْهَا وَيَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُعْتِقَتْ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهَا فَتُهْدِيْ لَنَا مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْهُ فَإِنَّهُ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ۔ (ترجمہ اوپر گزرا)

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا حُرٌّ

باب اس لونڈی کو اختیار دینے کے بیان میں جو آزاد کی گئی حالانکہ اس کا خاوند آزاد تھا

۳۴۸۱: عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ قَالَتْ فَأَعْتَقْتُهَا فَدَعَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا قَالَتْ لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا أَقَمْتُ عِنْدَهُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدا اور اس کے والیوں نے یہ شرط لگائی کہ اس کی میراث کے مستحق ہم لوگ ہیں۔ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم اسے آزاد کردو کیونکہ ولاء لونڈی اور غلام آزاد کرنے والے کا حق ہوتا ہے (یعنی وہ مرد و زن جو مال و دولت چھوڑ جائیں بیچنے والے کا اس مال میں کوئی حق نہیں بلکہ میراث میں اس کا ہے جو شخص نقد روپے پیسے خرچ کرتا ہے) یہ سن کر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسے آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاوند کو اختیار کرنے کے سلسلے میں بلا بھیجا۔ وہ کہنے لگی کہ خواہ وہ مجھے کتنا ہی مال دے تو میں اس کے پاس نہیں ٹھہروں گی اور ...... وہ خود مختار ہو گئی اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند آزاد تھا وہ کسی کا غلام نہ تھا۔

نوٹ: یعنی اگر آزاد اور حر کی بیوی اگر لونڈی ہو اور پھر اسے آزاد کر دیا جائے تو اختیار ہے کہ اس کے گھر میں رہے یا اسے چھوڑ دے کیونکہ آزاد ہونا مختار ہونا ہے۔ جب لونڈی آزاد ہو گئی تو مختار ہو گئی اور اکثر علماء کے نزدیک لونڈی کو صرف اس صورت میں اختیار ہوگا۔ جب کہ اس کا خاوند غلام ہو۔ اور آگے آنے والی حدیث کے مطابق بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔ جیسے کہ آئندہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

۳۴۸۲: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ فرمایا اور ان کے والیوں نے یہ شرط لگائی کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی میراث ہم لیں گے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس امر کا تذکرہ حضور سرور

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَ اُدْمٌ بِلَحْمٍ فَقِیْلَ اِنَّ هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰی بَرِیْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَ لَنَا هَدِیَّةٌ وَخَیَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ زَوْجُهَا حُرًّا۔

کر دیں صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسے خرید لیجئے اور آزاد کر دو کیونکہ ولاء یعنی میراث غلام یا لونڈی کی جو آزاد ہو چکے ہیں آزاد کرنے والے کا حق ہے اگرچہ فروخت کرنے والے فروخت کرتے وقت شرط بھی لگائیں۔ کیونکہ وہ شرط فاسد ہے اور شرط فاسد کا پورا کرنا لازمی نہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ گھر کے بعض لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں گوشت لائے اور یہ بھی عرض کر دیا کہ یہ گوشت کسی نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ دیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ گوشت حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے صدقہ تھا ہمارے لیے ہدیہ اور تحفہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دے دیا۔ اور اس کا خاوند آزاد تھا۔ غلام نہ تھا۔

بَابُ خِیَارِ الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَ زَوْجُهَا مَمْلُوْكٌ

۳۴۸۳ عَنْ عَائِشَةَ رضی الله عنها قَالَتْ کَاتَبَتْ بَرِیْرَةُ عَلٰی نَفْسِهَا بِتِسْعِ اَوَاقٍ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ بِاُوْقِیَّةٍ فَاَتَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِیْنُهَا فَقَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ یَّشَاءُوْا اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً وَ یَکُوْنَ الْوَلَاءُ لِیْ فَذَهَبَتْ بَرِیْرَةُ فَکَلَّمَتْ فِیْ ذٰلِكَ اَهْلَهَا فَاَبَوْا عَلَیْهَا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَجَاءَتْ اِلٰی عَائِشَةَ

اس مسئلہ کے بارے میں باب کہ اس لونڈی کو اختیار ہے جس کا خاوند غلام ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے آپ کو نو اوقیہ پر مکاتب کیا۔ اور ہر سال ایک اوقیہ ادا کرنا طے پایا۔ بعد ازاں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں یعنی حضرت عائشہ کے پاس آکر عرض کیا اور آپ سے اپنی کتابت میں امداد طلب کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اس طرح تو میں امداد نہیں کرتی۔ اگر وہ لوگ چاہیں تو میں ساری رقم بیک وقت گن کر دے دیتی ہوں اور وراثت میرا حق ٹھہرے گی بعد ازاں حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِکَ فَقَالَتْ لَھَا مَا قَالَ اَھْلُھَا فَقَالَتْ لَاھَا اللّٰہِ اِذًا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ الْوَلَاءُ لِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَا ھٰذَا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَرِیْرَۃَ رض اَتَتْنِیْ تَسْتَعِیْنُنِیْ عَلٰی کِتَابَتِھَا فَقُلْتُ لَا اِلَّا اَنْ یَّشَاءُوْا اَنْ اَعُدَّھَا لَھُمْ عِدَّۃً وَّاحِدَۃً وَّیَکُوْنَ الْوَلَاءُ لِیْ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِاَھْلِھَا فَاَبَوْا عَلَیْھَا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ الْوَلَاءُ لَھُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِیْھَا وَاشْتَرِطِیْ لَھُمُ الْوَلَاءَ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَیْسَتْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُوْنَ اَعْتِقْ فُلَانًا وَّالْوَلَاءُ لِیْ کِتَابُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰہِ اَوْثَقُ وَکُلُّ شَرْطٍ لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ فَھُوَ بَاطِلٌ وَّاِنْ کَانَ مِائَۃَ شَرْطٍ فَخَیَّرَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِھَا وَکَانَ عَبْدًا فَاخْتَارَتْ نَفْسَھَا قَالَ عُرْوَۃُ

بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لوگوں کے پاس جا کر کہا اور ان سے اس بات کے بارے میں گفتگو کی۔ ان لوگوں نے تسلیم نہ کیا اور کہا کہ ہم ولاء لیں گے۔ بعدازاں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا لوٹ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئیں اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اب تشریف لا چکے تھے۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو وہی کچھ بتایا جو ان لوگوں نے کہا تھا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اگر بات یہ ہے تو واللہ میں امداد نہیں کرتی لیکن اگر ولاء میرا حق ہے تو میں تیری امداد کرتی ہوں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ یہ کس بات کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئی تھیں اور اپنی کتابت کے سلسلہ میں مجھ سے امداد کی خواستگار تھیں۔ میں نے ان سے کہا کہ میں اس طرح امداد نہیں کرتی ہاں اگر وہ لوگ پسند کریں تو میں ایک ہی دفعہ رقم دے دیتی ہوں۔ اور وراثت میرے لیے ہوگی یہ بات حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہی۔ انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ولاء تو ہم لیں گے اور کسی دوسرے شخص کو نہ دیں گے آپ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ آپ اسے خرید لیں اور ان سے ولاء کی شرط کر لیں کیونکہ ان سے شرط کر لینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وراثت آزاد کرنے والے شخص کا حق ہوتا ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا اور لوگوں کو خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ خداوند تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں باندھتے ہیں جو کہ کتاب اللہ میں نہیں اور کہتے ہیں کہ ولاء ہم لیں گے۔ کتاب اللہ حق ہے اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَلْيَكُنْ مَنْ كَانَ حُرًّا أَمَا خَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جو شرط اللہ نے لگائیں اور ٹھہرائیں وہ مضبوط اور معاتق ہیں وجہ پوری کی جا سکتی ہیں) اور ارشاد فرمایا کہ جو شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے اور بے اصل ہے اور اس کا پورا کرنا لازمی نہیں۔ اگرچہ وہ سو شرطیں کیے ہوں۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اس کے خاوند کے چھوڑنے میں اختیار دیا اور وہ خود مختار ہو گئی۔ یعنی اپنے خاوند کو چھوڑ دیا۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اس کا خاوند آزاد ہوتا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اسے اختیار نہ دیتے۔

نوٹ:۔ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور ایک درہم چھ دانگ کا ہوتا ہے اور ایک دانگ دو قیراط اور دو طسوج کا اور دو طسوج دو جو کا۔ جو درمیانہ ہو نہ ہی بہت بڑے اور نہ ہی بہت چھوٹے اور مکاتب اس شخص کو کہتے ہیں کہ مالک غلام یا لونڈی کی قیمت مقرر کر دے اور اس سے اقرار یا تحریر نامہ لے کہ ہر ماہ اتنے درہم پہنچایا کرے جب تک اس تحریر نامے میں ایک درہم بھی باقی رہے گا تو وہ آزاد نہ ہوگا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ اپنے والیوں سے کہیں کہ ایک مشت قیمت لے لیں اور ہم تمہیں آزاد کر دیں گے اور آپ کی وفات کے بعد میں آپ کے مال کی بھی وارث ہوں گی لیکن اس شرط کو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے والیوں نے تسلیم نہ کیا۔ اور کہا کہ مال وراثت ہم لیں گے جب انہوں نے حق بات کا انکار کیا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تو ان سے اس بات میں زیادہ اصرار نہ کر اور کرنے کا کام کر اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے میں ارشاد فرمایا کہ یہ شرط بے اصل اور پوری ہونے کے قابل نہیں۔ تو گویا سرے سے شرط ہی نہ ٹھہری۔ اس مقام پر اس حدیث کو اس لیے لائے ہیں کہ اس میں لفظ "كَانَ عَبْدًا" کہا ہے یعنی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ جب لونڈی کا خاوند غلام ہو تو تب اسے اختیار ہو سکتا ہے۔ اگر آزاد ہو تو اسے اختیار نہیں دیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت عروہؓ نے اس حدیث شریف میں فرمایا ہے کہ اگر وہ آزاد ہوتا تو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار نہ دیتے اور یہ روایت ثبوت و صحت میں سابقہ روایت سے مضبوط تر ہے اور مؤلف رضی اللہ عنہ نے ہر دو روایات کے پیش نظر یہ مسئلہ بیان کیا ہے۔ دوسری روایات میں تصریح کی ہے اور پہلی میں فقط روایت بیان کر کے چھوڑ دی ہے۔

۳۴۰۴ـ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا۔

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔

۳۴۰۵ـ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيْرَةَ مِنْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاشْتَرَطُوا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے انصاری لوگوں سے حضرت بریرہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَأَهْدَتْ لِعَائِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ وَضَعْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ قَالَتْ عَائِشَةُ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ۔

رضی اللہ عنہا کو خریدا۔ اور انصاریوں نے ولاء کو اپنے لیے ٹھہرایا تھا تو اس وقت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ وراثت کا مستحق ولی نعمت ہوتا ہے (یعنی جس شخص نے دولت خرچ کی اور غلام کو مول لے کر آزاد کر دیا۔ اور فروخت کنندہ مستحق نہیں ہوتا۔) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو گوشت ہدیہ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو ہمیں اس گوشت میں سے حصہ دیتی تو اچھا ہوتا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یہ گوشت حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو کسی شخص نے بطور صدقہ بھیجا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ گوشت حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے صدقہ تھا اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

۳۳۸۶ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَرِيرَةَ وَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا وَأَشْتَرِطَ الْوَلَاءَ لِأَهْلِهَا فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ وَخُيِّرَتْ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا أَدْرِي وَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقَالُوا هَذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے متعلق دریافت کیا اور میں نے بیان کیا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید لوں اور اس کے والیوں سے ولاء کی شرط کرنے کا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم اسے خرید لو۔ کیونکہ وراثت اسی کا حق ہے جو آزاد کیا کرتا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ آپ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خاوند چھوڑنے کا اختیار دیا اور آپ کا خاوند غلام تھا۔ بعد ازاں راوی نے کہا۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس کا خاوند غلام تھا یا آزاد اور صدقہ کا گوشت حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا۔ اور اہل خانہ نے کہا کہ کسی شخص نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو یہ صدقہ دیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے صدقہ تھا۔ ہمارے

لیے تو یہ ہے۔

بَابُ الْإِيلَاءِ

٣٤٨٠ عَنْ أَبِي الضُّحَى قَالَ تَذَاكَرْنَا الشَّهْرَ عِنْدَهُ فَقَالَ بَعْضُنَا ثَلَاثِينَ وَقَالَ بَعْضُنَا تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَقَالَ أَبُو الضُّحَى ثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِينَ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ مَلْآنُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي عُلِّيَّةٍ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَرَجَعَ فَنَادَى بِلَالًا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِّي آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ۔

ایلاء کے بارے میں باب

جناب حضرت ابوالضحیٰ سے ابویعفور روایت کرتے ہیں کہ ہم ابوالضحیٰ کے پاس تذکرہ کرتے اور کہتے کہ ایک ماہ کی مدت تیس دن ہے۔ اور بعض کہتے کہ انتیس دن۔ اسی دوران ابوالضحیٰ نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا۔ کہ ایک روز ہم صبح کے وقت اٹھے تو ہم نے دیکھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رو رہی ہیں۔ اور ہر ایک کے نزدیک ان کے گھر والے موجود تھے! بعد ازاں میں مسجد میں گیا تو دیکھا کہ لوگوں سے مسجد بھری ہوئی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بعد ازاں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ اوپر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور جناب احمد مجتبیٰ اپنے دولت کدے کے بالا خانہ میں تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اور کسی نے سلام کا جواب نہ دیا پھر سلام کیا اور کسی نے سلام کا جواب نہ دیا۔ تین دفعہ سلام کیا اور کسی نے جواب نہ دیا۔ آپ واپس تشریف لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ اور حضرت بلال اوپر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے آپ نے فرمایا نہیں لیکن میں نے ان سے ایک ماہ کے لیے ایلاء کیا ہے۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس مکان میں انتیس دن ٹھہرے۔ پھر آپ وہاں سے تشریف لے گئے اور گھر میں اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے۔

نوٹ:۔ ایلاء کا مطلب ہے کہ کوئی شخص قسم کھائے کہ میں اپنی بیوی کے نزدیک نہ جاؤں گا اور وہ اس سے کنارہ کر کے علیحدہ رہنے لگے

www.sirat-e-mustaqeem.com

عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَلَيْسَ آلَيْتَ عَلَى شَهْرٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک اپنی ازواج کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی۔ اور آپ اسی دوران بالا خانے میں انتیس دن تک قیام پذیر رہے۔ اس کے بعد آپ اتر آئے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تو ایک ماہ کا ایلاء کیا تھا۔ آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ وہ مہینہ شاید انتیس دن کا ہو گا یہ بات ہوگی کہ آپ نے فقط ایک ماہ کا لفظ ارشاد فرمایا۔ چنانچہ بعض روایات میں لَا أَدْخُلُ عَلَيْكُنَّ شَهْرًا یعنی میں تمہارے پاس ایک ماہ تک نہ آؤں گا۔ تو اس طرح مہینہ کا اطلاق انتیس ۲۹ دنوں پر ہوتا ہے اور تیس دنوں پر بھی آپ نے شہرًا کا لفظ ارشاد فرمایا۔ اور شہرًا فلاں کا لفظ ارشاد نہ فرمایا۔ کہ آپ اس ماہ خاص کی پابندی فرماتے۔

بَابُ الظِّهَارِ

ظہار کے بارے میں باب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَأَتِي فَوَقَعْتُ قَبْلَ أَنْ أُكَفِّرَ قَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالَ لَا تَقْرَبْهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے آکر عرض کیا کہ میں نے اپنی عورت کے ساتھ ظہار کیا تھا اور بعد ازاں میں نے کفارہ دینے سے پہلے اس کے ساتھ جماع کیا۔ آپ نے پوچھا خدا تجھ پر رحم کرے کہ تم نے یہ کام کس وجہ سے کیا۔ اس نے بیان کیا کہ چاندنی میں میں نے اس کی پازیب دیکھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اب تم اس کے پاس نہ جانا۔ جب تک کہ تو وہ کام نہ کرے جو اللہ ذوالمجد والعزت کا حکم ہے۔

نوٹ:۔ ظہار کہتے ہیں اپنی بیوی کے جسم کے کسی حصہ کو محرمات کے پیٹھ، پیٹ وغیرہ کے ساتھ تشبیہ دینا اور کہنا کہ تو میرے حق میں ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ۔ یعنی وہ جیسے مجھ پر حرام ہے ویسے ہی تو مجھ پر حرام ہے۔ اسلام سے پہلے اگر اپنی عورت کو کوئی کہتا کہ تو میری والدہ ہے تو ساری عمر اس پر حرام گنتے۔ شریعت نے اس بات کو مقرر رکھا لیکن اتنا فرق ہے کہ کفارہ دینے کے بعد وہ جائز ہو جاتی ہے۔ کفارہ جب تک نہ دے تب تک حرام رہتی ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ کے حرام ہونے کا حکم موقوف کیا۔ اگر کسی شخص نے کفارہ دیے بغیر عورت سے جماع کیا تو اس نے اچھا کام نہ کیا اور اسے توبہ کرنی چاہیے اور کفارہ دے کر اسے ہاتھ لگائے اور کفارہ دینے تک اسے اپنے حق میں حرام سمجھے۔

۳۴۹۰. عَنْ عِكْرِمَةَ رض قَالَ أَتَى رَجُلٌ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے ظہار کیا اور بعد ازاں کفارہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

أن يكفر فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ما حملك على ذلك قال رحمك الله يا رسول الله رأيت خلخالها أو ساقيها في ضوء القمر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعتزلها حتى تفعل ما أمرك الله عز وجل۔

دینے سے قبل اس سے صحبت کی اور بعد ازاں اس کا تذکرہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے پوچھا وہ کون سی چیز تھی جس نے تجھ سے یہ کام کروایا۔ وہ بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے میں نے اس کے پاؤں میں خلخال دیکھی۔ یا کہا کہ میں نے اس کی پنڈلیاں چاندنی میں دیکھیں۔ یہ سن کر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تک وہ کام نہ کرے جو آپ کو اللہ رب العزت نے حکم فرمایا تو اس سے دور رہو۔

۳۴۹۱ عن عكرمة قال أتى رجل نبي الله صلى الله عليه وسلم فقال يا نبي الله إنه ظاهر من امرأته ثم غشيها قبل أن يفعل ما عليه قال ما حملك على ذلك قال يا نبي الله رأيت بياض ساقيها في القمر قال النبي صلى الله عليه وسلم فاعتزلها حتى تقضي ما عليك واللفظ لمحمد قال أبو عبد الرحمن المرسل أولى بالصواب من المسند والله سبحانه وتعالى أعلم۔

سیدنا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا اور کفارہ دینے سے پہلے صحبت کر لی۔ آپ نے اس سے دریافت کیا کہ تو نے یہ کام کس لیے کیا تھا اور ایسی بات کرنے کے لیے تجھے کس نے کہا۔ اس نے کہا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ چاندنی میں مجھے اس کی گوری پنڈلیاں نظر آئیں۔ آپ نے اس سے فرمایا۔ کہ تو اس وقت تک دور رہ جب تک وہ سب کچھ ادا نہ کرے جس کا ادا کرنا تمہارے لیے لازمی ہے۔ اب مصنف کتاب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اسحاق نے اپنی کتاب میں فاعتزلہا ارشاد فرمایا ہے اور حدیث ہذا کے الفاظ محمد کے ہیں اور مصنف فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک کا مرسل ہونا صحیح مسند ہونے سے اولیٰ ہے اور اللہ سبحانہٗ زیادہ حکیم و دانا ہے۔

یعنی حدیث ہذا مسنداً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور مرسلاً حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور مرسلاً یہ روایت مسند ہونے کی نسبت زیادہ صحیح ہے

۳۴۹۲ عن عائشة أنها قالت الحمد لله الذي وسع سمعه الأصوات لقد جاءت خولة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے کہا
اللہ جل جلالہ کا شکر ہے جو تمام آوازوں کو سنتا ہے اور حضرت خولہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَشْكُوْ زَوْجَهَا فَكَانَ يَخْفٰى عَلَىَّ كَلَامُهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا الْاٰيَةَ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ۔

اقدس میں حاضر ہوئیں اور اپنے خاوند کا شکوہ کیا یعنی اس کے ظہار کرنے سے گھر اور بچے خراب اور تباہ ہو گئے اور ان کی اپنی کلام مجھ سے مخفی رکھی تھیں تب اللہ رب العزت نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی۔
اللہ رب العزت نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑتی ہے اور اللہ کے آگے شکوہ کرتی ہے اور اللہ رب العزت تم دونوں کا سوال و جواب سماعت فرماتا ہے بے شک اللہ سننے اور دیکھنے والا ہے بالعدازاں اللہ رب العزت نے ظہار اور اس کے کفارہ کا بیان فرمایا ہے۔)

نوٹ: مذکورہ عورت بہت حسین و جمیل اور خوبصورت تھی ایک دفعہ نماز پڑھ رہی تھی جب سلام پھیرا تو اس کے خاوند اوس بن صامت نے خواہش ظاہر کی، اس نے نہ مانا اور خاوند نے غصہ ہو کر اس سے ظہار کر لیا۔!

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ

باب خلع کے بیان میں

۳۴۶۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے خاوند سے کشیدہ رہنے والی اور خلع کرنے والی عورتیں ہی منافق اور دھوکا باز ہوتی ہیں۔

نوٹ: خلع عورت کا اپنا حق مہر کو چھوڑ دینا اور کہنا کہ مجھ کو طلاق دے دے اور وہ حق خواہ مہر ہو یا کچھ اور چیز ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد حسنؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ کے سوا میں نے حدیث ہذا کسی دوسرے شخص سے نہیں سنی اور کتاب کے مصنف فرماتے ہیں کہ حسنؒ نے سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا۔ غرضیکہ حدیث ہذا میں محدثین کرام کا اختلاف ہے۔

۳۴۶۴ عَنْ حَبِيْبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ ابْنِ قَيْسِ ابْنِ شَمَّاسٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الصُّبْحِ فَوَجَدَ حَبِيْبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهٖ فِي الْغَلَسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت حبیبہ بنت سہل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور آپؓ ثابت بن قیسؓ کی زوجہ تھیں حضرت حبیبہ بنت سہل بیان فرماتی ہیں کہ ایک دن حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے۔ اور حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا آپ کو دروازے کے قریب ملیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تو کون ہے حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میں حبیبہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ أَنَا حَبِيْبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ لَا أَنَا وَلَا ثَابِتُ ابْنُ قَيْسٍ لِزَوْجِهَا فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسٍ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ حَبِيْبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ قَدْ ذَكَرَتْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَذْكُرَ فَقَالَتْ حَبِيْبَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَا أَعْطَانِيْ عِنْدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَابِتٍ خُذْ مِنْهَا فَأَخَذَ مِنْهَا

بنت سہل (رضی اللہ عنہا) ہوں۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کیا ہوا اور تم کس لیے آئیں۔ حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میرے اور میرے خاوند کے درمیان نباہ مشکل ہے۔ جب حضرت ثابت بن قیس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا۔ یہ حبیبہ بنت سہل کچھ کہہ رہی تھیں؟ اور جو کچھ اللہ رب العزت نے پسند فرمایا۔ اس کی زبان سے نکلا حبیبہ رضی اللہ عنہا فوراً بول اٹھیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ اس شخص نے مجھے دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے۔ آپ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اپنی چیز ان سے واپس لے لے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے (حضورؐ کے ارشاد کے مطابق) انہیں دیا ہوا مال لے لیا۔ اور حضرت حبیبہ بنت قیس رضی اللہ عنہا اپنے گھر والوں میں بیٹھی رہیں۔ یعنی ثابت بن قیس کے گھر سے چلی گئیں۔

۳۴۹۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ ابْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسٍ أَمَا إِنِّيْ مَا أَعِيْبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَلَا دِيْنٍ وَلٰكِنِّيْ أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ثابت بن قیس کی زوجہ محترمہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے حضرت ثابت بن قیس کی خصلت اور دین کی طرف سے عذر اور ناراضگی نہیں۔ تاہم میں اسلام میں ناشکری کرنا بُرا جانتی ہوں۔ آپ نے پوچھا کیا تو اس کا باغ واپس کر دے گی؟ وہ کہنے لگی ہاں واپس کر دوں گی آپ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تو اپنا باغ لے لے اور اسے ایک طلاق دے دے۔

نوٹ:۔ وہ باغ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے اسے مہر میں دیا تھا! اسلام میں ناشکری یہ ہے کہ عورت مرد کی ناشکری اور بے ادبی کرے۔ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ بدصورت تھے اور آپ کا دل ان سے نفرت کرتا تھا لیانداز بیوی سمجھتی تھیں کہ اس نفرت سے مرد کی نافرمانی ہو جائے گی۔ اور مرد کو ناراض کرنا خدا کو ناراض کرنا ہے اور خدا کو ناراض کرنے والوں کا ٹھکانا کیا ہے۔

۳۴۹۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِیْ لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ قَالَ غَرِّبْهَا اِنْ شِئْتَ قَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَتْبَعَهَا نَفْسِیْ قَالَ اسْتَمْتِعْ بِهَا۔

اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ میری بیوی ایسی ہے کہ جو شخص اسے ہاتھ لگائے وہ اسے نہیں روکتی۔ آپ نے فرمایا اگر چاہو تو اسے دور کر دو (یعنی آپ اسے طلاق دے دیں۔ مرد نے کہا مجھے خوف ہے کہ میرا دل اس کی طرف لگا رہے (بے صبری کی وجہ سے کہ اس طرح میں کہیں گناہ میں جا پڑوں گا)۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تو ایسا نہیں کر سکتا تو اسے اپنے برتاؤ میں کر لے۔

نوٹ:۔ ہاتھ لگانے والے کو منع نہیں کرتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت بے غرض اور بے پرواہ ہے۔ زنا کی طرف اشارہ نہیں۔ اگر وہ زناکار ہوتی تو آپ اسے لعان کا حکم فرماتے اور بعض حضرات کے نزدیک فاسقہ عورت کو طلاق دینا ایسے شخص کو واجب نہیں جو اس عورت کے بغیر صبر نہ کر سکے اور یہ شخص جس نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی صابر نہ تھے لہٰذا آپ نے انہیں فرمایا کہ تم صبر کر کے اسے کام میں لاؤ۔

۳۴۹۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ تَحْتِیْ امْرَاَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ قَالَ طَلِّقْهَا قَالَ اِنِّیْ لَا اَصْبِرُ عَنْهَا قَالَ فَاَمْسِكْهَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی ہاتھ لگانے والے کے ہاتھ کو واپس نہیں کرتی (جب بھی کوئی اسے ہاتھ لگاتا ہے) آپ نے فرمایا اسے طلاق دے دو۔ اس نے عرض کیا کہ میں اس کے سوا صبر نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا اسے روک دو۔ (اسے روکنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی حفاظت اور نگہبانی کیجئے اور اس کو اس طرح کرنے سے منع کرو) ابو عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ حدیث ہذا مرسل ہے اور اس کا متصل ہونا خطا و غلط ہے۔

بَابُ بَدْءِ اللِّعَانِ

لعان کے شروع ہونے کا بیان

۳۴۹۸ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِیٍّ قَالَ جَاءَنِیْ عُوَيْمِرٌ رَجُلٌ مِنْ بَنِی الْعَجْلَانِ قَالَ اَیْ عَاصِمُ اَرَاَيْتُمْ رَجُلًا رَاٰی مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا عَاصِمُ سَلْ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بنو عجلان قبیلے کا عویمر میرے پاس آیا اور کہنے لگا اے عاصم آپ اس معاملے میں کیا فرماتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے کسی غیر کو اپنی بیوی کے پاس دیکھا۔ اگر اس عورت کا خاوند اس کے دوست کو قتل کر دے تو کیا تم بھی اس کے خاوند کو قتل کر دو گے۔ یا کیا کرو گے۔ لہٰذا اے عاصم آپ یہ مسئلہ میرے واسطے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمائیں۔ عاصم نے کہا میں نے یہ مسئلہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ تو حضور سرور کونین

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَعَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَكَرِهَهَا فَجَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ يَا عَاصِمُ فَقَالَ صَنَعْتُ أَنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَأَسْأَلَنَّ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِهَا فَتَلَاعَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَئِنْ أَمْسَكْتُهَا لَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا فَفَارَقَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا فَصَارَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے دریافت کرنے کو بُرا مانا بعدازاں حضرت عویمر تشریف لائے اور فرمانے لگے اے عاصم تو نے کیا کیا وہ بولے میں کیا کروں تمہاری بات ہی خراب ہے اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے دریافت کرنے کو بُرا مانا اور مجھے معیوب قرار دیا۔ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں یہ مسئلہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں گا اور آپ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے آپ اور آپ کی زوجہ محترمہ کا حکم نازل فرمایا۔ لہٰذا آپ اسے بلا کر لائیں۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود تھے جب حضرت عویمر رضی اللہ عنہ اس عورت کو لائے اور دونوں نے آپس میں لعان کیا اور حضرت عویمر قسم کھا کر کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اسے رکھوں تو میں تہمت والا قرار پاؤں گا۔ یہ فرما کر طلاق دے دی اور ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عورت جدا کرنے کا حکم بھی نہیں دیا تھا اسے اپنے قبضے سے جدا کر دیا۔ راوی کا کہنا ہے لعان کرنے والوں کے لیے بعدازاں یہی طریقہ اور دستور ٹھہر گیا۔ کہ لعان کے بعد بیوی اور شوہر جدا ہو جائیں۔

نوٹ: ۔عورت اور مرد میں لعان اس طرح ہوتا ہے کہ مرد عورت پر تہمت زنا لگائے اور شاہد نہ ہوں اور خدا سے ڈر کر اپنے قصور اور غلطی کا اعتراف نہ کرے۔ آخر قاضی کے حکم سے مرد اللہ کا نام لے کر چار دفعہ اپنی صداقت پر گواہی دے پانچویں دفعہ اپنے آپ پر لعنت کرے۔ جھوٹے ہونے کی صورت میں اور اسی طرح عورت بھی اللہ کا نام لے کر چار دفعہ گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں دفعہ کہے کہ اللہ رب العزت کا اس پر غضب نازل ہو اس بات پر کہ اگر مرد سچا ہو۔

بَابُ اللِّعَانِ فِي الْحَمْلِ

دورانِ حمل لعان کرنا

۳۴۹۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے عویمر عجلانی

الْعَجْلَانِيِّ وَ امْرَأَتِهِ وَكَانَتْ حُبْلَى۔

اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا۔ اور عویمر عجلانی کی زوجہ حاملہ تھیں۔

بَابُ اللِّعَانِ فِي قَذْفِ الرَّجُلِ زَوْجَتَهُ بِرَجُلٍ بِعَيْنِهِ

اس لعان کے بارے میں باب جس میں خاوند اس مرد کا نام لے جس کے ساتھ عورت نے بدکاری کی

۳۴۰۰ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ سُئِلَ هِشَامٌ عَنِ الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ فَحَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ عَنْ ذَلِكَ وَأَنَا أُرَى أَنَّ عِنْدَهُ مِنْ ذَلِكَ عِلْمًا فَقَالَ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيكِ ابْنِ السَّحْمَاءِ وَكَانَ أَخُو الْبَرَاءِ ابْنِ مَالِكٍ لِأُمِّهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَاعَنَ فَلَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ أَبْصِرُوهُ فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ ابْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا أَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ السَّحْمَاءِ قَالَ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا أَحْمَشَ السَّاقَيْنِ

سیدنا حضرت عبدالاعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے جناب ہشام سے یہ مسئلہ دریافت کیا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی۔ تو ہشام نے اس طرح بیان کیا کہ محمد نے جناب انس بن مالکؓ سے دریافت کیا کیونکہ سبھی لوگوں کو علم تھا کہ اس مسئلہ کا علم ان لوگوں کو ہے۔ بعد ازاں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جناب ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کو زانی ٹھہرایا اور جس سے وہ زنا کیا کرتی تھی اس کا نام شریک بن سحماء بتلایا۔ اور جناب شریک بن سحماء براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے والدہ کی طرف سے بھائی تھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس شخص نے سب سے پہلے لعان کیا اور لعان کا طریقہ اور مسئلہ اس کے لعان کرنے سے معلوم ہوا۔ بعد ازاں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کا حکم ان دونوں کے درمیان فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم اسے دیکھتے رہو۔ اگر اس نے سفید رنگ لٹکے ہوئے بالوں اور بگڑی ہوئی آنکھوں والا بچہ جنا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہوگا۔ اگر پتلی دبلی پنڈلیوں سرمئی آنکھوں اور گھونگھریالے بالوں والا ہوگا تو یہ بچہ شریک بن سحماء کا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اطلاع ملی کہ انہوں نے سرمئی آنکھوں والا اور گھونگھریالے بالوں والا اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا۔

نوٹ: اس حدیث شریف اور اوپر والی حدیث شریف سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ حاملہ عورت سے دوران حمل لعان کرنا

منع نہیں اور بچہ پیدا ہونے تک انتظار کرنا کچھ لازمی نہیں۔ حدیث ہذا اور اوپر والی حدیث شریف کو مصنف علیہ الرحمۃ نے اس لیے بیان فرمایا ہے کہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔

كَيْفُ اللِّعَانِ

۳۴۹۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَوَّلُ لِعَانٍ كَانَ فِي الْإِسْلَامِ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ شَرِيكَ ابْنَ السَّحْمَاءِ بِامْرَأَتِهِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَالِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ شُهَدَاءَ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ يُرَدِّدُ ذَالِكَ عَلَيْهِ مِرَارًا فَقَالَ لَهُ هِلَالٌ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَعْلَمُ إِنِّي صَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْجَلْدِ فَبَيْنَمَا كَذَالِكَ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ آيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَدَعَا هِلَالًا فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ دُعِيَتِ الْمَرْأَةُ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ فَلَمَّا أَنْ كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَوِ الْخَامِسَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

لعان کس طرح کرتے ہیں؟

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسلام میں لعان کی سب سے پہلے رسم حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے جاری ہوئی کیونکہ آپ نے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کرنے کی تہمت لگائی۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع کی۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا کہ چار گواہ لاؤ ورنہ تم پر حد جاری ہوگی اور تمہاری پیٹھ پر پڑے گی۔ آپ نے یہ بات کئی دفعہ ارشاد فرمائی جناب ہلال نے قسم کھا کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا گواہ ہے کہ میں سچا ہوں۔ اور اللہ رب العزت آپ پر حکم نازل فرمائے گا جس کی وجہ سے میری پیٹھ حد سے بچائی جائے گی۔ پھر یہ بات اسی طرح رہی۔ اور اچانک لعان کی یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ ''الخ اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے شخص کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر وہ جھوٹا ہے اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں یہ کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو۔ بعد ازاں حضور علیہ السلام نے ہلال کو بلایا اور اس نے چار گواہیاں اللہ کے نام کی دیں یہ کہ ہلال اس بات میں سچے ہیں اور پانچویں مرتبہ یہ فرمایا کہ اس پر اللہ کی پھٹکار ہو اگر وہ جھوٹا ہے۔ بعد ازاں عورت کو بلایا گیا اور اس نے بھی اللہ کے نام کے ساتھ چار گواہیاں دیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ جب گواہی چوتھی

www.sirat-e-mustaqeem.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِفُوْهَا فَإِنَّهَا مُوْجِبَةٌ فَتَلَكَّأَتْ حَتّٰى مَا شَكَكْنَا أَنَّهَا سَتَعْتَرِفُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ عَلَى الْيَمِيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهٖ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيْءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ ابْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهٖ آدَمَ جَعْدًا رَبْعًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ السَّحْمَاءِ فَجَاءَتْ بِهٖ آدَمَ جَعْدًا رَبْعًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا سَبَقَ فِيْهَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ الشَّيْخُ وَالْقَضِيْءُ الْعَيْنَيْنِ طَوِيْلُ شَعْرِ الْعَيْنَيْنِ لَيْسَ بِمَفْتُوْحِ الْعَيْنِ وَلَا جَاحِظِهَا وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ۔

یا پانچویں بار ہوئی تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس عورت کو ٹھہراؤ کیونکہ یہ گواہی اس عورت کے حق میں موجبِ خرابی اور بربادی ہوگی یعنی اللہ کا غضب خالی نہ جائے گا۔ حدیث شریف کے راوی کا بیان ہے کہ اس عورت نے توقف کیا۔ ہمیں شک ہوا کہ یہ کچھ سمجھی اور اب وہ اقرار کرلے گی اور آخر اس نے یہ کہا کہ میں اپنی قوم کو ہمیشہ کے لیے فضیحت نہیں کرتی اور یہ کہہ کر قسم پوری کرلی۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس عورت کو دیکھتے رہو۔ اگر اس کا بچہ سفید رنگ والا چھٹے ہوئے بالوں والا اور بگڑی ہوئی آنکھ والا پیدا ہوا تو وہ ہلال بن امیہ کا بچہ ہے اور اگر اس نے گندم گوں کھلے رنگ کا پیچیدہ بالوں والا درمیانی قد اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا تو وہ بچہ شریک بن سحماء کا ہے۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ اس نے گندمی رنگ کا بچہ جنا جس کے بال گھنگریالے تھے۔ قد درمیانہ تھا۔ پنڈلیاں پتلی تھیں (اور اس کے بچہ جننے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا) اگر وہ حکم نہ ہوتا جو کتاب اللہ میں ہے تو تم مجھے دیکھتے کہ میں اس عورت کا کیا حال کرتا۔

حضرت امام نسائی فرماتے ہیں کہ قضئی کا مطلب یہ کہ اس کی آنکھوں کے بال لمبے ہوں۔ آنکھیں کھلی اور بڑی نہ ہوں۔ جب وہ لڑکا شریک کی صورت کا ہوا تو اس عورت پر زنا کا گمان غالب ہوا۔ لیکن شرع کا حکم ظاہر ہے۔ لہٰذا سزا نہ ہوئی۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ

امام کے اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ کہنے کا بیان

٣٥٠٢ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ قَالَ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهٖ يَشْكُوْ إِلَيْهِ أَنَّهٗ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لعان کا ذکر ہوا حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس ذکر میں کچھ بات کی اور بعد ازاں تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں آپ کی قوم کا ایک شخص اس امر کی شکایت کرتا ہوا آیا۔ اس نے ایک شخص کو اپنی بیوی کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا قَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا إِلَّا بِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ ذٰلِكَ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ الشَّرَّ۔

ساتھ پکڑا۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ یہ بات سُن کر فرمانے لگے کہ مجھ پر یہ مصیبت خود اپنے کہنے کی وجہ سے نازل ہوئی اور بعد ازاں اسے حضرت عاصم بن عدی حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے اور ان سے وہ ماجرا عرض کیا جو اس کی عورت کے ساتھ پیش آیا تھا اور اس بیوی والے مرد کی شکل و صورت اس طرح کی تھی۔ اس کا رنگ زرد تھا۔ بدن چھریرا اور بال سیدھے تھے اور جس پر دعویٰ کیا تھا اس کا حلیہ اور شکل اس طرح تھی۔ موٹی موٹی پنڈلیاں بدن گوشت سے بھرا ہوا۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ اے اللہ تو اس بات کو ظاہر فرما! راوی بیان فرماتے ہیں کہ جب اس عورت نے بچہ جنا تو وہ اسی آدمی کی شکل و صورت پر پیدا ہوا۔ جس کا نام اس کے شوہر نے لیا تھا۔ بعد ازاں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو لعان کرنے کا حکم دیا اور جس مجلس میں سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث شریف بیان فرمائی تھی۔ اس مجلس میں کسی شخص نے کہا کیا یہ وہی عورت تھی جسے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر میں کسی شخص کو گواہی کے بغیر رجم کرتا تو پہلے میں اس عورت کو رجم کرتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ نہیں یہ عورت تو وہ تھی جو اسلام میں بدنام تھی لیکن تاہم گواہی یا اقرار سے اس پر ثبوت نہ تھا۔)

۳۵۰۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَذَهَبَ بِهِ إِلَى

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لعان کرنے کا تذکرہ ہوا۔ تو حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ اس ذکر میں کچھ بولے اور واپس تشریف لے گئے بعد ازاں آپ کو اپنی قوم کا آدمی ملا۔ اور اس شخص نے کہا کہ اس آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھا ہے ایہ بات سُن کر حضرت عاصم بن عدیؓ اسے حضور سرورِ کونین صلی اللہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعٰى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ جَعْدًا قَطَطًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي الْمَجْلِسِ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ الشَّرَّ فِي الْإِسْلَامِ۔

اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے اور آپ کو وہ حال بتایا جو اس کی عورت کے ساتھ پیش آیا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص بیوی والا زرد رنگ کا پتلا کمزور اور سیدھے بالوں والا اور جس پر اس نے دعویٰ کیا تھا۔ وہ گندمی رنگ کا اور پنڈلیاں گوشت سے بھری اور موٹا آدمی تھا۔ اور اس کے چھوٹے چھوٹے بال گھنگریالے اور چھلے دار تھے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ یعنی اے اللہ تو اس حال کو بیان فرما۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس عورت نے اس مرد کی شکل کا بچہ جنا جس کا تذکرہ اگلے خاوند نے کیا تھا جسے اس نے اس کے پاس پایا تھا۔ بعد ازاں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان لعان کرایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جس مجلس میں یہ بات فرمائی اس مجلس میں سے ایک شخص نے دریافت کیا۔ کیا یہ وہی عورت تھی جس کے لیے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی عورت کو گناہوں کے بغیر رجم کرتا تو میں اس عورت کو رجم کرتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہیں یہ وہ عورت تھی جو اسلام میں شر پھیلاتی تھی۔

نوٹ:۔ یعنی بعض لوگ مسلمان ہو کر برے کام کرتے ہیں اور مسلمانوں کو بدنام کرتے ہیں۔ لیکن اس پر گواہی کا ثبوت نہ تھا۔

بَابُ الْأَمْرِ بِوَضْعِ الْيَدِ عَلٰى فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ

اس بات کے لیے حکم کرنے کا بیان کہ لعان کرنے والے کے منہ پر ہاتھ رکھا جائے

۳۵۰۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا حِينَ أَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ يَتَلَاعَنَا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلٰى فِيهِ وَقَالَ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کو لعان کرنے کا حکم فرمایا۔ تو اس وقت آپ نے ایک شخص کو فرمایا۔ جب یہ پانچویں گواہی دینے لگے تو اس وقت اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دینا۔ کیونکہ پانچویں دفعہ کی گواہی اللہ رب العزت کے عذاب کو ثابت کر دیتی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ :- حدیث ہذا سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کو اس امر کی کوشش کرنی چاہیئے کہ انہیں حلف اٹھانے سے منع کرے خصوصاً پانچویں قسم میں کیونکہ اس کے سبب سے دنیا اور آخرت کی خرابی ہے۔ دنیا کی خرابی یوں کہ اس طرح گھر برباد ہوتا ہے اور عزت و آبرو نہیں رہتی اور عورت کے منہ پر ہاتھ رکھنا حدیث ہذا میں صاف معلوم نہیں ہوتا۔ اگرچہ ضمناً نکلتا ہے۔ اور حلف کیسے کرانا چاہیئے وہ بعض روایات میں اس طرح ثابت ہوتا ہے۔ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں کہ بے شک سچا ہوں اور عورت بھی اسی طرح کہے لیکن مرد پانچویں دفعہ اپنے آپ پر لعنت کرے اور عورت جھوٹ کہنے کی صورت میں اپنے آپ پر غضب الٰہی کو دعوت دے۔

بَابُ عِظَةِ الْإِمَامِ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةَ عِنْدَ اللِّعَانِ

اس بات کے بیان میں باب کہ مرد اور عورت کو امام لعان کرتے وقت نصیحت کرے

۵۰۰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَقُولُ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مِنْ مَقَامِي إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَوَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ نَعَمْ سُبْحَانَ اللهِ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ وَلَمْ يَقُلْ عَمْرٌو أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ مِنَّا يَرٰى عَلٰى امْرَأَتِهِ فَاحِشَةً إِنْ تَكَلَّمَ فَأَمْرٌ عَظِيمٌ وَقَالَ عَمْرٌو أَتٰى أَمْرًا عَظِيمًا وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْأَمْرَ الَّذِي سَأَلْتُكَ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے کسی شخص نے لعان کرنے والوں کے متعلق مسئلہ دریافت کیا اور یہ کہ ان دونوں میں لعان کے بعد جدائی یا تفریق کی جاتی ہے یا کہ نہیں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ میں کیا جواب دوں آخر میں اپنی جگہ سے اٹھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر گیا اور میں نے ان سے دریافت کیا اے ابو عبدالرحمٰن کیا لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کی جاتی ہے (یعنی لعان کرنے کے بعد عورت کو مرد سے جدا کر دینا چاہیئے یا کہ نہیں) ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہاں ان دونوں کے درمیان تفریق کی جاتی ہے (یعنی لعان کرنے کے بعد عورت کو مرد سے جدا کر دینا چاہیئے)

اور جواب دے کر فرمایا کہ یہ مسئلہ سب سے پہلے فلاں شخص کے بیٹے نے پوچھا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا نام نہ لیا (اور وہ شخص جناب عویمر رضی اللہ عنہ تھے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ حَتّٰى بَلَغَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَوَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ وَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنَّهٗ لَكَاذِبٌ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

ہیں کہ اس آدمی نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ارشاد فرمائیے اگر ہم میں سے کوئی آدمی کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ بُرا فعل کرتے ہوئے دیکھے! اگر وہ بیوی والا بولے تو بہت مصیبت کی بات ہے اور اگر وہ خاموش رہے تو ایسی بُری بات پر خاموش رہا۔ آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا مطلب آپ نے جواب اس لیے نہیں دیا کہ یہ پہلے سے بلاضرورت مسئلہ دریافت کرتا ہے۔ بعد ازاں وہ شخص دوبارہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ جو بات میں نے آپ سے دریافت کی تھی میں خود ایسی مصیبت میں مبتلا ہوا ہوں۔ بعد ازاں اللہ رب العزت والمجد نے سورہ نور کی یہ آیات نازل فرمائیں یعنی وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ ازواجهم سے کہ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ علیہا ان کان مِنَ الصّادِقِيْنَ تک راوی کا بیان ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس مرد کو پہلے نصیحت فرمانے لگے اور ارشاد فرمایا کہ دنیا کی تکلیف اور عذاب کم ہے بہ نسبت آخرت کے وہ شخص آپ کی نصیحت سُن کر عرض کرنے لگا اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر ارسال فرمایا۔ میں یہ جھوٹی بات نہیں کہتا اور بعد ازاں عورت کو فرمایا اور نصیحت فرمائی اور اسے خوف کی باتیں یاد دلائیں اور وہ عورت بھی یوں کہنے لگی۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ یہ مرد جھوٹا ہے۔ مرد نے گواہی دینا شروع کی اس نصیحت کے بعد مرد نے اللہ کا نام لے کر چار گواہیاں دیں اور پانچویں دفعہ یہ کہا اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ان كان من الكاذبين اگر اس نے جھوٹی بات کہی ہے تو اللہ کی اس پر لعنت۔ پھر عورت نے بھی چار گواہیاں اللہ کے نام سے دیں اور پانچویں دفعہ کہا ان غضب اللّٰه عليها ان كان من الصادقين یعنی اگر مرد سچا ہو تو اس پر خدا کا غضب نازل ہو۔ اور بعد ازاں ان دونوں کے درمیان جدائی کر دی۔

نوٹ۔ اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ امام کو لعان کرنے والوں کو نصیحت کرنا جائز ہے اور انہیں عذاب الٰہی سے ڈرانا چاہیئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

۳۰۰۶: عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقِ الْمُصْعَبُ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ۔

لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق اور جدائی کرنے کا بیان

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والوں کے درمیان جدائی نہ کرائی۔ یعنی مرد اور عورت کے لعان کرنے کے بعد ایک ساتھ رہنے دیا تو حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے روبرو تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے بھائی بہن میں تفریق کرائی تھی۔

بَابُ اسْتِتَابَةِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ بَعْدَ اللِّعَانِ

۳۰۰۷: عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ قَالَ لَهُمَا ثَلَاثًا فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوبُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ إِنَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ شَيْئًا لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُ بِهِ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِي قَالَ لَا مَالَ

لعان کرنے والوں سے لعان کے بعد توبہ لینا

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو زناکار کہا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے بھائی اور بہن میں جدائی کرائی تھی اور کہا تھا کہ اللہ رب العزت کو معلوم ہے کہ تم میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے تو اچھا ہے اور یہ آپ نے تین دفعہ فرمایا۔ مگر دونوں نے انکار کر دیا تو آپ نے دونوں کے درمیان جدائی کر دی اور فرمایا لعان کرنے والے مرد نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ -

کیا۔ اور کہا کہ اس عورت کے پاس میرا مال ہے۔ کیا وہ بھی مجھے ملے گا یا نہیں آپ نے ارشاد فرمایا اگر تو سچا ہے تو اس عورت کو اپنے کام میں لا چکا ہے۔ اور وہ مال اس کے بدلے میں گیا۔ اور اگر تو جھوٹا ہے تو پھر وہ مال لینا اور واپس کرنا مشکل ہے۔

نوٹ: یعنی تو اسے اپنے کام میں لایا۔ اسے تہمت لگائی اور پھر بھی تو مال کا لالچ اور طمع کرتا ہے۔ حدیث ہذا سے معلوم ہوا کہ لعان کے اور تفریق سے قبل توبہ کرانا جائز ہے۔

اِجْتِمَاعُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

لعان کرنے والوں کا اجتماع

۳۵۰۸ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ -

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کرنے والا کا مسئلہ دریافت کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے مرد اور عورت کو فرمایا تمہارا حساب خدا کے ذمے ہے۔ یعنی وہ تم سے سمجھ لے گا کہ تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے اور تم دونوں سچے نہیں ہو سکتے۔ مرد نے کہا یا رسول اللہ میرا اس پر مال ہے آپ نے فرمایا تیرا اس پر اب کچھ نہیں یعنی اگر تو سچا ہے تو اس کی شرمگاہ تیرے لیے حلال تھی اور وہ مال اس کے بدلے میں گیا۔ اور اگر تو جھوٹا ہے تو مال طلب کرنا تجھے لائق نہیں اور یہ تیری شان سے بعید ہے۔

بَابُ نَفْيِ الْوَلَدِ بِاللِّعَانِ وَإِلْحَاقِهِ بِأُمِّهِ

لعان کی وجہ سے لڑکے کی نفی کرنا اور لڑکے کو اس کی ماں کے سپرد کرنا

۳۵۰۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْأُمِّ -

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد میں لعان کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی یعنی نکاح توڑ دیا۔ اور بچے کو اس کی والدہ کے ساتھ ارسال فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ اِذَا عَرَّضَ بِامْرَأَتِهٖ وَسَكَتَ فِیْ وَلَدِهٖ وَاَرَادَ الْاِنْتِفَاءَ مِنْهُ

اگر مرد اپنی عورت کی بدکاری کا اشارہ اپنے لڑکے کے پیرایے میں کرے لیکن ظاہر میں لڑکے کا انکار نہ کرے اور دل میں مراد انکار کرنا ہو تو ایسے شخص کا حکم۔

۳۵۱۰۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ فَزَارَةَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِیْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِیْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰی تُرٰی عَلٰی ذٰلِكَ قَالَ عَسٰی اَنْ یَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا عَسٰی اَنْ یَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنو فزارہ قبیلے کا ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری بیوی نے ایک سیاہ رنگ کا بچہ جنا۔ آپ نے اس سے دریافت کیا۔ کیا تمہارے پاس اونٹ بھی ہیں اس نے عرض کیا ہاں ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کس رنگ کے ہیں۔ کہا سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے اس نے عرض کیا ہاں البتہ خاکی رنگ کے بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ خاکی رنگ کا کیسے پیدا ہوا۔ اس نے عرض کیا کہ اسے کسی رگ نے کھینچا ہوگا! بعد ازاں آپ نے فرمایا اسے بھی کسی رگ نے ایسا ہی کھینچا ہوگا۔

نوٹ:۔ مرد کا ارادہ یہ تھا کہ میں تو سفید اور گورا ہوں اور یہ لڑکا سیاہ اور کالے رنگ کا پیدا ہوا۔ اگر میرا ہوتا تو گورا ہوتا گویا اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ عورت نے بدکاری کی ہوگی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جانور کی مثال دے کر سمجھایا اور آپ نے اس طرح بیان کرنے کو قذف نہ فرمایا۔ معلوم ہوا کہ قذف صاف صاف باتیں کہے بغیر ثابت نہیں ہوتا اور اس شخص کی یہ بات کہ یہ کسی رگ نے کھینچا ہوگا۔ یعنی اس کی نسل کا کوئی اونٹ جو اوپر کی جانب سے خاکی رنگ کا ہوگا۔

۳۵۱۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ فَزَارَةَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَهُوَ یُرِیْدُ الْاِنْتِفَاءَ مِنْهُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنَ الْاِبِلِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ بنی فزارہ میں سے ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میری عورت نے ایک بچہ جنا ہے اور اس بچے کا رنگ سیاہ ہے آپ نے اس فزاری سے دریافت فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہیں اس نے کہا ہیں تو آپ نے دریافت فرمایا ان کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا رُوْدٌ وُرْقٌ قَالَ فِيهَا رُوْدٌ وُرْقٌ قَالَ فَمَا ذَاكَ تُرَى قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يَكُوْنَ نَزَعَهَا عِرْقٌ قَالَ لَعَلَّ هٰذَا يَكُوْنُ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْاِنْتِفَاءِ -

رنگ کیا ہیں اس نے عرض کیا کہ ان کے سرخ رنگ ہیں آپؐ نے دریافت فرمایا کہ ان میں سے کوئی خاکی رنگ کا بھی ہوگا۔ اس نے کہا ہاں خاکی رنگ کا بھی ہے۔ آپ نے فرمایا دیکھو اور اچھی طرح پڑتال کر کے بتاؤ کہ وہ خاکی رنگ اس میں کہاں سے آیا۔ اس نے عرض کیا کہ کسی رگ نے کھینچا ہوگا۔ آپ نے فرمایا اس کو بھی کسی رگ نے کھینچا ہوگا راوی کا فرمانا ہے کہ اسے آپ نے لڑکے سے انکار کرنے کی رخصت عنایت نہ فرمائی۔

نوٹ:۔ یعنی جس ارادے اور جس خیال سے اس نے یہ بات کہی تھی آپ نے اسے رد فرمادیا اور اس کے عقل و فہم کے مطابق اسے تسلی اور تشفی بھی دی۔

۳۵۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي وُلِدَ لِي غُلَامٌ أَسْوَدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأَنَّى كَانَ ذٰلِكَ قَالَ مَا أَدْرِي قَالَ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا جَمَلٌ أَوْرَقُ قَالَ فِيهَا إِبِلٌ وُرْقٌ قَالَ فَأَنَّى كَانَ ذٰلِكَ قَالَ مَا أَدْرِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ وَهٰذَا لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ فَمِنْ أَجْلِهِ قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَا يَجُوْزُ لِرَجُلٍ أَنْ يَنْتَفِيَ مِنْ وَلَدٍ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ إِلَّا أَنْ يَزْعُمَ أَنَّهُ رَأَى فَاحِشَةً۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اور اس کی صورت حبشی غلام کی ہے یعنی اس کا رنگ کالا ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ اس کا یہ کالا رنگ کہاں سے آیا اس نے عرض کیا کہ معلوم نہیں کہاں سے آیا۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس اونٹ بھی ہیں۔ اس نے عرض کیا ہاں ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا ان کے رنگ کیا ہیں۔ اس نے عرض کیا وہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا ان اونٹوں میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے اس نے بتایا کہ خاکی رنگ کے اونٹ بھی ان میں شامل ہیں۔ آپ نے پوچھا وہ خاکی رنگ کہاں سے آیا۔ اس نے کہا معلوم نہیں کہ کہاں سے آیا لیکن اسے کسی رگ نے کھینچا ہوگا۔ اور راوی اسے بیان کرتا ہے۔ اسی لیے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جو بچہ مرد کی بیوی کے بطن سے پیدا ہو اسے اس کا انکار نہیں کرنا چاہیے۔ مگر اس وقت کہ وہ کہے میں نے اسے دیکھا ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ وہ فاحشہ ہے۔

نوٹ:۔ تعریض اور اشارے سے قذف کا حکم ثابت نہیں ہوتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنَ الْوَلَدِ

اولاد سے انکار کرنے والے پر سختی اور تغلیظ کا بیان

۳۵۱۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُلَاعَنَةِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ رَجُلًا لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ وَلَا يُدْخِلُهَا اللَّهُ جَنَّتَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رُءُوسِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب لعان کی آیت نازل ہوئی جو عورت ایک قوم کے شخص کے نطفے کو دوسری قوم میں ملائے تو اللہ کے ہاں ایسی عورت کی کوئی وقعت اور قدر وقیمت نہیں اور خداوند تعالیٰ اسے جنت میں داخل نہ فرمائیں گے اور جس مرد نے اپنی اولاد کو دیکھنے بھالنے کے باوجود اس کا انکار کیا تو اللہ رب العزت قیامت کے دن سب لوگوں کے سامنے اس کو ذلیل اور رسوا کرے گا۔ جب اگلے اور پچھلے زمانے کے لوگ موجود ہوں گے۔

نوٹ :۔ ایک قوم میں دوسری قوم کے افراد کو ملانا یعنی زنا کرنا اور اپنے خاوند کے نسب میں دوسرے کسی شخص کا نسب ملا دینا کیونکہ جس بیوی سے لڑکا یا لڑکی پیدا ہوگی وہ اسی کا کہلائے گا۔ یہ عورت کے لیے سخت تنبیہ ہے اور اسی طرح اگر مرد جان بوجھ کر کسی غرض سے اپنی اولاد کا انکار کرے تو اس کے حق میں بھی سختی اور رسوائی کا وعدہ فرمایا۔

بَابُ إِلْحَاقِ الْوَلَدِ بِالْفِرَاشِ إِذَا لَمْ يَنْفِهِ صَاحِبُ الْفِرَاشِ

جب کسی عورت کا خاوند بچے کا انکار نہ کرے تو بچہ اسی کا ہوگا

۳۵۱۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لڑکا صاحب فراش کا ہے اور زنا کرنے والے کے لیے پتھر ہیں۔

نوٹ :۔ یعنی لڑکے کا باپ وہی ہے جس کے نیچے اس لڑکے کی ماں ہے خواہ وہ نکاح سے ہو خواہ ملکیت سے ہو اور اگر حرام کار اس کا دعویٰ کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہے تو وہ مالک نہیں ہوگا اور زانی شخص شادی شدہ ہونے کی صورت میں سنگسار کیا جائے گا۔

۳۵۱۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لڑکا صاحب فراش کا ہے اور زنا کرنے والے کے لیے پتھر ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۵۱۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ میں ایک بچے کے متعلق جھگڑا تھا سعد نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بچہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے مجھے میرے بھائی نے وصیت کی تھی اور کہا تھا کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرے نطفہ سے ہے اس کی شکل و صورت کو آپ دیکھیں۔

(نسائی شریف کے ایک دوسرے نسخے میں اتنے الفاظ زیادہ ہیں۔ یعنی عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے والد کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے الخ) بعد ازاں آپ نے اس کی شکل و صورت کو دیکھا تو آپ کو عتبہ کی صورت معلوم ہوئی اور وہ اس سے ملتی تھی۔ آپ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ وہ تیرا ہے کیونکہ بیٹا فراش والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ اور آپ نے اپنی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے زمعہ کی بیٹی سودہ اس سے پردہ کیجئے اور پھر اس نے سودہ کو کبھی نہیں دیکھا۔

۳۵۱۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَتْ لِزَمْعَةَ جَارِيَةٌ يَطَؤُهَا وَكَانَ يَظُنُّ بِآخَرَ يَقَعُ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ شِبْهِ الَّذِي كَانَ يُظَنُّ بِهِ فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حُبْلَى فَذَكَرَتْ ذَلِكَ سَوْدَةُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ فَلَيْسَ لَكِ بِأَخٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمعہ کی ایک لونڈی تھی جس کے ساتھ وہ ہم بستر ہوا کرتا تھا اور زمعہ کو یہ بھی گمان تھا کہ اس لونڈی کے ساتھ کسی دوسرے شخص نے زنا کیا ہے آخر اسکے لڑکا پیدا ہوا اسی شخص کی صورت پر جس کے متعلق اس کا ظن اور گمان تھا اور زمعہ اس لڑکے کی پیدائش سے قبل فوت ہو گیا اور یہ قصہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا بچہ فراش والے کا ہے اور سودہ تم اس سے پردہ کیا کرو۔ کیونکہ وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔

نوٹ: زمعہ کے بیٹے نے اس لڑکے کو اپنا بھائی کہا اور وہ لڑکا زانی کو نہ دیا۔ حدیث ہٰذا سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ اگر مالک انکار نہ کرے اور یہ کہے کہ بچہ میرا نہیں ہے تو اس بچے کو اس کی والدہ کے تابع کرتے ہیں۔ یعنی جس کی ملک میں اس کی والدہ ہے اس کی ملک میں بچہ بھی رہے گا۔ اگرچہ اسباب خارجیہ سے واضح بھی ہو جائے کہ یہ فلاں شخص کا نطفہ نہیں۔

۳۵۱۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَا أَحْسَبُ هَذَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بچہ صاحب فراش کے تابع ہے اور حرام کاری کرنے والے کو پتھر لگیں گے اور حضرت ابو عبدالرحمٰن فرماتے

ابْنُ مَسْعُودٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

ہیں کہ میرے گمان میں جناب عبداللہ بن مسعود نہیں ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ فِرَاشِ الْأَمَةِ

٣٥١٩ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي ابْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَعْدٌ أَوْصَانِي أَخِي عُتْبَةُ إِذَا قَدِمْتَ مَكَّةَ فَانْظُرْ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَهُوَ ابْنِي فَقَالَ عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ هُوَ ابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي فَرَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ۔

لونڈی کے فراش ہونے کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن زمعہ کے بیٹے کے بارے میں آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ سعد فرماتے کہ جب میں مکہ مکرمہ میں آیا تو میرے بھائی عتبہ نے مجھے وصیت کی تھی اور کہا تھا کہ زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھو کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے اور عبداللہ بن زمعہ نے بیان کیا کہ وہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ اس نے اسے میرے والد کی ملکیت اور فراش پر جنا۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا تو حضرت عتبہ کی شباہت صاف عیاں اور واضح تھی۔ بعد ازاں حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بچہ اس کا ہے جس کے لیے فراش ہے اور ارشاد فرمایا اے سودہ آپ اس سے پردہ کریں۔

نوٹ:۔ اگرچہ ظاہر شریعت کے مطابق آپ نے اسے سودہ کا بھائی قرار دیا لیکن احتیاطاً حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو پردے کا حکم فرمایا۔ کیونکہ زنا کا شبہ تھا۔

الْقُرْعَةُ فِي الْوَلَدِ إِذَا تَنَازَعُوا فِيهِ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الشَّعْبِيِّ فِيهِ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

جب لوگ کسی بچے میں جھگڑا کریں تو اس میں قرعہ اندازی کرنے اور اختلاف کرنے کا بیان جو حضرت شعبی کے شاگردوں نے حضرت زید بن ارقم کی روایت میں بیان فرمایا ہے

٣٥٢٠ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ بِثَلَاثَةٍ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ اثْنَيْنِ أَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا ثُمَّ سَأَلَ اثْنَيْنِ أَتُقِرَّانِ لِهٰذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یمن سے تین آدمی آئے! جنہوں نے ایک عورت سے ایک ہی طہر میں جماع کیا تھا۔ آپ نے ان میں سے دو کو الگ کر کے ارشاد فرمایا کہ تم تیسرے کے لیے اس لڑکے کا اقرار.

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالَّذِي صَارَتْ عَلَيْهِ الْقُرْعَةُ وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ فَذَكَرْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔

کرو۔ انہوں نے تسلیم نہ کیا۔ لہٰذا ان دوسرے دو سے پوچھا انہوں نے بھی نہ مانا۔ اور لہٰذا ان تینوں کے نام پر قرعہ ڈالا اور جس شخص کے نام قرعہ نکلا اسے لڑکا دے دیا دوسرے دو اشخاص کو ایک ایک ثلث دیت دلوائی۔ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس بات کا ذکر ہوا تو آپ ہنسے اور آپ کی داڑھیں کھل اٹھیں۔ کیونکہ قرعے کا فیصلہ ایک بے اختیاری فیصلہ ہے۔

۳۵۲۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ فَجَعَلَ يُخْبِرُهُ وَيُحَدِّثُهُ وَعَلِيٌّ بِهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى عَلِيًّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَخْتَصِمُونَ فِي وَلَدٍ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران یمن سے ایک شخص حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور وہاں کی خبریں بیان کرنے لگا اور وہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کر رہا تھا۔ ان دنوں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی یمن میں تھے اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین اشخاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ ایک لڑکے کے متعلق جھگڑا کر رہے تھے انہوں نے ایک طہر میں ایک عورت سے جماع کیا تھا۔ لہٰذا ان حدیث شریف کو جیسے کہ اوپر گزر چکی ہے یوں ہی پوری طرح بیان کیا۔

۳۵۲۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ بِالْيَمَنِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ فِي ثَلَاثَةِ نَفَرٍ ادَّعَوْا وَلَدَ امْرَأَةٍ فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَحَدِهِمْ تَدَعُهُ لِهَذَا فَأَبَى وَقَالَ لِهَذَا أَتَدَعُهُ لِهَذَا فَأَبَى وَقَالَ لِهَذَا أَتَدَعُهُ لِهَذَا فَأَبَى قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنْتُمْ

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان ایام میں یمن میں تھے۔ ایک شخص حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ ایک دن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ اور تین افراد آئے جو ایک عورت کے بطن سے پیدا ہونے والے بچے کے دعویدار تھا۔ تو اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک کو فرمایا۔ کیا تو اس لڑکے کو دوسرے کے

www.sirat-e-mustaqeem.com

شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَسَاَقْرَعُ بَيْنَكُمْ فَاَيُّكُمْ اَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ فَهُوَ لَهُ وَعَلَيْهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔

لیے چھوڑ دیتا ہے اس نے انکار کیا۔ بعدازاں دوسرے کو ارشاد فرمایا گیا تو اس بچے کو اپنے ساتھی کے لیے چھوڑ دیتا ہے اس نے بھی انکار کیا۔ پھر تیسرے سے دریافت کیا اس نے بھی انکار کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم آپس میں مختلف ہو اور جھگڑتے ہو۔ اور میں اب تمہارے درمیان قرعہ ڈالوں گا جس شخص کے حق میں قرعہ آئے گا اسے وہ لڑکا ملے گا اور اسے دو تہائی دیت بھی دینی پڑے گی۔ جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصہ سنا تو آپ ہنسے حتیٰ کہ آپ کی ڈاڑھیں کھل اٹھیں۔

۲۵۲۳ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَى الْيَمَنِ فَاُتِيَ بِغُلَامٍ تَنَازَعَ فِيْهِ ثَلَاثَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ - وَخَالَفَهُمْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ۔

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور آپؓ کی خدمت اقدس میں ایک لڑکے کا مقدمہ پیش ہوا جس میں تین افراد جھگڑتے تھے اور حدیث شریف بیان کی جو اوپر گزر چکی ہے سلمہ بن کہیل نے ان کی مخالفت کی

خَالَفَهُمْ ابْنُ كُهَيْلٍ

ابن کہیل نے ان کی مخالفت کی۔

۲۵۲۴ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ اَوِ ابْنِ اَبِي الْخَلِيْلِ اَنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ اشْتَرَكُوْا فِيْ طُهْرٍ فَذَكَرَ وَلَمْ يَذْكُرْ زَيْدَ ابْنَ اَرْقَمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا صَوَابٌ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب شعبیؒ کو حدیث شریف بیان فرماتے ہوئے سنا اور وہ آپ ابوالخلیل کی روایت سے حدیث بیان فرماتے تھے یا ابن ابی الخلیل سے۔ وہ حدیث یہ ہے کہ تین آدمی ایک طہر میں شامل ہوئے۔ اور بعد ازاں اسی طرح حدیث شریف کو بیان کیا اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور حدیث ہذا کو مرفوع بھی نہیں کیا۔ ابو عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ حدیث ہذا یوں ہی درست ہے اور اللہ رب العزت زیادہ دانا ہے۔

نوٹ: - یعنی حدیث ہذا کا مرسلاً روایت کرنا درست اور ٹھیک ہے اور مسنداً ٹھیک نہیں جیسے سلمہ رضی اللہ عنہ کے سوا دوسرے راوی نے نقل کیا ہے۔

بَابُ الْقَافَةِ

قیافہ جاننے والوں کا بیان

۲۵۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیَّ مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِیْرُ وَجْہِہٖ فَقَالَ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ اِلٰی زَیْدِ بْنِ حَارِثَۃَ وَاُسَامَۃَ فَقَالَ اِنَّ بَعْضَ ھٰذِہِ الْاَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ۔

سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ کی پیشانی کے خط مبارک خوشی سے چمک رہے تھے اور آپ پوچھنے لگے کیا تمہیں معلوم ہے کہ ایک قیافہ دان مجزز نامی نے حضرت زید بن حارثہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور پھر کہا ان دونوں آدمیوں کی وضع ایک دوسرے کی پاؤں کی وضع میں ملتی جلتی تھی (یعنی پاؤں کے اجزاء ایک دوسرے سے ملتے جلتے تھے۔ غالباً دونوں کی انگلیاں یا ایڑیاں باہم مشابہ ہوں گی۔)

۳۵۲۳ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ مَسْرُوْرًا فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِیَّ دَخَلَ عَلَیَّ وَعِنْدِیْ اُسَامَۃُ ابْنُ زَیْدٍ فَرَاٰی اُسَامَۃَ ابْنَ زَیْدٍ وَزَیْدًا وَعَلَیْہِمَا قَطِیْفَۃٌ قَدْ غَطَّیَا رُءُوْسَہُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُہُمَا فَقَالَ ھٰذِہِ اَقْدَامٌ بَعْضُہَا مِنْ بَعْضٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے پاس تشریف لائے اور آپ خوشی میں تھے ارشاد فرماتے تھے اے عائشہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مجزز مدلجی قیافہ شناس میرے پاس آیا اور اس وقت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ میرے پاس موجود تھے اور اس قیافہ شناس نے حضرت اسامہ بن زید اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کو دیکھا۔ ان دونوں کا منہ چادر سے ڈھکا ہوا تھا اور پاؤں کھلے تھے اس قیافہ شناس نے کہا یہ پاؤں ایک دوسرے سے پیدا ہوئے ہیں۔

نوٹ:۔ یعنی ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ والد تھے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ان کے بیٹے تو بیٹے باپ سے ملتے ہیں اور اس بات کو قیافہ شناس نے پہچان لیا۔

اِسْلَامُ اَحَدِ الزَّوْجَیْنِ وَتَخْیِیْرُ الْوَلَدِ

اگر خاوند اور بیوی ہر دو میں سے کوئی مسلمان ہو جائے تو ان کے لڑکے کو اختیار دینے کا بیان

۳۵۲۴ عَنْ عَبْدِ الْحَمِیْدِ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّہٗ اَسْلَمَ وَاَبَتِ امْرَاَتُہٗ اَنْ تُسْلِمَ فَجَاءَ ابْنٌ لَہُمَا صَغِیْرٌ

سیدنا حضرت عبدالحمید انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور آپ کے والد ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہوئے اور ان کی بیوی نے مسلمان ہونے سے انکار کیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ فَأَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبَ هٰهُنَا وَالْأُمَّ هٰهُنَا ثُمَّ خَيَّرَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِهِ فَذَهَبَ إِلٰى أَبِيْهِ۔

ان دونوں کا نابالغ بیٹا تھا جس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بٹھایا اور اس کے ماں اور باپ دونوں وہاں موجود تھے۔ بعد ازاں آپ نے اس لڑکے کو اختیار دیا اور دعا فرمائی۔ یا اللہ اس لڑکے کو ہدایت دے وہ لڑکا اپنے والد کے پاس چلا گیا۔

نوٹ:۔ جب کسی چھوٹے لڑکے یا لڑکی کے لیے اس کے والدین میں اختلاف ہو تو بعض جگہ سے قرعہ اندازی کا ثبوت ملتا ہے اور بعض جگہ سے بچے کو اختیار دیا گیا اور اختیار دینا اولیٰ اور اقرب الی الصواب ہے۔ کیونکہ اکثر احادیث سے یہی ثابت ہے۔ چنانچہ حدیث ہذا میں بھی خیرہ کا لفظ آیا ہے یعنی اس لڑکے کو آپ نے اختیار دیا۔

۳۵۲۸ عَنْ هِلَالِ ابْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ إِنَّ زَوْجِيْ يُرِيْدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِيْ وَقَدْ نَفَعَنِيْ وَسَقَانِيْ مِنْ بِئْرِ أَبِيْ عِنَبَةَ فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ يُخَاصِمُنِيْ فِي ابْنِيْ فَقَالَ يَا غُلَامُ هٰذَا أَبُوْكَ وَهٰذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ۔

سیدنا حضرت ہلال بن اسامہ حضرت ابو میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک دن کہا ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک عورت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میرا خاوند میرے بچے کو مجھ سے لینے کا ارادہ کرتا ہے اور اس بچے سے مجھے فائدہ ہے اور وہ مجھے بیر ابی عنبہ کا پانی پلاتا ہے اسی دوران اس عورت کا خاوند آیا اور کہنے لگا کہ میرے بیٹے کے متعلق کون جھگڑا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا لڑکے یہ تیرا والد ہے اور یہ تیری ماں ہے اور ان دونوں میں سے جس کے متعلق تیرا جی چاہے اس کا ہاتھ پکڑ لے لڑکے نے اپنی والدہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اسے اپنے ساتھ لے گئی۔

نوٹ:۔ سچائی اور حقانیت اس کو کہتے ہیں کہ عورت کا غم نہ کھایا اور سابقہ حدیث پاک میں جس مرد کا قصہ گزر چکا ہے اس کے اسلام کی طرف داری کی بلکہ امر حق پر فیصلہ کیا۔ یعنی لڑکے کو اختیار دیا اور اس نے اپنے اختیار سے جس کو چاہا اسے اختیار کر لیا۔

عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ

خلع کرنے والی عورت کی عدت کا بیان

۳۵۲۹ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ

سیدنا حضرت عبدالرحمن معوذ بن عفراء کی بیٹی ربیع سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَآءَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ضَرَبَ امْرَاَتَهُ فَكَسَرَ يَدَهَا وَهِيَ جَمِيْلَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُبَيٍّ فَاَتٰى اَخُوْهَا يَشْتَكِيْهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ثَابِتٍ فَقَالَ لَهُ خُذِ الَّذِيْ لَهَا عَلَيْكَ وَخَلِّ سَبِيْلَهَا قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَرَبَّصَ حَيْضَةً وَّاحِدَةً فَتَلْحَقَ بِاَهْلِهَا۔

سن کر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس نے اپنی بیوی جمیلہ عبداللہ بن ابی کی بیٹی کو مارا اور اس کا ہاتھ توڑ ڈالا اس کے بھائی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنی بہن کی طرف سے شکوہ کیا۔ آپ نے حضرت ثابتؓ کے پاس ایلچی بھیجا اور اسے بلا بھیجا۔ جب حضرت ثابتؓ حاضر خدمت ہوئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا تو اس سے اپنی چیز لے لے اور اس کا راستہ چھوڑ دے۔ ثابتؓ نے کہا بہت اچھا۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو ایک حیض کی عدت گزارنے کا حکم فرمایا اور بعد ازاں اسے اپنے ماں باپ کے پاس چلے جانے کا حکم فرمایا۔

۳۵۳۰ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتِ اخْتَلَعْتُ مِنْ زَوْجِيْ ثُمَّ جِئْتُ عُثْمَانَ فَسَاَلْتُهُ مَاذَا عَلَيَّ مِنَ الْعِدَّةِ فَقَالَ لَا عِدَّةَ عَلَيْكِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنِيْ حَدِيْثَةَ عَهْدٍ بِهٖ فَتَمْكُثِيْ حَتّٰى تَحِيْضِيْ قَالَ وَاَنَا مُتَّبِعٌ فِيْ ذٰلِكَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرْيَمَ الْمَغَالِيَّةِ كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ ابْنِ شَمَّاسٍ فَاخْتَلَعَتْ مِنْهُ۔

معوذ کی بیٹی ربیع سے مروی ہے کہ میں نے اپنے خاوند سے خلع کیا اور بعد ازاں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے دریافت کیا میری عدت کے لیے کیا حکم ہے (یعنی میں کتنی عدت گزاروں) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کی عدت نہیں۔ ہاں مگر تو ان میں سے اپنے خاوند کے پاس رہی ہو تو ٹھہر حتی کہ تجھے ایک حیض آ جائے اور بیان کیا کہ میں اس مسئلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے تابع ہوں۔ جو آپ نے مریم مغالیہ کا فیصلہ فرمایا تھا۔ اور وہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی تھیں اور اس عورت نے اس سے خلع کیا تھا

نوٹ: حضرت ثابت بن قیس کی بیوی کے نام میں اختلاف ہے اس حدیث میں اس کا نام مریم ہے اور ماقبل والی حدیث میں اس کی بیوی کا نام جمیلہ بنت عبداللہ ابن ابی اور اس کے علاوہ اور بھی کئی نام مروی ہیں اور اختلاف دو قصوں کی وجہ سے پڑا شاید ثابت بن قیس سے دو عورتوں نے خلع کیا ہو۔

مَا اسْتُثْنِيَ مِنْ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَاتِ

مطلقہ عورتوں کی عدت کے بارے میں آیت سے کون کون سی عورتیں مستثنیٰ ہیں؟

۳۵۳۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ مَا نَنْسَخْ مِنْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس

www.sirat-e-mustaqeem.com

آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا وَقَالَ إِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ الْآيَةَ وَقَالَ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ فَأَوَّلُ مَا نُسِخَ مِنَ الْقُرْآنِ الْقِبْلَةُ وَقَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَقَالَ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ فَنُسِخَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ تَعَالَى وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا

آیت شریفہ کی تشریح کرتے ہوئے بیان فرمایا: مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا یعنی اگر ہم کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس کے برابر لے آتے ہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں إِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ یعنی جب ہم بدلتے ہیں ایک آیت کی جگہ دوسری آیت اور جاننے والا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے تو کہتے ہیں کہ تو بنا لاتا ہے۔ اس طرح نہیں بلکہ ان میں سے بہت سے لوگوں کو معلوم نہیں۔

(یہ اعتراض یہودی کرتے تھے اور ان کے سیکھے سکھائے یہ مشرک بھی اعتراض کرتے اور حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مفتری ٹھہراتے اور کہتے کہ اگر یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہوتی تو منسوخ نہ ہوا کرتی۔ کیونکہ سابقہ بات میں وہ کون سا عیب تھا کہ وہ موقوف ہوگئی طعن وتشنیع کی ایسی ایسی باتیں کرنے سے اللہ رب العزت نے اس کا جواب دیا کہ عیب نہ پہلی میں تھا اور نہ پچھلی میں لیکن حاکم کو یہ اختیار ہے کہ وہ جو چاہے حکم کرے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان تینوں آیات کو نسخ کے ثبوت کے لیے بیان کیا ہے۔ چنانچہ تیسری آیت اس آیت شریفہ کے بعد بیان کی ہے) اور فرمایا ہے يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ یعنی اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے اسے مٹاتا ہے اور جسے چاہے اسے ثابت رکھتا ہے اور اللہ ہی کے پاس اصل کتاب ہے۔ بعد ازاں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سب سے پہلے قرآن مجید میں منسوخ ہونے والی چیز قبلہ ہے اور اس کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ یعنی طلاق والی عورتیں تین حیض تک انتظار کریں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ یعنی حیض سے ناامید ہونے والی عورتیں اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے۔ اور یہ دونوں آیات پڑھنے کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس میں سے بھی منسوخ ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ یعنی انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دو تو ان پر تمہارا کوئی حق نہیں کہ تم انہیں عدت میں بٹھاؤ اور ان سے گنتی پوری کراؤ۔

نوٹ: نسخ کہتے ہیں حکم کو رد کرنا اور اس کی کئی قسمیں ہیں ایک تو یہ کہ آیت لکھی جائے لیکن اس کا حکم منسوخ ہو جیسے اپنے رشتے داروں کو وصیت کرنے کی آیت اور ایک برس تک عدت گزارنے کا حکم اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آیت لکھی نہ جائے لیکن اس کا حکم باقی رہے اور فقط تلاوت جاتی رہے جیسے رجم (سنگسار) کرنے کی آیت اور تیسری آیت یہ ہے کہ حکم موقوف کیا جائے اور اس کی جگہ دوسرا حکم مقرر کیا جائے جیسے بیت المقدس کی جانب حکم ختم ہوا اور کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا اس کے علاوہ ایک آیت اور بھی ہے کہ پہلے طلاق والیوں کو ایک حکم عام تھا یعنی وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ اور دوسرا وَاللَّائِي يَئِسْنَ

www.sirat-e-mustaqeem.com

ان دو آیات کی رو سے طلاق والیوں کے لیے تین حیض یا تین مہینے کی عدت کا حکم ہوا۔ اس کے بعد یوں ارشاد فرمایا، وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا۔

یعنی اگر طلاق عورتوں کو ہاتھ لگانے سے قبل دو تو تمہیں حق نہیں کہ انہیں عدت میں بٹھاؤ تاکہ ان سے گنتی پوری کراؤ۔ بہرحال یہ عورت بھی طلاق والیوں میں داخل ہے۔ لیکن اس کے لیے عدت نہیں اور اس حکم سے یہ عورت مستثنیٰ ہے اور علیحدہ کی گئی ہے۔

بَابُ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

جس عورت کا خاوند فوت ہو گیا ہو یہ باب اس کی عدت کے بیان میں ہے

۳۴۲۲ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ جو عورت اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ کرے مگر اپنے خاوند کے لیے کیونکہ اسے اپنے خاوند کے لیے چار ماہ دس دن تک سوگ کرنا چاہیے۔

۳۴۲۳ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ قُلْتُ عَنْ اُمِّهَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَخَافُوْا عَلٰى عَيْنِهَا اَتَكْتَحِلُ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِيْ بَيْتِهَا فِيْ شَرِّ اَحْلَاسِهَا حَوْلًا ثُمَّ خَرَجَتْ فَلَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

سیدنا حضرت حمید بن نافع حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ شاگرد (حضرت شعبہؒ) نے استاذ (حمید بن نافع رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا۔ کہ زینب اپنی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں۔ استاد نے کہا ہاں اور وہ روایت یہ ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے یہ دریافت کیا کہ وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا تھا کیا ہم اس کی آنکھوں میں سرمہ لگائیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ اس بات کا خدشہ ہے کہ اس کی آنکھیں بیماری کی وجہ سے خراب نہ ہو جائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس سے قبل ہر ایک عورت اپنے گھر میں بیٹھی تھی اور وہ برے نمدہ اوڑھتی جو پالان کے نیچے ڈالتے ہیں اور وہ اسی مصیبت اور آفت میں ایک سال پورا کرتی اب کیا تم پر چار ماہ اور دس دن زیادہ گراں ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۴۳۳ـ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رض قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَإِنِّي أَخَافُ عَلَى عَيْنِهَا فَأَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَجْلِسُ حَوْلًا وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا كَانَ الْحَوْلُ خَرَجَتْ وَرَمَتْ وَرَاءَهَا بِبَعْرَةٍ۔

سیدہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور بیان کیا کہ میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اس کی آنکھیں خراب نہ ہو جائیں۔ اگر حکم فرمائیں تو میں اس کی آنکھوں میں سرمہ لگایا کروں آپ نے ارشاد فرمایا پہلے ہر ایک عورت ایک سال تک بیٹھی رہتی تھی۔ اور یہ کوئی زیادہ عرصہ نہیں مگر چار ماہ دس دن ہیں اور جب ایک سال پورا ہو جاتا تو پھر عدت بیٹھنے والی باہر نکلتی اور اپنی پیٹھ کے پیچھے مینگنی پھینکتی۔

نوٹ:۔ دورِ جاہلیت میں انتہائی خراب حالت سے سال بھر میں عورت عدت ختم کرتی اور سال ختم ہوتے ہی گدھا یا بکری یا پرندہ لاتی اور وہ اس کو رگڑتی وہ اکثر مر جاتا بعد ازاں پھر ایک مینگنی اپنے پیچھے سے پھینک کر عدت سے باہر آتی اور آزاد ہوتی۔

۳۴۳۵ـ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کو سوائے اپنے شوہر کے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں۔ شوہر پر چار ماہ اور دس دن تک سوگ منائے گی۔

۳۴۳۶ـ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

اس حدیث کا ترجمہ بھی وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے لیکن اس میں لفظ اکثر کا ہے اور اس میں فرق کا معنی دونوں کے قریب قریب ہیں۔

۳۴۳۷ـ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان فرمائی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ عِدَّةِ الْحَامِلِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

اس حاملہ عورت کی عدت کا بیان جس کا خاوند فوت ہوگیا ہو

۳۵۲۸ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ الْمَخْرَمَةِ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نَفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ۔

جناب حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سبیعہ اسلمی نے بچہ جنا تو اس کے خاوند کو فوت ہوئے کئی راتیں گزر چکی تھیں بعد ازاں وہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور نکاح کرنے کی اجازت طلب کی تھی۔ آپ نے اسے اذن عطا فرمایا۔ اور بعد ازاں اس نے کسی سے نکاح کر لیا۔

۳۵۲۹ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ الْمَخْرَمَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ سُبَيْعَةَ أَنْ تَنْكِحَ إِذَا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا۔

سیدنا حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبیعہ کو نکاح کرنے کا حکم فرمایا۔ اور وہ نفاس سے فراغت پا چکی تھیں۔

۳۵۳۰ عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلْأَزْوَاجِ فَعِيبَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَمْنَعُهَا قَدِ انْقَضٰى أَجَلُهَا۔

سیدنا حضرت ابو سنابل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سبیعہ نے اس وقت بچہ جنا جب اس کے خاوند کو فوت ہوئے تیس یا پچیس راتیں گزر چکی تھیں۔ جب اس کی زچگی کے ایام پورے ہو چکے تو اس نے نیا خاوند کرنے کی تیاری کی اور لوگوں نے اس پر عیب لگایا اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس امر کا تذکرہ کیا گیا آپ نے فرمایا اب اس کے لیے رکاوٹ کی کیا چیز ہے کیونکہ اس کے دن پورے ہو چکے ہیں۔

۳۵۳۱ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ اخْتَلَفَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا إِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تَزَوَّجُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَبْعَدُ الْأَجَلَيْنِ فَبَعَثُوا إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ فَوَلَدَتْ بَعْدَ وَفَاةِ

سیدنا حضرت عبد ربہ بن سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ۔ حضرت ابو ہریرہ اور جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس عورت کے مسئلہ میں اختلاف کیا جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو اور اس کا بچہ اس کے خاوند کے فوت ہونے کے تھوڑے دن بعد پیدا ہو۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ عورت بچہ جننے کے بعد نکاح

www.sirat-e-mustaqeem.com

زَوْجِهَا بِخَمْسَةَ عَشَرَ نِصْفِ شَهْرٍ قَالَتْ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ فَحَطَّتْ بِنَفْسِهَا اِلٰى اَحَدِهِمَا فَلَمَّا خَشُوْا اَنْ تَفْتَاتَ بِنَفْسِهَا قَالُوْا اِنَّكِ لَا تَحِلِّيْنَ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِيْ مَنْ شِئْتِ۔

کرے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا دونوں مدتوں میں جو سب سے زیادہ ہو وہ اسے اختیار کرے آخر کار حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف آدمی بھیجا آپ نے ارشاد فرمایا کہ سبیعہ کا خاوند فوت ہو گیا۔ ان کا بچہ ان کی وفات کے پندرہ دن بعد پیدا ہوا۔ بعد ازاں اس کے بعد دو آدمیوں نے پیغام بھیجا اور سبیعہ نے ایک طرف میلان کیا۔ یعنی اس سے نکاح کرنا چاہا۔ اس کے لوگ ڈرے کہ کہیں اس سے نکاح نہ کرے۔ اور انہوں نے کہا کہ ابھی تو تمہاری عدت بھی نہیں گزری حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بعد ازاں وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا یہ اس کے لیے حلال ہو گئی۔ اور جس شخص کے ساتھ تیرا جی چاہے نکاح کرے۔

۳۴۴۲: عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَ هِيَ حَامِلٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِذَا وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَدَخَلَ اَبُوْ سَلَمَةَ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا شَابٌّ وَالْاٰخَرُ كَهْلٌ فَحَطَّتْ اِلَى الشَّابِّ فَقَالَ الْكَهْلُ لَمْ تَحْلِلْ وَكَانَ اَهْلُهَا غُيَّبًا فَرَجَا اِذَا جَآءَ اَهْلُهَا اَنْ يُّؤْثِرُوْهُ بِهَا فَجَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِيْ مَنْ شِئْتِ۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ کسی شخص نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مسئلہ اس عورت کا دریافت کیا۔ کہ جس کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ حاملہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ وہ ہر دو مدتوں میں سے جو زیادہ ہو وہ کرے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس وقت عورت بچہ جنے اس کی عدت اسی وقت پوری ہو گئی۔ بعد ازاں حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ یہ جھگڑا سن کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور آپ سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا۔ کہ اس وقت سبیعہ نے بچہ جنا۔ کہ اس کے خاوند کو فوت ہوئے آدھا ماہ گزرا تھا۔ بعد ازاں دو شخصوں کا پیغام نکاح آیا۔ ان میں سے ایک نوجوان تھا اور دوسرا ادھیڑ عمر وہ عورت نوجوان کی طرف مائل ہوئی۔ ادھیڑ عمر والے نے کہا کہ ابھی تجھے نکاح کرنا حلال نہیں ہوا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سبیعہ کے گھر والے موجود نہ تھے اور ادھیڑ عمر والے نے یہ خیال کیا کہ جب اس کے رشتہ دار آئیں گے تو شاید وہ سمجھا کر حضرت سبیعہ مجھے دلا دیں بعد ازاں

www.sirat-e-mustaqeem.com

وہ عورت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ آپ نے اس کو ارشاد فرمایا۔ تو حلال ہو گئی ہے اور جس شخص کو پسند کرے اس سے نکاح کرے۔

۳۵۴۳: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي امْرَأَةٍ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِينَ لَيْلَةً أَيَصْلُحُ لَهَا أَنْ تَزَوَّجَ قَالَ لَا إِلَّا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ قَالَ قُلْتُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الطَّلَاقِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلَ غُلَامَهُ كُرَيْبًا فَقَالَ ائْتِ أُمَّ سَلَمَةَ فَسَلْهَا هَلْ كَانَ هٰذَا سُنَّةً مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَقَالَ قَالَتْ نَعَمْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِينَ لَيْلَةً فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ فَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيمَنْ يَخْطُبُهَا۔

سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ کہ کوئی عورت اگر خاوند کی وفات کے بیس راتیں گزرنے کے بعد بچہ جنے تو کیا اس کو نکاح کر لینا جائز ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا نہیں جب تک وہ دونوں عدتوں میں سے اس عدت کو پورا نہ کرے جو بڑھ کر ہے۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ یعنی اور جن کے پیٹ میں بچہ ہے ان کی عدت یہ ہے کہ وہ پیٹ کا بچہ جنے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوسلمہ کو جواب دیا۔ یہ حکم طلاق والی عورت کا ہے (یعنی جس عورت کے مرد نے طلاق دی اور طلاق دینے کے بعد عورت کا بچہ پیدا ہوا اور اس عورت کی وہی عدت ہے اس سے بڑھ کر نہیں) بعدازاں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں اپنے بھتیجے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوں اور جو کچھ وہ فرماتے ہیں وہی بات میرے نزدیک بہتر اور صحیح ہے اس گفتگو کے بعد اپنے غلام کریب نامی کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور ان سے کہا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیجئے۔ کیا اس معاملے میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی طریقہ مبارکہ ہے یا کہ نہیں۔ کریب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور جو کچھ حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھا اسے بیان کیا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ہاں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ مبارکہ اس بارے میں ہے۔ بعدازاں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان

www.sirat-e-mustaqeem.com

فرمایا کہ حضرت سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کے فوت ہونے کے بیس راتیں بعد بچہ جنا تھا اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نکاح کر لینے کا حکم صادر فرمایا اور حضرت ابوالسنابل سبیعہ کے پیغام ارسال کرنے والوں میں سے تھے۔

٣٥٢٤ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوا عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِيْ فَأَرْسَلُوْا إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ۔

سیدنا حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب حضرت ابوہریرہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہم نے آپس میں اس عورت کی عدت کا تذکرہ اور بحث کی جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ دونوں عدتوں میں سے جو بڑھ کر ہو۔ وہ عورت اتنی ہی مدت گزارے اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ وہ عورت وضع حمل تک عدت گزارے اور حضرت ابوہریرہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی بات کی تائید کرتا ہوں۔ بعد ازاں انہوں نے حضرت ام سلمہ کی خدمت میں ایک شخص بھیجا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سبیعہ اسلمیہ نے خاوند کے فوت ہونے کے تھوڑے دنوں بعد بچہ جنا تو اس کے متعلق سبیعہ نے حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا۔ آپ نے اس کو خاوند کر لینے کا حکم فرمایا۔

٣٥٢٥ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَأَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَزَوَّجَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کہ سبیعہ نے اپنے خاوند کی وفات کے کئی روز بعد بچہ جنا تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نکاح کر لینے کا حکم فرمایا۔

٣٥٢٦ عن سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْأَةِ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

سیدنا حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اس عورت کی عدت کے متعلق اختلاف کیا جس نے خاوند کی وفات سے چند

www.sirat-e-mustaqeem.com

بْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اِذَا نَفِسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَجَاءَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَبَعَثُوْا كُرَيْبًا مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمْ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّهَا قَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ۔

راتوں کے بعد بچہ جنا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ عورت دونوں عدتوں میں سے جو عدت زیادہ ہو اسے اختیار کرے اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بچہ پیدا ہوا اس وقت عدت پوری ہوگئی۔ بعد ازاں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ نے فرمایا۔ میں اپنے بھتیجے ابوسلمہ کی تائید کرتا ہوں۔ آخرکار انہوں نے حضرت کریب رضی اللہ عنہ کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا۔ کریبؓ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے۔ اور آپؓ یہ مسئلہ دریافت کرکے تشریف لائے اور انہیں آکر بیان فرمایا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سبیعہ نے خاوند کی وفات سے کئی راتیں بعد بچہ جنا اور بعد ازاں اس بات کا تذکرہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا آپ نے فرمایا تیری عدت تو پوری ہو چکی۔

۳۵۷ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا وَضَعَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَاِنَّ عِدَّتَهَا اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَبَعَثْنَا كُرَيْبًا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَنَا مِنْ عِنْدِهَا اَنَّ سُبَيْعَةَ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَوَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَيَّامٍ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَزَوَّجَ۔

سیدنا حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں اور حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب عورت خاوند کے فوت ہونے کے بعد بچہ جنے تو البتہ اس عورت کی عدت وہ عدت ہے جو دونوں عدتوں میں سب سے زیادہ ہو۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ابوکریب کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں ارسال کیا تاکہ وہ آپ سے یہ مسئلہ دریافت کریں۔ کریبؓ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور خبر لائے کہ سبیعہ کا خاوند فوت ہوگیا تھا اور اس کا بچہ اس کی وفات کے کئی دن بعد پیدا ہوا۔ تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نکاح کر لینے کا حکم فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

٣٥٢٨ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حُبْلَى فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ مَا يَصْلُحُ لَكِ أَنْ تَنْكِحِي حَتّٰى تَعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَمَكَثَتْ قَرِيبًا مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نُفِسَتْ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكِحِي۔

سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی والدہ سے سن کر بیان فرمایا اور حضرت زینب کی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں کہ ایک عورت کو قبیلہ بنی اسلم کے لوگ سبیعہ کہہ کر پکارتے اور اس کا خاوند فوت ہو گیا اس وقت جنابہ سبیعہ حاملہ تھیں۔ ایک شخص ابوسنابل بن بعکک نے سبیعہ کے پاس پیغام نکاح بھیجا اور سبیعہ نے انکار کیا وہ کہنے لگا آپ کو نکاح کرنا درست اور جائز نہیں جب تک تم دو عدتوں میں سے ایک زیادہ ایام والی عدت کو پورا نہ کر لو۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سبیعہ کے خاوند کو فوت ہوئے بیس راتوں کے قریب گزری تھیں۔ جب کہ اس کا بچہ پیدا ہوا۔ لہذا وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور آپؐ نے اسے نکاح کر لینے کا حکم فرمایا۔

٣٥٢٩ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَأَبُو هُرَيْرَةَ رض عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَوَلَدَتْ لِأَدْنَى مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ مِنْ يَوْمِ مَاتَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ

سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک دن میں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے۔ اتنے میں ایک عورت حاضر ہو کر اپنے خاوند کا حال بتانے لگی اس کا خاوند فوت ہو گیا اور وہ اس وقت حاملہ تھی اور کہنے لگی کہ چار ماہ دس دن گزرے تھے کہ اس سے پہلے ہی بچہ پیدا ہو گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ جو دن زیادہ ہوں گے وہی تیری عدت کے ایام ہوں گے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے اس طرح خبر دی کہ سبیعہ اسلمی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور اپنا

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَوَلَدَتْ لِأَدْنَى مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى ذَلِكَ۔

٣٤٥٥. عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمَ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا حَدِيثَهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ ابْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ النِّكَاحَ إِنَّكِ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ

حال بیان کرنے لگی کہ میرا خاوند فوت ہو گیا اور میں اس وقت حاملہ تھی۔ لہٰذا اس میرے پیٹ سے بچہ پیدا ہوا اور بچے کے والد کی وفات کو ابھی چار ماہ نہیں ہوئے تھے تو اسے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر لینے کا حکم فرمایا۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔

سیدنا حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے زہری سے بیان کیا کہ میرے والد۔ حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو لکھا کہ آپ جا کر سبیعہ اسلمیہ بنت حارث سے پوچھیں اس کا قصہ اور حال کہ جب اس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو حضور نے اسے کیا جواب فرمایا تھا۔ حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا جب حضرت سبیعہ اسلمیہ سے دریافت کیا گیا تو سبیعہ نے بیان کیا۔ میں سعد بن عامر بن لوی قبیلے کے فرد سعد بن خولہ سے تعلق رکھتی تھی جو کہ بدری بھی تھے۔ آپ کی وفات حجۃ الوداع میں ہوئی۔ سبیعہ بیان فرماتی ہیں کہ میں اس وقت حاملہ تھی۔ لیکن وفات کے تھوڑے دن بعد بچہ پیدا ہوا جب سبیعہ نفاس سے پاک ہو گئیں تو انہوں نے پیغام ارسال کرنے والوں کے لیے بناؤ سنگار کیا تو قبیلہ بنی عبدالدار کا ابو السنابل بن بعکک اس کے پاس آیا اور اس نے سبیعہ سے دریافت کیا کہ تم نے بناؤ سنگار کیوں کیا ہے غالباً تمہارا ارادہ نکاح کرنے کا ہو گا مجھے اللہ کی قسم تجھے نکاح کرنا جائز نہیں جب تک کہ چار ماہ اور دس دن نہ گزر جائیں۔ سبیعہ فرماتی ہیں کہ جب انہوں نے یہ بات کہی تو میں نے شام کے وقت کپڑے پہنے اور میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ بعد ازاں میں نے آپ سے یہ مسئلہ دریافت کیا آپ نے مجھے

www.sirat-e-mustaqeem.com

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَفْتَانِيْ بِأَنِّيْ قَدْ حَلَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِيْ وَأَمَرَنِيْ بِالتَّزْوِيْجِ إِنْ بَدَا لِيْ۔

٣٥٥١ عَنْ زُفَرَ بْنِ أَوْسِ ابْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ أَنَّ أَبَا السَّنَابِلِ ابْنَ بَعْكَكٍ ابْنِ السَّبَّاقِ قَالَ لِسُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ لَا تَحِلِّيْنَ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا أَقْصَى الْأَجَلَيْنِ فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتَاهَا أَنْ تَنْكِحَ إِنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا وَكَانَتْ حُبْلٰى فِيْ تِسْعَةِ أَشْهُرٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ فَتُوُفِّيَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَحَتْ فَتًى مِنْ قَوْمِهَا حِيْنَ وَضَعَتْ مَا فِيْ بَطْنِهَا۔

٣٥٥٢ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُتْبَةَ كَتَبَ إِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ أَنْ اُدْخُلْ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَاسْأَلْهَا عَمَّا أَفْتَاهَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَمْلِهَا قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ ابْنِ خَوْلَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ

فتویٰ دیا۔ اور ارشاد فرمایا تمہاری عدت اسی وقت پوری ہو گئی جب تم نے بچہ جنا۔ اور مجھے ارشاد فرمایا۔ اگر تمہارا جی چاہے تو نکاح کر لو۔

سیدنا حضرت زفر بن اوس بن حدثان نصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو السنابل بن بعکک بن سباق نے سبیعہ اسلمیہ سے کہا تمہارے لیے نکاح کرنا درست نہیں۔ جب تک کہ تمہارے چار ماہ دس دن پورے نہ ہو جائیں جو مدت ان دونوں مدتوں میں زیادہ ہے۔ یہ سن کر وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس نے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ سبیعہ کے بیان سے معلوم ہوا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتویٰ صادر فرمایا تھا کہ جب بچہ پیدا ہو تو نکاح کر لینا اور خاوند کی وفات کے وقت اسے ۹ ماہ کا حمل تھا۔ اور اس کے خاوند کا نام سعد بن خولہ تھا اور حجۃ الوداع میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس کی وفات ہو گئی۔ راوی کا بیان ہے کہ بعد ازاں سبیعہ نے کسی نوجوان سے نکاح کر لیا۔ جو اس کی قوم میں سے تھے۔ یعنی وضع حمل کے بعد۔

سیدنا حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عتبہ نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو سبیعہ کے پاس جانے کے لیے لکھا۔ اور یہ بھی لکھا کہ آپ سبیعہ اسلمیہ بنت حارث سے دریافت کریں کہ انہیں اس مسئلہ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فتویٰ دیا تھا۔ یعنی حمل میں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے پاس گئے اور ان سے دریافت کیا انہوں نے کہا کہ میں حضرت سعد بن خولہ کی بیوی تھی اور سعد بن خولہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور آپ بدری تھے۔ اس نے حجۃ الوداع

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَوَلَدَتْ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ لَهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا دَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَرَآهَا مُتَجَمِّلَةً فَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ النِّكَاحَ قَبْلَ أَنْ تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ أَبِي السَّنَابِلِ جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَلَلْتِ حِينَ وَضَعْتِ حَمْلَكِ۔

٣٥٥٣ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي نَاسٍ بِالْكُوفَةِ فِي مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ عَظِيمٍ فِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي لَيْلَى فَذَكَرُوا شَأْنَ سُبَيْعَةَ فَذَكَرْتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي مَعْنَى قَوْلِ ابْنِ عَوْنٍ حَتَّى تَضَعَ قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى لَكِنَّ عَمَّهُ لَا يَقُولُ ذَلِكَ قَالَ فَرَفَعْتُ صَوْتِي وَقُلْتُ إِنِّي لَجَرِيءٌ أَنْ أَكْذِبَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ قَالَ فَلَقِيتُ مَالِكًا قُلْتُ كَيْفَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ فِي شَأْنِ سُبَيْعَةَ قَالَ قَالَ أَتَجْعَلُونَ عَلَيْهَا التَّغْلِيظَ وَلَا تَجْعَلُونَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَأُنْزِلَتْ

میں وفات پائی اور بعد ازاں میں نے بچہ جنا اور ابھی تک ان کی وفات کو چار ماہ دس دن نہیں گزرے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب سبیعہ نفاس سے پاک ہوئیں تو ان کے پاس ابو السنابل آئے جو عبدالدار کے قبیلے میں سے ایک مرد تھا ابو السنابل سبیعہ کو تجمل اور زیب و زینت میں دیکھ کر کہنے لگے شاید تمہارا ارادہ نکاح کرنے کا ہے اور وہ بھی چار ماہ دس دن گزرنے سے پہلے سبیعہ کہتی ہیں۔ میں نے جب یہ بات ابو سنابل سے سنی تو میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے اپنی حالت آپ سے عرض کی۔ آپ نے سن کر ارشاد فرمایا۔ تو اپنی عدت پوری کر چکی جب تو نے بچہ جنا۔

حضرت محمد سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا جس میں انصار کے لوگ بھی تھے اور ان میں عبدالرحمن ابن ابی لیلی بھی تھے۔ ان میں سبیعہ کا تذکرہ آیا۔ اور میں نے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کا ذکر کیا۔ جو ابن عون کے قول کے مطابق تھی۔ یعنی اس کی عدت بچہ پیدا ہونے تک تھی۔ ابن ابی لیلی نے کہا کہ عبداللہ کے چچا اس بات کے قائل نہ تھے کہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ بلکہ وہ ابعد الاجلین کے قائل تھے۔ پھر میں نے اپنی آواز بلند کی اور کہا کیا میں اس بات کی جرات کر سکتا ہوں کہ عبداللہ بن عتبہ پر جھوٹ بولوں اور آپ کوفہ میں رہتے ہیں۔ بعد ازاں میری ملاقات مالک (بن عامر ابن عوف) سے ہوئی اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود سبیعہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم لوگ اس پر سختی کرتے ہو کہ ابعد الاجلین تک

www.sirat-e-mustaqeem.com

عدت ضروری جانتے ہیں اور تم اسے رخصت نہیں دیتے حالانکہ عورتوں کی چھوٹی سورت جس میں حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل بیان ہوئی ہے بڑی سورت (بقرہ) کے بعد نازل ہوئی ہے۔ جس میں چار ماہ دس دن تک کی عدت کا ذکر ہے۔

۳۵۵۴ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ شَاءَ لَاعَنْتُهُ مَا أُنْزِلَتْ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ إِلَّا بَعْدَ آيَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّتْ وَاللَّفْظُ لِمَيْمُونٍ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جس شخص کا جی چاہے میں اس کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لیے تیار ہوں یعنی اپنے قول کے حق ہونے پہ خدا کو گواہ کر کے مخالف پر لعنت کرتا ہوں۔ یہ آیت اور حمل والیاں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ بچہ جنے اس کے بعد اتری۔ جس میں خاوند کی موت کی عدت کا بیان ہے تو حاملہ عورت جب بچہ جنے وہ نکاح کر سکتی ہے اور چار ماہ دس دن کی عدت کا حکم حاملہ عورتوں کے حق میں منسوخ ہے۔ یہ الفاظ میمون کے ہیں۔

۳۵۵۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سُورَةَ النِّسَاءِ الْقُصْرَى نَزَلَتْ بَعْدَ الْبَقَرَةِ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چھوٹی سورہ سورہ بقرہ کے بعد نازل ہوئی۔

نوٹ: یعنی سورہ طلاق بعد میں نازل ہوئی اور سورہ بقرہ پہلے اتری یہ آیت شریفہ سورہ بقرہ کی ہے۔ یعنی تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں۔ تو وہ عورتیں اپنے آپ کو چار ماہ دس دن تک انتظار میں رکھیں اور وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ یہ آیت سورہ طلاق کی ہے یعنی جن عورتوں کے پیٹ میں بچہ ہے بلکہ وہ پیٹ کا بچہ جنے سبیعہ کے قصے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ چار ماہ اور دس دن انتظار کرنا لازمی نہیں اور یہی بات آیت شریفہ أُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ سے ظاہر ہے لیکن سورہ بقرہ کی آیت کے خلاف یہ حکم ہے۔ کیونکہ اس میں تو اس طرح ارشاد فرمایا۔ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

غرضیکہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہیں اور ان ہر دو آیات میں ایک کو پہلے اور دوسری کو پیچھے رکھنے سے مراد اور مطلب یہ ہے کہ سورہ بقرہ کی آیت سورہ طلاق کی آیت سے منسوخ ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

عِدَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا

اگر کسی عورت کا خاوند اس کے ساتھ ہمبستر ہونے سے قبل ہی فوت ہو جائے تو اس کی عدت

۳۵۵۶ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يُفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ ابْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِّنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ۔

سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ سے کسی شخص نے مسئلہ پوچھا کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے نکاح کیا اور نکاح کرنے کے وقت اس سے مہر مقرر نہ کیا اور اس مرد کو اس عورت سے جماع کرنا بھی نصیب نہ ہوا اور وہ فوت ہو گیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس عورت کو اپنے خاندان والی عورتوں کی طرح مہر مثل دینا چاہیئے اور اس عورت کو عدت میں بیٹھنا چاہیئے اور مرد کے مال سے حصہ دینا چاہیئے معقل بن سنان اشجعی نے یہ سن کر کہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری قوم کی ایک عورت بروع نامی کا فیصلہ فرمایا تھا اور اس کے والد کا نام واشق تھا وہ فیصلہ بھی ایسے ہی تھا۔ جیسے تم نے کیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ سن کر خوش ہوئے۔

نوٹ:۔ اس جگہ عدت سے مراد چار ماہ دس دن کی عدت ہے کیونکہ اس آیت شریفہ میں بھی یہی حکم ہے۔ جن عورتوں کے خاوند وفات پا جائیں ان کی عدت چار ماہ دس دن ہیں۔ مرد کا وطی کرنا کچھ لازمی اور مشروط نہیں فقط نکاح میں آنا شرط ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ الْاِحْدَادِ

سوگ کرنے کا بیان

۳۵۰۰ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَأَةٍ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی عورت کو میت پر تین دنوں سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہاں مگر وہ اپنے خاوند پر کر سکتی ہے۔

۳۵۰۱ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منبر پر فرمایا کسی عورت کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے میت پر تین دنوں سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہاں مگر وہ یہ اپنے خاوند پر کر سکتی ہے۔

سُقُوْطُ الْاِحْدَادِ عَنِ الْكِتَابِيَّةِ

جس کتابیہ کا خاوند فوت ہو جائے اس پر سے سوگ کا حکم ساقط ہے

۳۵۰۲ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منبر پر ارشاد فرمایا اس عورت کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے۔ ہاں مگر وہ اپنے خاوند کے لیے چار ماہ اور دس دن تک سوگ کر سکتی ہے۔

نوٹ:- تین راتیں دن کے ہمراہ مراد ہیں۔ فقط راتیں مراد نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

مُقَامُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فِىْ بَيْتِهَا حَتّٰى تَحِلَّ

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کو عدت گزارنے تک اپنے گھر میں ہی ٹھہرنا چاہیئے

عَنِ الْفُرَيْعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ اَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِىْ طَلَبِ اَعْلَاجٍ فَقَتَلُوْهُ قَالَ شُعْبَةُ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَكَانَتْ فِىْ دَارٍ قَاصِيَةٍ فَجَاءَتْ وَمَعَهَا اَخُوْهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهٗ فَرَخَّصَ لَهَا حَتّٰى اِذَا رَجَعَتْ دَعَاهَا فَقَالَ اجْلِسِىْ فِىْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ۔

سیدہ حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ کا خاوند اپنے غلام کو تلاش کرنے کے لیے گیا اور وہ غلام عجمی تھے۔ وہ وہاں مارا گیا اسے ان غلاموں نے مار ڈالا یا کسی اور نے حضرت شعبہ اور ابن جریج بیان فرماتے ہیں کہ اس عورت کا گھر آبادی سے دور تھا۔ اور بعد ازاں وہ عورت اپنے بھائی کو لے کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اپنا حال حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا آپ نے اسے دوسرے گھر میں چلے آنے کی رخصت دی جب وہ لوٹ کر اپنے گھر جانے لگی۔ آپ نے اسے بلایا اور ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر میں بیٹھے جب تک کہ لکھا ہوا پورا ہو جائے۔

نوٹ: اس عورت نے حاضر ہو کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت چاہی تھی اور عرض کیا کہ خاوند تو فوت ہو گیا اور اس کا گھر نہیں اور نہ ہی وہ کھانے کو کچھ چھوڑ گیا ہے۔ کیا میں اپنے قبیلے میں چلی جاؤں پہلے تو حضور نے اسے رخصت بخش دی اور اس کے تھوڑی دیر بعد منع فرمایا اور اسے وہیں عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔ جہاں اس کا خاوند مقیم تھا تاکہ لکھا ہوا پورا ہو جائے۔ یعنی خداوند تعالیٰ نے تمہاری عدت جتنی لکھ دی ہے تو اتنی عدت پوری کرے اور پھر وہاں سے اپنے گھر کو چلی جا۔ یہ عورت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ تھیں اور آپ کا گھر بنی خدرہ میں تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

٣٥٦١ عَنِ الْفُرَيْعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ أَنَّ زَوْجَهَا تَكَارَى عُلُوجًا لِيَعْمَلُوا لَهُ فَقَتَلُوهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ إِنِّي لَسْتُ فِي مَسْكَنٍ لَهُ يَجْرِي عَلَيَّ مِنْهُ رِزْقٌ أَفَأَنْتَقِلُ إِلَى أَهْلِي وَيَتَامَى وَأَقُومُ عَلَيْهِمْ قَالَ افْعَلِي ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتِ فَأَعَادَتْ عَلَيْهِ قَوْلَهَا فَقَالَ اعْتَدِّي حَيْثُ بَلَغَكِ الْخَبَرُ.

سیدہ حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے خاوند نے عجمی غلاموں کو نوکر رکھا تاکہ وہ کام کریں انہوں نے اس کو جان سے مار ڈالا۔ بعد ازاں میں نے خاوند کی وفات کا تذکرہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا اور عرض کیا کہ میرے خاوند کی ملک میں نہ تو کوئی مکان ہے اور نہ ہی روزی کا کوئی ٹھکانہ ہے جو میری پناہ کے لیے میرے خاوند نے چھوڑا ہو۔ میں چاہتی ہوں کہ اپنے گھر والوں کے پاس جا کر اپنے یتیموں کی خبر گیری کروں۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا تم چلی جاؤ پھر تھوڑی دیر کے بعد ارشاد فرمایا۔ تو نے کیسے بیان فرمایا فریعہ نے نئے سرے سے وہ بات بیان کی جو آپ ایک دفعہ کہہ چکی تھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا عدت اسی جگہ پوری کیجئے جہاں سے تم نے مرت کی خبر سنی تھی۔

نوٹ:۔ ایک جماعت سے یہ بھی مروی ہے کہ اگر عورت کو کچھ عذر ہو تو وہ دن کے وقت باہر نکل سکتی اور اس جماعت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاروق اعظم حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

٣٥٦٢ عَنْ فُرَيْعَةَ أَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْلَاجٍ لَهُ فَقُتِلَ بِطَرِيقٍ مِنَ الْقَدُومِ قَالَتْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ النُّقْلَةَ إِلَى أَهْلِي وَذَكَرْتُ لَهُ حَالًا مِنْ حَالِهَا قَالَتْ فَرَخَّصَ لِي فَلَمَّا أَقْبَلْتُ نَادَانِي فَقَالَ امْكُثِي فِي أَهْلِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ.

حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ کا خاوند اپنے غلاموں کی تلاش میں گیا اور قدوم کے راستے مارا گیا (قدوم مدینہ منورہ کے راستہ میں ایک جگہ کا نام ہے) فریعہ فرماتی ہیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ میں اپنے خاوند کے گھر سے جانا چاہتی ہوں اور اپنے قبیلے کے گھر میں رہنا چاہتی ہوں اور میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنا حال عرض کر دیا آپ نے مجھے اس وقت رخصت دی جب میں روانہ ہونے لگی تو آپ نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا کہ عدت پوری ہونے تک اپنے گھر میں رہو۔ جب تک کہ لکھا ہوا پورا ہو جائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنْ تَعْتَدَّ حَيْثُ شَاءَتْ

عدت گزارنے کی رخصت کے بیان میں اس عورت کے لیے جس کا خاوند فوت ہوگیا ہو وہ جس جگہ چاہے عدت گزارے

۵۶۳۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عِدَّتَهَا فِيْ اَهْلِهَا تَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ غَيْرَ اِخْرَاجٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیت جس کا مطلب یہ تھا کہ عورت اپنے خاوند کے گھر میں عدت پوری کرے اب منسوخ ہوگئی اور اب اسے جس جگہ وہ چاہے، عدت گزارنے کا اختیار ہے۔ پہلے عورتوں کی میراث نہ تھی لیکن روٹی کپڑا اور گھر رہائش کے لیے ایک برس تک ملتا تھا۔ بعد ازاں جب میراث کا حکم نازل ہوا تو سابقہ حکم منسوخ ہوگیا اور عدت چار ماہ دس دن قرار پائی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

عِدَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت اسی دن سے ہے جس دن اس کی وفات کی خبر آئے

۳۵۶۴ عَنْ فُرَيْعَةَ بِنْتِ مَالِكٍ أُخْتِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا بِالْقَدُومِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ دَارَنَا شَاسِعَةٌ فَأَذِنَ لَهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَقَالَ امْكُثِي فِي بُيُوتِكِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ.

حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور آپ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ میرا خاوند قدوم میں فوت ہو گیا اور میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ ہمارا گھر بستی سے بہت دور ہے۔ آپ نے مجھے اجازت بخشی اور پھر ازاں پکارا اور ارشاد فرمایا اپنے خاوند کے گھر میں چار ماہ دس دن تک ٹھہریں۔ یہاں تک کہ تمہاری عدت پوری ہو جائے۔

تَرْكُ الزِّينَةِ لِلْحَادَّةِ الْمُسْلِمَةِ دُونَ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ

سوگ کے لیے زینت کا چھوڑ دینا مسلمان عورت کے لیے ہے۔ یہودیہ اور نصرانیہ عورت کے لیے نہیں

۳۵۶۵ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ

حضرت زینب بنت ابو سلمہ نے ان تینوں احادیث کو بیان فرمایا۔ حمید بن نافع سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں اس وقت جب کہ آپ کے والد حضرت ابو سفیان بن حرب

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا وَقَدْ دَعَتْ بِطِيبٍ وَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا أَفَأَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ

فوت ہو گئے تھے۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگائی اور آپ نے سب سے پہلے لونڈی کو لگائی بعد ازاں وہ خوشبو اپنے چہرے پر ملی اور یوں ارشاد فرمایا خدا کی قسم مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی مگر میں نے صرف اس لیے خوشبو لگائی کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے کسی شخص کے واسطے تین راتوں سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں۔ لیکن وہ خاوند کے لیے چار ماہ دس دن تک سوگ کرے۔ دوسری حدیث شریف اس طرح ہے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضرت زینب بنت جحش کے پاس گئی جن ایام میں ان کے بھائی فوت ہو گئے تھے۔ آپ نے خوشبو منگا کر لگائی اور فرمایا اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر ارشاد فرماتے سُنا جو عورت اللہ اور روز قیامت پر ایمان لائی اس کے لیے کسی شخص کے واسطے تین راتوں سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں لیکن خاوند کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

تیسری حدیث شریف کی تشریح میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو ارشاد فرماتے سُنا کہ ایک عورت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بچی کا خاوند انتقال کر گیا ہے۔ اور اس کی آنکھوں میں درد ہونے لگا ہے۔ اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں اس کی آنکھوں میں سرمہ لگایا کروں۔ آپ نے فرمایا۔ سرمہ مت لگاؤ۔ پھر فرمایا فقط چار ماہ اور دس دن ہیں جاہلیت کے دور میں ہر ایک عورت سال ختم ہونے پر مینگنی پھینکتی۔ حضرت حمید بن نافع فرماتے ہیں۔ میں نے جناب زینب سے دریافت کیا۔ مینگنی پھینکنے کا مطلب کیا ہے۔ حضرت زینب نے بیان فرمایا جاہلیت کے دور

الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا وَتُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ مَالِكٌ تَفْتَضُّ تَمْسَحُ بِهِ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدٍ قَالَ مَالِكٌ الْحِفْشُ الْخُصُّ۔

ہیں جس عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تھا وہ عورت ایک چھوٹی سی کوٹھڑی اور نہایت تاریک و تنگ جگہ میں جا گھستی اور بُرے سے بُرے کپڑے پہنتی۔ ایک سال گزرنے تک کوئی خوشبو وغیرہ نہ لگاتی۔ ایک سال کے عرصہ کے بعد ایک جانور لایا جاتا۔ گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ بعد ازاں وہ اپنی جلد اور بدن کو اس سے رگڑتی جس جانور کو ملتی وہ جانور مر جاتا اور بعد ازاں وہ اس قید سے نکلتی اس وقت اسے اونٹ کی ایک مینگنی دیتے۔ وہ اس کو پھینک دینے کے بعد جس طرف جی چاہتا میلان کرتی یعنی چاہے خوشبو لگائے یا کوئی اور کام کرے اس کو اس بات کا اختیار ہوتا تھا حضرت مالک نے فرمایا کہ حدیث ہذا میں تفتض لفظ کے معنی ہیں۔ کہ وہ اپنے بدن کو اس پر ملے اور محمد کی روایت میں ہے کہ مالک نے کہا حفش خص کو کہتے ہیں یعنی نرکل کا جھونپڑا۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا میں باب کی مناسبت یہ ہے کہ تؤمن باللہ ورسولہ بھی آیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہودیہ اور نصرانیہ پر اس قسم کا سوگ کرنا واجب نہیں۔

مَا تَجْتَنِبُ الْحَادَّةُ مِنَ الثِّيَابِ الْمُصَبَّغَةِ

سوگ کرنے والی عورت کو رنگین کپڑے سے پرہیز کرنے کا بیان

۳۵۶۶ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا وَلَا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمْتَشِطُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا عِنْدَ طُهْرِهَا حِينَ تَطْهُرُ نُبَذًا مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی عورت کسی شخص کے لیے تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے ہاں مگر وہ خاوند کے لیے ایسا کرے۔ کیونکہ اس کے لیے سوگ کرنا چار ماہ دس دن ہے اور سوگ والی عورت رنگین کپڑا نہ پہنے (عصب) جس کا سوت رنگ کے بعد بنا گیا ہو جیسے سوسی یا چھینٹ یا دیگر ریشمی کپڑا وغیرہ اور سرمہ لگائے اور کنگھی نہ کرے۔ خوشبو نہ لگائے۔ لیکن جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو تب تھوڑا سا قسط اور اظفار لگا لیا کرے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ: کنگھی کرنے سے بناؤ سنگار کرنا اور بالوں میں خوشبو لگانا مراد ہے اور قسط عرب میں ایک چیز خوشبو ہوتی ہے اور اظفار بھی ناخون کی طرح ایک چیز ہوتی ہے۔

۲۰۶۷ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ کسم کے رنگ کا کپڑا اور سرخ پھولوں سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے، خضاب نہ سرمہ استعمال نہ کرے۔

نوٹ: بالوں کو مہندی سے سرخ کرنا یا مہندی ہاتھوں کو لگانا ان باتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

بَابُ الْخِضَابِ لِلْحَادَّةِ

سوگ والی عورت کے خضاب لگانے کے متعلق

۲۰۶۸ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا۔

سیدنا حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر کوئی عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے تو اس کے لیے کسی میت پر تین سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔ ہاں مگر اپنے خاوند پر کر سکتی ہے اور سوگ والی عورت کو سرمہ لگانا خضاب کرنا اور رنگا ہوا کپڑا پہننا درست نہیں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْحَادَّةِ اَنْ تَمْتَشِطَ بِالسِّدْرِ

سوگ والی عورت کے لیے بیری کے پتوں سے سر دھونے کی رخصت کے بیان میں باب

۲۰۶۹ عَنْ اُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ اُسَيْدٍ عَنْ اُمِّهَا اَنَّ زَوْجَهَا تُوُفِّيَ وَكَانَتْ تَشْتَكِيْ عَيْنَيْهَا فَتَكْتَحِلُ الْجِلَاءَ فَاَرْسَلَتْ مَوْلَاةً لَهَا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلَتْهَا عَنْ كُحْلِ الْجِلَاءِ فَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلُ اِلَّا مِنْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ

حضرت ام حکیم بنت اسید اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ کا خاوند فوت ہو گیا اور ان ایام میں آپ کی آنکھیں دکھتی تھیں تو آپ نے اثمد نامی سرمہ استعمال فرمایا آخر اس نے اپنی آزاد کردہ لونڈی کو ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ارسال کیا تاکہ آپ سے رخصتی اور لبصارت کے سرمے کے متعلق دریافت کرے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَى عَيْنِي صَبِرًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ إِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ قَالَ إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِينَ بِهِ رَأْسَكِ۔

کوئی سرمہ نہ لگائے ہاں اگر سخت ضرورت پیش آئے تو کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ان ایام میں تشریف لائے جن میں حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا اور میں نے اپنی آنکھوں پر ایلوا لگایا ہوا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ اے ام سلمہ یہ کیا چیز ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ایلوا ہے اور اس میں خوشبو نہیں آپ نے ارشاد فرمایا اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا اس سے منہ میں چمک پیدا ہوتی ہے اور اسے پھر نہ لگانا اگر پھر لگانا مقصود ہو تو رات کو لگاؤ اور سر کو خوشبو دار چیز سے نہ دھویا کرو اور نہ ہی مہندی سے کیونکہ مہندی خضاب والی چیز ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو پھر میں سر کس چیز سے دھویا کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اپنے سر کو بیری کے پتے لگایا کرو۔ یعنی بیری کے پتوں سے دھویا کرو۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ

سوگ کرنے والی عورت کو سرمہ لگانے کی ممانعت کا بیان

۲۰۷۵ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي رَمِدَتْ أَفَأَكْحُلُهَا وَكَانَتْ مُتَوَفًّى عَنْهَا زَوْجُهَا فَقَالَ أَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ قَالَتْ إِنِّي أَخَافُ عَلَى بَصَرِهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُحِدُّ عَلَى زَوْجِهَا سَنَةً ثُمَّ تَرْمِي عَلَى رَأْسِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ قریش کی ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی کی آنکھوں میں تکلیف ہے اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں سرمہ لگا دوں اور اس عورت کی بیٹی خاوند کی وفات ہو جانے کے بعد عدت گزار رہی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ چار ماہ دس دن کی عدت پوری ہونے پر لگانا۔ پھر اس عورت نے عرض کیا کہ مجھے اس کی بینائی کے جانے کا خطرہ ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ چار ماہ دس دن گزرنے کے بغیر ایسا جائز نہیں

www.sirat-e-mustaqeem.com

التنة بالبعرة-

۳۵۰۱ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ عَنِ ابْنَتِهَا مَاتَ زَوْجُهَا وَهِيَ تَشْتَكِي قَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تُحِدُّ السَّنَةَ ثُمَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا-

۳۵۰۲ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ خِفْتُ عَلَى عَيْنِهَا وَهِيَ تُرِيدُ الْكُحْلَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ مَا رَأْسُ الْحَوْلِ قَالَتْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا هَلَكَ زَوْجُهَا عَمَدَتْ إِلَى شَرِّ بَيْتٍ لَهَا فَجَلَسَتْ فِيهِ حَتَّى إِذَا مَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ خَرَجَتْ فَرَمَتْ وَرَاءَهَا بِبَعْرَةٍ-

آپ نے ارشاد فرمایا۔ جاہلیت میں ہر ایک عورت اپنے خاوند کا ایک سال تک سوگ کرتی اور پھر برس اور کچھ دن پورے ہوتے ہی وہ مینگنی پھینکتی تھی۔

سیدنا حضرت حمید بن نافع نے اس حدیث شریف کو زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا اور حضرت زینبؓ نے اپنی والدہ سے ان کی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس نے اپنی بیٹی کے لیے دریافت کیا جس کا خاوند فوت ہو گیا تھا اور اس کی آنکھیں خراب تھیں آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک عورت سوگ کیا کرتی تھی ایک سال سے کم و بیش پھر سال پورا ہوتے ہی وہ مینگنی پھینکتی اور یہ تو چار ماہ دس دن ہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریش میں سے ایک عورت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ اس کی آنکھوں پر کوئی صدمہ نہ آجائے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس کی خواہش تھی کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس کی آنکھوں میں سرمہ لگانے کی اجازت دے دیں آپ نے ارشاد فرمایا تم میں سے پہلے ہر ایک عورت سال ختم ہونے پر مینگنی پھینکتی اور یہ تو چار ماہ دس دن ہیں سیدنا حضرت حمید بن نافع نے حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ راس الحول کا قصہ کیا ہے۔ زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ جاہلیت میں جب کسی عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تو وہ عورت اپنے گھروں میں سے سب سے بُرے گھر میں جا کر قیام پذیر ہوتی۔ جب سال ختم ہو جاتا تب وہ اپنی پیٹھ کے پیچھے مینگنی پھینک کر باہر نکلتی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۵۷۳ عَنْ زَيْنَبَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ وَأُمَّ حَبِيبَةَ تَكْتَحِلُ فِي عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَتْ أَتَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا أَقَامَتْ سَنَةً ثُمَّ قَذَفَتْ خَلْفَهَا بِبَعْرَةٍ ثُمَّ خَرَجَتْ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا حَتَّى يَنْقَضِيَ...

حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضرت ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے خاوند کے مرنے کے بعد اس کی عورت کی عدت کے متعلق دریافت کیا کہ کیا اسے سرمہ لگانا درست ہے یا کہ نہیں۔ آپ نے اوپر گزری ہوئی حدیث شریف کو بیان کیا۔

اَلْقُسْطُ وَالْاَظْفَارُ لِلْحَادَّةِ

سوگ والی عورت کے لیے قسط اور اظفار کا بیان

۳۵۷۴ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فِي الْقُسْطِ أَوِ الْأَظْفَارِ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو رخصت دی جس کا خاوند عدت کے پاک ہونے کے وقت فوت ہو گیا ہو کہ وہ قسط اور اظفار کو استعمال کرے۔

نوٹ:۔ یعنی جب عورت سوگ میں ہو تو اپنے خاوند کے ان دنوں میں عورت کے لیے کسی خوشبو کا لگانا درست نہیں ہاں مگر خون کی بدبو دور کرنے یا حیض سے پاک ہونے کے لیے اپنے بدن پر قسط یا اظفار لگائے تو درست اور جائز ہے۔

بَابُ نَسْخِ مَتَاعِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا بِمَا فُرِضَ لَهَا مِنَ الْمِيرَاثِ

اس بات کے بیان میں باب کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تھا۔ اسے پورے ایک سال کا خرچ دلایا جاتا اور پھر یہ حکم میراث مقرر ہونے کی وجہ سے منسوخ ہو گیا

۳۵۷۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ نَسَخَ ذَلِكَ بِآيَةِ الْمِيرَاثِ مِمَّا فُرِضَ لَهَا مِنَ الرُّبُعِ وَالثُّمُنِ وَنَسَخَ أَجَلَ الْحَوْلِ أَنْ جُعِلَ أَجَلُهَا أَرْبَعَةَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیۃ کریمہ والذین یتوفون منکم الخ اور جو لوگ تم میں مر جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں وصیت کر دیں اپنی عورتوں کے واسطے ایک برس کا خرچ دینا اور نہ نکالنا پھر وہ اگر نکل جائیں تو گناہ نہیں۔ میراث والی آیت سے منسوخ ہو گئی جس میں اللہ تعالیٰ نے عورت کا چوتھائی یا آٹھواں حصہ بیان فرمایا اور عدت میں ایک سال تک رہنے کا حکم

أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

چار ماہ دس دن والے حکم سے منسوخ ہو گیا۔

۳۵۷۶ عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَالَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

سیدنا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آیت کریمہ: وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لا کو وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ الخ کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ یعنی تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور وہ عورتیں چھوڑ جائیں وہ اپنے آپ کو چار ماہ دس دن تک انتظار کرائیں۔

نوٹ:- یعنی ایک سال کی عدت کا حکم منسوخ ہوا اور اس کی جگہ چار ماہ دس دن عدت مقرر ہوئی۔

اَلرُّخْصَةُ فِي خُرُوجِ الْمَبْتُوتَةِ مِنْ بَيْتِهَا فِي عِدَّتِهَا لِسُكْنَاهَا

تین طلاقوں والی عورت کو عدت کے دنوں میں اپنے گھر سے دوسری جگہ جانے کی اجازت دی گئی

۳۵۷۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَاصِمٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ أَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَخَرَجَ إِلَى بَعْضِ الْمَغَازِي وَأَمَرَ وَكِيلَهُ أَنْ يُعْطِيَهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَتَقَالَّتْهَا فَانْطَلَقَتْ إِلَى بَعْضِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَهَا فُلَانٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِبَعْضِ النَّفَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَزَعَمَ أَنَّهُ شَيْءٌ تَطَوَّلَ بِهِ قَالَ صَدَقَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَقِلِي إِلَى أُمِّ كُلْثُومٍ فَاعْتَدِّي عِنْدَهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ

سیدنا حضرت عبد الرحمٰن بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان فرمایا اور وہ بنی مخزوم کے ایک شخص کے پاس تھیں اس شخص نے فاطمہ کو تین طلاقیں دیں اور خود کسی جہاد میں چلا گیا اور اپنے وکیل سے کہہ گیا کہ تم اسے نفقہ دے دینا۔ اس وکیل نے اسے کچھ دیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسے تھوڑا اور کم خیال کرتے ہوئے واپس کر دیا اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کسی بیوی کے پاس گئی۔ اسی دوران حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر میں موجود تھیں اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فاطمہ بنت قیس ہوں مجھے فلاں شخص نے طلاق دی اور کسی شخص کے ہاتھوں میرے پاس نفقہ بھیجا۔ میں نے اس نفقہ کو تھوڑا خیال کرتے ہوئے واپس کر دیا۔ وہ آدمی کہتا ہے۔ اس کا دینا بھی

www.sirat-e-mustaqeem.com

أُمِّ كُلْثُوْمٍ امْرَأَةٌ تَكْثُرُ عُوَّادُهَا فَانْتَقِلِيْ إِلَى عَبْدِ اللهِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَإِنَّهُ أَعْمَى فَانْتَقَلْتُ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَاعْتَدَدْتُ عِنْدَهُ حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا أَبُو الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةُ ابْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَأْمِرُهُ فِيْهِمَا فَقَالَ أَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَرَجُلٌ أَخَافُ عَلَيْكِ قَسْقَاسَتَهُ لِلْعَصَا وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ أَمْلَقُ مِنَ الْمَالِ فَتَزَوَّجَتْ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

ہمارا احسان ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ آدمی سچ کہتا ہے۔ اب تم جا کر اپنی عدت ام کلثوم کے پاس جا کر پوری کرو۔ یہ کہہ کر پھر ارشاد فرمایا۔ حضرت ام کلثوم کے گھر میں لوگوں کی آمدورفت بہت زیادہ ہے۔ لہٰذا آپ عبداللہ بن ام مکتوم کے پاس چلی جائیں۔ کیونکہ وہ شخص اندھا ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضرت عبداللہ کے پاس چلی گئی اور میں نے اپنی عدت وہیں پوری کی۔ جب میری مدت کے دن پورے ہو چکے تو اس وقت ابوجہم اور معاویہ بن ابوسفیان نے پیغام بھیجا۔ میں پھر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے آپ سے ان دونوں کے متعلق مشورہ کیا۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے ابوجہم کی لٹھ کا خدشہ ہے اور حضرت معاویہ غریب و مفلس آدمی ہیں۔ حضرت فاطمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے یہ بات سننے کے بعد اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا۔

۳۱۵۵ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِيْ عَمْرِو بْنِ حَفْصِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْهُ فِيْ خُرُوْجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ الْأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَ فَاطِمَةَ فِيْ خُرُوْجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا قَالَ عُرْوَةُ أَنْكَرَتْ عَائِشَةُ ذٰلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں پھر انہوں نے فاطمہ کو طلاق دے دی۔ آخری طلاق جو تین طلاقوں سے باقی رہ گئی تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے آپ گھر سے نکلنے کی اجازت بخشیں۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گھر سے ابن ام مکتوم نابینا کے گھر کی طرف نکلنے کا حکم فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ مروان بن حکم نے اس مسئلہ کا انکار کیا۔ اور حضرت فاطمہ کو اس بیان میں سچا نہ سمجھا۔ اور عروہ فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بات کا انکار کیا ہے۔

نوٹ: یعنی مروان بن حکم اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک تین طلاقوں والی عورت کا گھر سے نکل کر

www.sirat-e-mustaqeem.com

جانا درست نہیں یہی وجہ ہے کہ آپ نے فاطمہؓ کے قصے کو غلط کیا ہے اور حضرت فاطمہؓ کی بات کو جھوٹ جانا ہے۔

۲۵۷۹ عَنْ فَاطِمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ ثَلَاثًا وَ أَخَافُ أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ فَأَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا خاوند مجھے تین طلاقیں دے چکا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ میرے پاس کوئی چور وغیرہ نہ آئے اور آپ نے اسے وہاں سے چلے جانے کا حکم فرمایا۔

۲۵۸۰ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

حضرت شعبیؓ سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت قیس میرے

پاس آئیں اور میں نے ان سے وہ فیصلہ دریافت کیا جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے مقدمہ کے بارے میں کیا تھا بعد ازاں اس قصے کو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میرے خاوند نے مجھے طلاق البتہ دے دی میں نے اپنے خاوند کے وکیل سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا کیا۔ اور میں نے مکان و نفقہ کے لیے بات چیت کی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں مجھے مکان اور نفقہ نہ دلایا گیا۔ اور مجھے ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم فرمایا گیا۔

۲۵۸۱ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ فَأَرَدْتُ النُّقْلَةَ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْتَقِلِيْ إِلٰى بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاعْتَدِّيْ فِيْهِ فَحَصَبَهُ الْأَسْوَدُ وَقَالَ وَيْلَكَ لِمَ تُفْتِيْ بِمِثْلِ هٰذَا قَالَ عُمَرُ إِنْ جِئْتِ بِشَاهِدَيْنِ يَشْهَدَانِ أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ إِلَّا لَمْ نَتْرُكْ كِتَابَ اللّٰهِ بِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ

سیدنا حضرت شعبیؒ سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت قیس نے کہا کہ مجھے میرے خاوند نے طلاق دی اور میں نے اس کے گھر سے چلے جانے کا ارادہ کیا اور میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی آپ نے عمرو بن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔ یہ سن کر اسود نے فاطمہؓ کو کنکروں سے مارا۔ اور کہا تیرے لیے خرابی ہو تو ایسا مسئلہ کیوں بیان کرتی ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو دو گواہ لائے گی جو دونوں اس بات کی گواہی دیں کہ ہم نے یہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو میں تیری بات کو قبول کروں گا ورنہ ایک عورت کے قول کے مقابلے میں ہم کلام اللہ کو نہ چھوڑیں گے اور اللہ کی کتاب

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ

میں موجود حکم یہ ہے ان عورتوں کو اپنے گھروں سے نہ نکالو اور وہ عورتیں بھی نہ نکلیں ہاں مگر جو عورتیں صریح برائی اور بے حیائی کریں۔

نوٹ: یعنی مرد عورت پر زبردستی کر کے اس کو گھر سے نہ نکالے نہ خود نکلے ہاں اگر وہ عورت کوئی برائی اور بے حیائی کا کام کرے تو اس وقت اسے گھر سے نکال دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو دلیل پکڑ کر اس عورت سے فرمایا اگر تم اپنے دعویٰ پہ دلیل لاؤ گی تو ہم تسلیم کریں گے۔ دگرنہ آیت کے مطابق جو کچھ ہمیں معلوم ہوتا ہے وہی کریں گے۔ اور محدثین کرام کے نزدیک حضرت فاطمہ بنت قیس کی حدیث صحیح ہے۔ اس میں کچھ کلام نہیں۔ الغرض مطلقہ مبتوتہ جس کو تین قطعی طلاقیں دی گئی ہوں اس کے لیے نہ تو نفقہ ہے اور نہ سکنیٰ اور مطلقہ رجعیہ کے لیے نفقہ اور سکنیٰ دونوں ہیں۔

بَابُ خُرُوجِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا بِالنَّهَارِ

دن کے وقت اس عورت کا باہر نکلنا جس کا خاوند فوت ہو گیا

۲۵۸۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتُهُ فَأَرَادَتْ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى نَخْلٍ لَهَا فَلَقِيَتْ رَجُلًا فَنَهَاهَا فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اخْرُجِي فَجُدِّي نَخْلَكِ لَعَلَّكِ أَنْ تَصَدَّقِي وَتَفْعَلِي مَعْرُوفًا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کی خالہ کو طلاق دی گئی اور آپ کی خالہ نے کھجوروں کے باغ کو جانا چاہا۔ راستے میں آپ کو کوئی شخص ملا اور اس نے اس باغ میں جانے سے منع کیا لہذا ان حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خالہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا کہ تم جا کر اپنے کھجوروں کا میوہ توڑو۔ تو البتہ صدقہ اور خیرات کرے گی اور اس سے لوگوں پر احسان کرتے ہوئے انہیں دے گی۔

بَابُ نَفَقَةِ الْبَائِنَةِ

بائنہ کے نفقے کے بیان میں

۲۵۸۳ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَوَضَعَ لِي عَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهُ خَمْسَةٌ شَعِيرٌ وَخَمْسَةٌ

سیدنا حضرت ابوبکر بن حفص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں اور ابو سلمہ حضرت فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ مجھے میرے خاوند نے طلاق دی اور مجھے رہنے کا گھر اور کھانے کے لیے نفقہ وغیرہ نہ دیا۔ اور انہوں نے اپنے دس قفیز اپنے چچا زاد بھائی کے پاس سپرد کر دیے ان میں سے پانچ

www.sirat-e-mustaqeem.com

تَمْرٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَ وَ أَمَرَنِي أَنْ أَعْتَدَّ فِي بَيْتِ فُلَانٍ وَكَانَ زَوْجُهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَائِنًا۔

۳۵۸۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ طَلَّقَ ابْنَةَ سَعِيدِ ابْنِ زَيْدٍ وَ أُمُّهَا حَمْنَةُ بِنْتُ قَيْسٍ الْبَتَّةَ فَأَمَرَتْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ بِالْاِنْتِقَالِ مِنْ بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَسَمِعَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى مَسْكَنِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُخْبِرُهُ أَنَّ خَالَتَهَا فَاطِمَةَ أَفْتَتْهَا بِذٰلِكَ وَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتَاهَا بِالْاِنْتِقَالِ حِينَ طَلَّقَهَا أَبُو عَمْرِو ابْنُ حَفْصٍ الْمَخْزُومِيُّ فَأَرْسَلَ مَرْوَانُ قَبِيصَةَ ابْنَ ذُؤَيْبٍ إِلَى فَاطِمَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرٍو وَلَمَّا أَمَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِتَطْلِيقَةٍ وَهِيَ بَقِيَّةُ طَلَاقِهَا فَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثُ ابْنُ هِشَامٍ وَعَيَّاشُ ابْنُ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَتِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى الْحَارِثِ وَعَيَّاشٍ

قفیز جو اور پانچ قفیز کھجور کے تھے۔ بعد ازاں میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا وہ جو کچھ کہتا ہے سچ کہتا ہے۔ اور مجھے حکم فرمایا کہ میں فلاں فلاں شخص کے گھر میں عدت گزاروں اور اس کے خاوند نے اسے طلاق بائن دے رکھی تھی

سیدنا حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے سعید بن زید کی لڑکی کو طلاق دی۔ اور اس لڑکی کی والدہ کا نام حمنہ بنت قیس تھا اور اس نے انہیں ایسی طلاق دی (جس سے رشتہ اور علاقہ بالکل منقطع ہو جاتا ہے اور مرد کو اس کے ساتھ دوسری شادی کے بغیر نکاح ناجائز ہوا) اس عورت کی خالہ فاطمہ بنت قیس نے انہوں کو کہلا بھیجا کہ آپ عبداللہ بن عمرو بن عثمان کے گھر میں نہ ٹھہریں۔ بس وہاں سے آجائیں۔ بعد ازاں یہ بات مروان نے سنی اور انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عثمان کی بیوی کو کہلا بھیجا کہ وہ عدت مکمل ہونے تک اپنے گھر میں قیام پذیر ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو کی بیوی نے مروان کو کسی شخص کے ذریعہ اطلاع دی کہ مجھے میری خالہ حضرت فاطمہ نے اپنے گھر سے چلی جانے کا حکم دیا تھا اور مجھ سے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو گھر سے چلی جانے کا حکم اس وقت دیا تھا جب کہ انہیں ان کے خاوند ابو عمرو بن حفص نے طلاق دی تھی۔ جب مروان نے یہ قصہ سنا تو اس وقت قبیصہ بن ذویب کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا۔ بعد ازاں فاطمہ سے یہ قصہ قبیصہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا اس نے بتایا کہ میرا خاوند ابو عمرو حضرت علی رضی اللہ عنہا کے ساتھ یمن چلا گیا تھا۔ اور ان ایام میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کا خلیفہ مقرر فرمایا۔ وہاں جا کر میرے خاوند نے طلاق کہلا بھیجا

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَسَأَلْهُمَا النَّفَقَةَ الَّتِيْ اَمَرَهَا زَوْجُهَا فَقَالاَ وَاللّٰهِ مَالَهَا عَلَيْنَا نَفَقَةٌ اِلاَّ اَنْ تَكُوْنَ حَامِلاً وَمَا لَهَا اَنْ تَسْكُنَ فِيْ مَسْكَنِنَا اِلاَّ بِاِذْنِنَا فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَصَدَّقَهُمَا قَالَتْ فَقُلْتُ اَيْنَ اَنْتَقِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ انْتَقِلِيْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ الْاَعْمٰى الَّذِيْ عَاتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ فَانْتَقَلْتُ عِنْدَهٗ فَكُنْتُ اَضَعُ ثِيَابِيْ عِنْدَهٗ حَتّٰى اَنْكَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَعَمَتْ اُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ۔

وہ طلاق جو باقی رہ گئی تھی! اور حارث بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ کو کہلا دیا گیا تھا کہ وہ مجھے نفقہ دے دیں۔ میں نے ان سے اپنا خرچ مانگنے کے لیے ان کے پاس آدمی بھیجا۔ جو میرے لیے خاوند نے دینے کے لیے کہا تھا۔ ان دونوں نے کہا خدا کی قسم ہمارے پاس اس کے لیے نفقہ نہیں۔ مگر ہاں اگر وہ حاملہ ہوتی تو اس کے لیے نفقہ تھا اور اب وہ ہمارے گھر میں نہ رہے جب تک ہم نہ کہیں۔ فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور آپ کی خدمت اقدس میں یہ قصہ عرض کیا۔ آپ نے ان دونوں کو سچا ٹھہرایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کس جگہ چلی جاؤں؟ آپ نے فرمایا۔ ابن ام مکتوم کے پاس چلی جاؤ اور ابن ام مکتوم نابینا، آدمی ہے جس کے لیے اللہ جل شانہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تنبیہ نازل فرمائی اپنی کتاب میں بعد ازاں اس کے پاس چلی گئی۔ میں ان کے پاس قیام پذیر رہتی اور اپنے کپڑے اتار دیتی۔ یعنی گرمی کے سبب کی وجہ سے میں بے تکلف کپڑے اتار کر بیٹھ جاتی۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ میرا نکاح کرا دیا۔

۳۵۵۵ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِيْ اِذَا اَتَاكِ قُرْؤُكِ فَلاَ تُصَلِّيْ فَاِذَا مَرَّ قُرْؤُكِ فَتَطَهَّرِيْ قَالَ ثُمَّ صَلِّيْ مَا بَيْنَ الْقَرْءِ اِلَى الْقَرْءِ۔

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کی خدمت میں خون جاری ہونے کا شکوہ کیا۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا کہ یہ خون کسی رگ سے آتا ہے۔ یعنی رحم سے نہیں آتا جب تجھے حیض آئے تو اس پر نظر رکھ اور اس وقت نماز نہ پڑھا کرو اور جب حیض کے دن گزر جائیں تو اس وقت پاک ہو جاؤ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا دونوں حیضوں کے درمیان نماز پڑھا کیجئے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ :۔ جب حیض کی مدت کے ایام آئیں تو ان ایام میں نماز چھوڑ دینی چاہیے اور باقی دنوں میں نماز پڑھنی چاہیے اور حدیث ہذا میں قرء کے معنی حیض کے بیان فرمائے ہیں۔

بَابُ نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ

تین طلاق کے بعد رجوع کے منسوخ ہونے کا بیان

۲۵۸۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا وَقَالَ وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ الْآيَةَ وَقَالَ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ فَأَوَّلُ مَا نُسِخَ مِنَ الْقُرْآنِ الْقِبْلَةُ وَقَالَ الْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا وَذَلِكَ بِأَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا وَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَنَسَخَ ذَلِكَ وَقَالَ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (روایت) اس آیت شریفہ کی تفسیر میں مروی ہے۔ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا۔ یعنی ہم اگر کوئی آیت شریفہ منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر لاتے ہیں۔ یا اس کے برابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے بعد دوسری آیت شریفہ کو بیان فرمایا وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۔ یعنی جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں تو نازل فرمانے والا اللہ جل شانہ بہتر جانتا ہے۔ تو کہتے ہیں تو اپنی طرف سے بنا لاتا ہے۔ اس طرح نہیں لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ (غالباً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غرض یہ ہے کہ منسوخ ہونے کا بھید اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے احکام تبدیل کرنے اور ان میں تغیر کرنے کا اختیار ہے) جیسے دوسری آیت میں ارشاد فرمایا۔ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جسے چاہے باقی رکھتا ہے اور اس کے پاس اصل کتاب ہے۔

اس کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں سب سے پہلے قرآن میں جو منسوخ ہوا وہ قبلہ تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا۔

اور طلاق والی عورتیں اپنے تیئں تین حیضوں تک انتظار کرائیں۔ اور ان کو جائز نہیں کہ وہ پیٹ میں وہ کچھ چھپائیں جو کچھ اللہ جل شانہ نے ان کے پیٹوں میں رکھا ہے اگر وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہیں۔ اور ان کے خاوندوں کو پہنچتا ہے۔ پھیر لینا ان کا اتنی دیر میں اگر وہ صلح کرنی چاہیں آیت ہذا کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ یہ معاملہ اسی طرح

www.sirat-e-mustaqeem.com

تھا جب کوئی آدمی اپنی عورت کو طلاق دیتا تو وہ اور اس عورت کو نکاح میں لانے کا زیادہ مستحق تھا۔ خواہ وہ تین طلاقیں بھی دیتا۔ لہٰذا اللہ جل جلالہ نے اس حکم کو منسوخ فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا
یعنی طلاق دو بار تک ہے۔ پھر اس کے بعد دستور کے مطابق رکھنا ہے یا نیکی سے رخصت کر دینا ہے۔
نوٹ:۔ تین طلاقوں کے بعد رجوع کرنا جائز نہیں۔ اور دو طلاقوں تک رجوع کر سکتا ہے۔ یہاں اس حدیث شریف کو اس مفہوم کے تحت لائے ہیں۔ یعنی تین طلاقوں کے بعد رجوع پہلے تھا۔ اور اب اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فرمانے سے یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

بَابُ الرَّجْعَةِ

باب عورت کی طرف رجوع کرنے کے بیان میں

٢٥٨٧ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهُرَتْ يَعْنِيْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَاحْتَسَبْتَ مِنْهَا فَقَالَ مَا يَمْنَعُهَا أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو ایام حیض میں طلاق دی اور اس امر کا تذکرہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا کہ رجوع کرے جب وہ پاک ہو جائے گی تو اسے اختیار ہے خواہ وہ اسے رکھے یا طلاق دے دے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد نے آپؓ سے دریافت کیا۔ کیا اس پہلی طلاق کا بھی حساب کیا جائے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا حساب کرنے سے کون سی چیز مانع ہے تم سمجھو اگر کوئی شخص عاجز آ جائے یا طلاق دی گئی میں حماقت کرے تو وہ حساب میں آئے گی (یعنی اگرچہ وہ شخص رجوع کرنے سے عاجز آ گیا۔ اور اس عورت کو اپنی نادانی اور حماقت سے طلاق دے بیٹھا تو طلاق رائیگاں نہ جائے گی بلکہ حساب میں آئے گی۔)

٢٥٨٨ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً أُخْرٰى فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کے ایام میں طلاق دی۔ اور اس بات کا تذکرہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمرؓ نے کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان سے کہیے کہ دوسرا حیض آنے تک رجوع کر لیں۔ جب وہ پاک ہو جائے تو اس کا حق

www.sirat-e-mustaqeem.com

طَلَّقَهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا فَإِنَّهُ الطَّلَاقُ الَّذِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ۔

چاہے تو طلاق دے ورنہ حسب سابق رکھ لے۔ کیونکہ یہ طلاق اللہ کے حکم کے مطابق ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ یعنی انہیں عدت پر طلاق دو۔

۳۴۸۹۔ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَأَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَيَقُولُ أَمَّا إِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا وَأَمَّا إِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ اللّٰهَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے آدمی کا مسئلہ دریافت کیا جاتا ہے جس نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس شخص کے ایک یا دو طلاقیں دینے کی صورت میں حضور اقدس نے یوں ارشاد فرمایا۔ وہ شخص اپنی بیوی کی طرف رجوع کرے۔ یعنی وہ اسے اپنے آپ سے جدا اور الگ نہ کرے۔ بلکہ اسے دوسرا حیض آنے تک روکے۔ پھر جب وہ پاک ہو جائے تو اسے جماع سے پہلے طلاق دے اور اگر اس شخص نے تین طلاقیں دے دیں تو تم نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے اس طریقے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے جس کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے اور تمہاری بیوی تم سے جدا ہو گئی۔

نوٹ:۔ یعنی اس نے عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دینے سے منع کیا تھا اس نے اس کے مطابق کام نہ کیا لیکن عورت تین طلاقیں دینے سے مرد سے جدا ہو گئی۔

۳۴۹۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاجَعَهَا

ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے رجوع کرنے کا حکم دیا

www.sirat-e-mustaqeem.com

٢٥٩١ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضَةٌ فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يَزِيدُ عَلَى هٰذَا۔

حضرت ابن طاؤس اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سن کر سنا۔ اس وقت جب اس آدمی کا مسئلہ دریافت کیا گیا۔ جس نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھنے والے کو فرمایا۔ کیا آپ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو پہچانتے ہیں کہ نہیں اس نے کہا ہاں پہچانتا ہوں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس پوچھنے والے کو اس طرح بتایا کہ میں نے دوران حیض اپنی بیوی کو طلاق دی تھی اس بات کی خبر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ آپ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہیئے کہ آپ پاک ہونے تک۔ اس عورت سے رجوع کریں راوی کا بیان ہے کہ اس نے مجھ سے اس سے زیادہ بیان نہیں کیا۔

نوٹ: جیسے پہلی روایات میں اور باتیں زیادہ ہیں وہ اس روایت میں نہیں۔

٢٥٩٢ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی۔ اور بعد ازاں رجوع فرمایا۔

كِتَابُ الْخَيْلِ

گھوڑوں کے بیان میں کتاب

٢٥٩٣ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ نُفَيْلٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَذَالَ النَّاسُ الْخَيْلَ وَوَضَعُوا السِّلَاحَ وَقَالُوا لَا جِهَادَ قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ وَقَالَ كَذَبُوا الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ وَلَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ وَيُزِيغُ اللّٰهُ لَهُمْ

حضرت سلمہ بن نفیل کندی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس وقت ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں نے گھوڑوں کو ذلیل کر دیا ہے اور ہتھیار رکھ دیے اور کہتے ہیں کہ اب جہاد نہیں رہا اور لڑائی ختم ہو گئی ہے آپ نے یہ سن کر اس کی طرف رخ انور پھیرا اور ارشاد فرمایا یہ جھوٹ بولتے ہیں ابھی ابھی جہاد کا حکم آیا ہے اور میری امت

www.sirat-e-mustaqeem.com

قُلُوْبَ اَقْوَامٍ وَيَرْزُقُهُمْ مِنْهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ وَحَتّٰى يَأْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ وَالْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنِّيْ مَقْبُوْضٌ غَيْرَ مُلَبَّثٍ وَاَنْتُمْ تَتَّبِعُوْنِيْ اَفْنَادًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَعُقْرُ دَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ الشَّامُ۔

کے لوگ دین کی خاطر ہمیشہ لڑتے رہیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو ان کے لیے پھیر دے گا اور اللہ تعالیٰ ان کو ان سے قیامت تک رزق دے گا اور اللہ نے خیر کو گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک معلق فرما دیا ہے اور مجھے یہ بات وحی کے ذریعہ بتائی گئی ہے۔ اور میرا وصال شریف جلد ہوگا اور تم لوگ متفرق جماعتیں ہو جاؤ گے اور آپس میں کٹ مرو گے اور ایمان والوں کا گھر شام میں مقرر ہوگا۔

نوٹ: گھوڑوں کی پیشانی میں اجر و ثواب جو جہاد کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ دوسری وہ غنیمت جو جہاد کرنے سے ملتی ہے۔

۳۵۹۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ هِيَ لَهُ اَجْرٌ فَالَّذِيْ يَحْبِسُهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَتَّخِذُهَا لَهُ وَلَا تُغَيِّبُ فِيْ بُطُوْنِهَا شَيْئًا اِلَّا كُتِبَ بِكُلِّ شَيْءٍ غَيَّبَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا اَجْرٌ وَلَوْ عَرَضَتْ لَهُ مَرْجٌ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر اور بھلائی لکھی ہے اور گھوڑوں کی تین اقسام ہیں ایک گروہ جن کے باعث آدمی کو اجر و ثواب ہوتا ہے اور ایک مفلسی اور تکلیف میں بدحال اور بچاؤ ہوتے ہیں اور ایک وبال و مصیبت ہوتے ہیں ثواب گھوڑے تو وہ ہیں جن کو اللہ کی راہ میں روکا جائے اور انہیں جہاد کے لیے تیار کیا جائے اور وہ جو کچھ کھائیں وہ ان کے لیے ثواب ہے اور اگر وہ چراگاہ میں چھوڑے جائیں تاکہ وہ چریں۔ بعد ازاں حدیث پاک کو آخر تک بیان فرمایا۔

۳۵۹۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِيْ هِيَ لَهُ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَطَالَ لَهَا فِيْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَةٍ فَمَا اَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ فِي الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ اَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا ذٰلِكَ فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ اٰثَارُهَا وَفِيْ حَدِيْثِ الْحَارِثِ وَاَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٌ لَهُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بعض آدمیوں کے لیے گھوڑے باعث اجر و ثواب ہیں۔ بعض کے لیے انتہائی قبیح اور بعض افراد کے لیے وبال و گناہ گھوڑوں سے ایسے شخص کو اجر و ثواب ہوتا ہے۔ جو انہیں اللہ رب العزت کی راہ میں باندھے۔ اور وہ ان کی رسی چراگاہ یا باغ میں بھی باندھے اور جس قدر وہ گھوڑا دور دور تک چرے گا اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اگر وہ رسی توڑ کر ایک یا دو اونچان اوپر چڑھیں تو اس کے ہرقد۔ اور

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يُسْقِيَهَا كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ وَهِيَ لَهُ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ كَذَلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔

لیے نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اگر وہ کسی نہر پہ جانکلے اور پانی پیے حالانکہ مالک کا ارادہ پانی پلانے کا نہ تھا۔ تب بھی اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی تو ایسے گھوڑے باندھنا باعث اجر و ثواب ہے ایک شخص وہ ہے جو دولتمندی اور سوال سے بچنے کے لیے گھوڑے پالتا ہے اور ان کی گردنوں اور پشتوں میں اللہ تعالیٰ کا حق نہیں بھولتا تو اس کیلیے آتش جہنم سے پردہ ہیں۔ ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اس شخص کیلیے گناہ ہے جو گھوڑوں کو فخر۔ ریا۔ اور مسلمانوں کی دشمنی کے لیے باندھے اور کسی شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا۔ اس کے متعلق ابھی تک کچھ بھی نازل نہیں ہوا۔ مگر یہ آیت جو اکیلی تمام نیکیوں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔

ترجمہ:۔ جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اسے پائے گا اور جو شخص ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھے گا۔

نوٹ:۔ اس آیت شریفہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تھوڑی سی نیکی بھی رائیگاں نہیں جاتی تو خدا کی راہ میں گدھوں کا باندھنا اور ان سے کام لینا بیکار نہیں ہو سکتا۔

بَابُ حُبِّ الْخَيْلِ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ۔

گھوڑوں کے شوق اور محبت میں بیان

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو عورت کے بعد گھوڑے سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ پیاری نہ تھی۔

مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ شِيَةِ الْخَيْلِ

عَنْ أَبِي وَهْبٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوا بِنَوَاصِيهَا وَأَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوهَا وَلَا تُقَلِّدُوهَا الْأَوْتَارَ وَعَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَدْهَمَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ۔

کون سے رنگ کا گھوڑا بہتر ہے

سیدنا حضرت ابووہب رضی اللہ عنہ جنہیں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف صحبت حاصل تھا روایت فرماتے ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم انبیاء کرام کے مطابق نام رکھو اور اللہ جل جلالہ عم نوالہ کے نزدیک محبوب ترین اور پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہے۔ گھوڑے باندھو اور ان کے ماتھے اور پیچھے پر ہاتھ ملو اور ان کے گلے میں کلاوہ ڈالو اور ان کے گلے میں تانت نہ پہناؤ اور اس بات کا اہتمام رکھو کہ کمیت گھوڑا رکھو جس کی پیشانی اور اگلے پچھلے

www.sirat-e-mustaqeem.com

پاؤں سفید ہوں۔ یا وہ سرخ رنگ کا گھوڑا ہو۔ جس کی پیشانی سفید ہو اور اگلے پاؤں بھی سفید ہوں۔

اَلشِّكَالُ فِي الْخَيْلِ

شکال گھوڑے پالنا

۳۵۹۸ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے کو ناپسند فرماتے تھے۔

نوٹ:۔ شکال ایسے گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور چوتھا پاؤں کسی دوسرے رنگ کا ہو۔

۳۵۹۹ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَرِهَ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشِّكَالُ مِنَ الْخَيْلِ اَنْ يَكُوْنَ ثَلَاثُ قَوَائِمَ مُحَجَّلَةً وَوَاحِدَةٌ مُطْلَقَةً اَوْ يَكُوْنَ الثَّلَاثَةُ مُطْلَقَةً وَرِجْلٌ مُحَجَّلَةٌ وَلَيْسَ يَكُوْنُ الشِّكَالُ اِلَّا فِي رِجْلٍ وَلَا يَكُوْنُ فِي الْيَدِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے کو ناپسند فرماتے اور حضرت ابو عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ شکال اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور چوتھا پاؤں کسی دوسرے رنگ کا ہو۔ یا تین پاؤں اور رنگ کے ہوں اور ایک پاؤں سفید ہو۔ اور شکال ہمیشہ پاؤں میں ہوتا ہے۔ ہاتھ میں نہیں ہوتا۔

بَابُ شُؤْمِ الْخَيْلِ

گھوڑوں کے شوم اور منحوس ہونیکا بیان

۳۶۰۰ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ فِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ۔

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین اشیاء کی وجہ سے شومی اور نحوست ہوتی ہے عورت گھوڑے اور گھر میں۔

نوٹ:۔ گھوڑے کی شومی اور نحوست یہ ہے کہ وہ عیب دار ہو۔ اور نقصان دہ ہو یعنی کاٹے یا لات مارے اور عورت کی شومی اور نقص یہ ہے کہ وہ زبان دراز اور بد خلق ہو اور گھر کی بدقسمتی اور شومی یہ ہے کہ وہ اچھے پڑوس میں نہ ہو۔ یا وہ سخت دھوپ اور سخت سردی و برسات وغیرہ ہو اور اس میں آرام و سکون نہ ہو۔

۳۶۰۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ۔

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تین اشیاء کی وجہ سے شومی اور نحوست ہوتی ہے عورت گھوڑے اور گھر میں۔

---

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۶۰۲ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ يَكُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الرَّبْعَةِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر کسی چیز میں نحوست ہو تو وہ مکان عورت اور گھوڑے میں ہوگی۔ اور اگر نہ ہو تو کسی چیز میں نہ ہوگی۔

بَابُ بَرَكَةِ الْخَيْلِ

باب گھوڑے کی برکت کے بیان میں

۳۶۰۳ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے۔

بَابُ فَتْلِ نَاصِيَةِ الْفَرَسِ

گھوڑوں کی پیشانیاں گوندنے کا بیان

۳۶۰۴ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْتِلُ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بَيْنَ اُصْبُعَيْهِ وَيَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَلْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گھوڑے کی پیشانی کو اپنی انگلیوں سے بل دیتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ گھوڑوں کے ماتھوں پر قیامت تک خیر اور بھلائی باندھی گئی ہے۔ اور وہ خیر اجر اور غنیمت ہے۔

۳۶۰۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے۔ قیامت تک۔

۳۶۰۶ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت عروہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کے ماتھوں پر قیامت تک خیر اور بھلائی باندھی گئی ہے۔

۳۶۰۷ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ

(ترجمہ وہی اوپر گزرا)

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۶۰۸- عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَلْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ۔

۳۶۰۹- عَنْ عُرْوَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَلْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ۔

(ترجمہ وہی جو اوپر گزرا)

تَادِيْبُ الرَّجُلِ فَرَسَهٗ

۳۶۱۰- عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَ عُقْبَةُ ابْنُ عَامِرٍ يَمُرُّ بِيْ فَيَقُوْلُ يَا خَالِدُ اَخْرُجْ بِنَا نَرْمِيْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَبْطَاْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا خَالِدُ تَعَالَ اُخْبِرْكَ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعِهِ الْخَيْرَ

اس بات کا بیان کہ آدمی اپنے گھوڑے کو ادب سکھائے

سیدنا حضرت خالد بن یزید جہنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ میرے نزدیک سے گزرتے اور ارشاد فرماتے اے خالد ہمارے ساتھ چلیں ہم تیر اندازی کریں گے ایک دن میں نے دیر کی تو آپ نے مجھ سے فرمایا۔ اے خالد آؤ میں آپ کو وہ بات سناؤں جو مجھ کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی میں آپ کے پاس گیا آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رب العزت ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ تیر بنانے والا بشرطیکہ اس نے اس تیر کو بنانے کے لیے نیکی کی نیت کی ہو (۲) تیر

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَالتَّأْدِيبِ بِهِ وَمُنَبِّلَهُ .... وَارْمُوا وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا وَلَيْسَ اللَّهْوُ إِلَّا فِي ثَلَاثَةٍ تَأْدِيبِ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتِهِ امْرَأَتَهُ وَرَمْيِهِ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ كَفَرَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَ بِهَا .

کو پھینکنے والا! اور بھال لگانے والے کو اور ارشاد فرمایا کہ تیر اندازی اور سواری کرو۔ اور سواری کرنے کی نسبت تیر اندازی مجھے زیادہ پسند ہے۔ اور تین کھیل کے سوا کوئی کھیل نہیں کھیلنا چاہیے۔ پہلا یہ کہ انسان اپنے گھوڑے کو سکھائے دوسرا اپنی بیوی سے کھیلے اور تیسرا کھیل تیر اور کمان کا ہے اور جس شخص نے ایک دفعہ سیکھنے کے بعد تیر اندازی چھوڑ دی اس نے ایک نعمت کی ناشکری کی۔ یا آپ نے اس طرح ارشاد فرمایا کہ اس نے اس کی ناشکری کی۔

بَابُ دَعْوَةِ الْخَيْلِ

گھوڑا کیا دعا کرتا ہے

۳۶۱۱ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ فَرَسٍ عَرَبِيٍّ إِلَّا يُؤْذَنُ لَهُ عِنْدَ كُلِّ سَحَرٍ بِدَعْوَتَيْنِ اللَّهُمَّ خَوَّلْتَنِي مَنْ خَوَّلْتَنِي مِنْ بَنِي آدَمَ وَجَعَلْتَنِي لَهُ فَاجْعَلْنِي أَحَبَّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ أَوْ مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ .

سیدنا حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو گھوڑا عربی ہے (یا کسی اور عمدہ نسل کا) اور جہاد کی نیت سے رکھا جائے اس کو ہر صبح دو دعائیں کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ یا اللہ! تو آدمیوں میں سے جسے مجھ کو سپرد کرے اور اس کا بنے تو مجھے اس کے گھر والوں اور مال کے نزدیک کر دے کہ وہ سب سے زیادہ محبت مجھ سے کرے۔

اَلتَّشْدِيدُ فِي حَمْلِ الْحَمِيرِ عَلَى الْخَيْلِ

گھوڑوں کو گدھوں پر چڑھانا ممنوع ہے خچر پیدا کرنے کی خاطر

۳۶۱۲ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُهْدِيَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ لَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هَذِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ .

سیدنا حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک خچر کو بطور ہدیہ بھیجا۔ بعد ازاں آپ اس پر سوار ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اگر ہم گدھوں کو گھوڑوں پر چڑھائیں تو ہمارے پاس اس قسم کے خچر ہو جائیں گے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا کام وہ کرتے ہیں جو بے علم ہوتے ہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ:۔ یعنی گھوڑے کی بھلائی اور خوبی کو نہیں جانتے اور گھوڑے سے وہ کام سرانجام دیے جاسکتے ہیں جو خچر سے ہرگز نہیں دیے جاسکتے۔

۳۶۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ لَا قَالَ فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ قَالَ خَمْشًا هٰذِهِ شَرٌّ مِنَ الْأُولٰى إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ أَمَرَهُ اللّٰهُ بِأَمْرِهِ فَبَلَّغَهُ وَاللّٰهِ مَا اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ إِلَّا بِثَلَاثَةٍ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ تو اس وقت ایک شخص نے ان سے دریافت کیا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نمازیں کیا پڑھتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے جواب میں فرمایا وہ کچھ نہیں پڑھتے۔ اس شخص نے کہا شاید دل میں پڑھ لیتے ہوں گے انہوں نے فرمایا تیرا بدن یا تیرا منہ چھلے (اور یہ بد دعا ہے) تو نے پہلے سے بھی برا کیا۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے عبد خاص تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جس طرح انہیں حکم فرمایا۔ انہوں نے من وعن پہنچا دیا۔ خدا کی قسم آپ نے ہم اہلبیت میں سے کوئی خاص بات نہیں کہی۔ مگر ہمیں تین باتوں کا حکم فرمایا۔ ایک تو یہ کہ ہم وضو پورا کریں دوسرے صدقہ کا مال نہ کھائیں۔ تیسرے گدھوں کو گھوڑیوں پہ نہ چھوڑیں (اور یہاں یہی آخری حکم مقصود ہے)۔

عَلَفُ الْخَيْلِ

گھوڑوں کو گھاس اور دانہ کی خوبی اور اجر کا بیان

۳۶۱۴ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِ اللّٰهِ كَانَ شِبَعُهُ وَرِيُّهُ وَبَوْلُهُ وَرَوْثُهُ حَسَنَاتٍ فِيْ مِيْزَانِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اس کے وعدے کو سچا جانتے ہوئے اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھا تو اس گھوڑے کا پیٹ بھرنا اور پانی پینا پیشاب اور لید کرنا اس کی نیکیوں کے ترازو میں شامل کیا جائے گا۔

نوٹ:۔ یعنی قیامت کے دن جب لوگوں کے اعمال کا حساب وکتاب ہوگا تو اس وقت ان چیزوں کے برابر اس شخص کو نیکیاں دی جائیں گی اور جس کی نیکیاں زیادہ ہوں وہی بڑا آدمی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

غَايَةُ السَّبَقِ لِلَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ

۳۶۱۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ يُرْسِلُهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ وَكَانَ اَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ۔

جس گھوڑے کا اضمار نہیں کیا گیا اس کی رفتار کی انتہا کا بیان

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حفیا نامی ایک جگہ سے گھوڑوں کو چھوڑا اور دوڑ کی انتہا ثنیۃ الوداع نامی پہاڑ تھا (جو مدینہ منورہ کے قریب ہے)۔ اور ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک گھڑ دوڑ کرائی۔ ایسے گھوڑے جو اضمار نہیں کیے گئے تھے۔

نوٹ:۔ حفیاء سے ثنیہ تک پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد ایک میل کے فاصلے پر ہے۔

بَابُ اِضْمَارِ الْخَيْلِ

۳۶۱۶ عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ تُضْمَرُ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا۔

گھوڑوں کو اضمار کرانے کی عادت ڈالنا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کے درمیان گھڑ دوڑ کرائی جنہیں اضمار کیا گیا تھا اور یہ حد حفیا سے ثنیۃ الوداع تک تھی۔ جہاں سے گھوڑے دوڑتے تھے۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کے لیے جنہیں اضمار نہیں کیا گیا تھا۔ ثنیۃ سے بنی زریق تک دوڑ کرائی اور حضرت عبد اللہ اس گھوڑے دوڑ میں شامل تھے۔

بَابُ السَّبَقِ

۳۶۱۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِيْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ۔

یہ باب گھڑ دوڑ کے بیان میں ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فقط تیر، اونٹ یا گھوڑے میں ہی شرط کی۔

نوٹ:۔ نصل نیزہ کی انی کو کہتے ہیں یہاں سے مراد تیر اندازی ہے خف اونٹ کا پاؤں۔ لیکن یہاں مراد اونٹ ہے اور حافر کہتے ہیں گھوڑے کے سم کو یہاں سے مراد گھوڑا ہے۔ غرضکہ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ گھوڑا دوڑانا اور اس میں شرط لگانا بطور جواز کے جائز ہے۔ اور شرط بطور جواز حقیقت میں شرط نہیں۔ بلکہ اس سے مراد انعام ہوتا ہے جیسے کہ خلیفہ حکم دے کہ تم سے جس شخص کا گھوڑا بڑھ جائے گا اسے اتنا انعام ملے گا۔ یا کوئی اور شخص کہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

٣٦١٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَحِلُّ سَبَقٌ إِلَّا عَلَى خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شرط کرنا فقط اونٹ اور گھوڑے میں ہی جائز ہے۔

٣٦١٩ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وُجُوهِهِمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ قَالَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ إِلَّا وَضَعَهُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عضبا نامی ایک اونٹنی تھی اور وہ شرط میں کبھی بھی ہار نہ کھاتی تھی اتفاقاً عرب کا ایک دیہاتی آدمی آیا اور اس کی سواری کے نیچے ایک نوجوان غریب اونٹ تھا اور وہ اونٹ اس اونٹنی سے بڑھ گیا۔ یہ امر مسلمانوں پر شاق گزرا جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے چہرے پر دیکھا کہ وہ رنجیدہ ہیں تو لوگوں نے عرض کیا کہ عضباء پیچھے رہ گئی ہے تو انہوں نے کہا۔ اللہ رب العزت جب کسی شے کو بڑھاتا ہے تو اسے کم بھی فرماتا ہے۔

٣٦٢٠ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وُجُوهِهِمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ قَالَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ إِلَّا وَضَعَهُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عضبا نامی ایک اونٹنی تھی اور وہ شرط میں کبھی بھی ہار نہ کھاتی تھی اتفاقاً عرب کا دیہاتی آدمی آیا اور اس کی سواری کے نیچے ایک جوان غریب اونٹ تھا اور وہ اونٹ اس اونٹنی سے بڑھ گیا۔ یہ امر مسلمانوں پر شاق گزرا۔ جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے چہرے پہ دیکھا کہ وہ رنجیدہ ہیں تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پیچھے رہ گئی ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ اللہ رب العزت جب کسی شے کو بڑھاتا ہے تو اسے کم بھی فرماتا ہے۔

٣٦٢١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شرط کرنا صرف اونٹ اور گھوڑے میں جائز ہے۔

اَلْجَلَبُ

جلب کا بیان

٣٦٢٢ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام میں جلب، جنب اور شغار جائز نہیں اور جس شخص نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ:۔ جلب کا مطلب ہے کہ اپنے گھوڑے کے پیچھے گھڑ دوڑ میں کسی ڈانٹنے والے آدمی کو رکھنا کہ وہ جلدی دوڑے۔ ۲۔ جنب کا مطلب ہے کہ اپنے پہلو میں جب سواری کا گھوڑا تھک جائے تو دوسرا رکھنا۔ ۳۔ لو شغار کا تذکرہ نکاح میں گزرا۔

٣٦٢٢۔ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام میں جلب اجنب اور شغار جائز نہیں

٣٦٢٣۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَابَقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَسَبَقَهُ فَكَأَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدُوْا فِي أَنْفُسِهِمْ مِنْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْءٌ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ اللّٰهُ۔

حدیث ہذا کا ترجمہ بھی اوپر گزر چکا ہے تاہم اس میں اونٹنی کا تذکرہ نہیں۔ ہاں اتنا زیادہ ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گنوار سے شرط کی۔ وہ جیت گیا اور صحابہ کرام نے اس امر کو محسوس فرمایا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو کوئی بڑھ جائے خداوند قدوس اسے ضرور گھٹاتا بھی ہے۔

بَابُ سُهْمَانِ الْخَيْلِ۔

گھوڑوں کے دوہرے حصے کا بیان

٣٦٢٥۔ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ سَهْمًا لِلزُّبَيْرِ وَسَهْمًا لِذِي الْقُرْبٰى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُمِّ الزُّبَيْرِ وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ۔

سیدنا حضرت عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں آپ کے دادا بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے مال غنیمت کو تقسیم فرمایا تو آپ نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو چار حصے دیے ایک حصہ ان کا اپنا اور ایک ان کے رشتہ داروں کا ان کی والدہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے اور باقی دو حصے ان کے گھوڑوں کے لیے۔

كِتَابُ الْإِحْبَاسِ

اللہ جل جلالہ کی راہ میں اپنے مال کو وقف کرنے کی کتاب

٣٦٢٦۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً إِلَّا بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا

سیدنا حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار، درہم، غلام اور لونڈی وغیرہ سب کو تقسیم فرما دیا۔ ہاں مگر ایک سفید خچر جس پر آپ سواری فرمایا کرتے تھے اور آپ

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا جَعَلَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مَرَّةً اُخْرٰى صَدَقَةً۔

نے اللہ کی راہ میں ہتھیار و زمین لگا دی تھی۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میرے استاد نے دوسری دفعہ بیان فرمایا کہ ان چیزوں کو صدقہ کر دیا گیا تھا۔

۳۶۲۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ يَقُولُ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً۔

سیدنا حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے سفید خچر کے ہتھیار اور زمین سب کو صدقہ کر دیا۔

۳۶۲۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ يَقُولُ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكَ اِلَّا بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ وَسِلَاحَهُ وَاَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً۔

سیدنا حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کو دیکھا آپ نے سوا شہباء نامی ایک خچر کے ہتھیار اور زمین کو صدقہ کر دیا تھا۔

نوٹ: شہبا اس رنگ کے اونٹ اور گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے رنگ پر سیاہی کی نسبت سفیدی غالب ہو۔

اَلْاَحْبَاسُ كَيْفَ يُكْتَبُ الْحُبُسُ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى ابْنِ عَوْنٍ فِي خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ فِيهِ

اس باب میں اس حقیقت کا بیان اور حضرت ابن عمرؓ سے مروی حدیث پاک میں راویوں کا اختلاف

۳۶۲۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا مِنْ اَرْضِ خَيْبَرَ فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ اُصِبْ مَالًا اَحَبَّ اِلَيَّ وَلَا اَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهَا قَالَ اِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى اَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ فِي الْفُقَرَاءِ وَذِي الْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَاْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا وَيُطْعِمَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ مجھے خیبر کے علاقہ میں ایک زمین ملی اور میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور مجھے خیبر کے علاقہ میں ایک بہترین زمین ملی ہے اور مجھے اس سے پیارا اور بہتر کوئی مال نہیں ملا آپ نے فرمایا۔ اگر تو اس کو صدقہ کرنا چاہے تو اسے صدقہ کر دے اس طرح کہ زمین فروخت بھی نہ کی جائے نہ ہبہ کی جائے نہ بخشش کی جائے اور وہ زمین فقراء اور رشتہ داروں اور غلام آزاد کرانے کے لیے صدقہ ہو۔ اور مہمان و مسافر کے لیے صدقہ ہو اور اس میں سے کھانے والا متولی شخص کھائے تو کوئی حرج نہیں لیکن وہ اسے بطور انصاف کے کھائے! نہ بطور مالدار بننے کے اور وہ دوسروں کو کھلائے۔

---

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ:- کمانے کی مقدار سے لے اور زیادہ نہ لے۔ تاکہ وہ اس سے جاگیر اور سرمایہ وغیرہ خرید سکے سا دراس طرح اور زیادہ مالدار ہو جائے۔

۳۶۲۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ نَحْوَهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت فرماتے ہیں۔

۳۶۲۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي فَكَيْفَ تَأْمُرُ بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ وَلَا تُوْرَثَ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو تمام خیبر میں ایک زمین ملی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ حضور مجھے ایک جگہ زمین ملی ہے جیسے پہلے کبھی نہیں ملی تھی اور یہ میرے نزدیک انتہائی قیمتی ہے۔ آپ اس زمین کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر آپ اسے وقف کرنا چاہتے ہو تو تم اس کی اصل کو روک رکھو اور جو کچھ اس میں سے حاصل ہو اسے خیرات کر دو۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس زمین کی آمدنی کو صدقہ کر دیا جیسے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ تم اسے اس طرح صدقہ کر دو کہ زمین نہ فروخت کی جائے اور نہ ہی بخشش میں دی جائے اور نہ وراثت میں دی جائے۔ اور وہ فقراء میں خیرات تقسیم کی جائے۔ اور رشتہ داروں اور غلاموں اور اللہ کی راہ میں مہمان کی تواضع اور مسافروں پر خرچ کیا جائے اور اگر اس زمین سے متولی کھاتے تو کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ وہ دستور اور انصاف کے مطابق کھائے اور وہ اپنے دوست کو کھلائے۔ لیکن وہ اس آمدنی سے مالدار نہ بنے۔

۳۶۲۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا كَثِيرًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تاکہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

نیز اللہ جل شانہ عزو جل کی راہ میں مسافر اور مہمان کے لیے خرچ کرو اور متولی کو اس سے کھانا اور دوست کو کھلانا جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ اس سے مالدار نہ بنے۔
(اس حدیث میں مسکین کا لفظ زیادہ ہے جس کے معنی غریب و عاجز کے ہیں۔)

۳۶۳۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِنَّ رَبَّنَا يَسْأَلُنَا مِنْ اَمْوَالِنَا فَاُشْهِدُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ اَرْضِيْ لِلّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا فِيْ قَرَابَتِكَ فِيْ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یعنی تم بھلائی اور نیکی کے کامل مقام تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکو گے جب تک تم اپنی پسندیدہ ترین چیز کو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یعنی یہ آیت شریفہ نازل ہونے کے بعد ہمارا رب چاہتا ہے کہ وہ ہمارے مال و دولت سے لے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ گواہ رہیں کہ میں نے اپنی زمین اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے ابو طلحہؓ اپنی اس زمین کو قرابت کے خرچ اور صرف کرنے میں لگا دیجیے یعنی اس کو حسان بن ثابت اور ابی بن کعب کے خرچ میں کر دے۔

نوٹ: یعنی جس چیز سے دل بہت لگا ہو اس کا خرچ کرنا بہت بڑے درجے اور ثواب کا کام ہے حضرت شاہ عبدالقادر علیہ الرحمۃ موضح قرآن میں فرماتے ہیں کہ غالباً یہود کے حق میں آیت شریفہ اس لیے نازل ہوئی کہ انہیں اپنی ریاست بہت پیاری اور عزیز تھی جیسے تھامنے کے لیے وہ نبی کے تابع نہ ہوتے تھے۔ جب تک کہ وہ اللہ جل شانہ کی راہ میں وہی نہ چھوڑیں گے ایمان کا کامل درجہ نہ پائیں گے۔
وقف کرنے کا رواج دور جاہلیت میں نہ تھا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے فائدے اور بھلائی کے لیے اس کو جاری اور ساری کیا۔ حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاری صحابہ کرام کی تعداد اسی آدمیوں سے بھی زیادہ ہے جنہوں نے صدقات وقف کیے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھی بیرحاء کو وقف فرمایا۔

بَابُ حَبْسِ الْمُشَاعِ

جو جائداد مشترک اور تقسیم نہ ہوئی ہو اسے وقف کرنے کا بیان

۳۶۳۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمِائَةَ سَهْمٍ الَّتِيْ لِيْ بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَعْجَبَ اِلَيَّ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ خیبر میں میرے سو حصے تھے اور اس طرح

www.sirat-e-mustaqeem.com

عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ يَعْنِي عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ

آپ سے اس زمین کے معاملے میں مشورہ لیں تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ کہ مجھے بہت زیادہ اچھی اور بہترین زمین ملی ہے۔ اور میں نے اتنا عمدہ مال کبھی نہیں پایا تھا۔ آپ اس زمین کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تو وقف کرنا چاہتا ہے۔ تو زمین کے اصل کو روک رکھو اور اس کی آمدنی کو خیرات کر دو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو صدقہ فرما دیا جس طرح حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اس زمین کو اس طرح وقف کیجیے کہ وہ نہ فروخت کیجیے نہ بخشش کی جائے اور اس آمدنی کو فقیروں رشتہ داروں اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لیے۔ نیز اللہ جل شانہ عم نوالہ کی راہ میں مسافر اور مہمان کے لیے خرچ کرو اور متولی کو اس سے کھانا اور دوست کو کھلانا جائز ہے بشرطیکہ وہ اس سے مالدار نہ بنے۔

۳۶۲۳ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَحَبَسَ أَصْلَهَا أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ وَلَا تُورَثَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي الْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تاکہ آپ سے اس زمین کے معاملے میں مشورہ لیں

آپ نے فرمایا اگر تو وقف کرنا چاہتا ہے تو زمین کے اصل کو روک رکھو اور اس کی آمدنی کو خرچ کرو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو صدقہ فرما دیا جس طرح حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس زمین کو اس طرح وقف کیجیے کہ وہ نہ فروخت کی جائے اور نہ بخشش کی جائے اور اس آمدنی کو فقیروں رشتہ داروں اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لیے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْهَا قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا۔

کا مال مجھے کبھی بھی نہیں ملا۔ اور مجھے یہ بات انتہائی عزیز ہے کہ میں اسے صدقہ کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس کی اصل کو روک رکھیں اور پھل کی بخشش کرو۔

٣٦٢٦ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَصَبْتُ مَالًا لَمْ أُصِبْ مَالًا مِثْلَهُ قَطُّ كَانَ لِي مِائَةُ رَأْسٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهَا مِائَةَ سَهْمٍ مِنْ خَيْبَرَ مِنْ أَهْلِهَا وَإِنِّي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهَا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَاحْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلِ الثَّمَرَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا مال ملا ہے۔ جو مجھے اس سے پہلے کبھی بھی نہ ملا تھا۔ میرے پاس سو راس ہیں (اونٹ اور دیگر جانور وغیرہ) تو میں نے انہیں دے کر خیبر کی سرزمین میں سو حصے ان لوگوں سے خرید لیے جو اس زمین کے مالک تھے۔ اور میں اپنے اس خرچ کیے ہوئے مال سے اللہ جل شانہ کا تقرب چاہتا ہوں یعنی اس مال کی وجہ سے آپ نے ارشاد فرمایا تو اس

٣٦٢٧ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْضٍ لِي بِثَمْغٍ قَالَ احْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اپنی اس زمین کیلیے جو ثمغ (مدینہ منورہ میں) تھی آپ نے فرمایا اسے اس کی اصل کو روک رکھو اور اسکے فائدے کو خیرات کرو۔

نوٹ:۔ اللہ کا تقرب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ خداوند کریم کے ہاں مقبول ہو جائے تا کہ اللہ رب العزت عنایت اور مہربانی فرمائے اور مال کے روکنے کا مطلب یہ ہے کہ اس زمین وغیرہ کو کسی کی ملکیت میں نہ کرے بلکہ جو اس سے حاصل ہو اسے اللہ جل جلالہ کی راہ میں خرچ کر دیا کرے۔

بَابُ وَقْفِ الْمَسَاجِدِ

مسجد کے لیے وقف کرنے کا بیان

٣٦٢٨ عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَذٰلِكَ أَنِّي قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ اعْتِزَالَ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ مَا كَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَحْنَفَ يَقُولُ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَأَنَا حَاجٌّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ أَتَى آتٍ فَقَالَ اجْتَمَعَ النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعْتُ فَإِذَا يَعْنِي النَّاسَ مُجْتَمِعُونَ وَإِذَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ نَفَرٌ قُعُودٌ

حضرت معتمر بن سلیمان اپنے والد سے سن کر روایت فرماتے ہیں۔ اور آپ کے والد نے حصین بن عبدالرحمٰن سے سنا انہوں نے بنو تمیم کے عمرو بن جاوان سے سنا۔ راوی فرماتے ہیں کہ بات یہ ہوئی کہ میں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے پوچھا کہ آپ احنف بن قیس کے اعتزال کو بیان کریں وہ کیسے ہوا کرتا؟ عمرو بن جاوان نے کہا کہ میں نے احنف بن قیس کو یوں فرماتے سنا کہ میں حج کے ایام میں مدینہ منورہ آیا۔ ہم اس وقت اسباب و سامان اور کجاوے اتار کر ڈیروں میں تھے اسی دوران کسی شخص نے آ کر بتایا کہ لوگ مسجد میں اکٹھے ہو رہے ہیں حضرت علی، زبیر

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا قُمْتُ عَلَيْهِمْ قِيلَ هٰذَا عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ قَدْ جَاءَ قَالَ وَعَلَيْهِ مُلَيَّةٌ صَفْرَاءُ فَقُلْتُ لِصَاحِبِي كَمَا أَنْتَ حَتّٰى أَنْظُرَ مَا جَاءَ بِهِ فَقَالَ عُثْمَانُ أَهَاهُنَا عَلِيٌّ أَهَاهُنَا الزُّبَيْرُ أَهَاهُنَا طَلْحَةُ أَهَاهُنَا سَعْدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي ابْتَعْتُهُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ فَاجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ بِئْرَ رُومَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُ بِئْرَ رُومَةَ قَالَ فَاجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُجَهِّزُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى مَا يَفْقِدُونَ عِقَالًا وَلَا خِطَامًا قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص بھی انہی میں شامل تھے ہمیں کچھ دیر نہیں ہوئی تھی اسی دوران حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اور آپ کے اوپر ایک زرد رنگ کی چادر تھی اور وہ اپنا سر مبارک اس سے ڈھانپے ہوئے تھے آپ تشریف لا کر پوچھنے لگے کیا یہاں حضرت علی ہیں اور حضرت طلحہ ہیں اور حضرت زبیر اور سعد بن ابی وقاص کے متعلق بھی اسی طرح پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا ہاں ہم حاضر ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں تمہیں اللہ رب العزت کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں کیا تم اس بات کو نہیں جانتے جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی کہ جو شخص فلاں فلاں لوگوں کا مربد[1] خریدے اللہ جل جلالہ اس کی مغفرت اور بخشش کرے تو میں نے خریدا اور حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے وہ مربد خرید لیا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا آپ اسے ہماری مسجد کے لیے وقف کر دیں تو آپ کو اس کا بہت زیادہ ثواب ملے گا سب نے کہا ہے ٹھیک جناب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس ذاتِ اقدس کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں کیا تمہیں معلوم ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص بیر رومہ کو خریدے گا خداوند قدوس اس کی مغفرت فرمائے گا۔ بعد ازاں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے بیر رومہ کو خرید لیا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے مسلمانوں کے پینے کے لیے وقف کر دو۔ آپ کو اس کا اجر اور ثواب ملے گا سب لوگوں نے گواہی دی اور کہا کہ ہاں! پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں تم سے اللہ تعالیٰ کے واسطے سوال کرتا ہوں جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ کیا تمہیں وہ بات معلوم نہیں جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی۔ جو شخص جیش عسرت یعنی غزوہ تبوک کی تیاری کر لے گا اللہ رب العزت اس کی مغفرت فرمائے گا۔

[1] وہ مقام جہاں اونٹ، بکریاں وغیرہ رات کو رہتی ہیں۔ تھان۔ کوڑا وغیرہ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

پھر میں نے اسی لشکر کی تیاری کرا دی یہاں تک اس لشکر کے لوگوں کو ایک رسی کی حاجت بھی باقی نہ رہی - جو پاؤں باندھنے اور مہار بنانے کے کام آتی ہے - یہ سن کر ان لوگوں نے کہا ہاں تم نے ایسا ہی کیا تھا - سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ان لوگوں کی گواہی کے بعد ارشاد فرمانے لگے اے اللہ تو گواہ رہ - اے اللہ تو گواہ رہ - اے اللہ تو گواہ رہ -

نوٹ :- بنی فلاں سے مراد انصار کی وہ جماعت ہے جو اس وقت مسجد نبوی کے قریب رہائش پذیر تھی - ان کی ملکیت میں زمین کا ٹکڑا مسجد کے نزدیک تھا اور مسجد کی توسیع کے لیے اس زمین کا خریدنا از حد ضروری تھا - حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر القرون میں جناب حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو خریدا تھا - اور بیر رومہ اس کنویں کا نام ہے جس کو جناب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک لاکھ درہم میں خریدا - جیش العسرۃ غزوہ تبوک پر جانے والے لشکر کو کہتے ہیں کیونکہ یہ ایام مسلمانوں کے لیے نہایت تنگی اور پریشانی کے تھے - حدیث پاک سے مراد یہ ہے کہ مسجد کے لیے اللہ واسطے کسی چیز کا وقف کرنا درست ہے -

٣٦٢٩ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْحَجَّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ أَتَانَا آتٍ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوا فِي الْمَسْجِدِ وَفَزِعُوا فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَى نَفَرٍ فِي وَسَطِ الْمَسْجِدِ وَإِذَا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَإِنَّا لَكَذَلِكَ إِذْ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَلَيْهِ مُلَاءَةٌ صَفْرَاءُ قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ أَهَاهُنَا عَلِيٌّ أَهَاهُنَا طَلْحَةُ أَهَاهُنَا الزُّبَيْرُ أَهَاهُنَا سَعْدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِينَ أَلْفًا أَوْ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اجْعَلْهَا فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي

سیدنا حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم گھر سے حج کرنے کے ارادہ سے نکلے اور مدینہ منورہ میں ہم اپنے ٹھکانوں میں پہنچے ہم اپنا اسباب اور سامان اتار رہے تھے کہ اچانک ایک شخص نے آ کر کہا کہ لوگ مسجد میں جمع ہوتے ہیں اور گھبرا گئے ہیں - بعد ازاں ہم نے جا کر دیکھا کہ کچھ لوگ درمیان میں ہیں اور ان کے ارد گرد آدمی جمع ہیں - حضرت علی ، زبیر ، حضرت طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی ان میں تھے - ہمیں وہاں پہنچے زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اسی دوران حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ کے اوپر ایک زرد چادر تھی جس سے آپ اپنا سر ڈھانپے ہوئے تھے - آپ تشریف لا کر دریافت فرمانے لگے کیا یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود ہیں - کیا یہاں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ نے حضرت زبیر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کو بھی اسی طرح پوچھا حاضرین نے جواب دیا ہاں ہم یہاں موجود ہیں - حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے ارشاد فرمایا میں تمہیں اس ذات اقدس جل جلالہ عم نوالہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں - کیا تم اس بات کو نہیں جانتے جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی

www.sirat-e-mustaqeem.com

لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ بِئْرَ رُوْمَةَ غَفَرَ اللهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ بِكَذَا وَكَذَا فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِيْنَ وَأَجْرُهَا لَكَ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ جَهَّزَ هٰؤُلَاءِ غَفَرَ اللهُ لَهُ يَعْنِيْ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى مَا يَفْقِدُوْنَ عِقَالًا وَلَا خِطَامًا قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔

تھی کہ فلاں فلاں لوگوں کا۔ جو کوئی خریدتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بخشے۔ ہزار درہم دے کر خریدا۔ اور اس کے بعد میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور اس خریدنے کے متعلق آپ سے عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم اسے ہماری مسجد کے لیے وقف کر دو۔ تو تمہیں اس کا اجر و ثواب ملے گا۔ ان حضرات نے اللہ کا نام لے کر عرض کیا ہاں۔ بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں تم کو اس ذات اقدس کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بیر رومہ کو کون خریدتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا بعد ازاں میں نے اس کنویں کو اتنا اتنا مال دے کر خریدا۔ اور میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے اس کنویں کو اتنے اتنے پیسے دے کر خرید لیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس کنویں کو مسلمانوں کے پینے کے لیے وقف کر دیجئے اور اس کا اجر و ثواب آپ کو ملے گا ان سب حضرات نے عرض کیا۔ جی ہاں پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہیں اللہ رب العزت کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تمہیں وہ وقت یاد نہیں جب کہ لوگوں کا منہ دیکھ کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لشکر عسرت کی تیاری کون کراتا ہے۔ اللہ اس کی مغفرت فرمائے گا

بعد ازاں میں نے ان کی تیاری کرا دی اور انہیں ایک رسی کی ضرورت بھی باقی نہ رہی جس سے جانور کا پاؤں باندھتے اور اونٹوں کی مہار باندھتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں بے شک۔ تب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اللھم اشھد۔ اللھم اشھد یعنی اے اللہ تو اس پہ گواہ رہ۔ اے اللہ تو اس پہ گواہ رہ۔

٣٦٢٠: عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ

سیدنا حضرت ثمامہ بن حزن قشیری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر میں اس وقت حاضر تھا جب آپ نے اوپر سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

بالله والإسلام هل تعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة وليس بها ماء يستعذب غير بئر رومة فقال من يشتري بئر رومة فيجعل فيها دلوه مع دلاء المسلمين بخير له منها في الجنة فاشتريتها من صلب مالي فجعلت دلوي فيها مع دلاء المسلمين وأنتم اليوم تمنعوني من الشرب منها حتى أشرب من ماء البحر قالوا اللهم نعم قال فأنشدكم بالله والإسلام هل تعلمون أني جهزت جيش العسرة من مالي قالوا اللهم نعم قال فأنشدكم بالله والإسلام هل تعلمون أن المسجد ضاق بأهله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يشتري بقعة آل فلان فيزيدها في المسجد بخير له منها في الجنة فاشتريتها من صلب مالي فزدتها في المسجد وأنتم تمنعوني أن أصلي فيه ركعتين قالوا اللهم نعم قال فأنشدكم بالله والإسلام أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان على ثبير مكة ومعه أبو بكر وعمر وأنا فتحرك الجبل فركضه رسول الله صلى الله عليه وسلم برجله وقال اسكن ثبير فإنما عليك نبي وصديق وشهيدان قالوا اللهم نعم قال

جھانک کر لوگوں کو دیکھا اور فرمایا میں تم سے اللہ اور اسلام کے حق سے پوچھتا ہوں کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں بیر رومہ کے سوا کسی جگہ میٹھا پانی نہ تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کہ بیر رومہ کو کون خریدتا ہے اس طرح کہ خریدنے والا اپنا ڈول مسلمانوں کے ساتھ ڈالے۔ جو شخص ایسا کرے گا اسے جنت میں اس سے بہتر اور افضل ملے گا اس وقت **میں نے بیر رومہ کو اپنے ذاتی مال سے خرید لیا اور بعد ازاں** میں نے اپنا ڈول سب مسلمانوں کے ڈول کے برابر کر دیا (یعنی اپنی ملکیت اور دعویٰ اس ڈول پر باقی نہ رکھا) تم مجھے آج اس کنویں کا پانی پینے سے منع کرتے ہو۔ اور میں سمندر کا کھاری پانی پی رہا ہوں۔ یہ سن کر سب لوگوں نے کہا آپ بجا فرماتے ہیں۔ بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا۔ میں تم سے خدا اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں یاد ہے کہ میں نے تنگی کے زمانہ میں لشکر کی تیاری کرائی تھی۔ اور اپنی گرہ سے مال خرچ کیا تھا۔ سب نے کہا ہاں کرائی تھی۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں خدا اور اسلام کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جب مسجد میں لوگوں کا ہجوم ہو گیا اور نمازیوں کے بیٹھنے کی گنجائش نہیں تھی تو اس وقت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ جو شخص فلاں فلاں لوگوں کی جگہ خریدے اور بعد ازاں اس جگہ کو مسجد میں ملا دے تو خریدنے والے کو اس نیکی کے بدلے میں جنت میں اس سے بہتر جگہ ملے گی۔ میں نے وہ ذاتی مال سے خریدی اور اس زمین کو مسجد میں ملا دیا۔ اب تم اس مسجد میں دو رکعتیں پڑھنے سے مجھے منع کرتے ہو سب نے تصدیق کرتے ہوئے جواب دیا۔ آپ بالکل بجا فرماتے ہیں بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ارشاد فرمایا میں تمہیں اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر

اللہ اکبر شہدوا لی ورب الکعبۃ انی شہید۔

۱۳۴۲ عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن ان عثمان اشرف علیہم حین حصروہ فقال انشد باللہ رجلا سمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم الجبل حین اھتز فرکضہ برجلہ وقال اسکن فانہ لیس علیک الا نبی او صدیق او شہید وانا معہ فانتشد لہ رجال ثم قال انشد باللہ رجلا شہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بیعۃ الرضوان یقول ھذہ ید اللہ وھذہ ید عثمان فانتشد لہ رجال ثم قال انشد باللہ رجلا سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم جیش العسرۃ یقول من ینفق نفقۃ متقبلۃ فجھزت نصف الجیش من مالی فانتشد لہ رجال ثم قال انشد باللہ رجلا سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من یزید فی ھذا المسجد

اس دن کے متعلق دریافت کرتا ہوں کہ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف کے کوہ ثبیر پر تشریف فرما تھے اور آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما اور میں تھا اس وقت پہاڑ حرکت کرنے لگا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے اس پہاڑ کو لات ماری تھی کہ اے کوہ ثبیر ٹھہرو! تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ سب نے تصدیق کرتے ہوئے کہا ہاں! بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہہ کر ان لوگوں سے ارشاد فرمایا میرے متعلق گواہی دو میرے متعلق گواہی دو رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں۔

سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان کے اوپر سے لوگوں پر جھانکا جس دن لوگوں نے آپ کے گھر کو گھیر لیا تھا اور ارشاد فرمایا میں اس شخص سے سوال کرتا ہوں جس شخص نے جبل کے روز کا کلام سنا جو کلام حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ کے ہلنے کے وقت ارشاد فرمایا تھا اور فرمایا تھا اے پہاڑ ٹھہرو کیونکہ تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہیدوں کے سوا کوئی نہیں اور میں اس وقت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں اس شخص سے دریافت کرتا ہوں جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت رضوان کے دن حاضر تھا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے یہ اللہ کا ہاتھ ہے اور یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا۔ سب لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس شخص سے دریافت کرتا ہوں جس شخص نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جیش عسرت کے دن سنا آپ ارشاد فرماتے ایسا شخص کون ہے جو مال مقبول کو اللہ کی راہ میں خرچ

www.sirat-e-mustaqeem.com

بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهُ، مِنْ مَالِي فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُ بِاللَّهِ رَجُلًا شَهِدَ رُومَةَ تُبَاعُ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي فَأَبَحْتُهَا لِابْنِ السَّبِيلِ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ۔

کرے اور میں نے آپ کی یہ خواہش سنتے ہی آدھے لشکر کی تیاری اپنے مال سے کرادی تھی۔ سب لوگوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد پاک کا اقرار کیا۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں اس شخص سے پوچھتا ہوں جس نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ کون ایسا آدمی ہے کہ جو اس مسجد کو جنت کے گھر کے بدلے میں بڑھائے۔ پھر میں نے اس زمین کو اپنے مال کے بدلے میں خرید لیا۔ بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت فرمایا۔ میں اس شخص سے پوچھتا ہوں۔ جو بیر رومہ کے سودے کے وقت حاضر تھا اور میں نے اسے اپنے مال سے خریدا۔ اور مسافروں کے لیے مباح کر دیا تھا حاضرین نے آپ کے اس ارشاد کی بھی من وعن تصدیق کی۔

۳۳۲ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ فِي دَارِهٖ اجْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلَ دَارِهٖ قَالَ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

سیدنا حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بند کیے گئے تو لوگ آپ کے گھر کے چاروں طرف جمع ہو گئے اس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی طرف جھانک کر دیکھا اور حضرت ابو عبدالرحمٰن نے اوپر گزری ہوئی ساری حدیث شریف کو بیان فرمایا۔

نوٹ:۔ سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا گھیراؤ اور بلوہ تاریخ اسلام کا ایک اندوہ ناک اور افسوس ناک واقعہ ہے جسے یہاں ذکر کی ضرورت نہیں۔ مصنف علیہ الرحمۃ اس جگہ حدیث ہذا کو وقف کرنے کے بیان میں لائے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

كِتَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کے بیان میں کتاب

اَلْكَرَاهِيَةُ فِي تَأْخِيرِ الْوَصِيَّةِ

۳۶۴۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔

اس بات کا بیان کہ وصیت میں دیر کرنا مکروہ ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجر و ثواب میں کونسی خیرات و نیکی سب سے افضل اور بڑھ کر ہے! حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے بڑھ کر نیکی یہ ہے کہ تو اس وقت صدقہ کرے کہ تجھے صحت حاصل ہو اور مال کا حرص ہو، محتاجی و فقر کا ڈر اور خدشہ ہو۔ زندگی اور بقا کی امید ہو اور تاخیر نہ کرے یہاں تک جب جان نکلنے لگے تو تو کہے کہ اتنا اتنا فلاں فلاں شخص کو دینا اور وہ فلاں فلاں آدمی ہی کا تھا!

۳۶۴۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مِنَّا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کون سا شخص ایسا ہے جسے اپنے مال سے اپنے وارث اور دوست کا مال زیادہ عزیز ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کے وارث کا مال اسے اپنے مال سے زیادہ عزیز ہو اور پیارا ہو۔ تو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اچھی طرح جان لو کہ تم میں سے ہر شخص اس طرح ہے کہ اسے وارث کا مال اس کے اپنے مال سے زیادہ پیارا اور عزیز ہے۔ اصل بات یہ

www.sirat-e-mustaqeem.com

مَا لَكَ مَا قَدَّمْتَ وَمَالُ وَارِثِكَ مَا أَخَّرْتَ۔

ہے کہ انسان کا اپنا اور حقیقی مال وہ ہے جسے اپنے آگے بھیج دیا یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا) اور وارث کا مال وہ ہے جسے وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔

نوٹ:۔ اس سے معلوم ہوا اور ثابت ہوا کہ جس شخص کو دلوانا منظور ہو اسے اپنے بعد بروقت دلوا دے اور دوسرے شخص کے بھروسا پر چھوڑ کر نہ جائے۔ اسی لیے وصیت میں دیر کرنا اچھی بات نہیں۔ یہ حدیث پاک ایک عظیم اور جلیل القدر نقطہ کا بیان ہے۔

۳۶۴۵ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي وَإِنَّمَا مَالُكَ مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ۔

سیدنا حضرت مطرف نے اپنے والد سے اور ان کے باپ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ۔ یعنی تمہیں بہتات کثرت اور زیادتی کی حرص نے غفلت اور سستی میں رکھا جب تک جا کر تم قبریں دیکھو یہ فرمانے کے بعد یوں ارشاد فرمایا انسان کہتا ہے میرا مال میرا مال ہے اے انسان تیرا مال تو وہ ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر اسے پرانا کر دیا یا اسے خیرات میں دے دیا (اور جو جمع کر کے رکھ دیا وہ تیرا مال نہیں ہے)۔

۳۶۴۶ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ قَالَ أَوْصَى رَجُلٌ بِدَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَسُئِلَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يُعْتِقُ أَوْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ مَثَلُ الَّذِي يُهْدِي بَعْدَ مَا يَشْبَعُ۔

سیدنا حضرت ابو حبیبہ طائی راوی ہیں کہ کسی شخص نے اللہ کی راہ میں کچھ دینار دینے کی وصیت کی اور اس مسئلہ کے متعلق حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آپ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف کو بیان فرمایا کہ آپ کا ارشاد مقدس ہے کہ جو شخص غلام آزاد کرتا ہے یا صدقہ دیتا ہے موت کے وقت اس کی مثال اس طرح ہے جیسے کوئی شخص خوب سیر ہو جانے کے بعد ہدیہ و تحفہ دے۔

نوٹ:۔ جب پیٹ بھر گیا تو اس وقت کسی کو کیا دیا۔ خوبی اور بڑائی کی بات یہ ہے کہ اپنی ضرورت اور حاجت کے وقت دوسرے شخص کو دے۔ اس سے ثابت ہوا کہ انسان کو وفات سے قبل وصیت کر لینی چاہیے۔

۳۶۴۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ أَنْ يَبِيتَ لَيْلَتَيْنِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی مسلمان مرد کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ دو راتیں ایسی حالت میں گزارے کہ وصیت لکھ کر نہ رکھے (ان اشیاء میں

www.sirat-e-mustaqeem.com

إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ۔

جن میں اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ وصیت کرتا۔)

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے جمہور علماء عظام نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ قبل از موت وصیت کر کے رکھنا مستحب ہے اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ جس شخص پر حقوق و فرائض کی ادائیگی وغیرہ زیادہ ہوں اس کے لیے واجب ہے کہ وہ وصیت لکھ کر رکھے تاکہ اس کے بعد جھگڑا نہ ہو۔

۲۶۴۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان مرد کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ دو راتیں ایسی حالت میں گزارے کہ وصیت لکھ کر نہ رکھے (ان اشیاء میں جن میں اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ وصیت کرتا۔)

۲۶۴۹ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ نے نافع سے اور حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رض سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول روایت کیا ہے۔

نوٹ:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک ارشاد پاک تو اگلی حدیث شریف میں ہے اور دوسرا ارشاد پاک ابن منذر کی حدیث پاک میں آیا ہے۔ وہ ارشاد اور قول یہ ہے کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرض الموت میں دریافت کیا گیا کہ آپ کچھ وصیت نہیں فرماتے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے مال و دولت میں جو کچھ کیا ہے وہ خداوند عزوجل کو معلوم ہے۔

۲۶۵۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَمُرُّ عَلَيْهِ ثَلَاثُ لَيَالٍ إِلَّا وَعِنْدَهُ وَصِيَّتُهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ عَلَيَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان آدمی کو یہ بات زیبا نہیں کہ اس پر تین راتیں گزر جائیں اور اس کے پاس وصیت نہ ہو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے جس دن سے یہ بات حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اس دن سے میری وصیت میرے پاس موجود رہتی ہے۔

۲۶۵۱ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ۔

سیدنا حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی مسلمان شخص کو یہ بات زیبا نہیں جس کے پاس ایسی چیز ہو۔ جس میں وصیت کرنے کی حاجت ہو وہ تین راتیں اس طرح گزارے اور اس کے پاس اس چیز کے لیے وصیت نامہ نہ ہو۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

نوٹ:۔ بعض روایات میں دو راتیں اور بعض میں تین ہیں اس سے مراد یہی ہے کہ تھوڑا سا دور گزر جانے تو معاف ہے۔ قلیل اور تھوڑے کی بھی حد تین راتوں تک ہے۔

هَلْ أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟

٣٦٥٢ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفیٰ سے دریافت کیا کیا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ وصیت فرمائی تھی یا نہیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا نہیں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفیٰ سے پوچھا کہ پھر مسلمانوں کے لیے وصیت کیسے فرض ہوئی۔ اس وقت ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب کی وصیت فرمائی۔

نوٹ ۱:۔ حضرت طلحہ بن مطرف کی غرض اور آپ کا مقصد یہ تھا کہ خداوند قدوس نے کلام مجید میں ارشاد فرمایا۔ کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرن الوصیۃ یعنی تمہارے لیے یہ حکم ہے کہ جب تم میں سے کسی شخص کی موت قریب آجائے اگر وہ کچھ مال چھوڑ کر فوت ہو تو ماں باپ اور رشتہ داروں کے لیے وصیت کرے اور یہ دستور و رواج ہے جو پرہیزگاروں کے لیے ضروری ہے۔

نوٹ ۲:۔ کفر کے رسم و رواج کے مطابق مرنے والے شخص کے وارث اولاد کے سوا دوسرے کوئی نہ تھے اور اولاد میں بھی فقط بیٹا قابل ذکر ہے۔ پس اللہ جل شانہ نے صرف اولاد ہی وارث رکھی۔ لیکن یہاں میت کے لیے ضروری ہے کہ وہ زندگی میں ماں باپ اور رشتہ داروں کو مطابق ضرورت اپنے روپیہ دلوا جائے۔ یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا۔ بعد ازاں اللہ رب العزت نے تمام رشتہ داروں اور والدین کا حصہ مقرر فرما دیا اور وصیت فرض نہ رہی۔ (موضح قرآن) حضرت عبداللہ بن اوفیٰ نے یہ سن کر انہیں جواب دیا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال نہ تھا۔ جس کے لیے آپ وصیت فرماتے۔ اس سے ثابت ہوا کہ وصیت کرنے کے لیے کچھ مال ضروری نہیں۔ بلکہ جس امر میں خیر اور بھلائی دیکھے اس کی ہی وصیت کر جائے۔

٣٦٥٣ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَمَا أَوْصَى بِشَيْءٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار اور درہم بکری اور اونٹ کسی چیز کو نہ چھوڑا اور آپ نے کسی چیز کی وصیت نہیں فرمائی۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۶۵۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ نے دینار اور درہم بکری اور اونٹ کسی چیز کو نہ چھوڑا اور نہ آپ نے کسی چیز کی وصیت نہیں فرمائی۔

۳۶۵۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى لَمْ يَذْكُرْ جَعْفَرٌ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا۔

اس حدیث کا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا مگر اتنا زیادہ ہے کہ جعفر نے درہم اور دینار کا ذکر نہیں کیا۔

۳۶۵۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُولُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُولَ فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَشْعُرُ فَإِلَى مَنْ أَوْصَى۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ لوگ کہتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کو وصی کیا۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے وقت آپ کی حالت اس طرح تھی کہ آپ نے پیشاب کرنے کے لیے۔ ایک طشت منگوایا۔ بعد ازاں آپ کی روح مبارک پرواز کر گئی۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے کسی کو وصیت فرمائی ہو۔

۳۶۵۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرِي قَالَتْ وَدَعَا بِالطَّسْتِ

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور آپ کے پاس کوئی اور نہ تھا اور آپ نے کہا کہ اس وقت ایک طشت منگوایا گیا۔

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

تہائی مال میں وصیت کرنے کا بیان

۳۶۵۸ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي

سیدنا حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ میں سخت علیل ہوا حتیٰ کہ میں قریب الموت ہو گیا تھا۔ اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس مال و دولت بہت ہے اور میری ایک بیٹی کے سوا اس کا کوئی وارث نہیں۔ اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں اس

أَنَا أَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ۔

مال سے دو تہائی مال خیرات کر دوں آپ نے ارشاد فرمایا دو تہائی خرچ نہ کرو۔ میں نے عرض کیا آدھا مال آپ نے فرمایا۔ آدھا بھی نہیں۔ میں نے عرض کیا کیا ایک تہائی خیرات کروں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں ایک تہائی اور ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں محتاج چھوڑ جائے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

٣٦٥٩ عَنْ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور ان ایام میں مکہ مکرمہ میں تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ حکم فرمائیں تو میں اپنا سارا مال خیرات کر جاؤں۔ آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا کہ آدھا تو آپ نے فرمایا کہ آدھا مال بھی صدقہ نہ کیجیو۔ میں نے عرض کیا کہ میں اپنے مال کا تہائی حصہ خیرات دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تہائی مال صدقہ کر دو۔ اور تہائی بھی بہت ہے۔ تجھے اپنے وارثوں کو غنی اور بے پروا چھوڑ کر جانا چاہیے اور یہ تمہارے حق میں اس بات سے بہتر ہے کہ وہ تمہارے بعد محتاج رہ جائیں اور لوگوں کے ہاتھ دیکھتے رہیں۔

٣٦٦٠ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللهُ سَعْدَ بْنَ عَفْرَاءَ وَيَرْحَمُ اللهُ سَعْدَ بْنَ عَفْرَاءَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا ابْنَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أُوصِي بِمَالِي

سیدنا حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو تشریف لائے جب وہ مکہ مکرمہ میں تھے اور وہ جس جگہ سے ہجرت کی ہو اس جگہ فوت ہونے کو مکروہ خیال فرماتے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس طرح دعا دی۔ اللہ تعالیٰ سعد بن عفراء رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے۔ اللہ رب العزت سعد بن عفراء رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے گا۔ اور ان کی ایک بیٹی کے سوا کوئی دوسری اولاد نہ تھی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے سارے مال و متاع میں وصیت کر جاتا ہوں؟

كله قال لا قلت النصف قال لا قلت الثلث قال الثلث والثلث كثير انك ان تدع ورثتك اغنياء خير من ان تدعهم عالة يتكففون الناس ما في ايديهم.

آپ نے فرمایا نہیں سارے مال میں وصیت نہ کرو۔ میں نے عرض کیا کیا میں آدھے مال میں وصیت کروں۔ آپ نے فرمایا۔ آدھے مال میں بھی وصیت نہ کرو۔ وہ فرماتے ہیں میں نے خدمت اقدس میں عرض کیا کیا میں تہائی مال میں وصیت کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا تہائی مال میں وصیت کرو کیونکہ تہائی بھی کافی اور بہت ہے۔ بعدازاں آپ نے انہیں نصیحت فرمائی اور بیان فرمایا کہ اگر تم نے اپنے وارثوں کو غنی اور مالدار چھوڑ دیا تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں دوسرے لوگوں کا محتاج چھوڑ جاؤ۔

٣٦٦١ عن سعد بن ابراهيم قال حدثني بعض آل سعد قال مرض سعد فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اوصي بمالي كله قال لا وساق الحديث.

سیدنا حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھ سے سعد کی آل میں سے ایک شخص نے یہ حدیث پاک اس طرح بیان فرمائی کہ سعدؓ علیل ہوئے اور ان کی عیادت کے لیے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضرت سعد نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں چاہتا ہوں کہ سارا مال خیرات کر دوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا سارے مال کو خیرات نہ کرو اور راوی نے تمام حدیث پاک بیان فرمائی۔

٣٦٦٢ عن عامر بن سعد عن ابيه انه اشتكى بمكة فجاءه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فلما رآه سعد بكى وقال يا رسول الله اموت بالارض التي هاجرت منها قال لا ان شاء الله وقال يا رسول الله اوصي بمالي كله في سبيل الله قال لا قال يعني بثلثيه قال لا قال فنصفه قال لا قال فثلثه قال رسول الله صلى الله عليه

سیدنا حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ مکہ مکرمہ میں علیل ہوئے اور بعدازاں ان کے پاس حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو روتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسی جگہ فوت ہو رہا ہوں۔ جہاں سے میں نے ہجرت کی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا ان شاء اللہ العزیز ایسا نہ ہوگا۔ اور حضرت سعدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میرا سب مال اللہ رب العزت کی راہ میں خیرات کیا جائے۔ آپ نے فرمایا تم سارے مال کی وصیت نہ کرو۔ پھر عرض کیا۔ اس مال کا دو تہائی۔ آپ نے فرمایا نہیں دو تہائی بھی صدقہ نہ کرو پھر آپ نے دریافت

www.sirat-e-mustaqeem.com

وَسَلَّمَ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَتْرُكَ بَنِيْكَ اَغْنِيَآءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ۔

فرمایا اس مال کا آدھا حصہ آپ نے فرمایا آدھا بھی نہیں۔ پھر میں نے عرض کیا اس مال کا تہائی حصہ آپ نے فرمایا۔ تہائی مال میں وصیت کرو۔ کیونکہ تہائی مال بھی بہت ہے۔ پھر آپ نے انہیں ارشاد فرمایا۔ آپ کے وارث آپ کے پیچھے امیر اور آسودہ حال رہیں یہ بات اچھی ہے اس سے کہ وہ لوگوں کے محتاج اور دست نگر رہیں۔

٣٦٦٣ عَنْ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِيْ فَقَالَ اَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِيْ كُلِّهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ هُمْ اَغْنِيَآءُ قَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُ وَاَقُوْلُ حَتّٰى قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بیماری کے ایام میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تم نے کچھ وصیت کی ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں کی ہے۔ آپ نے پوچھا کتنی میں نے عرض کیا۔ میرا سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ آپ نے دریافت فرمایا تم نے اپنی اولاد کے لیے کوئی مال نہ رکھا میں نے عرض کیا میری اولاد امیر ہے محتاج نہیں۔ آپ نے فرمایا دسویں حصہ میں وصیت کرو اسی طرح قیل وقال رہی۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کرو اور تہائی مال بہت ہے یا بڑا حصہ ہے راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کثیرٌ یا کبیرٌ ارشاد فرمایا۔

٣٦٦٤ عَنْ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِيْ فَقَالَ اَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِيْ كُلِّهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ هُمْ اَغْنِيَآءُ قَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُ وَاَقُوْلُ حَتّٰى قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بیماری کے ایام میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تم نے کچھ وصیت کی ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں کی ہے۔ آپ نے پوچھا کتنی میں نے عرض کیا۔ میرا سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ تم نے اپنی اولاد کے لیے کوئی مال نہ رکھا میں نے عرض کیا میری اولاد امیر ہے محتاج نہیں۔ آپ نے فرمایا دسویں حصہ میں وصیت کرو اسی طرح قیل وقال رہی۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کرو اور تہائی مال بہت ہے یا بڑا حصہ ہے راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کثیرٌ یا کبیرٌ ارشاد فرمایا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

٣٦٦٥ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِي فَقَالَ أَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ هُمْ أَغْنِيَاءُ قَالَ أَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زَالَ يَقُولُ وَأَقُولُ حَتَّى قَالَ أَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بیماری کے ایام میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تم نے کچھ وصیت کی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں کی ہے۔ آپ نے پوچھا کتنی؟ میں نے عرض کیا میرا سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ تم نے اپنی اولاد کے لیے کوئی مال نہ رکھا؟ میں نے عرض کیا میری اولاد امیر ہے محتاج نہیں۔ آپ نے فرمایا دسویں حصہ میں وصیت کر دو اسی طرح قیل وقال رہی۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کرو اور تہائی مال بہت ہے یا بڑا حصہ ہے راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کثیرًا یا کبیرًا ارشاد فرمایا۔

٣٦٦٦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرُّبُعِ لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ اگر لوگ چوتھائی حصہ تک وصیت میں کم کریں تو یہ انتہائی مناسب ہے کیونکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ثلث میں وصیت کیجیے اور ثلث بہت ہے یا بڑا حصہ ہے (راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کثیر یا کبیر فرمایا)

نوٹ: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ثلث یعنی تہائی کو کثیر فرمایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر مال کے چوتھائی حصہ میں بھی وصیت کی جائے تو بھی جائز بلکہ بہتر ہے۔

٣٦٦٧ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ أَنَّهُ لَيْسَ لِي وَلَدٌ إِلَّا ابْنَةٌ وَاحِدَةٌ فَأُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ فَأُوصِي بِنِصْفِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ فَأُوصِي بِثُلُثِهِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ۔

سیدنا حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے جب کہ آپ علیل تھے۔ حضرت سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری صرف ایک لڑکی ہی ہے اور کوئی اولاد نہیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے سارے مال میں وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا اپنے سارے مال میں وصیت نہ کیجیو آپ نے فرمایا آدھے مال میں آپ نے فرمایا۔ آدھے مال میں آپ نے فرمایا آدھے مال میں بھی نہیں۔ انہوں نے عرض کیا تہائی مال میں وصیت کرنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کیجیے اور تہائی مال بہت اور کافی ہوتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

٣٦٦٨- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَاهُ اُسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَ جِدَادُ النَّخْلِ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي اُسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ قَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوْا إِلَيْهِ كَأَنَّمَا أُغْرُوْا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأٰى مَا يَصْنَعُوْنَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى أَدَّى اللّٰهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَأَنَا رَاضٍ أَنْ يُؤَدِّيَ اللّٰهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کے والد غزوۂ احد کے دن شہید ہوئے اور آپ نے اپنے ورثاء میں چھ لڑکیاں چھوڑیں اور ان پر اپنا قرض بھی چھوڑ گئے۔ جب کھجوریں کاٹنے کا وقت آیا تو میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کیا آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد گرامی غزوہ احد کے دن شہید ہوئے اور ان کے ذمے بہت سا قرض ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو قرض خواہ دیکھیں آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تم جاؤ اور ہر قسم کی کھجوروں کا ڈھیر علیحدہ علیحدہ لگاؤ۔ بعد ازاں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کیا۔ بعد ازاں میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لایا۔ جب ان لوگوں نے آپ کو اس وقت دیکھا تو وہ اور زیادہ دلیر ہوئے اور مجھ پر مطالبہ کرنے میں تشدد کرنے لگے۔ جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ حالت دیکھی تو آپ نے سب سے بڑے ڈھیر کے ارد گرد تین مرتبہ چکر لگائے اور پھر اس پر تشریف فرما ہو گئے اور مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنے قرض خواہوں کو آپ کی خدمت اقدس میں حاضر کروں۔ جب وہ سب لوگ حاضر خدمت ہو چکے تو آپ تول تول کر ان لوگوں کو عطا فرمانے لگے۔ آپ نے یہاں تک عطا اور بخشش فرمائی کہ اللہ رب العزت نے میرے والد پر قرض کو ختم فرما دیا۔ اور اتنی برکت ہوئی گویا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی۔ اور میں دل ہی دل میں اس بات پر راضی تھا کہ کسی طرح میرے والد کا قرض ادا ہو جائے تو اچھا ہے۔

نوٹ:- مؤلف علیہ الرحمۃ یہاں حدیث ہذا کو اس غرض سے لائے ہیں کہ وصیت اور میراث قرض ادا کرنے کے بعد ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

بَابُ قَضَاءِ الدَّيْنِ قَبْلَ الْمِيْرَاثِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ الْأَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ بِخَبَرِ جَابِرٍ فِيْهِ

میراث پر قرض ادا کرنا مقدم ہے

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کرنے والوں نے جو اس حدیث کے الفاظ میں اختلاف کیا ہے اس باب میں اس بات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

۳۶۶۹ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ دُوْنَ سِنِيْنَ فَانْطَلِقْ مَعِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِكَيْ لَا يَفْحَشَ عَلَيَّ الْغُرَّامُ فَأَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُوْرُ بَيْدَرًا بَيْدَرًا فَسَلَّمَ حَوْلَهُ وَدَعَا لَهُ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا الْغُرَمَاءَ فَأَوْفَاهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَخَذُوْا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ کے والد گرامی کا انتقال ہوا اور لوگوں کا قرض آپ کے ذمے واجب الادا تھا حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میرا والد فوت ہو گیا اور اس پر لوگوں کا قرض ہے اور وہ کھجوروں کے باغ کی آمدنی کے سوا کچھ چھوڑ کر نہیں گیا اور آمدنی بھی اتنی نہیں کہ اس سے کئی برس میں بھی قرض ادا کیا جا سکے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے ساتھ تشریف لے چلیئے۔ تاکہ قرض خواہ مجھ پر کسی زبان درازی نہ کریں۔ یہ سن کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ ہر ایک ڈھیر پر دورہ فرمانے لگے۔ اور ہر ایک کے گرد سلام فرمایا۔ بعد ازاں آپ اس کے اوپر تشریف فرما ہو گئے۔ اور آپ نے قرض خواہوں کو بلا کر عطا فرمانا شروع فرمایا۔ ان کا قرض پورا فرما دیا۔ اور اتنا ڈھیر باقی رہ گیا جتنا وہ لے گئے۔

نوٹ: حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک سے اس ڈھیر میں کچھ کمی نہ ہوئی۔ بلکہ یہ جتنا تھا آپ کے قدم مبارک کی برکت سے اتنا ہی رہا۔ اور یہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳٦۷۰- عَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ قَالَ وَ تَرَكَ دَيْنًا فَاسْتَشْفَعْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى غُرَمَائِهٖ اَنْ يَّضَعُوْا مِنْ دَيْنِهٖ شَيْئًا فَطَلَبَ اِلَيْهِمْ فَاَبَوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ وَصَنِّفْ تَمْرَكَ اَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلٰى حِدَةٍ وَعِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلٰى حِدَةٍ وَ اَصْنَافَهٗ ثُمَّ ابْعَثْ اِلَيَّ قَالَ فَفَعَلْتُ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فِيْ اَعْلَاهُ اَوْ فِيْ اَوْسَطِهٖ ثُمَّ قَالَ كِلْ لِلْقَوْمِ قَالَ فَكِلْتُ لَهُمْ حَتّٰى اَوْفَيْتُهُمْ ثُمَّ بَقِيَ تَمْرِيْ كَاَنْ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام نے وفات پائی اور آپ پر لوگوں کا قرض باقی رہا۔ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تاکہ لوگوں سے کہہ کر قرض میں کچھ تخفیف کرا دیں۔ جب آپ نے انہیں یہ ارشاد فرمایا کہ تم اس بات کی طرف آؤ یعنی کم کرو تو ان لوگوں نے انکار کر دیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے جابر آپ جائیں اور ہر قسم کی کھجوروں کو الگ الگ کر دیں یعنی عجوہ کو جدا رکھیں (عجوہ کھجور کی ایک قسم ہے) اور عذق بن زید کو علیحدہ کیجئے۔ اس طرح دوسری تمام قسموں کو علیحدہ کیجئے اور یہ کام ختم کرتے ہی میرے پاس آدمی بھیجو حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کیا۔ بعدازاں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ سب سے اونچے ڈھیر پر تشریف فرما ہوئے یا اوسط پر اور بیٹھ جانے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں کو تول کر دیجئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں کو ناپ ناپ کر دینے لگا۔ یہاں تک کہ میں نے ان کا قرض پورا کر دیا۔ جو کچھ باقی رہ گیا تھا گویا کہ اس میں کچھ بھی کم نہیں ہوا۔

۳٦۷۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ لِيَهُوْدِيٍّ عَلٰى اَبِيْ تَمْرٌ فَقُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَ تَرَكَ حَدِيْقَتَيْنِ وَ تَمْرُ الْيَهُوْدِيِّ يَسْتَوْعِبُ مَا فِي الْحَدِيْقَتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ الْعَامَ نِصْفَهٗ وَ تُؤَخِّرَ نِصْفَهٗ فَاَبَى الْيَهُوْدِيُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ الْجِدَادَ فَاٰذِنِّيْ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد نے ایک یہودی سے کھجوریں قرض میں لی اور ان کا قرض ادا نہیں ہوا تھا۔ آپ غزوہ احد میں شہید ہو گئے جب آپ فوت ہو گئے تو ان کے دو باغ باقی رہ گئے اور دونوں باغوں کی آمدنی یہودی کی کھجوروں سے زیادہ نہ تھی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے ارشاد فرمایا کیا تم اس قدر مہلت دے سکتے ہو کہ آدھا قرض اس سال اور آدھا قرض دوسرے سال یہودی نے انکار کیا۔ آپ نے حضرت جابرؓ سے پوچھا کیا آپ

www.sirat-e-mustaqeem.com

فَأَذِنْتُهُ فَجَاءَ هُوَ وَ أَبُوبَكْرٍ فَجَعَلَ يَجُدُّ وَ يُكَالُ مِنْ أَسْفَلِ النَّخْلِ وَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوا بِالْبَرَكَةِ حَتَّى وَفَيْنَاهُ جَمِيعَ حَقِّهِ مِنْ أَصْغَرِ الْحَدِيقَتَيْنِ فِيمَا يَحْسِبُ عَمَّارٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ بِرُطَبٍ وَ مَاءٍ فَأَكَلُوا وَ شَرِبُوا ثُمَّ قَالَ هَذَا مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ۔

کھجوریں کاٹنے کے وقت مجھے مطلع کر سکتے ہیں۔ میں نے کٹائی کے وقت عرض کیا۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ناپ تول کر کھجور کے نیچے سے عطا فرمانا شروع کیا۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم برکت ہونے کے لیے دعا فرما رہے تھے۔ یہاں تک کہ اس کا سارا حق ہماری طرف سے سب چھوٹے باغ میں سے پورا کر دیا گیا اور بڑا باغ سالم بچ رہا یہ برکت تھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعد ازاں میں نے ان کی خدمت اقدس میں تازہ کھجوریں اور پینے کا پانی پیش کیا۔ جب سب کھا پی چکے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ وہ نعمت ہے جس کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا۔

٣٦٤٢- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تُوُفِّيَ أَبِي وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا الثَّمَرَةَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا فِيهِ وَفَاءً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ إِذَا جَدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ فَآذِنِّي فَلَمَّا جَدَدْتُهُ وَ وَضَعْتُهُ فِي الْمِرْبَدِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَ مَعَهُ أَبُوبَكْرٍ وَ عُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَ دَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ غُرَمَاءَكَ فَأَوْفِهِمْ قَالَ فَمَا تَرَكْتُ أَحَدًا لَهُ عَلَى أَبِي دَيْنٌ إِلَّا قَضَيْتُهُ وَ فَضَلَ لِي ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَضَحِكَ وَ قَالَ ائْتِ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد کا انتقال ہوا اور ان پر لوگوں کا قرض تھا۔ میں نے اپنے باپ کے قرض خواہوں کو بلا کر کھجوریں دکھلائیں اور ان سے کہا اس قرض کے بدلے یہ کھجوریں لے لیں انہوں نے انکار کر دیا۔ کیونکہ انہیں وہ مقدار تھوڑی نظر آئی حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے یہ بات آپ کی خدمت اقدس میں عرض کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب تم کھجوریں توڑ لو اور انہیں مربد میں جمع کر لو تو اس وقت مجھے مطلع کر دینا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے کھجوریں جھاڑیں اور انہیں زمین میں جمع کیا تو میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور سیدنا حضرت ابوبکر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما آپ کے ہمراہ تھے۔ وہ تشریف لا کر اس پر براجمان ہو گئے۔ اور برکت کی دعا فرمائی۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا۔ اپنے قرض خواہوں کو بلا لیجئے اور اس میں سے انہیں دیجئے۔ حضرت

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبِرْهُمَا ذٰلِكَ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُمَا فَقَالَا قَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنَّهُ سَيَكُونُ ذٰلِكَ۔

جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس جس شخص کا قرض میرے ذمے باقی تھا میں نے سب کا قرض ادا کر دیا اور کسی کو باقی نہ رکھا اور میرے پاس تیرہ وسق باقی بچ رہے ۔ میں نے اس بات کا تذکرہ حضور سرورِ عالم صلی علیہ وسلم کی خدمت میں کیا آپ یہ بات سن کر ہنسے اور ارشاد فرمایا ۔ جائیے اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بھی جا بتایئے۔ پھر میں ان کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ان آپ حضرات کو اس امر کی اطلاع کی ۔ دونوں نے ارشاد فرمایا جو کچھ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا ہمیں معلوم ہو گیا تھا کہ اس کا نتیجہ یہی ہونے والا ہے

نوٹ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث پاک میں اختلاف لفظی اختلاف ہے ۔

بَابُ إِبْطَالِ الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ

وارث کے لیے وصیت کرنا باطل اور ناجائز ہے

۳۶۴۳ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ۔

سیدنا حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت نے ہر حقدار کو اس کا حق عنایت فرمایا ہے اور وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ۔

نوٹ: یعنی اس مال میں اللہ رب العزت نے وارث کے حق کو مقرر فرمایا ۔ لہٰذا وصیت کر کے مزید دلانا اچھا نہیں کیونکہ اس طرح دوسروں کی حق تلفی ہوتی ہے ۔

۳۶۴۴ عَنْ ابْنِ خَارِجَةَ أَنَّهُ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَإِنَّهَا لَتَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَإِنَّ لُعَابَهَا لَيَسِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَسَمَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ قِسْمَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ فَلَا يَجُوزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ۔

سیدنا حضرت ابن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ لوگوں کو اپنی سواری پر خطبہ فرما رہے تھے اور وہ سواری جگالی کر رہی تھی ۔ اور اس کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی ۔ پھر آپ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کا حق تقسیم فرما دیا ہے ۔ جو کچھ حصہ تھا ۔ اس کا میراث میں اب جائز نہیں کہ کوئی شخص وارث کے لیے وصیت کرے ۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

٣٦٧٥ عَنِ ابْنِ خَارِجَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ اسْمُهٗ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ.

حضرت ابن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے ہر حقدار کا حصہ مقرر کر دیا۔ کسی وارث کے لیے وصیت کی اجازت نہیں۔

بَابُ اِذَا اَوْصٰى لِعَشِيْرَتِهِ الْاَقْرَبِيْنَ

جب کوئی شخص اپنے قریبی رشتہ داروں کو وصیت کرے تو کس طرح کرے

٣٦٧٦ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَ خَصَّ فَقَالَ يَا بَنِیْ كَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ يَا بَنِیْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ يَا بَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ وَ يَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ وَ يَا بَنِیْ هَاشِمٍ وَ يَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ وَ يَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِیْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ اِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں تو اس وقت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو بلایا اور آپ کے بلانے سے سب لوگ جمع ہو گئے آپ نے پہلے عام لوگوں کو ڈرایا اور بعد ازاں اپنے خاص تعلق والوں کو ڈرایا اور ارشاد فرمایا اے کعب بن لوی کی اولاد والو اے عبد شمس کے رشتے والو اے بنو عبد مناف کے قبیلے والو اے ہاشمی لوگو اے عبد المطلب کے بیٹو تم سب اپنے آپ کو دوزخ کی آگ میں سے نکالو پھر خصوصاً اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا۔ اے فاطمہ اپنے آپ کو آگ کے عذاب سے بچاؤ میں تمہیں عذاب الٰہی سے بچانے کا مالک نہیں۔ البتہ ناطے کی وجہ سے جو تمہارا حق ہے میں اسے تر و تازہ کروں گا۔

٣٦٧٧ عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ

سیدنا حضرت موسٰی بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عبد مناف کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانوں کو اپنے رب سے

www.sirat-e-mustaqeem.com

مِنْ رَبِّكُمْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَلٰكِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ رَحِمٌ أَنَا أَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا۔

٣٦٧٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا۔

٣٦٧٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَنِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ

میں اللہ سے تمہیں چھڑانے کا مالک نہیں اور اے بنو عبدالمطلب تم اپنی جانوں کو اپنے رب سے بچالو میں اللہ سے تمہیں چھڑانے کا مالک نہیں۔ لیکن مجھ میں اور تم میں ایک رشتہ داری کا واسطہ ہے اور میں اسے تروتازگی سے ملاؤں گا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیے تو آپ نے حکم کے مطابق اس کی تعمیل فرمائی اور لوگوں کو ارشاد فرمایا اے قریش کی جماعت والو تم اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے بچاؤ میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔ اے بنو عبدالمطلب! میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔

اے عباس بن عبدالمطلب! میں تمہیں کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔

اے صفیہ! اللہ تعالیٰ کے رسول کی پھوپھی! میں تمہیں کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔

اے محمد مصطفےٰ کی بیٹی فاطمہ! تم مجھ سے جو چاہو مانگ لو میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیے تو آپ نے حکم کے مطابق اس کی تعمیل فرمائی اور لوگوں کو ارشاد فرمایا۔ اے قریش کی جماعت والو تم اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے بچاؤ۔ میں اللہ تعالیٰ سے تمہیں کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔

اے بنو عبد المطلب! میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔ اے عباس بن عبد المطلب! میں تمہیں کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔ اے صفیہ! اللہ تعالیٰ کے رسول کی پھوپھی! میں تمہیں کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔ اے محمد مصطفےٰ کی بیٹی فاطمہ! تم مجھ سے جو مانگ لو میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔

٣٦٨٠ عَنْ عَائِشَةَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ۔

ترجمہ اوپر گزر چکا ہے لیکن اس روایت میں من مالی کا لفظ زیادہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ میرے مال میں سے تم جو کچھ طلب کرو میں دے سکتا ہوں۔

نوٹ:۔ رشتہ داروں کے لیے وصیت کرنے کا باب ختم ہوا اور اس سے معلوم ہوا کہ رشتہ داروں کے لیے وصیت یہ ہے کہ انہیں اللہ کے عذاب سے ڈرایا جائے۔

إِذَا مَاتَ الْفُجَاءَةَ هَلْ يُسْتَحَبُّ لِأَهْلِهِ أَنْ يَتَصَدَّقُوا عَنْهُ

اگر کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس کے وارثوں کو اس کی طرف سے صدقہ کرنا مستحب ہے یا نہیں اس باب میں اس کا بیان ہے

٣٦٨١ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَإِنَّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَتَصَدَّقَ عَنْهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا مجھے معلوم ہے کہ اگر وہ گفتگو کر سکتیں تو البتہ خیرات کرتیں تو کیا میں اپنی والدہ کی طرف سے خیرات اور صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر اس نے اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کیا۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۶۸۲ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ وَحَضَرَتْ أُمَّهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِينَةِ فَقِيلَ لَهَا أَوْصِي فَقَالَتْ فِيمَ أُوصِي الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ سَعْدٌ فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدٌ ذُكِرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَقَالَ سَعْدٌ حَائِطُ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا لِحَائِطٍ سَمَّاهُ

سیدنا حضرت سعید بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے والد عمرو سے سنا آپ نے اپنے دادا سعید بن سعد سے سنا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی جنگ میں نکلے اور آپ کی والدہ مدینہ منورہ میں تھیں وہ فوت ہونے لگیں۔ کسی نے عرض کیا کچھ وصیت فرمالیجیے۔ آپ نے فرمایا میں سعد کے مال میں کیا وصیت کروں۔ وہ وفات پا چکی تھیں۔ جب حضرت سعد تشریف لائے تو لوگوں نے حضرت سعدؓ کے روبرو یہ ذکر کیا تو آپ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا اگر میں اپنی والدہ کی طرف سے کچھ صدقہ کروں تو کیا انہیں کچھ نفع پہنچے گا یا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں پہنچے گا۔ اس وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کھجور کے باغ کا نام لے کر فرمایا کہ میں نے اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کر دیا۔

فَضْلُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی طرف سے صدقہ کرنے کی فضیلت

۳۶۸۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ وَوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے ہاں مگر تین چیزوں کا فائدہ جاری رہتا ہے۔ اول صدقہ جاریہ دوسرا وہ علم جس کے سبب سے دوسرے لوگوں کو نفع پہنچا تیسرے نیک اولاد جو اپنے والد کے لیے دعا کرے۔

نوٹ:۔ صدقہ جاریہ جیسے مسجد اور تالاب، مسافر خانہ وغیرہ جس کا ثواب آدمی کو ہمیشہ پہنچتا رہتا ہے۔

۳۶۸۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میرا باپ مرگیا ہے اور مال بھی چھوڑ گیا ہے لیکن وصیت نہیں کر گیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو اس کے لیے صدقہ کفارہ اور سبب نجات ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا ہاں ہو سکتا ہے۔

۳۶۸۵ عَنِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي أَوْصَتْ أَنْ تُعْتَقَ عَنْهَا رَقَبَةٌ وَإِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً نُوبِيَّةً أَفَيُجْزِئُ عَنِّي

سیدنا حضرت شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میری والدہ نے ایک غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی اور میرے پاس ملک حبش کی ایک لونڈی ہے۔ کیا اگر میں اس لونڈی کو

www.sirat-e-mustaqeem.com

أَنْ أُعْتِقَهَا عَنْهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَبُّكِ قَالَتِ اللَّهُ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ فَأَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ۔

اس کی طرف سے آزاد کروں تو یہ میرے لیے جائز ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس لونڈی کو میرے پاس لے کر آئیں بعد ازاں میں اس لونڈی کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گیا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا۔ تیرا رب کون ہے۔ اس نے عرض کیا میرا رب اللہ ہے۔ پھر آپ نے اس سے دریافت فرمایا میں کون ہوں۔ اس نے عرض کیا آپ اللہ جل شانہ کے رسول ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس کو آزاد کر دو کیونکہ یہ ایمان والی ہے۔

نوٹ :۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ جو شخص اللہ رب العزت کو اپنا رب اور پیدا کرنے والا اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دے وہ شخص مسلمان ہے بشرطیکہ وہ دوسرے ارکان اسلام کا انکار نہ کرے اور جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کے ساتھ رعایت کرے۔

۳۶۸۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تُوصِ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور وہ کچھ وصیت کر کے نہیں گئیں کیا میں اس کی طرف سے خیرات اور صدقہ کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں صدقہ کر۔

۳۶۸۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّهُ تُوُفِّيَتْ أَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا فَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہے کیا اگر اس کی طرف سے کچھ صدقہ دیا جائے تو اسے اس خیرات کا فائدہ ہو گا آپ نے ارشاد فرمایا ہاں ہو گا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ایک باغ ہے وہ باغ میں نے اس کی طرف سے صدقہ کیا اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس پر گواہ رہیں۔

۳۶۸۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ أَفَيُجْزِئُ عَنْهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ان کے ذمے ایک نذر ہے کیا میں ان کی طرف سے غلام آزاد کر سکتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ أَعْتِقْ عَنْ أُمِّكِ

انہی کی طرف سے غلام آزاد کیجیے۔

نوٹ: یعنی اس نے ایک غلام آزاد کرنے کی نذر مانی تھی اس لیے حضور ؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی طرف سے غلام آزاد کرو۔

٣٦٨٩ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا مسئلہ پوچھا جو آپ کی والدہ کے ذمہ تھی اور وہ ادائیگی سے قبل فوت ہو چکی تھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے اپنی ماں کی طرف سے ادا کرو۔

٣٦٩٠ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا مسئلہ پوچھا جو آپ کی والدہ کے ذمہ تھی اور وہ ادائیگی سے قبل فوت ہو چکی تھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے اپنی ماں کی طرف سے ادا کرو۔

٣٦٩١ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا مسئلہ پوچھا جو آپ کی والدہ کے ذمہ تھی اور وہ اس کی ادائیگی سے قبل فوت ہو چکی تھیں آپ نے ارشاد فرمایا اسے اپنی ماں کی طرف سے ادا کرو۔

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى سُفْيَانَ

سفیان پر واقع ہونے والے اختلاف کا بیان

٣٦٩٢ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کے متعلق فتویٰ دریافت فرمایا اور وہ نذر حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ ماجدہ کے ذمہ تھی اور وہ اس نذر کو ادا کرنے سے قبل وفات پا چکی تھیں (جب حضرت سعد نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کا تذکرہ فرمایا) تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس نذر کو اپنی والدہ کی طرف سے ادا کرو۔

٣٦٩٣ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدٍ أَنَّهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

www.sirat-e-mustaqeem.com

قَالَ مَاتَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَهُ عَنْهَا۔

کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ میری والدہ کا انتقال ہوگیا اور ان کے ذمے نذر تھی۔ میں نے اس کے متعلق حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ تم اس نذر کو اپنی والدہ ماجدہ کی طرف سے ادا کرو۔

۳۶۹۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ قَالَ اقْضِهِ عَنْهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میری والدہ کا انتقال ہوگیا اور ان کے ذمے نذر تھی جو اس نے ادا نہیں کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس نذر کو اپنی والدہ ماجدہ کی طرف سے ادا کرو۔

۳۶۹۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ وَلَمْ تَقْضِهِ قَالَ اقْضِهِ عَنْهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہیں اور ان کے ذمے نذر باقی رہ گئی ہے جسے وہ ادا کر کے نہیں گئیں آپ نے فرمایا کہ تم نذر کو انکی طرف سے ادا کرو۔

۳۶۹۶ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ۔

سیدنا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہیں کیا میں اس کی طرف سے کچھ خیرات کروں۔ آپ نے فرمایا ہاں کرو میں نے عرض کیا کون سے صدقے کا ثواب سب سے زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پانی پلانے کا ثواب سب سے بڑھ کر ہے۔

۳۶۹۷ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ۔

سیدنا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا صدقہ افضل ہے آپ نے ارشاد فرمایا پانی پلانا۔

نوٹ: یعنی جس جگہ پانی کی شدید ضرورت ہو وہاں تالاب بنوانا یا نہر لانا یا کنواں کھودنا دوسرے صدقات سے ثواب میں افضل اور بڑھ کر ہے کیونکہ پانی سے سب کی زندگی ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.com

۳۶۹۸ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ فَتِلْكَ سِقَايَةُ سَعْدٍ بِالْمَدِينَةِ۔

سیدنا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری والدہ فوت ہو گئی ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے کچھ خیرات اور صدقہ کروں۔ آپ نے فرمایا ہاں کیجئے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا۔ تو آپ کے لحاظ سے کونسا صدقہ افضل ہے۔ آپ نے فرمایا پانی پلانا۔ تو ابھی تک مدینہ منورہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہی کی سبیل ہے۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْوِلَايَةِ عَلٰى مَالِ الْيَتِيْمِ

یتیم کے مال کا والی ہونے کی ممانعت کے بیان میں

۳۶۹۹ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ عَلَى مَالِ يَتِيمٍ۔

سیدنا حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا اے ابوذر میں آپ کو ضعیف دیکھتا ہوں اور میں تمہارے لیے وہ چاہتا ہوں جو اپنے نفس کے لیے چاہتا ہوں کبھی بھی دو اشخاص پر سرداری نہ کرنا اور یتیم کے مال کا والی نہ ہونا۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ مال یتیم کی سرداری اور امامت سے پرہیز کرنا چاہیئے خصوصاً ایسا شخص جو اس اہم کام کو نبھانے کی طاقت نہ رکھے۔

مَا لِلْوَصِيِّ مِنْ مَالِ الْيَتِيْمِ إِذَا قَامَ عَلَيْهِ

کیا یتیم کے مال سے وصی کو بھی کچھ مل سکتا ہے؟ جب کہ وہ اس مال پر مقرر ہو

۳۷۰۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ قَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں فقیر ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں۔ اور میرے پاس یتیم بھی ہے۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا کہ تم مال یتیم میں سے کھا لیا کرو۔ لیکن اسراف

غَیْرَ مُسْرِفٍ وَّلَا مُبَادِرٍ وَّلَا مُتَأَثِّلٍ

٣٧٠١ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ وَاِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا الآيَة قَالَ اجْتَنَبَ النَّاسُ مَالَ الْيَتِيْمِ وَطَعَامَهٗ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ اِلٰى قَوْلِهٖ لَاَعْنَتَكُمْ۔

اور فضول خرچی نہ کرنا ناحق نہ کھانا اور اپنے لیے مال جمع نہ کرنا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس وقت یہ آیت شریفہ نازل ہوئی ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن ان الذین یاکلون اموال الیتمٰی ظلما الخ (اور یتیم کے مال کے نزدیک تک بھی نہ بھٹکو سوائے بہتر اور احسن طریقہ سے اور جو لوگ یتیموں کے مال ناحق کھاتے ہیں وہ فقط اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھرتے ہیں) ان آیات کو سن کر لوگ ڈر گئے اور مال یتیم سے کنارہ پرہیز کرنے لگے اور یتیم کے کھانے سے بھی خذر کرنے لگے لیکن مسلمانوں پر یہ پرہیز مشکل اور کٹھن ہو گئی۔ آخر کار لوگوں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس امر کی شکایت کر دی بعد ازاں اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرمائی ویسئلونک عن الیتمٰی قل اصلاح لھم خیر اللہ تعالیٰ کے قول لاعنتکم تک یعنی لوگ یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ آپ ان کو ارشاد فرما دیجئے کہ ان کی اصلاح بہتر ہے۔ اگر تم ان کا خرچ ملا کر رکھو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ خرابی کرنے والے اور اصلاح کرنے والے کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو وہ تمہیں مشکل میں ڈال دیتا۔ اللہ رب العزت زبردست تدبیر والا ہے:

نوٹ: یتیم کے مال کے قریب تک نہ جاؤ ہاں مگر جس طریقے سے بہتر ہو۔ یعنی اس مال کو سنوارنے تو اس میں کوئی مضائقہ اور حرج نہیں۔

۲۔ یتیموں کے حق اور ان کے مال کے بارے میں پہلے تنبیہ نازل ہوئی کہ جس شخص نے ان کا مال کھایا اس نے اپنے پیٹ میں آگ بھری اور جو لوگ یتیموں کو رکھنے والے تھے وہ ان کے مال اور خرچ کھانے پینے کا سامان وغیرہ الگ رکھنے لگے کہ ہمارے خرچ میں کوئی چیز نہ آئے۔ بعد ازاں جب یہ مشکل درپیش ہوئی کہ ایک چیز یتیم کے لیے تیار کی گئی اور اس کے کام میں نہ آئی تو گر یا ضائع ہو گئی۔ اس حکم کے پیش نظر یہ حکم ہوا کہ ان کا خرچ ملا کر رکھو تو کوئی مضائقہ اور حرج نہیں۔ تاکہ ایک وقت میں ان کی چیز خود استعمال کرے تو

www.sirat-e-mustaqeem.com

دوسرے وقت اپنی چیز ان کے کام میں لائے لیکن اس میں بھی اصلاح کی نیت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نیتوں کو دیکھتا ہے (موضح قرآن)

۳۷۰۲- عن ابن عباس في قوله إن الذين يأكلون أموال اليتامى ظلما قال كان يكون في حجر الرجل اليتيم فيعزل له طعامه وشرابه وآنيته فشق ذلك على المسلمين فأنزل الله عز وجل وإن تخالطوهم فإخوانكم في الدين فأحل لهم خلطتهم-

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت پاک کے شان نزول اور بیان میں مروی ہے- إن الذين يأكلون أموال اليتامى ظلما یعنی جو لوگ یتیموں کے مال ظلم سے کھاتے ہیں الخ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت شریفہ کے نازل ہونے کے بعد جس شخص کی پرورش و کفالت میں یتیم تھا اس نے اس یتیم کا کھانا پینا برتن وغیرہ سب الگ کر دیے اور آخر یہ بات مسلمانوں پر شاق ہو گئی اس وقت اللہ رب العزت نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی وإن تخالطوهم فإخوانكم في الدين یعنی اگر تم ان کا خرچ ملا کر رکھو تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھر اللہ رب العزت نے انہیں اجازت عطا فرمائی کہ وہ اپنے کھانے میں یتیموں کا مال شامل کر لیں-

اجتناب أكل مال اليتيم

یتیم کا مال کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے

۳۷۰۳- عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اجتنبوا السبع الموبقات قيل يا رسول الله ما هي قال الشرك بالله والسحر وقتل النفس التي حرم الله إلا بالحق وأكل الربا وأكل مال اليتيم والتولي يوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات الخ الوصية-

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے- کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا- انسان کو سات چیزیں ہلاکت میں ڈالتی ہیں ان سے بچو کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ سات اشیاء کون سی ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کسی کو اللہ کا شریک بنانا- جادو کرنا کسی ایسے نفس کا قتل کرنا جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام فرمایا ہے ہاں مگر وہ کسی حق کے سبب قتل کیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں- سود کھانا، مال یتیم کھانا، لڑائی کے وقت پیٹھ پھیرنا زنا کی تہمت لگانا ایسی پاک دامن عورتوں کو جو بری باتوں سے بے خبر ہیں اور ایمان دار ہیں-